قال اللہ العزیز القوی العلیم فی کتابہ الکریم

ھذا صراط علی مستقیم

الحمد للہ والمنۃ کہ مجلد دوم از کتاب مستطاب سراپا صدق وصواب مشتمل بر

مناقب سید الوصیین صلواۃ اللہ علیہ واولادہ اجمعین المسمی بہ

اربعین فی فضائل مولانا امیر المومنین

علی حبہ جنۃ قسیم النار والجنۃ وصی المصطفی حقا امام الانس والجنۃ

من تالیفات حاج الحرمین الشریفین وذاکر جدہ سیدنا الحسین المتمسک بالثقلین

مولوی حکیم ابو القاسم مقرب علیخاں الفاطمی الحسینی النقوی المتخلص بہ زائر

سابق اڈیٹر نفع عظیم لاہل ہذا الاقلیم عربی اخبار لاہور حال مدرس اول ہائی اسکول

ریواڑی ساکن جگرانو ضلع لودہیانہ حماہ اللہ وبنایہ واوصلہ الی ما یتمناہ وحشرہ مع

من یتولاہ در اوان سعید وزمان حمید

در مطبع العلوم علیگڈہ باہتمام سید اصغر علی الوری طبع شد

سنہ ۱۳۱۴ھ

التماس

بندہ کمترین! اضعف عباد اللہ الکریم المحتاج المشتاق الی رحمتہ ربہ الغنی القوی ابو القاسم مقرب علی النقوی محرر المجیز ان العصر بی المسمی بالنفع العظیم لاہل ہذا الاقلیم المطبوع بہ بلدۃ لاہور سابقاً۔ و مدرس اللغۃ العربیۃ بمدرسۃ ریواڑی حالاً عفا اللہ عنہ وعن آبائہ بحق سیدنا محمد وابنائہ۔

اس اربعین کے ناظرین کی خدمت مبارک میں عرض رسا ہے کہ اس کتاب میں روایات واحادیث صحاح کا التزام بخوبی تمام کیا گیا ہے۔ احادیث قدسیہ الٰہیہ جنکا ترجمہ بالکم و کاست نظم میں ہے وہ سب کتاب مستطاب جواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ تالیف جناب شیخ الاسلام شیخ محمد بن حسن بن علی بن الحسین الحر العاملی عاملہ اللہ بلطفہ الخفی والجلی سے ماخوذ ہیں۔ اور دیگر روایات واحادیث ومضامین جو احادیث مذکورہ ملحق کی تائید میں یا بمناسبت مقام جا بجا وارد کیے ہیں وہ اکثر اور زیادہ تر جناب آیۃ اللہ فی العالمین سید المتکلمین و سند المناظرین مولانا مولوی سید حامد حسین رضی اللہ عنہ وارضاہ کی کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار سے لیے ہیں اور اس جناب نے کل مضامین و روایات و احادیث و اخبار کتب اہل سنت سے خود نکالکر آپ ملاحظہ فرما کر نقل کیے ہیں متقدمین ہی کی تحقیقات پر منحصر نہیں رکھا اور وہ کل کتابیں منقول عنہا جناب ممدوح مرحوم کے کتب خانہ میں موجود ہیں۔ اور بعض روایات احادیث بخصوص الفاظ میں تفسیر دابج القرآن و کشف الغمہ میں سے نقل کی گئی ہیں اور صاحب دابج القرآن و صاحب کشف الغمہ نے کتب اہل سنت کے حوالہ سے لکھی ہیں جن حضرات کو مزید تحقیق منظور ہو وہ اصل کتب منقول عنہا میں ان روایات واحادیث کو ملاحظہ فرمائیں۔

اور مخفی نہ رہے کہ اس عاجز نے تمام یہ مضامین فی مدح مولانا امیر المومنین اصلاح قلوب ناظرین و تفریح مومنین و تمحیص حق و یقین و ہدایت مسلمین کے لیے نیک نیتی سے بالفاظ ملائمہ

واقوال السیئہ لکھی ہیں اور حکم قولا لہ قولا لینا پر ہر مضمون میں ہر مقام میں پورا پورا عمل کیا گیا ہے تاکہ کل اہل اسلام اس کتاب کو بشوق تمام مطالعہ کریں اور حظ وافر اٹھائیں اور قوت ایمان سے بہرہ کاملہ پائیں وما توفیقی الا باللہ العلی الرحیم الکفیل وہو الہادی الی سواء السبیل وہو حسبی ونعم الوکیل۔

نیز واضح ہو کہ یہ حقیر سراپا تقصیر زائر حضرت بشیر و نذیر و غلام غلامان جناب امیر کل امیر مبشر بالجنان ہے مجملاً اسکا یہ بیان ہے کہ بتاریخ ۱۸ ماہ مبارک رمضان ۱۲ھ ہجری کو مدینہ منورہ میں صبح صادق کے قریب رویای صادقہ میں یہ کمترین عقیدت گزین بارشاد فیض بنیاد جناب سیدۃ نساء العالمین بضعۃ خاتم النبیین فاطمہ زہرا صلوات اللہ وسلامہ علی ابیہا وعلیہا وبعلہا وبنیہا وامہا واخیہا وذریتہا وموالیہا مبشر بجلد دین ہوا ہے فالحمد للہ علی کل نعمۃ کانت اوہی کائنۃ والحمد للہ الذی منّ علینا بولایۃ مولانا امیر المومنین واولادہ الطاہرین صلوۃ اللہ علیہ وعلیہم اجمعین اب اس اربعین کے دیکھنے والوں کی خدمت میں بڑی ادب اور عاجزی سے عرض کرتا ہوں کہ اس کتاب سے جو کچھ حقیر کا مذہب ثابت ہوتا ہے اوسپر اور رویائی صادقہ مذکورہ پر اور حدیث متفق علیہ ستفترق امتی علی ثلاث وسبعین فرقۃ کلہم فی النار الا واحدۃ پر لحاظ او خیال کرکے خود نتیجہ نکال لیں۔ والسلام علی من اتبع الہدی ماشاء اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئا توکلت علی الحی الذی لا یموت وہو التواب الرحمن الرحیم۔

اطلاع

بابرار و مومنین ناظرین اربعین

حضرات! ذریعۃ النجات فی یوم العرصات جو کہ جناب امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحیح صحیح حالات اور واقعات کے بیان میں تقریباً ۵۰ جزو کی کتاب اس حقیر نے تالیف کی ہے اور اسکا اشتہار علیحدہ دیا ہے اُسکے چار جزو انشاء اللہ تعالیٰ ماہ بماہ شائع کیے جائیں گے اور خریداروں سے قیمت ہر چہار جزو مذکورہ کی صرف ۴ر ماہوار لی جائیگی جو صاحب عہ روپیہ قیمت کل کتاب مذکور کی اور ۸ر بابت محصولڈاک پیشگی عنایت فرمائینگے اونکی خدمت میں ایک سال ۵ ماہ تک چار جزو ماہوار کتاب مذکور کے روانہ ہوں گے یہاں تک کہ پوری کتاب اُنکی خدمت میں پہنچ جائیگی۔

اس اربعین کا تیسرا حصہ بھی طیار ہے جس طرح اس دوسرے حصہ کی قیمت پیشگی عہ ر قرار دی گئی تھی اُسی طرح اُس تیسرے حصہ کی قیمت پیشگی ۵ر مقرر کی گئی ہے دو سو درخواست مع قیمت مذکورہ کے آنے پر وہ حصہ طبع کیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

دیوان ابیات الجنان فی مدح سید الانس و الجان کا دوسرا حصہ جو فی مدح ائمۃ الرحمان ہے اور اُسکے آخر میں سلام اور مراثی و قصائد و مسدسات وغیرہ بھی ہیں اُسکا طبع ہونا پہلے حصہ کے فروخت ہونے پر موقوف ہے۔ پہلے حصہ کی قیمت علاوہ محصولڈاک کاغذ سپید مومی ۴ر کاغذ ڈمی ۱۰-۱/ر

راقم اثم مقرب علی ابو القاسم

بسم اللہ ونحمدہ اولاً وآخراً ونصلی علی سیدنا محمد وآلہ باطناً وظاہراً

فہرست مضامین کتاب صداقت آئین سراپا ہدایت و

ہدایۃ الطریق الی الدین المبین الموصل الی الحق والیقین المسمیٰ بالاربعین

فی فضائل مولانا امیر المومنین علیہ وعلی اولادہ الطیبین المعصومین

آلاف التحیات والتسلیمات من اللہ رب العالمین الی یوم الدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اُس خدائے پاک کو زیبا ہے ہر زماں
جسنے کہ لفظ کُن سے کیا خلق کُل جہاں

واحد ہے لاشریک ہے وہ ربِّ دوسرا
ہرگز نہیں عدیل کوئی اُسکا دوسرا

قادر ہے وہ صمد ہے احد ہے علیم ہے
حادث نہیں وہ خالق عالم قدیم ہے

خالق کی حمد کرسکے مخلوق کس طرح
رازق کا شکر کرسکے مرزوق کس طرح

برتر گمان و وہم سے وہ ذوالجلال ہے
ممکن سے حمد واجبِ مطلق محال ہے

ممکن سے ممتنع ہے کہ واجب کی ہو ثنا
الّا وہی جو آپ ہے واجب نے کہدیا

اُسکی ثنا میں سورۂ توحید کو پڑھیں
واجب کی حمد اس کے سوا اور کیا کریں

جب نطق وہ کریم ہی ہمکو عطا کرے
شکر اُسکا کس زبان سے بشر پھر ادا کرے

ایمان و عقل و نطق جو اُسنے عطا کئے
قرباں ہیں اس کرم کے دیئے بے بہا وسنے

مناجات بدرگاہ جناب مجیب الدعوات وقاضی الحاجات جلّ جلالہ وعمّ نوالہ

اے بے مثیل و واحد و یکتا کہوں میں کیا
تیری ثنا میں کلمۂ توحید کے سوا

تیرا کوئی شریک نہیں کائنات میں
نے تیرا ند نہ مثل ہے ذات و صفات میں

ممکن نہیں بشر سے ثنا تیری اے کریم
تیری صفات پاک ہیں رحمان اور رحیم

اے منعم و کریم شہنشاہ لایزال
کر ہمپہ اپنے فضل کا اکمال ذی کمال

قرباں ہیں تیرے تو میرا معطی ہے میں گدا
خالی گدا کبھی تیرے در سے نہیں پھرا

خائب جو تیرے در سے ہوا اسکا پتا نہیں
اُنکے لئے سوائے جہنم کے جا نہیں

تو منعم و کریم و غفور و مجیب ہے
خالی جو تیرے در سے پھرے بدنصیب ہے

تو خالی ہاتھ در سے نہ رد کیجیو مجھے
دارین میں جو خیر ہو وہ دیجیو مجھے

ہمنے کئے ہیں ظلم جو اپنے نفوس پر
تعداد اُن کی یاد نہیں ہیں وہ کسقدر

بخشے نہ تو جو اُن کو ہمارا خسارہ ہے
بے چارہ ہم ہیں کوئی نہ چارہ ہمارا ہے

لا تقنطو جو تو نے ہے قرآن میں کہا
اُس پر بھروسہ بندۂ مسرف نے ہے کیا

گرچہ گناہگار سزاوار ہوں
پر تجھسے فضل و عفو کا امیدوار ہوں

مجھکو عذاب دینے سے تجھکو تو ہے غنا
میں تیرے فضل و رحم کا محتاج ہوں سدا

کر مجھ پہ رحم احمد مختار کا طفیل
مت دے عذاب حیدر کرار کا طفیل

بنت رسول صاحب تطہیر کا طفیل
کر فضل مجھ پہ شبر و شبیر کا طفیل

تعذیب میں میری تو خسارہ ہے بالیقیں
تو گر عذاب دے تجھے کچھ منفعت نہیں

گر رحم تو کرے تو خسارہ نہیں تجھے
بے تیرے رحم کے کوئی چارہ نہیں مجھے

قادر کریم قاضی حاجات ہے تو ہی
ہم ہیں عصاۃ غافر سیئات ہے تو ہی

لاریب ہے کمال غنا تیرے واسطے
سبکو فنا ہے اور بقا تیرے واسطے

خلاق بے مثال و جمیل الصفات تو
رزاق کل جہان کا ہے اے پاک ذات تو

پس تیری نعمتوں کا نہیں حصر و انتہی — کس کس شکر بندۂ عاجز کرے ادا

جسطرح تیری حمد بشر سے محال ہے — بس شکر کا بھی حمد کی مانند حال ہے

الطاف کی نہ حد نہ عطایا کا انحصار — احسان کا نہ حصر نہ انعام کا شمار

نعمات کا حساب نہ گنتی عطا کی ہے — تعداد بخششوں کی نہ جود و سخا کی ہے

محسن اداے شکر کی قوت نہیں ہمیں — دل اور زباں مقر ہیں کہ طاقت نہیں ہمیں

تیری عطا کا ہو نہیں سکتا ہے گو شمار — کل نعمتوں سے تین ہیں افضل ہیں لیکے چار

اسلام و عقل و نطق و ولاے[ا] ابو تراب — کل نعمتوں سے انکو فضیلت ہے بیحساب

چاروں یہ جسنے پاے ہیں بیشک سعید ہے — رات اسکی شب برات تو دن اسکا عید ہے

بس تیرے فضل و لطف کا کیونکر کریں شمار — بیڑا ہمارا کردیا اپنے کرم سے پار

عمران کے پسر نے کی جس شی کی آرزو[۲] — ہمکو وہ تو نے بخشی ہے الحمد ہے اپر

منسوب تو نے ہمکو کیا ہے کرام میں — داخل کیا ہے امت خیر الانام میں

[ا] (ولاے ابو تراب) یہاں ولا ضد بغض نہیں بلکہ جناب امیر المومنین و سید الوصیین علیہ السلام کے اولیت و اولیت کے انکار کی ضد ہے کیونکہ جو دلا بغض کے مقابل ہیں ہو وہ اسلام کے مفہوم اور منطوق میں داخل ہے اور بغض اور دشمن اس جناب کا زمرہ اسلام سے خارج اور ملت کفار میں شامل ہے یہاں ولاے مراد تسلیم ولایت و اقرار خلافت خلیفہ برحق و وصایت وصی مطلق بلا فصل ہے ۱۲

[۲] وکان فیما ناجاہ ان قال لہ یا موسیٰ لا اقبل الصلوٰۃ لمن تواضع لعظمتی والزم قلبہ خوفی وقطع نہارہ بذکری ولم یبت مصرا علی الخطیئۃ ۔ وعرف حق اولیائی واحبائی فقال موسیٰ یا رب تعنی با ولیائک واحبائک ابراہیم واسحٰق ویعقوب فقال تعالیٰ وھم کذالک یا موسیٰ الا انی اردت

اور مصطفیٰ[1] کو تو نے کیا شافع عصات
دکھلائی اس جناب نے ہمکو رہ نجات

کیونکر ادا ہو شکر ترا مجھ سے اے کریم
قائم کیا ہے تو نے ہمیں دین قویم[2]

سچوں کا ساتھ[3] مل گیا بیڑا ہوا ہے پار
آل نبی کی کشتی[4] میں ہیں ہم سوار

توفیق تو نے ہمکو ولائے علی کی دی
منجی[5] ہے روز حشر میں حیدر کی دوستی

مَنْ مِنْ اَجْلِہٖ خَلَقْتُ اٰدَمَ وَحَوَّا وَالْجَنَّۃَ وَالنَّارَ فَقَالَ مُوْسٰی یَا رَبِّ وَمَنْ هُوَ قَالَ مُحَمَّدٌ اَحْمَدُ شَقَقْتُ اِسْمَهٗ مِنْ اِسْمِیْ اِنِّیْ اَنَا الْمَحْمُوْدُ فَقَالَ مُوْسٰی یَا رَبِّ اجْعَلْنِیْ مِنْ اُمَّتِہٖ فَقَالَ یَا مُوْسٰی اَنْتَ مِنْ اُمَّتِہٖ اِذَا عَرَفْتَ مَنْزِلَتَہٗ وَمَنْزِلَۃَ اَهْلِ بَیْتِہٖ اِنَّ مَثَلَہٗ وَمَثَلَ اَهْلِ بَیْتِہٖ فِیْمَنْ خَلَقْتُ کَمَثَلِ الْفِرْدَوْسِ فِی الْجِنَانِ لَا یَیْبَسُ وَرَقُهَا وَلَا یَتَغَیَّرُ طَعْمُهَا فَمَنْ عَرَفَهُمْ وَعَرَفَ حَقَّهُمْ جَعَلْتُ لَهٗ عِنْدَ الْجَهْلِ حِلْمًا وَعِنْدَ الظُّلْمَۃِ نُوْرًا وَاُجِیْبُهٗ قَبْلَ اَنْ یَّدْعُوْنِیْ وَاُعْطِیْهِ قَبْلَ اَنْ یَّسْاَلَنِیْ ۔ مِنَ الْجَوَاهِرِ السَّنِیَّۃِ فِی الْاَحَادِیْثِ الْقُدْسِیَّۃِ صفحہ ۵۰ مطبوعہ بمبئی منہ ۱۲

[1] قَالَ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی شَانُہٗ ۔ سَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اِدَّخَرْتُ شَفَاعَتِیْ لِاَهْلِ الْکَبَائِرِ ۔

[2] قَالَ اللّٰہُ الْکَرِیْمُ فِیْ سُوْرَۃِ الْحِجْرِ هٰذَا صِرَاطٌ عَلِیٌّ مُسْتَقِیْمٌ ۔

[3] قَوْلُہٗ تَعَالٰی کُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ ۱۲

[4] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَثَلُ اَهْلِ بَیْتِیْ کَسَفِیْنَۃِ نُوْحٍ مَنْ رَکِبَهَا نَجٰی وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ وَهَوٰی ۔

[5] منجی الخ ۔ لِقَوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ اَنْتَ وَشِیْعَتُکَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ ۱۲

حب علی نے دلمیں ہمارے جو گھر کیا
دامن ہمارا دولت ایماں سے بھر گیا

حب علی کی دولت عظمیٰ خدا نے دی
کیسی متین عروۃ الوثقیٰ خدا نے دی

شکر خدا کہ ہمکو بڑا مرتبہ ملا
حق کا حبیب شافع روز جزا ملا

آقا ملا تو خلق کا مشکل کشا ملا
مشکل کشا کے صدقے سے ہمکو خدا ملا

عقدے ونکو کھولتی ہے مشکل کشا کی مدح
کفارۂ ذنوب ہے شیر خدا کی مدح

شیر خدا کی مدح ہے خیر الورا کی مدح
خیر الورا کی مدح ہے خود کبریا کی مدح

او کبریا کی مدح سے مطلب حصول ہے
مطلب حصول ہیں کہ دعائیں قبول ہیں

مداح کا بلند نہ کس طرح پایہ ہو
ممدوح جسنے احمد و حیدر سا پایا ہو

زاہد دعائیں ہوگئیں مقبول تیری سب
صدقے سے پنجتن کے تجھے بخشدیگا رب

بخشائینگے حضور ہمارے گنہ ضرور
عاصی ہیں ہم شفیع نبی اور خدا غفور

نعت جناب سید المرسلین و خیر الاولین و الآخرین و خاتم النبیین و منقبت امیر المومنین و سید الوصیین و یعسوب الدین و مدح ائمہ طاہرین صلوٰۃ اللہ علیہما و علیہم اجمعین الی یوم الدین

نعت رسول پاک پس از حمد کبریا
اس زائر نبی کا وتیرہ ہے دائما

اور بعد نعت منقبت شاہ لافتیٰ
واللہ اپنا ورد ہے ہر صبح ہر مسا

ایمان اپنا ہے یہی اور دین ہے یہی
واللہ اہل دین کا آئین ہے یہی

۱ حب علی الخ من المناقب الخوارزمی عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
حب علی حسنۃ لا تضر معہا سیئۃ و بغض علی سیئۃ لا ینفع معہا حسنۃ ۲ تقول الصادق من قال نبینا شیعۃ ابن النبی

مقصود حق کو خلق جہاں سے رسول ہیں
ایجاد سے کہ وہ اصل ہیں اصل اصول ہیں

اللہ کیا رتبہ محمد نے پایا ہے
محبوب حق نے اپنا انہیں کو بنایا ہے

سردار انبیا ہیں حبیب خدا ہیں وہ
خیرالانام شافع روز جزا ہیں وہ

مختار کارخانۂ رب کریم ہیں
منظور بارگاہ غفور الرحیم ہیں

سرکار حق میں سب سے فزوں انکا پایا ہے
پایا نہیں کسی نے انہوں نے جو پایا ہے

مختار روز حشر کا حق نے انہیں کیا
رتبہ دیا جو انکو کسیکو نہیں دیا

بخشی خدا نے انکو سیادت انام کی
اُنپر ازل سے حق نے نبوت تمام کی

احمد شفیع خلق بروز شمار ہے
انکا وجود رحمت پروردگار ہے

اللہ کی طرف سے ہو صلوٰۃ او سلام
اُنپر اور انکی عترت اطہار پر مدام

لاریب لاکلام پس از سید الانام
حکم خدا سے حیدر کرار ہیں امام

نفس رسول پاک ولی خدا علی
بعد از خدا نبی ہیں پس از مصطفیٰ علی

ذکر علی زبان پہ جاری ہے رات دن
یہ ذکر ہی عبادت باری ہے رات دن

بازوئے رسول پاک کے دست خدا علی
حق کے ولی نبی کے وصی مرتضیٰ علی

حیدر سے لیکے مہدی ہادی تلک سب
بارہ وصی نبی کو ہیں یہ اولیائے رب

انکو ہر اک خطا سے خدا نے بری کیا
اور انکو انتخاب پئے سروری کیا

از ابتدا بہ لحد یہ معصوم ہیں تمام
مقبول کبریا ہیں نہیں انمیں کچھ کلام

سب سے فزوں خدا و نبی کو یہ پیارے ہیں
ہم انکے ہیں غلام یہ آقا ہمارے ہیں

ان سب پہ ہو درود خدائے کریم کا
انپر سلام صاحب عرش عظیم کا

التماس بندہ کمترین اقل الحاج والمعتمرین ابو القاسم مشتہر بعلی التقوی زائر سید المرسلین المتخلص بہ زائر بخدمات مومنین بالیقین وعلمائے ایمان طہٰ و یٰسین و قاطبۃ ناظرین حق گزین

زائر کی عرض خدمت اہل یقیں ہے یہ	حضرات یہ کلام جو اس اربعین میں ہے
ہے یہ کلام پاک احادیث کبریا	یہ اربعین مومنو حصہ ہے دوسرا
آیات بینات میں ہے جزو اولیں	اخبار کبریا سے مزین یہ اربعین
دو باب جیسے کردئے اس اربعین کے	مسرور اس سے ہوویں گے دل مومنین کے
پہلے ہیں وہ حدیثیں جنکے طرق ہیں خاص	اور دوسرے ہیں عام سے جنکو ہے اختصاص
یہ اربعین مومنوں اسکی ثنا میں ہے	مذکور جسکی مدح کتاب خدا میں ہے
ہے ترجمہ کلام خدائے قدیر کا	ثابت ہے جس سے فضل نبی کے وزیر کا
نائب نبی کے بعد بلافصل ہیں علی	اس اربعین سے ہے ثبوت اسکا منجلی
اسلام کی یہ جز ہے تو ایماں کی جان ہے	ہے قابل قبول کہ حق کا بیان ہے
اللہ کا کلام ہے تعظیم کیجیے	قول خدائے پاک ہے تسلیم کیجیے
آساں و عام فہم کیا اس کلام کو	ہے نیک نیتی سے نصیحت عوام کو
مولی کلام پاک کے حر[۱] نے کیے بہم	دیکھو بہت سے درج جواہر ہیں یہ رقم

[۱] حر نے الخ - یعنی جناب شیخ الاسلام شیخ محمد بن الحسن بن علی بن الحسین الحر العاملی اعلی اللہ بلطفہ الخفی والجلی فی کتاب مستطاب جواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ میں احادیث ربانیہ و اخبار رحمانیہ کو تالیف و جمع فرمایا ہے ۱۲ منہ

یہ[1] اور وہ[2] جو دونوں ہیں ارشاد کبریا — قرآن کا شفیق[3] اسے کہیے تو ہے بجا
یعنی کلام پاک یہ دونوں خدا کے ہیں — ارشاد دونوں خالق ارض و سما کے ہیں
لوگو کلام ایزد قیوم دیکھ لو — منثور موتیوں کو بھی منظوم دیکھ لو
منثور تھے لآلی یکتا سے گرو گاں — زائر نے نظم کر دئے یہ در شاہوار
یہ ہار موتیوں کا پرویا پئے علی — ہدیہ یہ میرا قبول کرے حق کا وہ ولی
ہدیہ یہ جب قبول امیر عرب کرے — شکر تب یہ بھی میری میرا رب کرے
بندہ کرے جو مدح علی یہ عسیر ہے — مداح مرتضیٰ کا خدا اسے قدیر ہے
قرطاس[4] ہووے ارض و سما جبر کل بحار — کتّاب اپنے فن میں ہوں کل فرد و ہوشیار

---

[1] یہ الخ اسکا مشار الیہ کتاب مستطاب جواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ ہے ۱۲ منہ

[2] وہ الخ اسکا مشار الیہ قرآن شریف جو بعد میں مذکور ہے اور یہ اشعار قبل از ذکر اردو کے اشعار میں مروج و مشہور ہیں من شاء الاطلاع علیہ فلیرجع الی دواوین الشعراء ۱۲ منہ

[3] نیز اس روایت کو تفسیر سید محمد بن یوسف گنجی شافعی نے اپنی کتاب کفایۃ الطالب میں درباب فضائل جناب امیر علیہ السلام وارد کیا ہے دیکھو صفحہ ۵۰ - از مجملہ حدیث نور من مجلدات عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار - اور نیز مودۃ القربیٰ میں سید علی ہمدانی نے پانچویں مودۃ میں اس حدیث کو حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ سے بایں الفاظ وارد کیا ہے - عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ رفعہ لو ان البحر مداد والریاض اقلام والانس کتّاب والجن حسّاب ما احصوا فضائلک یا ابا الحسن قال لعلی - یعنی حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے کہ اگر دریا سیاہی ہوں اور باغات دنیا قلمیں ہوں اور تمام انسان لکھنے والے ہوں اور تمام جنات حاسب ہوں تو بھی اے ابو الحسن تیرے فضائل کا احصا اور شمار نہیں کر سکتے -

انسان و جن و جملہ ملک جمع ہوں ہم
اور حشر تک فضائل حیدر کریں رقم

اقلام کے لئے وہ نیستاں قلم کریں
کیا تاب ہے کہ فضل علی کی رقم کریں

ممکن نہیں بشر سے شہ لافتیٰ کی مدح
اللہ آپ کرتا ہے مشکلکشا کی مدح

لیکن بقدر طاقت خود کچھ بیاں کروں
قادر ہی مناقب شہ مرداں عیاں کریں

اسکی عوض میں تاکہ ثواب ایسے کچھ ملیں
آنکھوں نے جو نہ دیکھے نہ کانوں نے ہوں سنیں

لکھتا ہوں یہ جو فضل شہ ذی وقار کے
دانے ہیں چند ڈھیر کے قطرے بحار کے

کوشش یہ جینے کی ہے پئے خوشنودی خدا
اس میری سعی کو کرے مقبول کبریا

عذر از مخدمات ارباب فضل و افضال و اصحاب علم و حلم و عقل و دانش و کمال

اغلاط کثیر میں یہ جو واقف ہوں حق شناس
انکی جناب میں ہے یہ زائر کا التماس

اسناد پر نہ قصر کریں نے عمل کریں
اصلاح دیں قصور ہمارے بحل کریں

نسیاں و سہو و چوک ہے انساں کی شان سے
غلطی کا ہے صدور بہی اکثر لسان سے

بنیاد اعتقاد میں سید نے ہے کہا
کیا خوب انکا قول ہے بخشے انہیں خدا

ہے کونسا بشر جو مبرا خطا سے ہے
عصمت فقط عنایت و لطف خدا سے ہے

الفاظ و بندشیں میری طور یا ملیح
میں چاہتا ہوں یہ کہ مضامین ہوں صحیح

مجھکو بقول حضرت علامہ ہاں
یعنی جناب سید عباس خوش بیاں

مضمون کا ہے خیال کہ کذب و خطا نہ ہو
الفاظ میں تناسب شعری ہو یا نہ ہو

ہوں بندشیں جو سست تو کچھ اسکا ڈر نہیں
تعقید گر کلام میں ہو تو خطر نہیں

علت کے سب حروف جو ساقط ہوئے تو کیا
مضمون گر ہے ٹھیک تو پروا نہیں ذرا

کچھ غم نہیں کہ نظم کی ترکیب ہو تباہ
پابند راستی کا ہے زاید خدا گواہ

میں جانتا ہوں نظم میں میرے جو ہیں قصور
پر سچ میں وہ قصور ہوا کرتے ہیں ضرور

جس نظم میں کہ جھوٹ نہیں افترا نہیں
اس میں بہ نزد اہل سخن کچھ مزا نہیں

پس شعر ایشیائی میں جتنا کہ ہو دروغ
اہل سخن کی بزم میں پاتا ہے وہ فروغ

پابند راستی کا جو ناظم ہو بالیقین
اس نظم بانتظام میں پھر شاعری نہیں

کذب و دروغ کا ہے اگر نام شاعری
لوگو نہیں ہے تب تو میرا کام شاعری

یہ مثنوی ہماری تو ہے کذب سے بری
اور صدق و راستی سے سراپا ہے یہ بھری

حق علی نے بخشا ہے سچ سے مجھے فروغ
شاعر نہیں کہ جھوٹ بکوں یا لکھوں دروغ

مضمون جو ہے اسمیں وہ کچھ سرسری نہیں
حق کا کلام پاک ہے یہ شاعری نہیں

ہو لطف شاعری کا جو مطلوب آپکو
ہرگز نہ اس خیال سے یہ مثنوی پڑھو

گر جھوٹ کا ہی شوق تمہیں ہو دوستان
تو پھر پڑھو خیال کی تم لوگ بوستان

حمزہ کی داستاں سے ہی مطلب ہو جو حصول
اسکو پڑھے وہ جھوٹ ہو جس شخص کو قبول

اور جب تمہیں مطالب حقہ کا شوق ہو
احکام کبریا و پیمبر کا ذوق ہو

تب شوق سے پڑھا کرو اس مثنوی کو تم
اس مثنوی سے پاؤ صراط سوی کو تم

گر شعر اس کتاب کا آئے کوئی پسند
تو ہے دعائے خیر کا طالب نیازمند

حضرات جب عیوب پہ میرے نظر کریں
لازم ہے عفو و صفح سے عذر بصر کریں

اردو کی بول چال سے جو لفظ ہو خلاف
معذور اسمیں کہیں مجھے اور کریں معاف

اے صاحبو یہ اصل میں میری زبان نہیں
اسمیں کلام کی مجھے تاب و تواں نہیں

علت کے حرف اسمیں جو گرتے ہیں صاف صاف
اسکا جواز اہل سخن میں ہے بے خلاف

علت کو حرف گرتے ہیں سب کے کلام میں ❊ پھر کیوں مخل ہو نظم کے یہ انتظام میں
تعقید اس کلام میں دیکھیں جو حق شناس ❊ نظم اساتذہ پہ کریں اسکا بھی قیاس
تعقید سے عیوب میں محسوب بالیقین ❊ بالکل بری مگر کوئی اس سے رہا نہیں
ہاں فرق صرف یہ ہے جو ہیں قادر الکلام ❊ ہے انکی ہاں یہ جیسے نمک ہو پئے طعام
اخفا قبیل کرے اک بیت میں ہوا ❊ اردو کی نظم میں ہے جواز اسکا مطلقا
اہل سخن کا ہے یہی آئین دیکھ لو ❊ آئے نہ گر یقین تو دواوین دیکھ لو
شاہِ سخن تو اصل انیس و دبیر ہیں ❊ پھر انکے بعد جو ہیں وہ انکے فقیر ہیں
اقلیم نظم کے لیے جو جو کہ ہیں ملوک ❊ انکا بھی دیکھ لو اسی مسلک پہ ہے سلوک

الباب الاول فی الاحادیث الشریفة القدسیة المنقولة بطرق الامامیة فی مدح مولانا وسیدنا امیر المومنین والائمة من ولده علیهم السلام

قد کتبت من جملتها عشرین حدیثاً

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱ صفحہ ۱۴۳ من الجواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ محمد بن یعقوب الکلینی عن محمد بن یحیی و محمد بن عبد اللہ عن عبد اللہ بن جعفر عن الحسن بن ظریف وعلی بن محمد عن صالح بن حماد عن بکر بن صالح عن عبد الرحمن بن سالم عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال ابی لجابر بن عبد اللہ الانصاری اِنَّ لی الیک حاجة فمتی یخف علیک اَن اخلو بک فاسئلک عنها قال له جابر ای الاوقات احببت فخلا به فی بعض الایام فقال له یا جابر اخبرنی عن اللوح الذی رایته فی ید اُمی فاطمة بنت رسول اللہ و ما اخبرتک به اُمی انه فی ذلک اللوح مکتوب فقال جابر اشهد باللہ انی دخلت علی اُمک فاطمة بنت رسول اللہ

فهنيتها بولادة الحسين ورأيت في يدها لوحاً أخضر ظننت أنه من زمرد ورأيت فيه كتاباً أبيض
شبه نور الشمس فقلت بأبي أنت وأمي يا بنت رسول الله ما هذا اللوح فقالت هذا اللوح
أهداه الله الى رسول الله فيه اسم أبي واسم بعلي واسم ابني واسم الأوصياء
من ولدي وأعطانيه أبي ليبشرني بذلك قال جابر فأعطتنيه أمك فاطمة فقرأته واستنسخته
فقال له أبي فهل لك يا جابر أن تعرضه علي فمشى معه أبي الى منزل جابر فأخرج صحيفة من
رق فقال يا جابر انظر في كتابك لأقرأ عليك فنظر جابر في نسخته فقرأه أبي فما خالف حرف حرفاً
فقال جابر أشهد أني هكذا رأيته في اللوح مكتوباً۔

بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب من الله العزيز الحكيم لمحمد نبيه ونوره وسفيره وحجابه
ودليله نزل به الروح الأمين من عند رب العالمين عظّم يا محمد أسمائي واشكر آلائي ولا تجحد نعمائي
إني أنا الله لا إله إلا أنا قاصم الجبارين ومديل المظلومين وديان الدين إني أنا الله لا إله إلا
أنا فمن رجا غير فضلي أو خاف غير عدلي عذبته عذاباً لا أعذبه أحداً من العالمين فإياي فاعبد
وعلي فتوكل إني لم أبعث نبياً فأكملت أيامه وانقضت نبوته إلا جعلت له وصياً وإني فضلتك
على الأنبياء وفضلت وصيك على الأوصياء وأكرمتك بشبليك وسبطيك حسن وحسين
فجعلت حسناً معدن علمي بعد انقضاء مدة أبيه وجعلت حسيناً خازن وحيي وأكرمته بالشهادة
وختمت له بالسعادة وهو أفضل من استشهد وأرفع الشهداء درجة جعلت كلمتي التامة
عنده وحجتي البالغة معه بعترته أثيب وأعاقب أولهم سيد العابدين وزين أوليائي الماضين
وابنه شبيه جده المحمود محمد الباقر لعلمي والمعدن لحكمي سيهلك المرتابون في جعفر الراد عليه
كالراد علي حق القول مني لأكرمن مثوى جعفر ولأسرنه في أشياعه وأنصاره وأوليائه أتيحت بعده
بموسى فتنة عمياء حندس لأن خيط فرضي لا ينقطع وحجتي لا تخفى وإن أوليائي يسقون بالكأس الأوفى

ومن جحد واحداً منهم فقد جحد نعمتي ومن غيّر آية من كتابي فقد افترى عليّ وويل للمفترين الجاحدين
عند انقضاء مدة موسى عبدي وحبيبي وخيرتي في علي وليّي وناصري ومن أضع عليه اعباء النبوة
وامتحنه بالاضطلاع بها يقتله عفريت مستكبر يدفن في المدينة التي بناها العبد الصالح الى
جنب شر خلقي حق القول مني لأسرنه بمحمد ابنه وخليفته من بعده ووارث علمه فهو معدن علمي
وموضع سري وحجتي على خلقي لا يؤمن عبد به الا شفعته في سبعين من اهل بيته كلهم قد استوجبوا النار
واختم بالسعادة لابنه علي وليي وناصري والشاهد في خلقي واميني على وحيي اخرج منه الداعي
الى سبيلي والمعدن لعلمي الحسن واكمل ذلك بابنه م ح م د رحمة للعالمين عليه كمال موسى وبهاء
عيسى وصبر ايوب فتذل اوليائي في زمانه وتتهادى رؤسهم كما تتهادى رؤس الترك والديلم
فيقتلون ويحرقون ويكونون خائفين مرعوبين وجلين تصبغ الارض بدمائهم ويفشو الويل والرنة
في نسائهم اولئك اوليائي حقاً بهم ادفع كل فتنة عمياء حندس وبهم اكشف الزلازل وادفع
الآصار والأغلال اولئك عليهم صلوات من ربهم ورحمة واولئك هم المهتدون۔

ترجمه الحديث الشريف القدسي (۱)

کرتا ہوں ابتدا سخن حق کے نام سے
تا مجھکو اقتدا ہو خدا کے کلام سے

حمد خدائے پاک سے کرتا ہوں ابتدا
ارشاد مصطفےٰ سے ہو تا مجھکو اقتدا

فرماتے ہیں یہ صادق ذریت نبی
جابر سے ایک روز یہ کہنے لگی ابی

خواہاں ہوں اے مصاحب سردار کائنات
خلوت جو ہووے تمسے تو پوچھوں ایک بات

جابر نے عرض کی کہ ہے خلوت کا اختیار
جسوقت آپ چاہیں کریں آمد اسکا۔

اک روز پھر بلا کے انہیں تخلیہ کیا
والد نے تب یہ جابر انصاری سے کہا

(۱) فرماتے ہیں یہ صادق اولاد مصطفےٰ
جابر سے ایکدن یہ سے والد نے یوں کہا۔

بتلاؤ مجھکو حال تم اس لوح پاک کا
بنت نبی کے پاس جسے تمنے دیکھا تھا

اور اس کے باب میں جو میری ماں نے کہا
دہراؤ میرے سامنے سب تم وہ ماجرا

وہ بولے حق گواہ ہے اسے دین کے پیشوا
میں ایک روز فاطمہ زہرا کے گھر گیا

پیدا ہوئے تھے سبط نبی شاہ مشرقین
تھے بس انہیں دنوں میں تولد ہوئے حسین

پہنچا جو میں بخدمت مخدومۂ جہاں
کی تہنیت ولادت شبیر کی بیاں

اک لوح سبز ہاتھ میں انکے پڑی نظر
مینے کیا گماں ہے زمرد کی سر بسر

دیکھا یہ مینے اسپہ ہیں تحریر کچھ سطور
ساطع ہے ان حروف سے جوں آفتاب نور

کی عرض مینے ان سے کہ اے دختر رسول
ماں باپ میرے آپ پہ قربان یا بتول

لوح زمردیں کہاں سے یہ آئی ہے
فرمایا میرے باپ نے حق سے یہ پائی ہے

اسمیں ہے نام باپ کا میرے لکھا ہوا
ہے درج اسمیں حق نے کیا اسم مرتضےٰ

تحریر اسمیں سب ہے مرے بیٹوں کے نام ہیں
حیدر کے بعد جو کہ جہاں کے امام ہیں

مجکو یہ لوح اسلئے بابا نے لا کے دی
تا مجھکو اس بشارت عظمیٰ سے ہو خوشی

والد سے پھر یہ جابر انصار نے کہا
وہ لوح مجھکو آپکی مادر نے کی عطا

پہلے تو مینے اسکی عبارت پڑھی تمام
بعد اسکے نقل کر لیا مینے وہ کل کلام

پھر ان سے میرے والد ماجد نے یوں کہا
جابر تو خاص نقل وہ چلکر مجھے دکھا

بس نقل لوح دیکھنے کو تب گئے آپ
جابر کے ساتھ خانۂ جابر کو میرے باپ

حضرت نے اپنا آپ صحیفہ لیا نکال
اس نور کے صحیفہ کا کاغذ تھا بے مثال

جابر سے پھر کہا کہ میں اپنے صحیفہ کو
پڑھتا ہوں دیکھو نقل میں لکھا ہے تمنے جو

اپنا صحیفہ حضرت باقر نے کل پڑھا
جابر بھی اپنے لکھے کو بس دیکھتا رہا

۲ مخدومۂ جہاں کی جو خدمت میں میں گیا
کی تہنیت ولادت شبیر کی ادا —

پس اس مقابلہ سے یہ تحقیق ہو گیا — ہرگز نہ فرق دونوں میں تھا ایک حرف کا
جابر نے عرض کی کہ شہادت میں دیتا ہوں — دیکھا تھا میں نے لوح پہ لکھا ہوا تھا یوں
پہلے خدا کا نام تھا تحریر لوح پر — بعد اُسکے پھر قسم تھا یہ مضمون سربسر
اب مطلب کتاب غفور الرحیم ہے — یہ نامہ خدائے عزیز و حکیم ہے
مقولہ خدا
ہے اس نبی کی سمت جو نور جلیل ہے — اُسکا سفیر اور حجاب و دلیل ہے
لائے ہیں اس کتاب مبارک کو جو امیں — نزد نبی بحکم خداوند عالمیں
نعمائے رب کے شکر میں احمد نہ کر قصور — اسمائے پاک کی میری تعظیم کر ضرور
اللہ کبریا سے نہ انکار کر کبھی — کوئی نہیں الہ بجز میرے اے نبی
جبار کو میں توڑ کے پل میں فنا کروں — مظلوم کا مدیل ہوں دیان دین ہوں
جز میرے کوئی رب نہیں یہ امر جان لیں — بے شک لاشریک ہے مجھے لوگ مان لیں
جز میرے فضل کے جو رجا غیر سے کرے — جز میرے عدل کے جو کوئی غیر سے ڈرے
دونگا اسے سزا جو کسیکو بھی دی نہو — مخلوق بھر میں جو کسیکو ملی نہ ہو
احمد تو خاص میری عبادت میں کر قیام — لازم ہے تجھکو مجھپہ بھروسہ رہے مدام
ایام جب نبی کی نبوت کے جب تمام — ہوتے رہے تو بعد میں انکے ہوئے امام
تجھکو شرف تو میں نے دیا انبیا پہ ہے — تیرے وصی کو فضل دیا اوصیا پہ ہے
تجھکو کیا بزرگ حسن اور حسین سے — اکرام ہر دو شبل سے اور نور عین سے
رتبہ دیا حسن کو شہ اوصیا کے بعد — کان علوم اسکو کیا مرتضےٰ کے بعد
شبیر جسکو وحی کا خازن بنایا ہے — اکرام و فضل اُسنے شہادت سے پایا ہے
اُسپر ہوا شرف کا شہادت کا خاتمہ — اُسپر ہوا تمام سعادت کا خاتمہ

رتبہ فزوں ہی سب سے تیرے نور عین کا — برتر ہے کل شہیدوں سے درجہ حسین کا
کلمہ اُسکو اپنا ہے میں نے دیا ہوا — اسکو ہے اپنے حجت بالغ کیا ہوا
خلقت میں میرا کلمہ باہر حسین سے — دنیا میں میری حجت قاہر حسین سے
دونگا جزا سزا جو ہیں لوگونکو ہی وہ سب — شبیر ہی کی عترت و اولاد کے سبب
اول علی ہیں انہیں جو ہیں اُنکے نورعین — سردار عابدونکی میرے اولیا کے زین
اُسکا پسر محمد باقر ہے پھر امام — ہوگا مشابہ احمد مرسل سے لاکلام
باقر ہمارے علم کا حکمت کی کان ہے — اپنے پدر کے بعد شہ انس و جان ہے
ہونگے ہلاک اور پہنچینگے عذاب میں — شک لائینگے جو جعفر صادق کی باب میں
جسنے کہ قول جعفر صادق کو رد کیا — گویا کہ اُسنے رد ہی کیا قول کبریا
بیشک کرونگا پایہ جعفر کو میں بلند — پائیگا میرے فضل سے پایہ وہ ارجمند
انصار و اولیا سے اُسے خوش کرونگا میں — شیعہ کرم سے اپنے بہت اُسکو دونگا میں
پھر اُسکے بعد جو کہ اندھیرا سا چھائیگا — فتنہ تمام خلق میں تب زور پائیگا
اُسکو کرونگا دفع میں موسی کے نور سے — فتنہ شکست پائیگا اُنکے ظہور سے
رشتہ نہ میرے فرض کا ٹوٹیگا کبھی — حجت میری جہاں میں نہ ہوویگی مختفی
میرے ولی تو جام لبالب کو پائینگے — اور منکرین سید سے جہنم کو جائینگے
انکار انہیں ایک کا بھی جو کرے بشر — منکر ہے میری نعمت عظمی کا وہ اشر
آیت میرے کلام کی جسنے بدل ہی دی — بولا ہے اُسنے جھوٹ وہ مجھپر ہے مفتری
بعد انقضاے مدت کاظم شہ انام — جو میرا برگزیدہ ہے محبوب نیکنام
موسی کا وہ پسر ہے امام رضا ہے وہ — اپنے پدر کی طرح حبیب خدا ہے وہ

تہذیب دیں کے واسطے دونگا اُسے نواب | اُسکی کرونگا طاقت و قوت کا امتحاں
تہذیب اپنے دیں کی اُس سے کرونگا میں | تریں دیں کے بوجہ کو اسپر دہرونگا میں
اور اشقیا عدو جو ہمارے ولی کے ہیں | اُن کا ذبونپہ دیل جو منکر علی کے ہیں
میرا ولی علی رضا جو کہ ہوئیگا | اُسکو کریگا قتل وہ عفریتِ بیحیا
ہوئیگا جو لعین تکبر میں مبتلا | ماریگا اس ولی کو وہ بے جرم و بیخطا
ہے جو بنایا بندۂ صالح نے ایک شہر | اِس شہر میں کریگا وہ ملعون اسپہ قہر
مظلوم جب شہید ہو راہِ خدا میں وہ | تب بدتریں خلق کے پہلو میں دفن ہو
سچ ہے یہ قول میری طرف سے کہ تب ضرور | اُسکے پسر تقی سے میں دونگا اُسے سرور
سمجھے رضا کے وارثِ علمِ رضا ہے وہ | کانِ علوم و موضعِ سِرِّ خدا ہے وہ
بعد از رضا ہے خلق پہ وہ حجتِ خدا | ایمان اسپہ جو کہ میرا عبد لائے گا
گر اسکے خاندانمیں ستر گناہ گار | ایسے ہوں جنکے واسطے واجب ہوئی ہو نار
اُسکی شفاعت اُنکے لئے ہے مجھے قبول | کہنے سے اُسکے ہوگی نہیں مخلصی حصول
بعد از محمد ابنِ علی سرورِ انام | اُسکے پسر پہ ہوگا سعادت کا اختتام
یعنی جو ہوگا پہر میرا ناصر میرا ولی | شاھد تمام خلق پہ ہے وہ علی نقی
وہ میری وحی کے لئے دنیا میں امیں | پہر اسکی پشت سے میں نکالونگا یقیں
اسکو جو راہ حق کی طرف کو بلائے گا | وہ ہے حسن جو معدنِ علمِ خدا ہوا
مہدی دیں پہ ہوگا امامت کا اختتام | ہوئیگا اس سے دین کا اکمال اور قیام
جیسے کمال موسیٰ عمراں وہ پائے گا | عیسےٰ کا سب بہا اُسے کرونگا میں عطا
ایوب کا سا صبر اُسے دیویگا کریم | ہوئیگا کل جہاں پہ وہ رحمتِ رحیم

غیبت میں اُنکی ہونگے صرف اولیا ذلیل | کفار کی طرح سے کئے جائینگے قتیل
مومن جہاں میں سخت اذیت اٹھائینگے | اور آگ میں بہت سے وہ جلوائے جائینگے
ہوئیگا خوف و رعب سے اُنکو بہت ملال | بے جرم اُنکے خون سے ہوگی زمین لال
پہنچیگی مومنوں کو اذیت وہ برملا | جس سے نساء میں ہوگا بہت نوحہ و بکا
سچے میرے ولی ہیں یہ مذکور جو ہوئے | کرتا ہوں میں فساد کو دور اُنکی وجہ سے
اُنکے طفیل قحط و علا دور ہوتے ہیں | اُنکے سبب سے رنج بھی کافور ہوتے ہیں
یہ وہ ہیں جنپہ ہے میری صلواۃ و ثنا | یہ مہتدین ہیں نہیں کچھ اسمیں شک ذرا

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۲ صفحہ ۳۷ من الجواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ

عن محمد بن یحییٰ عن محمد بن الحسین عن احمد بن محمد عن ابن محبوب عن محمد بن الفضیل عن ابی حمزۃ الثمالی عن ابی جعفر علیہ السلام قال سمعتہ یقول لما ان قضی محمد نبوتہ واستکمل ایامہ اوحی الیہ اللہ ان یا محمد قد قضیت نبوتک واستکملت ایامک فاجعل العلم الذی عندک والایمان والاسم الاکبر ومیراث العلم وآثار علم النبوۃ فی اہل بیتک عند علی بن ابی طالب فانی لن اقطع العلم والایمان والاسم الاکبر ومیراث العلم وآثار علم النبوۃ من العقب من ذریتک کما لم اقطعہا من ذریات الانبیاء۔

ترجمۃ الحدیث القدسی نمبر ۲

حمزہ کے باپ سے ہے جواہر میں یہ رقم | فرماتے ہیں یہ حضرت باقر شہ امم
پورے ہوئے نبوت احمد کے جبکہ دن | اور ہو چکا نبی کا تریسٹھ برس کا سن

کی وحی حق نے احمد مرسل کو اے نبی	مدت تمہاری عمر کی اب ختم ہو چکی
پورا زمانہ اپنی نبوت کا کر چکے	اب علم اپنی آل میں حیدر کو دیجیے
کر دو سپرد حیدر صفدر کو جلد اب	ایماں و اسم اکبر و میراث علم سب
ہرگز نہ انکو قطع کرونگا میں بس کبھی	میراث علم دیتی رہی انبیا سبھی

الحديث الشريف القدسی ۲۳ صفحہ ۷۶ من الجواهر السنیۃ فی الاحادیث القدسیۃ

عن احمد بن محمد و محمد بن یحیی عن محمد بن الحسین عن احمد بن محمد عن ابی الحسن الکنانی عن جعفر بن نجیح الکندی عن محمد بن احمد بن عبد اللہ العمری عن ابیہ عن جدہ عن ابی عبد اللہ قَالَ اِنَّ اللّٰہ تعالیٰ انزَلَ علی نبیّہ کتاباً قبلَ وَفاتِہِ فَقَالَ یا محمد ہٰذِہٖ وصیّتک الی النجبۃ من اہلکَ قَالَ وَمَن النجبۃ من اہلی قَالَ علیّ بن ابی طالب و وُلدُہٗ علیہم السلام وکَانَ علی الکتاب خواتیمُ من ذہبٍ فدفعہٗ النبیّ الی امیر المومنینَ وَامرہٗ ان یُفکَّ خاتماً ویَعمَلَ بما فیہِ فَفعلَ ودفعہٗ الی الحسن فَفکَّ خاتماً وعَمِلَ بما فیہ ثُمَّ دفعہٗ الی الحسینِ فَفکَّ خاتماً فوجدَ فیہِ اَنْ اَخرُجْ بِقومٍ الی الشہادۃ ولا شہادۃ لہم الّا معکَ واشترِ نفسکَ للّٰہِ عزّ وجلّ ففعلَ ثُمَّ دفعہٗ الی علی بن الحسین فَفکَّ خاتماً فوجدَ فیہِ اَنِ اطرقْ واصمُتْ والزمْ منزلکَ واعبدْ ربکَ حتّیٰ یاتیکَ الیقین فَفعلَ ثُمَّ دفعہٗ الی محمد بن علی فَفکَّ خاتماً فوجدَ فیہِ اَنْ حَدِّثِ النّاسَ و افتہم ولا تخافنَّ اِلّا اللّٰہ فانّہٗ لا سبیلَ لاحدٍ علیکَ ثُمَّ دفعہٗ الی ابنہٖ جعفر فَفکَّ خاتماً فوجدَ فیہِ حَدِّثِ النّاسَ و افتہم وانشُرْ علومَ اہلِ بیتکَ وصدِّقْ اٰباءَکَ الصّالحینَ ولا تخشَ اِلّا اللّٰہ وانتَ فی حرزٍ وامانٍ فَفعلَ ثُمَّ یَدفعہٗ الی ابنہٖ موسیٰ وکذٰلکَ یَدفعہٗ موسیٰ الی الّذی بعدہٗ ثُمَّ کذٰلکَ الی قیامِ المہدی ۔ الحدیث قَالَ الشیخُ الحرُّ العاملی عاملہُ اللّٰہ بلطفہِ الخفی والجلی علی حاشیہ

ہذا الحدیث۔

قولہ۔ لا تخش الا اللہ یعنی فی الجملہ لا فی التفاصیل فلا ینافی وجوب التقیۃ فی احادیثہ علی ان اللہ قد امرہ بالتقیۃ فاذا فعلہا یکون قد خشی اللہ ولم یخش سواہ انتہیٰ منہ رح۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۳۳

فرمایا ہے یہ گلشن زہرا کے پھول نے | یعنے جناب صادقِ آلِ رسول نے
قبل از وفاتِ سید و سردارِ مرسلیں | لائے کتاب ایک بحکم خدا امیں
آکر کہا رسول خدا سے کہ اے نبی | بھیجی ہے حق نے لیجئے وصیت آپکی
دیجئے اُسے جو اہل میں ہے آپکے نجی | وہ بولے کون ہے تو امیں نے کہا علی
اور بعد مرتضیٰ کے ہیں اولاد مرتضےٰ | اُن سب کے واسطے ہیں یہ احکام کبریا
مختوم تھی کتابِ وصیت وہ سب کی سب | سونے کی اُسپہ مہریں لگی تھیں بحکم رب
حیدر کو وہ بحکم الٰہی نبی نے دی | یعنے کریں وصیتِ رب پر عمل علی
مولی نے پہلی مہر کو اپنی سے وا کیا | اُسپر عمل علی نے بحکم خدا کیا
پھر وہ کتاب حضرتِ شبر کو کی عطا | جو انکو حکمِ حق تھا وہی لائے وہ بجا
حیدر نے تو کتابِ وصیت حسن کو دی | پھر وہ حسن نے سیدِ تشنہ دہن کو دی
کھولی جو اپنی مہر حسینِ شہید نے | لکھا تھا اُس میں آپ یہ ربِ مجید نے
تو لیکے اپنی قوم کو جا سوئے کربلا | تجھکو اور انکو اجر شہادت کا ہو عطا
تو جان اپنی بیچ دے ربِ علا کے ہاتھ | کٹوا دے اپنے سر کو تو لیکن اقربا کے ساتھ
لیکر نکل مدینہ سے جو ہیں ترے قریب | ہمراہ تیرے ہوگی شہادت نہیں نصیب

مقولۂ زائر

راہِ خدا میں بھوکے پیاسے نے سر دیا
بیشک مہم عشقِ الٰہی کو سر کیا

امت کو بخشوا گئے کیا کام کر گئے
راہِ خدا میں مر کے بڑا نام کر گئے

آفت میں گھر کے صبر کیا گھر لٹا دیا
اُس شافعِ دو کون نے اس پر عمل کیا

عابد کو جب وصیتِ پروردگار دی
راہِ خدا میں جان تب اپنی نثار کی

عابد نے اپنی مہر کو جس وقت وا کیا
دیکھا تو اُس میں حق نے یہ تحریر تھا کیا

اب تم بسر سکوت میں شام و سحر کرو
صبح و مسا عبادتِ حق میں بسر کرو

لاؤ بجا عبادتِ باری یہاں تلک
آئے تمہیں یقین کی منزل جہاں تلک

اُس خاصۂ خدا نے اسی پر عمل کیا
نامہ وہ پھر محمدِ باقر کو دے دیا

کھولی جو مہر حضرتِ باقر نے اس گھڑی
تھا اس طرح پہ حکم خداوندِ دو جہاں

حکمِ خدائے پاک کا اظہار تم کرو
احکامِ حق کے نشر میں ہرگز نہ تم ڈرو

اصلا ڈرو کسی سے نہ تم جز خدائے پاک
تمکو مخالفین سے ہرگز نہیں ہے باک

اُس پر عمل کیا شہِ عالی مقام نے
احکامِ حق بیان کئے اُس امام نے

پھر پائی اُنکے جعفرِ صادق نے وہ کتاب
اور وا کیا جو مہرِ الٰہی کا اُس سے باب

لکھا تھا اُسمیں جعفرِ صادق کے نام پر
ظاہر کرو مسائلِ حقہ انام پر

اظہارِ حکمِ ایزدِ برحق کیا کرو
تم ہو امان میں نہ کسی سے ڈرا کرو

نشرِ علومِ آلِ پیمبر کیا کرو
آبائے صالحین کی تصدیق تا کہ ہو

مقولۂ زائر

اس حکم پر حضور نے یہاں تک عمل کیا	دنیا میں ایک علم کا دریا بہا دیا
وہ نامہ اُن سے حضرت کاظم کو پھر ملا	جو حکم تھا اُسی پہ انہوں نے عمل کیا
پہنچی یونہی وہ مہدی ہادی تلک کتاب	ہر ایک نے عمل کیا اُس پہ آپ تو تاب
باقی جو حکم ہیں انہیں کامل کرینگے وہ	انصاف سے زمین کو سراسر بھرینگے وہ

الحدیث الشریف القدسی ۴۴ صفحہ ۱۷۰ از جواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ

وباسنادہ الی ابی جعفر بن بابویہ عن محمد بن علی الاستر ابادی عن ابیہ عن یوسف بن محمد بن زیاد و علی بن محمد بن سیار عن ابویہما عن الحسن بن علی العسکری قال ان اللہ اوحیٰ الی رسول اللہ انی قد ایدتک بشیعتین شیعۃ تنصرک سرا فسیدہم وافضلہم ابو طالب وشیعۃ تنصرک علانیۃ فسیدہم وافضلہم علی ابن ابی طالب ۔

ترجمہ الحدیث القدسی ۴۴

منقول یوں امام حسن عسکری سے ہے	ماثور اہل بیت جناب نبی سے ہے
کی وحی حق نے خیر وری کو کہ اے نبی	جنبے ہی دو گروہ سے تائید تیری کی
اک وہ گروہ چھپکے جو امداد کرتے ہیں	دم بالمنا وہ تیری محبت کا بھرتے ہیں
سردار اس گروہ کا ہے والد علی	جسنے مدام نصرت و امداد تیری کی
اور دوسرے گروہ کی تائید ہے خیال	اعلان سے وہ کرتے ہیں امداد ہر مآل

اُن ناصروں میں بہتر و افضل ہیں مرتضیٰؑ | اُن دوستوں میں برتر و اکمل ہیں مرتضیٰؑ

الحدیث الشریف القدسی ۵ صفحہ ۱۸۱

قَالَ حدثنا الحسن بن محمد بن سعید الہاشمی الکوفی قَالَ حدثنا فرات بن ابراہیم بن فرات الکوفی قال حدثنا محمد بن ظہیر قال حدثنا ابو الحسن محمد بن الحسن بن اخی یونس البغدادی ببغداد قال حدثنا محمد بن یعقوب النہشلی عن علی بن موسیٰ الرضا عن ابیہ عن آبائہ عن النبیؐ عن جبرئیل عن میکائیل عن اسرافیل عن اللہ تعالیٰ انہ قَالَ انا اللہ لا الٰہ الا انا خلقتُ الخلق بقدرتی فاخترتُ منہم من شئت من انبیائی واخترتُ من جمیعہم محمداً حبیباً و خلیلاً و صفیاً فبعثتہ رسولاً الی خلقی و اصطفیتُ لہ علیاً فجعلتہُ اخاً و وصیاً و وزیراً و مؤدیاً عنہُ من بعدہ الی خلقی و خلیفتی علی عبادی لیبیّن لہم کتابی و لیسیر فیہم بحکمی و جعلتہُ العَلَم الہادی من الضلالۃ و بابی الذی اوتی منہ و بیتی الذی من دخلہ کان آمنا من ناری و حصنی الذی من لجأ الیہ حصنہ من مکروہ الدنیا والاخرۃ و وجہی الذی من توجہ الیہ لم اصرف وجہی عنہ و حجتی علی من فی السمٰوات والارضین علی جمیع من فیہن من خلقی لا اقبل عمل عامل الا بالاقرار بولایتہ مع نبوۃ احمد رسولی و ہو یدی المبسوطۃ علی عبادی وہو النعمۃ التی انعمتُ بہا علی من احببتہُ من عبادی فمن احببتہ من عبادی و تولیتہ عرفتہ ولایتہ و معرفتہ و من ابغضتہ من عبادی ابغضتہُ لانحرافہ عن معرفتہ و ولایتہ فبعزتی حلفت و بجلالی اقسمتُ انہ لا یتولی علیاً عبدٌ من عبادی الا زحزحتہُ عن النار و ادخلتہُ الجنۃ و لا یبغضہ عبدٌ من عبادی الا ابغضتہ و ادخلتہُ النار و بئس المصیر۔

ترجمۃ الحدیث القدسی نمبر ۵

یعقوب کے پسر نے کہا آٹھویں امام ۔ کرتے ہیں یوں بیان زآبائے نیکنام

فرماتے ہیں حبیبِ خدا سید الانام ۔ جبریل نے بیاں کیا میکال سے کلام

میکال نے کہا کہ سرافیل کا بیاں ۔ یوں ہے کہ آپ کہتا ہے خلاق انس و جاں

میں ہوں خدائی واحد و خلاق دوسرا ۔ میرا شریک ہو نہیں سکتا ہے دوسرا

پیدا کیا ہے مینے زمین و زمان کو ۔ قدرت سے اپنے خلق کیا ہے جہان کو

پھر انبیا میں جسکو کہ چاہا کیا پسند ۔ اُن سب میں مصطفےٰ کو کیا مینے ارجمند

اپنا حبیب مینے محمد کو ہے کیا ۔ بعد اُسکے پھر علی کو بڑا مرتبہ دیا

اوسکو وزیر اور وصی نبی کیا ۔ پہنچاسے تا کہ لوگونکو احکام مصطفےٰ

بندو نپہ مینے اپنا خلیفہ کیا اُسے ۔ تا منکشف کرے وہ مضامین کتاب کے

مینے بنایا اُسکو علم بہر ابتدا ۔ بچ جائیں تا کہ لوگ ضلالت سے برملا

حیدر کو مینے اپنا وہ در ہے بنا دیا ۔ جس سے کہ خلق میری طرف آئے دائما

وہ میرا گھر ہے آئیں جو داخل ہو اُسمیں بشر ۔ لاریب نار سے ہے وہ بیخوف و بیخطر

مینے ہی اپنا حصن مقرر کیا علی ۔ اس حصن میں ہے جسنے کہ آکر پناہ لی

حاصل علی کے صدقہ سے اُسکو یہ بات ہے ۔ دنیا و آخرت کے غموں سے نجات ہے

حیدر وہ منہ ہے میرا کہ یا سید الانام ۔ جس شخص کو توجہ ہو اُسکی طرف مدام

اُسکی طرف سے منہ کو نہ پھیرونگا اے رسول ۔ وجہِ علی کی وجہ سے مجکو یہ ہے قبول

جو جو سما و ارض میں خلقت ہے اے نبی ۔ اُن سب پہ مرتضیٰ ہے میری حجت قوی

ن: جس کے سبب سے خلق میری طرف آئے دائما۔

عامل کو جب تلک کہ نہیں حب مرتضیٰ — کرتا نہیں قبول عمل کو میں مطلقا

جو ہو مقر ولایت حیدر کا اے رسول — اور صدق دل سے تیری نبوت کرے قبول

اُسکے عمل قبول میں کرتا ہوں بالیقیں — اُسکے سوا قبول کسیکا عمل نہیں

پہیلا ہوا جو خلق پہ خالق کا ہاتھ ہے — وہ ہاتھ میرا حیدر صفدر کی ذات ہے

لاریب میری نعمت عظمیٰ ہے مرتضیٰ — رکہتا ہوں جسکو دوست میں کرتا ہوں وہ عطا

بندو نین جسکو دوست ہیں رکھتا ہوں اے رسول — کرتا ہے بس ولایت حیدر وہی قبول

جو منحرف ولاے علی ولی سے ہے — بیشک کمال بغض مجھے اس شقی سے ہے

مجھکو قسم ہے اپنے ہی عز و جلال کی — بندو نمیں میرے ہوئیگا حیدر کا جو ولی

لاریب میں کرونگا اسے داخل جناں — اور دونگا اسکو آتش دوزخ سے میں اماں

رکہونگا اُس سے بغض جو دشمن علی کا ہی — دوزخ مقام اپنے عدو ہی شقی کا ہے

کچہہ شک نہیں کہ نار میں اُسکا قیام ہے — اسمیں نہیں کلام سزا وہ مقام ہے

الحدیث الشریف القدسی ۲۶ صفحہ ۱۸۲

قال حدثنا احمد بن الحسن القطان قال حدثنا عبد الرحمن بن محمد الحسینی قال حدثنی محمد بن ابراہیم بن الفزاری قال حدثنا عبد اللہ بن یحییٰ الاہوازی قال حدثنی ابو الحسن علی بن عمرو قال حدثنا علی بن الحسن بن عمرو قال حدثنا الحسن بن محمد بن جمہور قال حدثنی علی بن بلال عن علی بن موسیٰ الرضا عن موسیٰ بن جعفر عن جعفر بن محمد عن محمد بن علی عن علی بن الحسین عن الحسین بن علی عن علی بن ابی طالب عن رسول اللہ عن جبرئیل عن میکائیل عن اسرافیل عن اللوح عن القلم قال یقول اللہ عز و جل ولایۃ علی بن ابی طالب حصنی فمن دخل حصنی امن ناری -

ترجمۃ الحدیث القدسی ۶

سلطان طوس شاہ خراسان امام دیں
کرتے ہیں نقل حضرت کاظم سے بالیقیں

کاظم بیان کرتے ہیں صادق سے یہ خبر
وہ کہتے ہیں کہ کرتے تھے ارشاد یوں پدر

یعنے سنی حدیث یہ میں نے اپنے باپ سے
یعنے جناب سید سجاد کہتے تھے

مجھ سے بیاں یہ سید مظلوم نے کیا
فرماتے تھے امیر عرب شیر کبریا

فرمایا مصطفٰے نے کہ جبریل نے کہا
میکال نے بھی مجھ سے بیاں اسطرح کیا

یعنے کیا ہے مجھ سے سرافیل نے بیاں
وہ کہتے ہیں کہ لوح و قلم نے کیا عیاں

فرماتا ہے یہ آپ خداوند کردگار
ہے دوستی حیدر صفدر مرا حصار

اُس حصن میں جو داخل و آباد ہوگیا
بے شبہ نار سے ہی وہ آزاد ہوگیا

الحدیث الشریف القدسی صفحہ ۱۸

قال حدثنا علی بن عیسیٰ قال حدثنا علی بن محمد ماجیلویہ قال حدثنا احمد بن محمد بن خالد البرقی عن محمد بن حسان السلمی عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن آبائہ قال نزل جبریل علی رسول اللہ فقال یا محمد السلام یقرئک السلام و یقول انی خلقت السمٰوات السبع و ما فیہن والارضین السبع و من علیہن و ما خلقت موضعا اعظم من الرکن و المقام ولو ان عبدا دعانی ہناک منذ خلقت السمٰوات و الارضین ثم لقینی جاحدا لولایۃ علی لاکببتہ فی سقر۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۷

اسطرح یہ حدیث ہے آبا سے نیکنام — کرتے ہیں نقل جعفر صادق شہ امام
جبریل آئے نزد رسولِ فلک مقام — اور کہا کہ کہتا ہے خالق تمہیں سلام
بعد از سلام کرتا ہے ارشاد یوں خدا — پیدا کئے ہیں خالق جو یہ ارض او سما
اینی ہر اک مکان سے ہر اک مقام سے — افضل نہیں ہے جا کوئی رکن و مقام سے
پس ابتدائے خلق سموات و ارض سے — اُس جا پہ بھی جو شخص عبادت میری کرے
منکر ہو پر ولایتِ حیدر کا وہ شقی — اوندھا گرے گا نارِ جہنم میں وہ غوی

الحدیث الشریف القدسی ۸ صفحہ ۱۸

قال حدثنا احمد بن علی بن ابراہیم بن ہاشم عن ابیہ عن جدہ علی بن سعید عن الحسین بن خالد عن ابی الحسن الرضا عن ابیہ عن آبائہ عن امیر المومنین قال قال رسول اللہ اخبرنی جبریل عن اللہ عزوجل انہ قال علی بن ابی طالب حجتی علی خلقی ودیّان دینی اَخرِجُ مِن صلبہ الائمۃ یقومون بامری ویدعون الی سبیلی بہم اَدفعُ العذاب عن عبیدی وامائی وبہم انزل رحمتی ورواہ فی عیون الاخبار بہذا السند ایضًا۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۸

لوگو جنابِ شاہِ خراسان کا ہے بیاں — آبائے طاہرین سے کرتے ہیں یوں عیاں
فرماتے ہیں حبیبِ خدا شاہِ انبیاء — جبریل نے کہا کہ ہے ارشادِ کبریا

خلقت پہ میری حجت و برہان ہے علی | البتہ میرے دین کا دیّان ہے علی
پیدا کرونگا پشت سے حیدر کے وہ امام | یعنی کرینگے جو کہ میرے امر پہ قیام
لوگوں کو وہ بلائینگے بس میری راہ کو | یعنی وہ ہونگے دین الٰہی کی راہ بر
انکے طفیل خلق چھٹیگی عذاب سے | انکے طفیل پائینگے حقہ ثواب سے

الحدیث الشریف القدسی ۹ صفحہ ۱۸۸

وقال حدثنا الحسین بن احمد بن ادریس قال حدثنا ابی قال حدثنا محمد بن عبد الجبار عن محمد بن ابی عمیر عن اسمٰعیل بن الفضل عن ابیه عن ثابت بن دینار عن ابی حمزه الثمالی عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ان اللہ تعالیٰ اوحیٰ الیّ انّه جاعلٌ لی من امتی اخاً و وصیاً و وارثاً و خلیفةً فقلت یا رب من ھو فقال یا محمد ذاک من احبّه و یحبنی ذاک المجاہد فی سبیلی والمقاتل للناکثین عہدی والقاسطین فی حکمی والمارقین من دینی ذاک ولیی حقاً و زوج ابنتک و ابو ولدک علی بن ابی طالب ۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۹

ابن جبیر نے یہ بیاں کی ہے یوں خبر | کہتے ہیں وہ کہ کہتے تھے عباس کے پسر
فرمایا یوں جناب رسول کریم نے | کی مجھکو وحی صاحب عرش عظیم نے
امت میں ہیں نے تیرا برادر کیا وصی | وارث ترا وہی ہے خلیفہ ترا وہی
کی عرض میں نے کس سے ہے یا رب ترا مراد | فرمایا حق نے جس سے کہ کہتا ہوں میں وداد
الفت وہ جسسے رکھتا ہے محبوب نیکنام | اور میری راہ میں ہی مجاہد علی الدوام

ٹوٹینگے جو کہ عہد سرا ہیں وہ ناکثین		پیکار و حرب اُنسے کریگا وہ شاہِ دیں
قاسط شقی جو پھر گئے حکم الہ سے	ق	مارق وہ لوگ بھاگی جو خالق کی راہ سے
اُن سے لڑیگا آپکا کرار وہ وصی		کچھہ شک نہیں کہ میرا اخی تو وہی ولی
سبطین کا پدر ہے وہ اور شوہر بتول		لاریب وہ علی ہی علی اے پیمبر رسول

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۰ از جواہر السنیہ صفحہ ۱۸۰

وقال حدثنا الحسین بن احمد بن ادریس قال حدثنا ابی عن احمد بن محمد بن خالد عن العباس بن معروف عن محمد بن یحیی الخزاز عن طلحہ بن زید عن الصادق عن آبائہ علیہم السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتانی جبرئیل من قبل ربی فقال یا محمد ان اللہ یقرئک السلام ویقولُ بشّر اخاک علیًا بانی لا اُعذب مَنْ تولاہٗ ولا ارحم مَنْ عاداہُ ؁

ترجمۂ الحدیث القدسی نمبر ۱۰ از جواہر السنیہ صفحہ ۱۸۰

یعنے جناب جعفرِ صادق امام دیں	کرتے ہیں یوں بیان زِ آبائے طاہرین
فرماتے ہیں رسولِ خدا خاتم الرسل	سردارِ خلق باعثِ ایجاد جزو و کل
آکر امین وحی نے مجھسے بیاں کیا۔	بعد از سلام کرتا ہے یوں حکم کبریا
مژدہ یہ اپنے بہائی علی کو سناؤ تم	پیغام کبریا کا یہ اسکو بتاؤ تم
ناجی عذاب سے ہے جو حیدر کا ہے ولی	اُسکے عدو پہ رحم کرونگا نہیں کبھی

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۱ از جواہر سنیہ صفحہ ۱۹۸

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلعم لما خلق الله عزوجل ادم ونفخ فیہ من روحہ واسجد لہ ملائکتہ واسکنہ جنتہ وزوجہ حوا امتہ فرفع طرفہ نحو العرش فاذا ہو بخمسۃ سطور مکتوبات قال ادم یا رب ما ہولاء فقال الله عزوجل ہولاء الذین اذا تشفعوا الی فی خلقی شفعتہم قال ادم یا رب بقدرہم عندک ما اسمہم فقال انا الاول فانا المحمود وہذا محمد وانا الثانی فانا العالی وہذا علی وانا الثالث فانا الفاطر وہذہ فاطمہ وانا الرابع فانا المحسن وہذا حسن وانا الخامس فانا ذوالاحسان وہذا الحسین کل یحمد الله عزوجل۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ـــ ۱۱

عباس کے پسر سے ہے منقول یہ خبر
فرماتے ہیں رسول خدا سید البشر

آدم کو خلق خالق عالم نے جب کیا
مسجود کل ملائکہ کا ان کو کر دیا

حوا سے انکا عقد کیا پہر کریم نے
ساکن کیا بہشت میں انکو رحیم نے

آدم نے سوے عرش معظم جو کی نظر
دیکہا کہ پانچ سطریں ہیں مکتوب عرش پر

کی عرض بارگاہ خدا میں کہ یا الہ
کن کے یہ نام لکہے ہیں اجابہ عزّ و جلا

فرمایا حشر میں یہ شفیعان خلق ہیں
انکی شفاعتوں کو کرونگا قبول میں

آدم نے نام پوچھے تو فرمایا یہ کلام
محمود میں ہوں پہلا محمد ہے انکا نام

اور دوسرا علی ہے میں اعلا ہوں لاکلام
ہیں فاطر [پیدا کنندہ] اور تیسرا ہے فاطمہ کا نام

چوتہا حسن ہے اور میں محسن بعز و شاں
احسان والا میں ہوں حسین انکا پانچواں

مشغول ہیں یہ میری عبادت میں دایما
کرتے ہیں یہ ہمیشہ میری حمد او ثنا

الحدیث الشریف القدسی ۱۳ من الجواہر السنیہ صفحہ ۱۹

قال حدثنا محمد بن موسی بن المتوکل عن محمد بن ابی عبد اللہ الکوفی عن موسی بن عمران النخعی عن الحسین بن یزید النوفلی عن علی بن سالم عن ابی حمزہ عن سعد الخفاف عن الاصبغ بن نباتہ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ لما عرج بی الی السماء السابعۃ ومنہا الی سدرۃ المنتہیٰ ومنہا الی حجب النور نادانی ربی تعالیٰ یا محمد انت عبدی وانا ربک فلی فاخضع وایای فاعبد وعلیّ فتوکل فانی رضیت بک عبدًا وحبیبًا ورسولًا ونبیًا وباخیک علی خلیفۃً وبابًا فھو حجتی علی عبادی وامام لخلقی بہ یعرف اولیائی من اعدائی وبہ یمیز حزب الشیطان من حزبی وبہ یقام دینی وتنفذ احکامی وتحفظ حدودی وبک وبہ وبالائمۃ من ولدہ ارحم عبادی وامائی وبالقائم منکم اعمر ارضی بتسبیحی وتہلیلی وتقدیسی وتکبیری وتمجیدی وبہ اطہر الارض من اعدائی واورثہا اولیائی وبہ اجعل کلمۃ الذین کفروا السفلیٰ وکلمتی العلیا وبہ احیی عبادی وبلادی وبہ اظہر الکنوز والذخائر بمشیتی وایاہ اظہر علی الاسرار والضمائر بارادتی وامدہ بملائکتی لتؤیدہ علی انفاذ امری واعلان دینی ذاک ولیی حقًا ومہدی عبادی صدقًا۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۱۳

عباس کے پسر سے روایت ہے یوں رقم — کہتے ہیں وہ کہ کہتے تھے یوں شافع امم

جب ساتویں فلک پہ میں معراج کو گیا — اور واں سے سیر کی ہوئی سدرۃ المنتہیٰ

پھر واں سے چل کے پہنچا میں اللہ کے حضور — یعنی پہنچ گیا میں قریب حجاب نور

آئی ندا اے رب سے مجھے اُسدم کہ مصطفیٰ ... میں تو ترا الٰہ ہوں تو عبد ہے میرا

میرے لئے خضوع و عبادت میں کر قیام ... لازم ہے یہ کہ مجھ پہ بھروسہ تو رکھ مدام

ہے تیرے بندہ ہونے سے خورسند کبریا ... خوش ہوں کہ تجھکو اپنا حبیب اور نبی کیا

خوشنود ہوں میں تیری رسالت سے اے نبی ... مسرور ہوں علی کی خلافت سے اے نبی

اے مصطفیٰ خلیفہ و در ہے مرا علی ... بندوں پہ مرتضیٰ ہے میری حجت قوی

کل میری خلق کے لئے حیدر امام ہے ... عرفان اولیا کا اُسی سے تمام ہے

اعداء اولیاء الٰہی جو ہیں جدا ... حیدری کے سبب سے یہ حاصل ہے مدعا

حزب خدا و حزب شیاطیں میں بر ملا ... اُسکے سبب سے خلق میں ہے فرق ہو گیا

مقولۂ زائر در توضیح شعر بالا

حزب علی ہے حزب غفور الرحیم کا ... اعدا کا حزب حزب ہے دیو رجیم کا

بیت ترجمہ حمد

اُس سے قیام دین خدا ہے زمین پر ... احکام رب کا ہوگا نفاذ اس سے سر بسر

حفظ حدود ایزد باری اُسی سے ہو ... ہر حکم حق کا خلق میں جاری اُسی سے ہو

لوگوں پہ اے رسول جو رحمت ہماری ہے ... تم سبکے بس طفیل سے یہ فیض جاری ہے

یا مصطفیٰ جو ہوویگا قائم ترا پسر ... اس سے کرونگا ارض کو آباد سر بسر

بھر جائیگی زمیں میری تسبیح سے تمام ... بندوں میں پھیل جائیگی تہلیل لاکلام

تقدیس میری اور میری تحمید ہوئیگی ... تکبیر میری اور مری تمجید ہوئیگی

کل اپنے دشمنوں سے زمیں کو کرونگا صاف ... وارث کرونگا اُسکا محبوں کو بے خلاف

کلمہ کو اہل کفر کے کردونگا تب میں پست ... مہدی کے ہاتھ سے انہیں ہو جائیگی شکست

ہوگا جو میرے حکم سے غالب وہ ارجمند
اُس سے کرونگا اپنے میں کلمہ کو سربلند

زندہ کرونگا اُس کے سبب سے عباد کو
آباد تب کرونگا میں سارے بلاد کو

ظاہر کرونگا کنز و ذخائر کو اُسپہ میں
اُسپر عیاں کرونگا جو پوشیدہ بھید ہیں

دونگا میں اُسکو علم ضمایر کا بیشتر
اُسکی مدد کرینگے فرشتے بھی آنکر

اعلان دین حق کا کرے گا ضرور وہ
نافذ کریگا خلق میں میرے امور وہ

سچا مرا ولی ہے وہ مہدی پئے عباد
از روے صدق سید و سردار کل بلاد

الحدیث الشریف القدسی ۱۳ صفحہ ۲۰۴

قالَ حدثنا محمد بن عمر الحافظ البغدادی قال حدثنی ابو جعفر محمد بن عبد الله بن علی بن الحسین بن زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب قال حدثنی ابو الحسن الرضا قالَ حدثنی ابی موسیٰ عن آبائہ عن رسول اللہ عن جبرئیل عن اللہ تعالیٰ قالَ مَنْ عادیٰ اولیائی فقد بارزنی بالمحاربۃ وَمَنْ حارَبَ اہلَ بیتِ نبیّی فقد حَلَّ علیہِ عذابی ومن تولّیٰ غیرہم فقد حَلَّ علیہ غضبی ومن اعزّ غیرہم فقد اذانی وَمَن اذانی فلہُ النار۔

ترجمہ الحدیث القدسی ۱۳

فرماتے ہیں امام رضا شاہِ اولیا
آبائے طاہرین سے ہے نقل ایں

فرماتے ہیں شفیعِ امم سیدِ جلیل
کرتے ہیں نقل ایزدِ حق سے جبرئیل

ارشاد آپ کرتا ہے یوں رب داد گر
جو میرے دوستوں سے کرے دشمنی بشر

گویا کہ اُس نے مجھسے کیا ہے مبارزہ
کچھ شک نہیں کہ مجھسے کیا ہے محاربہ

میرے نبی کی آل سے کی جسنے کارزار ۔ اُسکو عذاب دونگا میں بیحد و بے شمار
کرلینگے جو ولایتِ اغیار اختیار ۔ اُنپر کرونگا اپنے غضب کو میں آشکار
آلِ نبی پہ فضل دیا جسنے غیر کو ۔ باندھا ہے اُس شقی نے میرے سے ستم کو
انسے عزیز تر غیر کو جسنے سمجھ لیا ۔ ایذا وہ خاص مجھکو ہی دی اُسنے برملا
ایذا ہی جسنے دی مجھے اُنکو لئے ستا ۔ ہوگا وہ لعین سقر میں ذلیل و خوار

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۴ صفحہ ۲۱۴

عن المفیدؒ قالَ اخبرنی ابو بکر محمد بن علی الجعابی قال حدثنا ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن سعید بن کنانہ قال حدثنا احمد بن عیسیٰ بن الحسن الجرمی قالَ حدثنا نصر بن حماد قال حدثنا عمرو بن شمر عن جابر بن یزید الجعفی عن ابی جعفر الباقرؑ عن جابر بن عبد اللہ الانصاری قالَ قال رسول اللہ انّ جبریل نزل علیّ فقال اِنّ اللّٰہ یأمرکَ ان تقوم بتفضیل علی بن ابی طالب خطیبا فی اصحابکَ لیبلّغوہ من بعدہم ذٰلِکَ عنکَ وَیأمر جمیع الملائکۃ اَن تسمعَ ما تذکرہ واللہ یوحی الیکَ یا محمد اِنّ مَنْ خالفکَ فی اَمرِہٖ فلہُ النارُ وَمن اطاعکَ فلہ الجنۃ۔ فامرَ النبیّ منادیًا فنادی الصلوٰۃ جامعۃً فاجتمع الناسُ حتی علا المنبر فقال وذکر کلامًا طویلًا فی شان علیٍ من جملتہ انی مبلّغکم عن اللہ تعالیٰ فی امرِ رجلٍ لحمہ من لحمی ودمہ من دمی وہو الذی انتجبہ اللہ من ہذہ الامۃ واصطفاہُ وفضّلنی بالرسالۃ وفضّلہٗ بالتبلیغ عنّی وخصّہ بالوصیۃ وغفر لشیعتہٖ وانّہ تعالیٰ یقول من عاداہُ عادانی وَمَن والاہ والانی ومن ناصبہ ناصبنی وَمَنْ خالفہٗ خالفنی ومن عصاہ عصانی وَمَنْ اَبغضہٗ اَبغضنی ومن اٰذاہ اٰذانی ومن اَحبّہ اَحبّنی وَمَنْ اَرادہٗ ارادنی وَمَنْ کادہٗ کادنی وَمن نصرہٗ نصرنی وذکر الحدیث

الیٰ ان قال فنزل جبریل وقال یا محمد انّ اللہ یقرئک السلام ویقول جزاک اللہ عن
تبلیغک خیراً فقد بلغت رسالات ربک ونصحت لامتک وارضیت المؤمنین وارغمت الکافرین
یا محمد انّ ابن عمک مبتلیٰ ومبتلیٰ بہ ۔ یا محمد قل فی کل اوقاتک الحمد للہ وسیعلم الذین ظلموا
ای منقلب ینقلبون

ترجمۃ الحدیث القدسی ۱۴

ہے یہ حدیث جابر انصار سے رقم / فرماتے ہیں حبیب خدا سید الامم
نازل ہوئے امین خدا چپکے اور کہا / کرتا ہے حکم آپکو یوں رب دوسرا
خطبہ میں فضل شیر خدا کی بیاں کرو / اصحاب پر مناقب حیدر عیاں کرو
تا سامعین نقل کریں اس کلام کو / خلقت تمام جان لے فضل امام کو
حق نے ملائکہ کو بھی یہ حکم ہے دیا / تا جمع ہو کے سب سنیں ارشاد آپکا
اللہ نے کہا ہے کہ در بارۂ علی / مانے نہ حکم آپکا جو شخص ہے وہ دوزخی
اس حکم کو تمہارے بشر جو کہ مان لے / اسکی جزا بہشت بریں ہے یہ جان لے
خیر الوریٰ نے پایا جو یہ حکم کبریا / فرمایا شہر میں یہ منادی کرے ندا
مسجد میں آ کے جمع ہوں سب لوگ یکجا / آکر سنیں رسول سے پیغام کردگار
حکم نبی سے جمع ہوئے لوگ سب بہم / منبر پہ جا کے بیٹھے شہنشاہ ذی کرم
اپنے وصی کے فضل بہت سے بیاں کیے / اصحاب پر مناقب حیدر عیاں کیے
منجملہ ان کے یوں ہوا ارشاد مصطفیٰ / پہنچاتا ہوں میں تم کو یہ پیغام کبریا
اس شخص کے ہیں بارہ میں کرتا ہوں میں بیاں یہ / جسکا کہ لحم سے میرا ہی یکساں

خوں اُسکا میرا خون ہی کچھ اسمیں شک نہیں
پہنچائیگا وہ حکم میرے سبکو بالیقیں

اُمت میں انتخاب جسے حق نے ہے کیا
اللہ نے ہی جسکو بڑا مرتبہ دیا

تفضیل مجھکو اپنی رسالت سے حق نے دی
تخصیص اُسکو میری وصایت سے حق نے دی

اور اُسکے دوستونکو ہے بخشا رحیم نے
ارشاد یوں کیا ہے خدائے کریم نے

جسنے کہ دشمنی ہی علی ولی سے کی
لاریب دشمنی ہے وہ رب قوی سے کی

اور جسنے دوستی علی اختیار کی
اُسنے پسند کی ہے ولا کردگار کی

جو بدنصیب ناصبی حیدر سے ہے ناصبی
ہے نصب و بغض اسکو جناب خدا سے بھی

جسنے کیا خلاف علی کا تو بالیقیں
لاریب وہ مخالف باری ہوا لعیں

کی حکم مرتضےٰ سے ہے جسنے کہ سرکشی
پس سرکشی وہ اسنے ہی خود کبریا سے کی

موذی علی کا موذی پروردگار ہے
اللہ کا محب علی دوستدار ہے

جسنے کہ بغض حیدر صفدر سے ہے کیا
اُسنے وہ بغض خالق اکبر سے ہے کیا

ناصر ہے میرا جسنے کہ نصرت علی کی کی
یاور ہے میرا جسنے اعانت علی کی کی

جس شخص نے کہ کید کیا ہے امیر سے
اسنے کیا ہے کید خدا سے قدیر سے

یاں تک کہ پھر کہا یہ رسول جلیل نے
جب کہہ چکا ہیں یہ تو کہا جبرئیل نے

کہتا ہے تمکو ایزد دانا پس از سلام
تمکو جزا دے حق کہ پہنچا دیا پیام

کی آپنے ہے خوب نصیحت ہے اپنے اتمام
بیشک کیا ہے میری رسالات کو تمام

راضی کیا ہے آپنے کل مومنین کو
اور آپنے ذلیل کیا کافرین کو

یا مصطفےٰ علی کا مصائب میں تنہا ہے
کچھ شک نہیں کہ لیگا خداوند وجہاں

کہتا ہے نبی ہمیشہ پس از شکر کردگار
جانینگے ظالمین کہ کیونکر ہوسے وہ خوار

الحدیث الشریف القدسی ۱۵ صفحہ ۲۲

روی الشیخ الاجل عماد الدین ابو جعفر محمد بن ابی القاسم الطبری فی کتاب بشارة المصطفیٰ
لشیعة المرتضیٰ قال اخبرنی الشیخ ابو محمد الحسن بن الحسین بن بابویه عن عمه محمد بن الحسن
عن ابیه الحسن عن عمه ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویه قال حدثنا احمد بن الحسن
القطان قال حدثنا عبد الرحمن بن ابی حاتم قال حدثنی هرون بن اسحاق الهمدانی قال
حدثنی عبیدہ بن سلیمان قال حدثنا کامل بن العلا قال حدثنا حبیب بن ابی ثابت عن
سعید بن جبیر عن عبد الله بن عباس قال قال رسول الله لعلی بن ابی طالب یا علی
انت صاحب حوضی وصاحب لوائی الی ان قال و بات عرج بی ربی الی السماء فکلمنی
ربی الا قال یا محمد اقرا علیا منی السلام و عرفه انه امام اولیائی و نور اهل طاعتی فهنیئا لک
هذه الکرامة یا علی۔

ترجمة الحدیث القدسی ۱۵

ابن جبیر نے ہے کیا اس طرح بیاں — عباس کے پسر کی زبانی ہوا عیاں
کرتے ہیں اسکو نقل جناب رسول سے — اک دن کہا نبی نے یہ زوج بتول سے
حامل لوائے حمد کا یا مرتضےٰ ہے تو — ساقی بروز حشر مرے حوض کا ہے تو
مجھکو ہے جتنے بار خدا نے کیا طلب — معراج کو گیا ہوں میں جس وقت پیش رب
اور جب خدائے پاک نے مجھ سے کیا کلام — پھر مجھکو حق نے دیا ہے یہی پیام
یا مصطفےٰ علی کو ہمارا کہو سلام — کہدو کہ اولیا کا ہمارے وہ ہے امام

خلقت ہیں میری اہل طاعت جو بہشت — ہے نور انکے واسطے حیدر بکر و فسر
یا مرتضیٰ جو تمکو کرامت خدا نے دی — یہ فضل حق کا تمکو مبارک ہو یا علی

الحدیث الشریف القدسی ۱۶ صفحہ ۲۲۲

وبالاسناد عن ابی سعید محمد بن احمد النیسابوری قال اخبرنا ابو علی احمد بن الحسین ابن قنطا بقرائتی علیہ قال حدثنا ابو الحسن محمد بن احمد قرائتہ علیہ قال حدثنی محمد بن الحسن بن الولید قال حدثنی محمد بن الحسن الصفار قال حدثنی احمد بن محمد قال حدثنی ابی قال حدثنی علی بن المغیرہ ومحمد بن یحیی الخثعمی قال حدثنا محمد بن بہلول العبدی عن الصادق عن ابیہ عن آبائہ قال رسول اللہ لما اُسری بی الی السماء وانتہی بی الی حجب النور کلمنی ربی فقال یا محمد بلّغ علی بن ابی طالب منی السلام واعلمہ انہ حجتی بعدک علی خلقی بہ استقی العباد الغیث وبہ ادفع عنہم السوء وبہ احتج علیہم یوم یلقونی فایاہ فلیطیعوا ولامرہ فلیأتمروا وعن نہیہ فلینتہوا اجعلہم عندی فی مقعد صدق وابیح لہم جنانی والا یفعلوا اسکنہم ناری مع الاشقیاء من اعدائی ثم لا اُبالی۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۱۶

کشّافِ علم مصحفِ ناطق امامِ حق — یعنی جنابِ جعفرِ صادق امامِ حق ؑ
آبائے طاہرین سے کرتے ہیں یوں بیاں — فرماتے ہیں رسولِ خدا شاہِ انس و جاں
معراج کو گیا جو میں اللہ کے حضور — اور انتہائے سیر ہوا تا بہ سترِ نور
فرمایا آپ ایزدِ دانا نے یوں کلام — اے مصطفیٰ علی کو ہمارا کہو سلام

کہنا علی سے تم کہ یہ کہتا ہے کبریا
بعد از نبی ہے خلق پہ وہ حجتِ خدا

مینہ اسکے ہی طفیل سے پاتے ہیں سب عباد
سر سبز اسکی وجہ سے ہوتی ہیں کل بلاد

بندوں سے اپنے رفع جو کرتا ہوں ہر بلا
وہ بھی بوجہ حیدرِ صفدر ہے برملا

آئینگے جب حضور میں میرے انام سب
بندوں پہ احتجاج اسی سے کریگا رب

جس امر کا وہ حکم دے مردم وہی کریں
جس سے کرے وہ منع تو اس کام سے ڈریں

اس طرح سے کرینگے جو لوگ اسکا انقیاد
جنت میں رتبے دیکے کرونگا میں انکو شاد

مانینگے جو نہ حکمِ علی ولی البشر
ساتھ اشقیا کے ہونگے وہ داخل سقر

پروا نہیں ہے مجھکو سزا جیسے پائنگے
اعدائے حق کے ساتھ وہ دوزخ میں جائینگے

الحدیث الشریف القدسی ۷۱ صفحہ ۲۲۲

وبالاسناد عن ابی سعید بن احمد النیشاپوری قال حدثنا ابو بکر محمد بن احمد بن الحسن الحلیت الدینوری بقراتی علیہ قال حدثنی ابو الحسن علی بن احمد بن محمد البزاز بسامرا قال حدثنا احمد بن عبد اللہ بن المزور الہاشمی الحلبی حدثنا علی بن عادل القطان بصفیین حدثنا محمد بن سلیم ابو حدثنا الحمانی عن شریک عن سلیمان الاعمش قال حدثنی ابو المتوکل الناجی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ اذا کان یوم القیامۃ یقول اللہ لی ولعلی ابن ابی طالب ادخلا الجنۃ من احبکما وادخلا النار من ابغضکما وذلک قول اللہ عز وجل القیا فی جہنم کل کفار عنید۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۷۱

حضرت ابو سعید مددگارِ مصطفیٰ
کرتے ہیں نقل اسکو ز محبوبِ کبریا

فرماتے ہین کہ آئیگا روز قیام جب — حیدر کو اور مجھکو کہیگا کریم تب
جو ہو محب تمہارا و جنت میں اسکو بھر — دشمن جو ہو تمہارا کرو داخل سقر
اُسپر وہ وال آیہ ربت مجید ہے — جس آیہ کے اخیر مین لفظ عنید ہے

الحدیث الشریف القدسی ۱۸ صفحہ ۲۲۴

روی الشیخ الثقۃ الجلیل محمد بن علی الخزاز القمی فی کتاب الکفایہ فی النصوص علی عدد الائمۃ
قال حدثنا ابو الحسن علی بن الحسین بن محمد قال حدثنا ابو محمد ہرون بن موسیٰ فی ربیع الاول
سنۃ ۳۸۱ قال حدثنی ابو علی محمد بن ہمام قال حدثنی عامر بن کثیر البصری قال حدثنی الحسن
بن محمد بن ابی شعیب الحرانی قال حدثنی مسکین بن بکر ابو بسطام عن شعبہ بن الحجاج
عن ہشام بن زید عن انس بن مالک قال ہرون وحدثنا حیدر بن محمد بن نعیم السمرقندی
قال حدثنی ابو النصر محمد بن مسعود العیاشی عن یوسف بن سخت البصری قال حدثنا
منجاب بن الحرث قال حدثنا محمد بن بیار عن محمد بن جعفر بن عبید عن ہشام بن زید عن
انس بن مالک وذکر حدیثًا من جملتہ ان قال قال رسول اللّٰہ لما عرج بی الی السماء رد
عنی جبریل فقلت حبیبی جبریل افی مثل ہذا المقام تفارقنی فقال یا محمد انی لا اجوز ہذا الموضع
فتحترق اجنحتی ثم زج بی فی النور ما شاء اللّٰہ فاوحی اللّٰہ الی یا محمد انی اطلعت الی الارض
اطلاعۃ فاخترتک منہا وجعلتک نبیًا ثم اطلعت ثانیًا فاخترت منہا علیًا فجعلتہ وصیک
ووارث علمک والامام بعدک واخرج من اصلابکما الذریۃ الطاہرۃ والائمۃ المعصومین
خزان علمی فلولاکم لما خلقت الدنیا ولا الآخرۃ ولا الجنۃ ولا النار یا محمد تحب ان تراہم
قلت نعم یا رب فنودیت یا محمد ارفع راسک فرفعت راسی فاذا انوار علی وفاطمہ و

اُسپر وہ وال قول خدا سے مجید ہے ۱۳

ادخلته الجنة برحمتي ونجيته من النار بعفوي واوجبت له جواري واوجبت له كرامتي واتممت عليه نعمتي وجعلته من خاصتي وخالصتي ان نادانی لبیته وان دعانی اجبته وان سألني اعطيته وان سكت ابتدأته وان اساء رحمته و ان فر منی دعوته وان رجع الی قبلته وان قرع بابی فتحته ومن لم یشهد ان لا اله الا انا وحدی او شهد ولم یشهد ان محمد عبدی و رسولی او شهد ولم یشهد ان علی بن ابی طالب خلیفتی او شهد و لم یشهد ان الائمة حججی فقد جحد نعمتی وصغر عظمتی وکفر بآیاتی و کتبی ان قصدنی حجبته وان سألنی حرمته وان نادانی لم اسمع نداءه وان دعانی لم استجب دعاءه وان رجانی خیبته وذلك جزاءه منی وما انا بظلام للعبید۔

فقام جابر بن عبد الله الانصاری فقال یا رسول الله من الائمة من ولد علی بن ابی طالب فقال الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة ثم سید العابدین فی زمانه علی بن الحسین ثم الباقر محمد بن علی و ستدرکه یا جابر فاذا ادرکته فاقرأه عنی السلام ثم جعفر بن محمد الصادق ثم الکاظم موسی بن جعفر ثم الرضا علی بن موسی ثم التقی محمد بن علی ثم النقی علی بن محمد ثم الزکی الحسن بن علی ثم ابنه القائم بالحق مهدی امتی یملأ الله به الارض قسطا وعدلا کما ملئت جورا وظلما هؤلاء یا جابر خلفائی واولیائی وعترتی من عصاهم فقد عصانی ومن انکر واحدا منهم فقد انکرنی بهم یمسك الله السماء ان تقع علی الارض ۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۱۹

مولی الانام بحر حقایق شہ امم
یعنے جناب جعفر صادق شہ امم

کرتے ہیں نقل اپنے جدِ نامدار سے
اور وہ امیں سے اور امیں کردگار سے

ارشاد آپ کرتا ہے خلاقِ انس و جاں
جو شخص جانے یہہ کہ میں واحد ہوں لاکلام

اسکو یقین ہو کہ محمد تو ہے نبی
بعد انکے پھر خلیفہ حق ہے مرا علی

اولادِ مرتضے سے ایمہ کا اعتقاد
رکہتا ہو وہ کہ حجتِ حق ہیں سپے عباد

لاریب میں کرونگا اسے داخل جناں
دونگا نجات اسکو جہنم سے بیگماں

پوری کرونگا اسکے لیے اپنی نعمتیں
واجب کرونگا اسکے لئیں کرامتیں

دایم رکہونگا اسکو میں اپنے جوار میں
داخل کرونگا اپنے خواص اوخیار میں

گر وہ مجہے بلائیگا دونگا اسے جواب
گر وہ دعا کریگا کروں گا میں مستجاب

مانگے جو مجہسے وہ تو میں اسکو عطا کروں
خاموش وہ رہے تو میں خود ابتدا کروں

گر وہ کرے گناہ تو بخشونگا میں اسے
بہاگے وہ مجہسے گر تو بلاونگا میں اسے

لوٹے جو میری سمت قبول اسکو میں کروں
کہٹکاے میرا در تو میں در اپنا کہولدوں

واحد نہ مجہکو جانیگا جو خلق میں جہول
یا جانے اور نہ مانے محمد کو وہ رسول

یا مانے مصطفے کو پہ ہو منکر علی
یعنے نہ جانے انکو خلیفہ پس از نبی

یا مرتضے کو میرا خلیفہ تو مان لے
پر سائر ائمہ کا انکار وہ کرے

ــہ سایر بمعنی باقی - اور بمعنی تمام - وکل جو کہ زبان زد اور مروج ہے - یہ منجملہ اغلاط الخواص ہے کما صرح به الحریری فی درۃ الغواص ۱۲ منہ

انکار اسنے ہی میری نعمت کا کردیا
سمجھا حقیر میری بزرگی کو برملا

کافر ہوا ہے وہ میری ایات کفر
اور صحف کبریا سے بھی وہ شخص ہے نفور

گر قصد بھی کریگا میری سمت وہ شقی
آنے نہ دونگا اُسکو میں اپنی طرف کبھی

مجھسے سوال جب وہ کریگا کبھی لعین
محروم اسکو رکھونگا میں اسمیں شک نہیں

ہرگز نہیں سنونگا پکارے وہ گر جہول
گر وہ دعا کرے نہ کرونگا اسے قبول

امید مجھسے رکھکے وہ خیبت اٹھائیگا
مجھسے جزا وہ اپنے عمل کی یہ پائیگا

اُسکی رجا کے واسطے ہے خیبت مزید
ہرگز نہیں ہوں میں کبھی ظلام للعبید

خیر البشر سے سنکے یہ ارشاد کبریا
جابر نے اُٹھکے سرورِ عالم سے یہ کہا

اولاد مرتضیٰ سے ہیں وہ کون مقتدا
ارشاد تب حبیبِ الٰہی نے یوں کیا

بعد از علی امام حسن اور حسین ہیں
فردوس کے جوانوں کی یہ زیب و زین ہیں

سردار عابدوں کے علی ہیں پس از حسین
پھر باقر العلوم ہیں عابد کے نور عین

جابر ضرور صحبتِ باقر تو پاے گا
جب پاے اُسکو کہیو سلام اُسسے تو مرا

باقر کے بعد جعفر صادق امام ہیں
پھر کاظم و رضا و تقی لا کلام ہیں

بعد انکے ہیں علی نقی پھر ہیں عسکری
پھر انکے بعد قایم اولاد احمدی

پہلے زمیں جور سے پر ہوئیگی تمام
انصاف سے بھریگا اُسے آکے وہ امام

جابر یہ ہیں خلیفہ میرے اولیا میرے
عترت مری یہی ہے یہی اوصیا میرے

عصیان انکا جسنے کیا جان بالیقیں
عصیان اسنے میرا کیا اسمیں شک نہیں

اُن میں سے جو کہ ایک کا منکر ہے ہو گیا
انکار اُسنے میری نبوت کا ہے کیا

عرض بندۂ اثم مقرب علی ابوالقاسم العبد المسکین المستکین زایر سید المرسلین۔ شفیع المذنبین بدرگاہ جناب ارحم الراحمین خیر الغافرین الذی سبقت رحمتہ غضبہ تعالیٰ شانہٗ و عظم برہانہٗ۔

اے مالک زمین و زماں خالق جہاں — اے فاطر مکین و مکاں رب انس و جاں
عالم ہے تو کہ تجھکو میں خالق ہوں جانتا — بے مثل و لاشریک ہوں میں تجھکو مانتا
ماہر ہے تو کہ شرک کو اس دل میں جا نہیں — سجدہ سوا ترے کسیکو کیا نہیں
ہے مجھکو تیرے سارے رسولوں پہ بھی یقیں — میرے نبی ہیں خیر وری ختم مرسلیں
اور بعد اُنکے تیرا ولی ہے میرا امام — اس دین حق کا جسکے سبب سے ہوا قیام
گیارہ امام نسل سے اُنکے ہوں مانتا — ان سبکو اپنا ہادی و رہبر ہوں جانتا
اقرار مجھکو دل سے ہے روز حساب کا — والدین میں مقر ہوں عذاب و ثواب کا
قرآن کو کتاب الٰہی ہوں جانتا — احکام تیرے دل سے ہوں سارے میں مانتا
فرمایا ہے یہ تونے کہ جس شخص کو یقیں — ہو ان امور پر اسے خیبت کبھی نہیں
فرمایا ہے یہ تونے ہو جسکا یہ اعتقاد — اُسکی دُعا قبول ہے دونگا اُسے مراد
اُسکے گناہ عفو کرونگا میں بالیقیں — محروم میرے در سے وہ ہرگز کبھی نہیں
وعدے کئے جو تونے وہ سب دیجیو مجھے — محروم اپنے در سے نہ رکھیو مجھے
مجھکو طفیل سید و سردار کائنات — آزاد کر جہنم سے اے رب پاک ذات
رضوان تیرا روضۂ رضواں سے ہے بڑا — اور تیرا قہر آتش سوزاں سے ہے بڑا
خواہاں ہوں اسکا تجھسے کہ خوشنود مجھسے ہو — اے میرے کردگار رضامند مجھسے ہو

اور اپنے بطش قہر سے دے مجھکو تو پناہ	طالب ہوں تجھسے میں تیری رضو انجایا الٰہ

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۲۰ صفحہ ۲۳۲

وفی تفسیر الامام ابی محمد الحسن العسکری عن آبائہ قال قال رسول اللہ عن
جبرئیل عن اللہ تعالی قال یا عبادی اعملوا افضل الطاعات واعظمها
لاسامحکم ان قصرتم فیما سواها واترکوا اعظم المعاصی واقبحها لئلا اناقشکم
فی رکوب ما عداها ان اعظم الطاعات توحیدی وتصدیق نبیی والتسلیم
لمن ینصبہ من بعدہ وھو علی بن ابی طالب والائمۃ الطاھرین من نسلہ و
ان اعظم المعاصی عندی الکفر بی وبنبیی ومنابذۃ ولی محمد بعدہ
علی بن ابی طالب واولیائہ من بعدہ فان اردتم ان تکونوا عندی فی
المنظر الاعلی والشرف الاشرف فلا یکونن احد من عبادی آثر عندکم من
محمد وبعدہ من اخیہ علی وبعدھما من ابنائهما القائمین بامور عبادی بعدھما
فان من کان ذالک عقیدہ جعلتہ من اشرف ملوک جنانی واعلموا ان
ابغض الخلق الی من تمثل بی وادعی ربوبیتی وابغض الخلق بعدہ من
تمثل بمحمد فنازعہ نبوتہ وادعاها وابغضهم الی بعدہ من تمثل بوصی
محمد ونازعہ محلہ وشرفہ وادعاهما وابغض الخلق الی بعد ھولاء المدعین
لما ھم بہ لسخطی متعرضون من کان لھم علی ذالک من المعاونین و
ابغض الخلق الی بعد ھولاء من کان بفعلھم من الراضین وان لم
یکن لھم من المعاونین کذالک احب الخلق الی القوامون بحقی وافضلھم

لانّ اکرمهم علی محمد سید الوری واکرمهم وافضلهم بعده علی اخو المصطفیٰ المرتضیٰ ثم من بعده القوامون بالقسط من ائمة الحق وافضل الناس بعدهم من اعانهم علی حقهم واحب الخلق اِلیّ بعدهم من احبهم وابغض اعداءهم وان لم یمکنه معونتهم۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۲۰

یوں فضل میں جناب نبی و علی کی ہے
تفسیر میں امام حسن عسکری کے ہے

فرماتے ہیں کہ کرتے ہیں ارشاد مصطفیٰ
آکر امین وحی نے مجھسے بیاں کیا

کرتا ہے اپنے بندوں کو ارشاد کبریا
تم لوگ لاؤ افضل طاعات کو بجا

تا بخشدوں میں اپنے کرم سے تمہیں ضرور
اعمال اور ہی ہیں جو ہوں تمسے کچھ قصور

اے بندو انکو چھوڑ دو عصیاں جو تمسے ہیں
پرسش کروں نہ اور گناہوں کی تمسے میں

توحید میری اعظم طاعات جان لو
اور دل سے تم نبوت احمد کو مان لو

جانو علی کو بعد پیمبر کے تم امام
پھر نسل سے علی کے ائمہ ہیں لا کلام

توحید اور نبی و ائمہ کا اعتقاد
ہیں تین امر اعظم طاعات پر عباد

ہیں تین سخت تر گناہ خوب جان لو
ہیں کفر یہ ہمیشہ تم ان تینوں سے بچو

انکار میرا میرے پیمبر سے انحراف
بعد از نبی ائمہ اطہار سے خلاف

تم چاہو گر کہ منزل اعلا نصیب ہو
اور فضل تمکو اشرف و اسنیٰ نصیب ہو

پس اے عباد تمکو یہ لازم ہے لا کلام
بعد از نبی اطاعت حیدر کرو مدام

حیدر کے بعد انکے جو نائب امام ہیں
بندوں کے انتظام پہ قائم مدام ہیں

والحسین و علی بن الحسین و محمد بن علی و جعفر بن محمد و موسی بن جعفر و علی بن موسی و محمد بن علی و علی بن محمد و الحسن بن علی والحجۃ یتلالأ بینہم کانہ کوکب دری فقلت یا رب من ہؤلاء و من ہذا فنودیت یا محمد ہم الائمۃ بعدک المطہرون من صلبک و ہذا الحجۃ الذی یملأ الارض قسطاً و عدلاً و یشفی صدور قوم مؤمنین۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۱۸

مروی ہے انس سے کہ ہی ارشاد مصطفیٰ — فرمایا جب فلک پہ میں معراج کو گیا

اپنی قیامگاہ پہ جبریل رہ گئے — میں نے کہا اکیلا ہو کیوں چھوڑتے مجھے

بولے قدم جو آگے بڑھانے بڑا و نہیں — جل جائیں میرے پر یہ سزا حق سے پاؤ نہیں

آگے نہیں ہے جانیکا مقدور اب مجھے — جاؤں اگر جلائے تجلائے رب مجھے

آگے بلطف ایزد بر حق جو میں بڑھا — اسوقت نور رب نے احاطہ مجھے کیا

کی مجھکو وحی ایزد دانا نے اے نبی — مخلوق سب یہ خلق تھی جسوقت میں نے کی

ڈالی نگاہ خلق پہ تب میں نے اے رسول — کل خلق میں پسند کیا تجھکو اور قبول

تجھکو کیا پسند نبوت کیو اسطے — پھر خلق میں سے تیری اخوت کیو اسطے

بار دوم جو خلق پہ میں نے نگاہ کی ہے — سب میں پسند میں نے کیا مرتضیٰ علی

اسکو بنایا وارث علم پیمبری — مخلوق کا امام تمہارا کیا وصی

خزان علم طاہر و معصوم ہر امام — تم دونوں کی ہی نسل سے ہو وینگے لاکلام

تم سب کا خلق ہوتا نہ مقصود گر مجھے — ہوتا نہ پھر قبول ہی خلق بشر مجھے

تم سبکو گر میں خلق نکرتا تو اے حبیب — ہوتا نہ پھر وجود کسی شی کو بھی نصیب
دنیا و آخرت نہ بناتا میں اے نبی — کرتا نہ خلق نار نہ جنت کو میں کبھی
پھر جانبِ خدا سے یہ آئی مجھے ندا — کیا چاہتے ہو دیکھ لو تم اپنی اوصیا
کی عرض چاہتا ہوں کہ دیکھوں میں لو دو — فرمایا سر اٹھا کے تم اُن سبکو دیکھ لو
سر جب اٹھایا دیکھے یہ انوار کبریا — یعنے علی و فاطمہ شبیر و مجتبے
سجاد اور محمد و جعفر ہیں رہنما — پھر کاظم و رضا و تقی دیں کے پیشوا
پھر ہیں نقی تو پھر ہے حسن عسکری کا نور — قایم کا نور نجم سا رخشاں سب سے دور دور
کی عرض میں نے دیکھ کے اے ربِّ دوسرا — یہ کون ہیں تو حکم یہ حق کا مجھے ہوا
یہ ہیں تمہارے بعد امام اور رہنما — ہونگے یہ تیری نسل سے پاکیزہ مقتدا
کوکب کی طرح ان میں چمکتا جو نور ہے — مہدی دیں وہ حجت ربِّ غفور ہے
انصاف سے بھریگا زمیں کو یہ رہنما — اور مومنوں کے سینوں کو بخشے گا یہ شفا

الحدیث الشریف القدسی ۱۹ صفحہ ۲۲۳ و ۲۲۸

وقال حدثنا محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ قال حدثنا محمد بن موسے بن المتوکل قال حدثنا محمد بن عبد اللہ الکوفی قال حدثنا موسیٰ بن عمران النخعی عن عمہ الحسین بن یزید النوفلی عن الحسن بن علی بن ابی حمزہ عن الصادق عن ابیہ عن آبائہ عن امیر المومنین قال قال رسول اللہ حدثنی جبرئیل عن رب العزۃ انہ قال من علم انہ لا الہ الا انا وحدی وان محمدا عبدی و رسولی وان علی بن ابی طالب خلیفتی وان ائمۃ من ولدہ حججی

اون کی ہمیشہ دل سے اطاعت کیا کرو
افضل نہ اُن سے تم کسی بندہ کو جانتا
جس شخص کے یہ دل میں عقیدہ ہو سر بسر
دشمن زیادہ خلق میں میرا وہ ہوئیگا
بعد اوسکے سب سے ہی مرا دشمن وہی زیاد
بعد از محمدؐ عربی شاہ دوسرا
اوس نے نزاع کی ہے محمدؐ سے برملا
پھر اُسکی بعد ابغض مخلوق بدترین
جھگڑا کیا جنہوں نے وصی رسول سے
جھوٹا کیا خلافتِ احمد کا ادّعا
پھر اُن کے بعد ابغض مخلوق وہ ہوئے
اور اُن کے بعد نزد خدا ابغض انام
کل خلق میں احبا ہیں مجھے بس وہی بشر
اُن سب میں برگزیدہ و افضل ہیں مصطفےٰ
اور اُن کے بعد اشرف و افضل ہیں وہ امام
بعد اُنکے پھر حبیب مرے وہ ہیں جان لو
نصرت تو اُن کی کر نہیں سکتے وہ بیگمان

دم اُنکی انقیاد کا دایم بھرا کرو
اور صدق دل سے اُنکی ادھر کو مانتا
وہ اشرف ملوکِ جناں ہوئیگا بشر
جس نے کیا ہے خلق میں دعوا خدائیکا
جس شخص نے نرکھا محمدؐ کا اعتقاد
جس شخص نے کیا ہے نبوت کا ادّعا
اسمیں نہیں کلام کہ دشمن ہے وہ مرا
وہ لوگ ہیں بنزد خداوند عالمین
پیش آئے ہیں بقہر جو زوج بتول سے
بن بیٹھے جو نبی کے خلیفہ با فترا
اُن کا ذلیل کے حامی و ناصر ہیں جو ہوئے
وہ ہیں جو اُنکے فضل پہ خوشنود ہیں مدام
قایم مرے حقوق کو رکھیں جو سر بسر
بعد اُنکے سب سے اکرم و اکمل ہیں مرتضےٰ
جن سے کہ عدل و داد کا قایم ہے انتظام
رکھتے ہیں جو ولایتِ نبی دائمہ کو
پر اُن کے دشمنوں سے ہیں بیزار وہ مدام

الباب الثانی فی الاحادیث الشریفۃ القدسیۃ المنقولۃ

والاخبار الصحیحۃ الماثورۃ المرویۃ بطرق العامۃ ای بطریق السنیۃ فی فضائل مولانا اسد اللہ الغالب غالب کل غالب ومقصود کل قاصد و مطلوب کل طالب ونقطۃ دائرۃ المطالب یعسوب الدین وقاتل المشرکین و حجۃ اللہ علی العالمین سید الوصیین وامام المتقین علی بن ابی طالب واثبات امامتہ ووصایتہ ودنیاہ وخلافتہ بلا فصل بعد خاتم النبیین وسید الاولین والاخرین واشرف الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہما وعترتہما الطیبین وفی مناقب الائمۃ المیامین من اولادہ الطاہرین المعصومین واثبات امامتہم واحداً بعد واحد عقیب ابیہم امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وعلیہم اجمعین الی یوم الدین۔ وقد اخذت منہا فی ھذ الکتاب وحررت من جملتہا فی ھذا الباب عشرین حدیثاً وفیہا کفایۃ ان شاء اللہ الکریم الوہاب لمن تامل وتدبر وتانق وتذکر وتفحص واستبصر وسلک طریق الانصاف وترک سبیل الغی والاعتصاف من ارباب العقول واصحاب الالباب واللہ ولی التوفیق والیہ المرجع والماب۔

باب دوم

اس میں وہ بیس احادیث قدسیہ ہیں جو منقول و ماثور بطریق حضرات اہل سنت وجماعت ہیں۔

پس جو شخص جناب باری تعالیٰ شانہ وعظم برہانہ اور اوس کے حبیب رسول برحق پر صدق

دل سے ایمان لایا ہو اور جمیع اوامر ونواہی میں احکام الٰہی وارشادات جناب رسالت پناہی کا تابع اور منقاد ہو اور روز معاد کا یقین رکھتا ہو اور یوم الفزع الکبریٰ سے ڈرتا ہو اور عقل وانصاف سے بہرہ ور ہو تو اوس کے لئے یہ احکام ربانی واحادیث رحمانی جناب مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ کی زبانی علماء ومحدثین وثقات ومعتمدین اہل سنت کے روایت کی ہوئیں جناب امیر المومنین وسید الوصیین علی بن ابی طالب اور اون کی اولاد طاہرین صلوٰۃ اللہ علیہ وعلیہم اجمعین کے امامت ووصایت وخلافت کے ثبوت کیواسطے کافی ہیں انشاء اللہ المستعان اگر دیکھنے اور پڑھنے والے حضرات چشم بصیرت اور انصاف سے ملاحظہ کریں اور جناب باری جلت آلائہ وعظمت نعمائہ توفیق بھی عنایت فرمائے

والھدایۃ امر من لدیہ

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱ من الجواہر السنیہ صفحہ ۲۳۶ مطبوعہ بمبئی

سادی الخوارزمی فی کتاب المناقب قال ذکر الامام محمد بن احمد بن علی بن الحسین بن شاذان قال حدثنی ابو محمد ہارون بن موسی عن عبد العزیز بن عبد اللہ عن جعفر بن محمد عبد الکریم قال حدثنی فیحان العطار ابو نصر عن احمد بن محمد بن الولید عن ربیع بن الجراح عن الاعمش عن ابی وائل عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ لما خلق اللہ آدم ونفخ فیہ من روحہ عطس آدم فقال الحمد للہ فقال اللہ حمدنی عبدی وعزتی وجلالی لولا عبدان ارید ان اخلقہما فی دار الدنیا ما خلقتک قال یا رب ایکونان منی قال نعم یا آدم ارفع راسک فانظر فرفع

راسه فاذا على العرش لا اله الا الله محمد نبي الرحمة وعلي مقيم الحجة من عرف حق علي زكى وطاب ومن انكر حقه لعن وخاب اقسمت بعزتي ان ادخل الجنة من اطاعه وان عصاني وان ادخل النار من عصاه وان اطاعني۔۔

ترجمة الحديث الشريف القدسي نمبر (۱)

لکھتا ہوں یہ کتاب مناقب میں جس طرح — کرتا ہے نقل اخطب خوارزم اسطرح
مسعود کے پسر سے ہے منقول یہ خبر — کہتے ہیں وہ کہ کہتے ہیں یوں سید البشر
آدم نے جان پائی تو اُسوقت چھینک لی — اور بعد عطسہ حمد خدائے کریم کی
فرمایا حق نے حمد کی بندہ نے اے مری — سوگند مجکو اپنے ہی عز و جلال کی
دو عبد خلق کرنے نہ ہوتے اگر مجھے — ہرگز نہ خلق کرتا میں اے ابو البشر تجھے
آدم نے عرض کی کہ وہ کیا مجھ سے ہونگے — فرمایا ہاں اُٹھا کے تو سر اونکو دیکھ لے
آدم نے سر اٹھا کے جو کی اسطرف نظر — لکھا ہوا تھا کلمۂ توحید عرش پر
لکھا تھا بعد اوس کے محمد رحیم ہے — اور حجت خدا کا علی بس مقیم ہے
جس شخص نے کہ جان لیا ہے حق علی — کچھ شک نہیں کہ ہو گیا وہ پاک اور زکی
منکر ہوا جو حق علی کا تو بالیقیں — خائب ہوا لعین ہوا وہ شخص شک نہیں
داخل کروں گا خلد میں اُسکے مطیع کو — کیسا ہی گو کہ میرا گنہگار کیوں نہ ہو
عاصی جو ہوگا اوسکا جہنم میں جائیگا — میرا ہو گو مطیع نہ کچھ نفع پائے گا

قال الشيخ المحقق العاملي مؤلف الجواهر السنية في الاحاديث القد سية

بعد نقل هذا الحديث الشريف اقول هذا يدل صريحاً على ان محمداً وعلياً علة خلق الخلق و انه يجب معرفة حق علي ويحرم انكار حقه ويستحق منكره اللعن والخيبة وتجب طاعة علي وتحرم معصيته ووجه الاستدلال على ذالك واضح وكله من لوازم الامامة وملزوماتها وهو المطلوب۔

ترجمہ قول جناب شیخ حر عاملی علیہ الرضوان

اب بعد اس کے کہتے ہیں یوں حر عاملی — دیکھو کہ اس حدیث سے تصریح ہو گئی
اس امر کے کہ باعث ایجاد جزو و کل — شیر خدا ہے پاک ہیں اور خاتم الرسل
ظاہر ہوا کلام خدا سے بطرز خوب — عرفان حق حیدر کرار کا وجوب
کرتا ہے آشکار یہ اللہ کا کلام — انکار حق حیدر کرار ہے حرام
منکر جو ہوں حقوق جناب امیر کے — ارشاد حق سے خائب و ملعون وہ ہوئے
واجب اطاعت انکی ہے عصیان حرام ہے — اے بھائیو یہ بانو خدا کا کلام ہے

توثیق صدر الائمہ اخطب خوارزم کی۔

صدر الائمہ ابو المؤید الموفق بن احمد بن محمد المکی الخوارزمی المشہور با خطب خوارزم اہل سنت و جماعت کے ثقہ اور معتمد اور اعلا درجہ کے فاضل و محدث ہیں جو صاحب ان کی توثیق دیکھنا چاہئیں تو اُن کی تعریفین مجلدات کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار میں ملاحظہ کریں۔ جناب آیۃ اللہ فی العالمین حجۃ الاسلام والمسلمین مولوی السید حامد حسین رفع اللہ مقامہ فی اعلا علیین بجاہ جدہ سید المرسلین وآلہ۔ یہ امیر المؤمنین صلی اللہ علیہما وعلی اولادہما الطیبین مجلد ششم عبقات الانوار۔ حدیث تشبیہ کے

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۲۷ صفحہ ۲۳۷

قال الخوارزمی وانبانی ابو العلا الحسن بن احمد العطار المقری حدثنی الحسن بن احمد المقری
اخبرنی احمد بن عبد اللہ الحافظ حدثنی محمد بن عمر بن سلام الحافظ وما کتبتہ الا عنہ حدثنی

صفحہ ۲۰۸ میں فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اخطب خوارزم اہل سنت کے بہت بڑے علماء معتمدین وثقات محدثین میں سے ہیں اہل سنت کے بڑے بڑے عالموں اور عالیشان فاضلوں نے مثل عماد الدین ابو عبد اللہ محمد بن محمد الکاتب الاصفہانی۔ وابو الفتح ناصر بن ابی المکارم عبد السید بن علی المطرزی اور محمد بن محمود بن الحسن ہبۃ اللہ بن المحاسن المعروف بابن النجار اور ابو المؤید محمد بن محمود بن محمد الخوارزمی۔ اور ابو الصفا صلاح الدین خلیل بن ایبک الصفدی اور ابو الوفا عبد القادر بن محمد بن نصر اللہ بن سالم القرشی اور تقی الدین ابو الطیب محمد بن ابی العباس احمد بن علی الفاسی المکی۔ اور جلال الدین عبد الرحمٰن بن کمال الدین السیوطی۔ اور شہاب الدین احمد صاحب توضیح الدلایل علی ترجیح الفضائل۔ اور محمود بن سلیمان الکفوی نے اپنی اپنی کتابوں میں بہت کچھ فضائل اور مناقب اور محامد اخطب خوارزم کے تحریر کیئے ہیں۔ اور نیز علماء اہل سنت میں سے مثل محمد بن یوسف الکنجی الشافعی۔ اور محمد بن یوسف بن محمود بن الحسن الزرندی اور محمد بن ابراہیم بن علی المعروف بابن الوزیر الصنعانی۔ اور نور الدین علی بن محمد بن احمد بن عبد اللہ المعروف بابن الصباغ المالکی۔ اور ابو الحسن علی بن عبد اللہ السمہودی الحسینی۔ اور شہاب الدین احمد بن حجر۔ اور کمال الدین بن فخر الدین الجہرمی۔ اور احمد بن الفضل بن محمد باکثیر۔ اور عبد اللہ بن محمد المطیری۔ اور مولوی ولی اللہ بن حبیب اللہ

محمد الحسن بن مرداس من اہل کتابہ اخبرنی احمد بن الحسن الکوفی حدثنی اسماعیل بن علیۃ عن یونس بن عبید عن سعید بن جبیر عن ابی الحمراء صاحب رسول اللہؐ قال قال رسول اللہؐ رأیت لیلۃ اسری بی مثبتاً علی ساق العرش انا غرست جنۃ عدن محمد صفوتی من خلقی ایدتہ بعلیٍ۔

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی نمبر (۲)

ہے نقل یہ بھی اخطب خوارزم نے کیا — یہ بھی کلام پاک مناقب میں ہے لکھا
احمد کا باپ صاحب سردار کائنات — کہتا ہے آپ کہتے تھے یوں شافع عصا
جس رات عرش پر مجھے اللہ لے گیا — دیکھا یہ ساق عرش پہ میں نے لکھا ہوا

لکھنوی اور مولوی حیدر علی صاحب منتہی الکلام نے اخطب خوارزم سے اپنی اپنی کتابوں میں مضامین اور روایات اور عبارات نقل کی ہیں۔ اس عبارت کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ وارضاہ نے ان سب علماء مقبولین مذکورین کی عبارتین جو کہ صدر الائمہ اخطب خوارزم کی مناقب ومحامد پر مشتمل ہیں صفحہ ۲۷۸ سے ۳۱۲ تک نقل فرمائی ہیں یہ رسالہ اون عبارات کی گنجایش نہیں رکھتا جن صاحبون کو اس معاملہ میں تحقیق منظور ہو اور صدر الائمہ کی توثیق مفصل طور پر دیکھنا چاہیں تو مجلدات عبقات الانوار کو ملاحظہ کرین اور پھر اصل کتب کو جن کے حوالہ دیے گئے ہیں ملاحظہ کرین۔

ہم نے تو جس قدر اون کی توثیق کا پتہ اور نشان یہاں لکھدیا ہے اسی قدر کو کافی سمجھتے ہیں ۱۲ منہ۔

قدرت سے اپنی خلد بریں کو بنایا ہے	اور باغ عدن آپ سے میں نے لگایا ہے
کل میرے خلق میں ہے محمد مصطفیٰ	تائید اسکی میں نے علی ولی سے کی

اگرچہ اخطب خوارزم کی توثیق کا پتہ و نشان قبل ازیں مفصل تحریر کیا گیا لیکن چونکہ اس کتاب میں اکثر اخطب خوارزم کی کتاب المناقب سے روایتیں اور حدیثیں درج کی گئیں ہیں لہٰذا ضرور ہے کہ مختصر طور پر ہم یہ ثابت کر دیں کہ اخطب خوارزم اہل سنت کے علماء مقبولین و اساطین دین میں سے ہیں بنا بران ہم پہلے چند علمائے اہل سنت کا اخطب خوارزم سے روایات کا نقل کرنا مجاہد حدیث تشبہ سے نقل کرتے ہیں تاکہ ناظرین پر ظاہر و آشکار ہو جاوے کہ صدر الائمہ ابو المؤید اخطب خوارزم علمائے اہل سنت میں محسوب و معدود اور محدثین اہل سنت کے نزدیک مقبول ہیں کیوں کہ محدثین و علماء اہل سنت اخطب خوارزم کی کتاب سے احادیث و روایات نقل کرتے ہیں۔ دیکھو شہاب الدین احمد بن حجر المکی اپنی کتاب صواعق محرقہ میں کہتے ہیں۔ اَخرَجَ ابو بکر الخوارزمی انہ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ علیھم و وَجھُہ مشرقٌ کدائرۃ القمر فسألہ عبد الرحمن بن عوف فقال بشارۃٌ اَتتنی من ربی فی اَخی و ابن عمی و ابنتی بان اللہ زوّج علیاً من فاطمۃ و اَمَرَ رضوان خازن الجنان فھزّ شجرۃ طوبیٰ فحملت رِقاقاً یعنی صکاکاً بعدد محبی اھل البیت و اَنشاء تحتھا ملائکۃً من نور و دفع الیٰ کل ملکٍ صکاً فاذا استوت القیامۃ باھلھا نادت الملائکۃ فی الخلائق فلا یبقی محبٌ لاھل البیت الا دفعت الیہ صکاً فیہ فکاکہ من النار فصار اخی و ابن عمی و ابنتی

[illegible] صدر الائمہ اخطب خوارزم [illegible]

فکاک رقاب رجال و نساء من امتی من النار۔ اور کمال الدین بن فخرالدین جہرمی نے اپنی کتاب براہین قاطعہ ترجمہ صواعق محرقہ میں لکھا ہے۔ ابوبکر خوارزمی روایت کردہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روزے بیروں آمد روے مبارک آں حضرت نورانی بود مثل دائرہ قمر یعنی مستبشر و خوش حال بود انگاہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ از سبب این پرسید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ بشارتے بمن رسیدہ است از جناب پروردگار من در باب برادر و ابن عم من و در باب دختر من کہ خدائے عزوجل تزویج نمود علی را بفاطمہ رضی اللہ عنہا و رضوان خازن جنان را امر فرمود تا درخت طوبے را جنبانید انگاہ آں درخت نوشتہ چند بار آورد بعدد دوستان اہل بیت و در زیران درخت فرشتہا از نور آفرید و بدست ہر فرشتہ یکے ازاں نوشتہا داد پس چون قیامت قایم شود آن فرشتہا درمیان خلایق منادی کنند و ہیچکس از دوستان اہل بیت نماند مگر آنکہ آں نامہ آزادی او از آتش دوزخ بدست وے دہند پس برادر و ابن عم و دختر من باعث خلاصی بسیاری از مردمان و زنان امت من خواہند بود از آتش دوزخ۔

اور احمد بن الفضل بن محمد باکثیر نے اپنی کتاب وسیلۃ المآل میں اخطب خوارزم سے یوں نقل کیا ہے۔ روے ابوبکر الخوارزمی عن ابی القاسم بن محمد انہ قال کنتُ بالمسجد الحرام فرایت الناس مجتمعین حول مقام ابراھیم الخلیل علی نبینا وعلیہ افضل الصلوٰۃ والسلام فقلت ما ھذا فقالوا راھبٌ قد اسلم وجاء الی مکۃ وھو یحدث بحدیث عجیبٍ فاشرفتُ علیہ فاذا ھو شیخٌ کبیرٌ علیہ جبۃ صوفٍ وقلنسوۃ صوفٍ عظیم الجثۃ وھو قاعدٌ عند المقام یحدث الناس وھم یستمعون الیہ۔ قال بینما انا قاعدٌ فی صومعتی فی بعض الایام اذ اشرفت منھا اشرافۃ

فاذا بطایر کالنسر الکبیر قد سقط علی صخرۃ علی شاطی البحر فتقایا فرای من فیہ
رابع انسان ثم طار فغاب یسیرا ثم عاد فتقایا ربعا اخر ثم طار فدنت
الاجزاء بعضها من بعض فالتامت فقام منها انسان کامل وانا اتعجب مما
رایت فاذا بالطایر قد انقض علیہ فاختطف ربعہ ثم طار ثم عاد فاختطف
ربعا اخر وھکذا فعل الی ان اختطف جمیعہ فبقیت اتفکر واتحسر من عدم
سوالی للرجل عن قصتہ فلما کان الیوم الثانی فاذا انا بالطایر قد اقبل وفعل
کفعلہ بالامس فلما التامت الاجزاء وصارت شخصا کاملا نزلت من صومعتی
مبادرا الیہ وسالتہ باللہ من انت یا ھذا فقال انا قلت فما قصتک مع ھذا
الطایر قال انی قتلت علی بن ابی طالب فوکل اللہ بی ھذا الطایر یفعل بی
ماتری کل یوم فخرجت من صومعتی وسالت عن علی بن ابی طالب من ھو
فقیل لی انہ ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسلمت واتیت ما
تائبا الی بیت اللہ الحرام قاصدا للحج وزیارۃ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم۔ اور نیز وسیلۃ المآل میں کہتے ہیں اخرج ابو المعید فی کتاب
المناقب فیما نقلہ ابو الحسن علی السفاقسی ثم المکی فی الفصول
المھمۃ عن ابی برزۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ونحن جلوس ذات یوم والذی نفسی بیدہ لا تزول قدم عن
قدم یوم القیامۃ حتی یسال اللہ الرجل عن اربع عن عمرہ فیما افناہ
وعن جسدہ فیما ابلاہ وعن مالہ مما اکتسبہ وفیما انفقہ وعن حب اھل
البیت فقال عمر رضی اللہ عنہ ما ایۃ حبکم فوضع یدہ علی راس علی

وھو جالسٌ علی جانبہٖ وقال ابۃ حُبّی حب ھذا من بعدی اور عبداللہ بن محمد المطیری نے بھی وہی روایت صواعق محرقہ والی جو ابھی مذکور ہو چکی ہے اپنی کتاب ریاض الزاہرہ فی آل بیت النبی وعترۃ الطاہرہ میں اخطب خوارزم کی کتاب المناقب سے نقل کی ہے۔ اور نیز مولوی ولی اللہ بن حبیب اللہ لکھنوی نے اپنی کتاب مراۃ المومنین میں وہی روایت مشتمل بر بشارت صِدّ کاک اخطب خوارزم کی کتاب المناقب سے نقل کی ہے لیکن اخیر میں اسقدر اس میں جملہ زیادہ ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحبنا اھل البیت الا مومنٌ تقیٌّ و لا یبغضنا الا منافقٌ شقیٌّ۔

ان منقولات کے نقل کے بعد جناب ائمۃ اللہ فی العالمین سلمہ اللہ عن الکلال فرماتے ہیں و بالاتر از ہمہ آنست کہ خود مخاطب عالیشان با این ہمہ مجازفت وعدوان وابا و استنکاف از قبول روایات فضائل جلیلۃ الشان نقل اہل سنت از خطب خوارزم ثابت کردہ وحکایت روایت او مثل روایت دیگر اساطین سنیہ در باب کسر اصنام و برائت آن از فقرہ کہ بسبب رد و ابطال بزعم او تواند شد واضح ساختہ چنانچہ در کید ہشتاد و چہارم می گوید وقصہ برآمدن امیر المومنین بر شانۂ آنجناب بہ ہیکلہ روایت کردہ ہر چند زبان زد عوام است لیکن در احادیث صحیح اہل سنت یافتہ نمی شود انتہی و در حاشیہ می فرمایند و اہل سنت این قصہ را از کتاب اخطب خوارزمی و زعفرانی در کتاب الالقاب و شیرازی و ابن منده و ابن مردویہ و ثعلبی و جرجانی روایت می کنند لیکن در ان روایات این لفظ واقع نیست کہ گویا ہمراہ آنحضرت ہیکل اشتہ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال انتہی و نیز شاہ صاحب در حاشیہ بیان نمودند چنانچہ سابقاً گذشت فرمودہ اند اہل سنت کہ از خود صحیح میں

[illegible]

شیعہ ست در صراط المستقیم اورده کہ ابن جریر تصنیف کردہ است کتاب یوم الغدیر را و
ابن شاہین کتاب المناقب وابن ابی شیبہ کتاب اخبار وفضائل آنحضرت را و ابونعیم
اصفہانی کتاب منقبۃ المطہرین را وما نزل من القرآن فی فضل امیر المومنین وابوالمحاسن
رویانی شافعی کتاب جعفریات وموفق مکی کتاب الاربعین فی فضائل امیر المومنین و
ابن مردویہ کتاب رد الشمس فی علیؑ وشیرازی نزول القرآن فی شان امیر المومنین
وامام احمد بن حنبل کتاب مناقب اہل البیت را ونسائی کتاب مناقب امیر المومنین را
ونطنزی کتاب خصایص علویہ را وابن المغازلی شافعی کتاب مناقب امیر المومنین
ودیلمی کتاب المراتب ایضاً وبصری کتاب درجات امیر المومنین را وخطیب کتاب حدائق
را. وسید مرتضیٰ گفتہ کہ از عمر بن شاہین شنیدم کہ می گفت جمع کردہ ام از فضائل علی ہزار
جزو انتہی۔ نقلاً عن ترجمۃ المسماۃ بانوار العرفان للمعین القرابینی الاثنی
عشری۔ پس انصاف باید داد کہ از شیعہ تصنیف این تصانیف در عالم نیست
کہ متضمن فضائل امیر المومنین واہل بیت باشند بلکہ ہر کہ تتبع کتب شیعہ نماید بیقین می داند
کہ تمام علمائے شیعہ در نقل فضائل ومناقب امیر المومنین وزہرا وحسنینؑ کاسہ لیس وخوشہ
چین اہل سنت اند۔ ہر جا از ہمین کتب نقل می ارند اری در حال ائمہ ما بعد اگر چیزے
داشتہ باشند محتمل ست یدل علی ذلک کتاب کشف الغمہ والفصول المہمہ و
غیرہما من کتب ہذا الفن انتہی۔ ازین عبارت ظاہر ست کہ شاہ صاحب بعد
ذکر عبارت انوار العرفان کہ مشتمل ست بر ذکر تصنیف موفق مکی کہ ہمین اخطب خوارزم
ست کتاب الاربعین فی فضائل امیر المومنین بنا بر اشتمال آن بر ذکر تصانیف دیگر سلاطین
فخام وائمہ اعلام سنیہ افادہ می فرمایند کہ تمام علمائے شیعہ در نقل فضائل و

مناقب امیر المومنین و حضرت زہرا و حسنین علی جمیعہم افضل التحیہ والسلام کا سبب وخوشہ چینی اہل سنت اند و در ہر جا از ہمیں کتب نقل می آرند پس معلوم شد کہ حسب اعتراف شاہ صاحب اخطب خوارزم مثل دیگر ائمہ و اساطین مذکورین اہل سنت ہست کہ علمائے شیعہ بسبب نقل از و وامثال او بزعم شاہ صاحب کاسہ لیس وخوشہ چین اہل سنت گردیدند و مورد طعن معکوس و تشنیع منکوس و تعریض مدسوس و عیب منحوس و غمز مغشوش و لمز مخدوش حضرت مخاطب دقیق النظر شدند۔ اس عبارت کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ نے مولوی حیدر علی صاحب منتہی الکلام کی کتاب ازالۃ الغین سے ایک عبارت نقل فرمائی ہے جس میں چند اشعار اخطب خوارزم کے بمدح امام اعظم ابوحنیفہ صاحب مندرج ہیں اُس عبارت میں مولوی حیدر علی صاحب نے (جو کہ اہل سنت کے نزدیک شاہ عبد العزیز صاحب سے بہت بڑھکر محقق اور مدقق ہیں) اخطب خوارزم کو من جملہ فقہائے متبحرین و ائمہ محدثین ثابت کیا ہے دیکھو مجلد حدیث تشبیہ من مجلدات عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار صفحہ ۲۰۹ سے ۲۱۳ تک۔

قدرے از مرویات اخطب خوارزم درباب فضائل امیر المومنین ع

اب ہم اس مقام میں صدر الائمہ اخطب خوارزم کی کتاب المناقب میں سے چند احادیث واخبار و روایات و آثار فضائل حیدر کرّار و مناقب وصیِ احمد مختار کے واضح اور آشکار کرنے کے لئے نقل کرتے ہیں۔

پس واضح ہو کہ جناب آیۃ اللہ فی العالمین مولوی سید حامد حسین رضی اللہ عنہ د

ارضاہ نے کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار کے مجلد ششم حدیث نور میں ساق عرش پر جناب امیر المومنین وسید الوصیین علی بن ابی طالب صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ کے نام نامی واسم گرامی کے مکتوب ومرقوم ہونے کے باب میں جو احادیث نقل فرمائی ہیں من جملہ اون کے اخطب خوارزم کی کتاب المناقب میں سے حدیث مذکورۃ المتن بھی ہے۔ جناب آیۃ اللہ فخر العلمین کی تحریر بے نظیر کا لب لباب یہ ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کے اسم شریف کا عرش و دیگر مقامات شریفہ پر بعد اسم مبارک جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ الاطیاب کے مرقوم ومکتوب ہونا متعدد احادیث صحیحہ سے ثابت و متحقق ہے۔ اور اس امر سے افضلیت اور اکرمیت اور احبیت امیر المومنین علی علیہ السلام کی بعد جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ کے مبرہن و مدلل وہویدا ہے۔

قاضی عیاض بن موسیٰ نے اپنی شفا فی تعریف حقوق المصطفیٰ میں۔ اور ابن المغازلی نے اپنی کتاب المناقب میں۔ اور محب طبری نے ریاض النضرۃ میں۔ اور ملا نے اپنی سیرت میں اور محمد بن یوسف زرندی نے نظم درر السمطین میں اور سید شہاب الدین احمد نے توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل میں شعیب گازرونی نے منتقی میں۔ اور شیخ جلال الدین سیوطی نے درمنثور و خصائص کبریٰ میں۔ اور احمد بن الفضل بن محمد باکثیر نے وسیلۃ المآل میں۔ اور میرزا محمد بدخشانی نے مفتاح النجا میں۔ اور شاہ ولی اللہ نے ازالۃ الخفا میں اسی مضمون کی احادیث روایت کی ہیں جن سب کا مطلب اور ماحصل یہ ہے کہ فرمایا جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ میں نے ساق عرش پر لکھا ہوا دیکھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صفوتی من خلقی ایدتہ بعلی و نصرتہ بہ یعنی ساق عرش

پر کلمۂ توحید کے بعد لکھا ہے کہ محمد رسول اللہ میری تمام خلقت میں سے برگزیدہ ہے اور
علی سے میں نے اوس کی تائید اور نصرت کی ہے۔ مقولہ زائر یہیں ای ہمائیو انصاف
سے غور کرو اور سوچو کہ جب نام نامی علی علیہ السلام کا بعد اسم مبارک جناب سرور عالم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساق عرش پر لکھا ہوا ہو مرقوم ہے تو نہایت ہی امیرالمومنین علیہ السلام
کی افضلیت اور اقربیت و اولویت و اکرمیت و اولیت کا شمس فی رابعۃ النہار ظاہر و آشکار
ہوگی اور افضل امت ہی اولی با مامت و خلافت ہے نہ مفضول۔
ای حضرات ناظرین۔ جناب آیۃ اللہ فی العالمین نور اللہ مراقدہ الشریف
و طاب مضجعہ المنیف نے ایکسو باسٹھ ۱۶۲ محدثین و علما اہل سنت سے حدیث غدیر کو
نقل فرمایا ہے منجملہ اون کے چھٹی صدی کے علماء و محدثین میں نمبر ۸ پر موفق بن احمد
ابو المؤید المعروف باخطب خوارزم ہیں انکی روایت کو حدیث غدیر کے مجلد دوم کے صفحہ
۱۶۲ پر تحریر فرمایا ہے میں یہاں اردو میں اوس کا خلاصہ لکھتا ہوں تاکہ عام فہم ہو۔ مخفی
نہ ہے کہ براء سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حج میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے ہمراہ
تھے۔ جب مابین مکہ اور مدینہ کے پہونچے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اوتری اور
حکم دیا کہ منادی ندا کرے تاکہ نماز کے لئے سب لوگ جمع ہوں۔ پس جب سب لوگ جمع
ہو گئے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب ید اللہ علیہ السلام کا ہاتھ
اپنے دست مبارک میں لیا۔ اور حاضرین کو مخاطب کیا اور فرمایا کہ آیا میں کل مومنین کے
نفسوں سے اولی نہیں ہوں۔ سب نے عرض کیا کہ بیشک آپ اولی اور افضل ہیں پھر
فرمایا کیا میں ہر مومن کے نفس سے بہتر نہیں ہوں؟ سب نے کہا کہ بیشک آپ بہتر ہیں۔ پھر
فرمایا پس یہی ولی اوس کا جس کا میں ولی ہوں۔ خداوندا دوست رکھ اوس کو جو

اسکو دوست رکھے اور دشمن رکھہ اوس کو جو اس کو دشمن رکھے ہیں جس کا مولا ہوں
پس علی ہے مولا اوس کا۔ اس معاملہ کے بعد حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ علی سے ملے
اور کہا کہ مبارک ہو تم کو اے ابن ابی طالب کہ تمنے آج ایسی حالت میں صبح اور شام کی
کہ مولا ہو گئے ہر مومن و مومنہ کے نیز اخطب خوارزم نے ابو الحمرا سے روایت کی ہے کہا
اونھوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ جو شخص چاہے کہ دیکھے آدم کو
علم میں اور نوح کو فہم میں اور یحییٰ کو زہد میں اور موسیٰ بن عمران کو بطش یعنی قوۃ اور
بہادری میں پس چاہیئے کہ دیکھے علی بن ابی طالب کو۔ الیٰ آخرہ۔ مجلد حدیث تشبیہ صفحہ ۲۷۶
ایضاً حارث اعور سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمنے خبر پائی ہے کہ ایک دن جناب رسول
خدا صلی اللہ علیہ و آلہ مجمع اصحاب میں تشریف فرماتے۔ فرمایا جناب رسول مقبول صلی اللہ
علیہ و آلہ نے کہ میں دکھلاؤں تم لوگوں کو ایسا شخص جو علم میں آدم اور فہم میں نوح اور
حکمت میں ابراہیم ہے پس جناب بشیر و نذیر صلے اللہ علیہ و آلہ اصحاب التطہیر کی اس
تقریر سے تھوڑی دیر کے بعد جناب امیر کل امیر تشریف لائے۔ اوسوقت حضرت ابوبکر رضی اللہ
عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے ایک شخص کو تین پیغمبران مرسل کے ساتھ قیاس
کیا ہے یا رسول اللہ ایسا وہ کون ہے مبارک ہو اوسکو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ
و آلہ نے فرمایا کہ اے ابوبکر تو اوس کو نہیں جانتا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض
کیا کہ اللہ اور اوس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ و آلہ نے کہ وہ ابو الحسن علی بن ابی طالب ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا
کہ مبارک ہو مبارک ہو تمکو اے ابو الحسن تمہارا مثل کون ہو سکتا ہے ایضاً جناب حجۃ الاسلام
والمسلمین آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ وارضاہ مجلد حدیث طیر کے

صفحہ ۱۱۳ پر اخطب خوارزم کی کتاب المناقب سے نقل فرماتے ہیں جسکا اُردو میں خلاصہ یہ ہے۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا اونہوں نے کہ ایک پرند کا گوشت پکا ہوا جناب رسول خدا کی خدمت میں بطور ہدیہ حاضر کیا گیا۔ جناب سرور کائنات نے دعا مانگی اور بارگاہ باری تعالی میں یوں عرض کی کہ خداوندا جو تیرے نزدیک کل خلق سے دوست تر ہو اوس کو بھیج۔ پس علی بن ابی طالب رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نیز اُسی کتاب میں انس ابن مالک سے منقول ہے کہا اونہوں نے کہ جناب رسول خدا کے سامنے ایک طائر کا گوشت رکھا گیا جناب رسول خدا نے دعا مانگی اور عرض کی کہ الٰہی جو تیرے نزدیک کل خلقت میں سے زیادہ تر دوست ہو اوسکو بھیج تاکہ میرے ساتھ اس جانور کا گوشت کھائے پس علی حاضر ہوئے اور جناب رسول کریم کے ساتھ وہ گوشت تناول فرمایا یہ مضمون یہاں پر بالاجمال ہے تفصیل اس کی عبقات الانوار کی مجلد حدیث طیر میں مذکور ہے اور وہ کتاب مطبوع و معروف و شایع و مشہور ہے من شاء الاطلاع بالتفصیل علیہ فلیرجع الیہ۔ اور اے حضرات ناظرین اس حدیث شریف کو ابو عیسیٰ ترمذی نے اپنے جامع مشہور بصحیح ترمذی میں بھی وارد کیا ہے فلینظر ثمہ اور اس سے جو احبیت اور افضلیت امیر المومنین علیہ السلام کی ثابت ہوتی ہے وہ خود ناظرین سمجھہ لین گے عیان راچہ بیان نیز اخطب خوارزم نے عمرو بن العاص کا ایک خط معاویہ بن ابی سفیان کے نام کا کتاب المناقب میں وارد کیا ہے چونکہ خط مذکور جناب امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل و مناقب پر مشتمل ہے لہذا اس مقام پر اوس کا درج کرنا موجب خنکی چشم مومنین و باعث تنبیہ غافلین جانکر درج کرتا ہوں حضرات مقام غور و تامل ہے النص

والفضل ما شهدت به الاعداء	والله قد شهد العدو بفضله

عمرو بن عاص کے خط کی عبارت مجلد حدیث طریس یہ ہے صفحہ ۳۵۲-

واما ما نسبت ابا الحسن اخا رسول الله صلی الله علیه وسلم و
وصیه الی الحسد والبغی علی عثمان وسمیت الصحابة فسقة وزعمت
انه اشلاهم علی قتله فهذا غوایة ویحك یا معاویة اما علمت ان ابا الحسن
بذل نفسه بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم وبات
علی فراشه وهو صاحب السبق الی الاسلام والهجرة۔ وقد قال
فیه رسول الله صلی الله علیه وسلم هو منی بمنزلة هارون من
موسی الا انه لا نبی بعدی وقد قال فیه رسول الله صلی الله علیه
وسلم یوم غدیر خم الا من کنت مولاه فعلی مولاه۔ اللهم وال من
والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره واخذل من خذله وهو
الذی قال فیه علیه السلام یوم خیبر لاعطین الرایة غدا رجلا
یحبه الله ورسوله وهو الذی قال فیه علیه السلام یوم الطیر اللهم
ائتنی باحب خلقك الیك فلما دخل علیه قال والی الی۔ وقد قال علیه
السلام فیه یوم النضیر علی امام البررة وقاتل الفجرة منصور من نصره
ومخذول من خذله۔ وقد قال فیه علی ولیکم من بعدی وذلك علی
وعلی جمیع المسلمین۔ وقال انی مخلف فیکم الثقلین کتاب الله عزوجل
وعترتی۔ وقد قال انا مدینة العلم وعلی بابها انتہی ماحصل اسکا یہ ہے کہ ای
معاویہ تو نے جو ابوالحسن برادر رسول اور ان کے وصی کو حسد اور بغاوت کی طرف

منسوب کیا اور کہا اونہوں نے عثمان پر حسد کیا اور اوس سے بغاوت کی اور تو نے صحابہ
کو فاسق خیال کیا اور تو نے گمان کیا کہ علی نے صحابہ کو عثمان کے قتل کرنے پر تحریص
دی اور اسپر اون کو اوکسایا۔ پس یہ تیرا گمان غوایت اور گمراہی ہے افسوس ہے تجھپر
اے معاویہ کیا تو نہیں جانتا کہ ابو الحسن نے اپنی جان کو جناب رسول خدا سے پیارا نکیا
اور اون کے سامنے بذل نفس کیا اور آں حضرت کے فراش پر سوئے اور وہ سابق الاسلام
اور سابق بالہجرۃ ہیں اور تحقیق کہا ہے رسول خدا نے اون کی شان میں کہ وہ میری لئے
ایسا ہے کہ جیسا ہارون تھا موسیٰ کے لئے۔ مگر میرے بعد نبی کوئی نہ ہوگا۔ اور بیشک کہا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے غدیر خم کے دن اون کی بابت کہ خبردار ہو اسے لوگو
جسکا میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے۔ الٰہی دوست رکھ اسکو جو علی کو دوست رکھے اور دشمن رکھ
اسکو جو علی سے دشمنی کرے اور مدد کر اسکی جو علی کی مدد کرے اور مخذول کر اسکو جو علی کو مخذول
کرے۔ اور علی وہ ہیں کہ جن کے باب میں آں حضرت علیہ السلام نے خیبر کے دن فرمایا
تھا۔ کل میں ایسے شخص کو علم دونگا جو دوست رکھتا ہے اللہ اور رسول کو اور اللہ او۔
رسول دوست رکھتے ہیں اوس کو اور علی وہ ہیں کہ جن کی حق میں رسول خدا نے پرندہ
کا گوشت کھانے کے دن فرمایا تھا کہ الٰہی بھیج میرے پاس ایسے شخص کو جو تیرے نزدیک
تیری تمام خلقت میں سے دوست تر ہو پس علی رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو
فرمایا کہ میرے پاس آؤ میرے پاس آؤ۔ اور بنی نضیر کے معاملہ کے دن رسول خدا نے
اون کے بارہ میں فرمایا تھا علی امام ہے ابرار کا اور قاتل ہے فجار کا منصور ہے وہ جس
نے علی کی نصرت کی مخذول ہے وہ جس نے علی کا خذلان کیا۔ او تحقیق کہا رسول مقبول
نے لوگوں سے علی کے حق میں کہ علی تمہارا ولی ہے میرے بعد۔ اور یہ امر یعنی علی کا ولی

اور حاکم اور والی ہونا اے معاویہ تیرے اوپر بھی ہے اور میرے اوپر بھی اور تمام کافۂ انام اہل اسلام پر بھی ہے۔ اور فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے اے لوگو میں دو بزرگ چیزیں چھوڑے جاتا ہوں کتاب خدائے عزوجل اور اپنی عترت اور بیشک فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ میں شہر علم کا ہوں اور علی اوسکا دروازہ ہے نیز اخطب خوارزم نے کتاب المناقب میں حدیث شوریٰ وارد کی ہے اور جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ نے مجلد حدیث طیر صفحہ ۲۵۲ میں اوس کو نقل کیا ہے۔

چونکہ جناب امیر المومنین سید الوصیین صلوٰۃ اللہ علیہ وعلیٰ اولادہ الطاہرین نے اہل شوریٰ پر بایں مضامین صادقہ وبقیہ قطعیۃ الصدور وبراہین ساطعۃ النور احتجاج فرمایا ہے لہذا ہم اتباعاً لامیر المومنین ان مضامین صدق آئین وحق آگین کو پیش کر کے کل غافلین وقاطبہ ذاہلین وجمیع نائمین وتمام راقدین کو فضایل حیدر کرار سے خبردار اور اُن کو غفلت کی گہری نیند سے جگا کر ہوشیار کرتے ہیں۔ خطیب خوارزم لکھتے ہیں قال اخبرنی الشیخ الامام شہاب الدین افضل الحفاظ ابو النجیب سعد بن عبد اللہ بن الحسن الہمدانی المعروف بالمروزی فیما کتب الیّ من ہمدان اخبرنا الحافظ ابو علی الحسن بن احمد بن الحسن الحدّاد باصبہان فیما اذن لی فی الروایۃ عنہ قال اخبرنا الشیخ الادیب ابو یعلی عبد الرزاق بن عمر بن ابراہیم الطہرانی سنۃ ثلاث وسبعین واربعمائۃ قال اخبرنا الامام الحافظ طراز المحدثین ابو بکر احمد بن موسی بن مردویہ الاصفہانی قال الشیخ شہاب الدین ابو النجیب سعد بن عبد اللہ الہمدانی واخبرنا بہذا الحدیث عالیاً الامام الحافظ سلیمان بن ابراہیم الاصبہانی فی

كتابه الىّ من اصفهان سنة ثمان وثلاثين واربعمائة عن ابى بكر احمد بن
موسى بن مردويه قال حدثنا سليمان بن عبد الواحد قال حدثنا
على بن سعيد الرازى - قال حدثنا محمد بن حميد حدثنا زافر بن سليمان
قال حدثنا الحارث بن محمد عن ابى طفيل عامر بن واثلة - قال كنت
على الباب يوم الشورى فارتفعت الاصوات بينهم فسمعت عليّا يقول
بايع الناس ابابكر وانا والله اولى بالامر منه واحق فسمعت واطعت
مخافة أن يرجع الناس كفارا يضرب بعضهم رقاب بعض بالسيف ثمّ
بايع ابو بكر لعمر وانا والله اولى بالامر منه فسمعت واطعت مخافة ان
يرجع الناس كفارا ثم انتم تريدون ان تبايعوا عثمان اذا لا اسمع ولا
اطيع ان عمر جعلنى فى خمسة نفر انا سادسهم لا يعرف لى فضل فى الصلاح
ولا يعرفونه لى كما نحن فيه شرع[1] سواء وايم الله لو اشاء ان اتكلم ثم لا
يستطيع عربيهم ولا عجميهم ولا المعاهد منهم ولا المشرك ردّ خصلة
منها - قال انشدكم الله ايها الخمسة أمنكم اخو رسول الله غيرى قالوا
لا - قال امنكم احد له عم مثل عمى حمزه بن عبد المطلب اسد الله و
اسد رسوله غيرى - قالوا لا - قال امنكم له ابن عم مثل ابن عمى رسول
الله - قالوا لا - قال امنكم احد له اخ مثل اخى المزين بالجناحين يطير

---

[1] الناس شرع واحد ويحرك يعنى - يك طريقه اند وكذا الناس فى هذا الامر شرع ويحرك يعنى برابر اند مذكر ومونث واحد وجمع درو يكسان ست ١٢ - از حاشيه عبقات الانوار فى اثبات امامة الائمة الاطهار مجلد حديث طير صفحه ٣٥٣ -

مَعَ الملائكة في الجنة۔ قالوا لا۔ قال أمنكم احدٌ له زوجةٌ مثل زوجتي
فاطمه بنت رسول الله سيدة نساء هذه الامة۔ قالوا لا۔ قال أمنكم احدٌ
له سبطان مثل الحسن والحسين سبطا هذه الامة ابني رسول الله غيري۔ قالوا
لا قال أمنكم احد قتل مشركي قريش غيري قالوا لا۔ قال أمنكم احدٌ وحّد الله
قبلي۔ قالوا لا۔ قال أمنكم احدٌ صلى القبلتين غيري۔ قالوا لا۔ قال امنكم احدٌ
أمر الله بمودته غيري۔ قالوا لا۔ قال أمنكم احدٌ غسّل رسول الله قبلي قالوا لا
قال أمنكم احدٌ سكن المسجد يمرّ فيه جنبًا غيري۔ قالوا لا قال افيكم احدٌ
رُدّت له الشمس بعد غروبها حتى صلّى العصر غيري۔ قالوا لا قال افيكم احدٌ
قال له رسول الله حين قرّب اليه الطير فاعجبه اللهم ائتني باحب خلقك اليك
ياكل معي من هذا الطير فجئتُ وانا لا اعلم ما كان من قوله فدخلت قال والي
يا رب والي يا رب غيري قالوا لا۔ قال افيكم احدٌ كان اقتل للمشركين عند كل شدّة
تنزل برسول الله مني قالوا لا۔ قال افيكم احدٌ كان اعظم غناءً عن رسول
الله مني حتى اضطجعتُ على فراشه ووقيته بنفسي وبذلت مهجتي غيري قالوا
لا قال افيكم احدٌ كان ياخذ الخمس غيري وغير فاطمة قالوا لا۔ قال افيكم
احدٌ كان له سهمٌ في الخاص وسهمٌ في العام غيري۔ قالوا لا قال أفيكم
احدٌ يطهره كتاب الله غيري حتى سدّ النبي ابواب المهاجرين جميعًا و
فتح بابي حتى قاما اليه عماه حمزة والعباس وقال يا رسول الله سددت
ابوابنا وفتحت باب علي فقال النبي ما انا فتحت بابه ولا سددت ابوابكم بل
الله فتح بابه وسدّ ابوابكم۔ قالوا لا۔ قال افيكم احدٌ۔ تمّم الله نوره من

الدّاعی حین قال وات ذالقربیٰ حقه قالوا اللّٰهم لا۔ قال افیکم احدٌ ناجی رسول اللّٰه ستة عشر مرّة غیری حین قال اللّٰه عزّ وجلّ یا ایها الذین اٰمنوا اذا ناجیتم الرسول فقدّموا بین یدی نجوٰیکم صدقة قالوا اللّٰهمّ لا۔ قال افیکم احدٌ ولی غمض رسول اللّٰه غیری قالوا اللّٰهمّ لا۔ قال افیکم احدٌ آخر عهده برسول اللّٰه حین وضعته حفرته غیری۔ قالوا لا۔

پس ماحصل ان حجج قاہرہ و دلایل باہرہ کا اور خلاصہ ترجمہ اس کلام بلاغت نظام کا جس کے ہر ہر فقرہ اور ہر ہر جملہ سے بکمال وضوح افضلیت و اولویت و اولیت و اکرمیت و اشرفیت و اقربیت و استحقاق خلافت نبویہ و اہلیت وصایت و نیابت مصطفویہ خاص جناب امام برحق و وصی مطلق امیر المومنین سید الوصیین علی بن ابی طالب صلوٰۃ اللّٰہ وسلامہ علیہ کے واسطے ظاہر و عیان و آشکار و متحقق و مبرہن و مدلل ہو رہی ہے یوں ہے۔ کہ صدر الایمہ اخطب خوارزم کتاب المناقب میں باسناد مذکورۃ المتن عامر بن واثلہ سے روایت کرتے ہیں اور عامر بن واثلہ کہتے ہیں کہ میں روز شوریٰ کے دروازہ پر کھڑا تھا کہ آوازیں بلند ہوئیں۔ میں نے سنا کہ علی بن ابی طالب فرماتے تھے کہ لوگوں نے ابوبکر کی بیعت کی حالانکہ قسم خدائے تعالیٰ کی کہ میں اُس سے اس امر یعنی خلافت کے لئے اولیٰ اور افضل تھا اور زیادہ تر اُس سے مستحق خلافت تھا۔ پس میں نے سنا کہ وہ خلیفہ بن بیٹھے مجبوراً میں نے اس خوف کے سبب سے اطاعت کی کہ لوگ پھر ہٹ کر کافر نہ ہو جاویں اور آپس میں تلواروں سے نہ لڑیں۔ توضیح یعنی جناب امیر فرماتے ہیں کہ

لہ اے ناظرین جناب امیر المومنین علیہ السلام کے اس ارشاد ہدایت بنیاد سے ظاہر و آشکار ہو گیا جواب باصواب اُس اعتراض کا جو بعض لوگ بلا سمجھے وارد کیا کرتے ہیں۔

کہ میں نے ابوبکر سے مخالفت اور جنگ اس واسطے نہ کی کہ مجھے یہ خوف تھا کہ اگر میں لڑوں گا تو لوگ چونکہ حدیث الاسلام ہیں پھر کفر کی طرف رجوع کریں گے اور آپس میں تلواروں سے لڑمرینگے پھر حضرت فرماتے ہیں کہ ابوبکر نے عمر کو اپنا خلیفہ بنا دیا۔ حالانکہ قسم بخدائے عزوجل کہ میں خلافت کے لئے اوس سے اولیٰ اور افضل تھا پس میں نے سُنا اور اطاعت کی اِس خوف کی وجہ سے کہ لوگ ہٹ کر پھر کافر نہ ہوجاویں پھر اب تم چاہتے ہو کہ عثمان کی بیعت کرو اب بھی میں بحالت مجبوری قبول کرونگا اور اطاعت کروں گا عمر نے مجھے پانچ آدمیوں میں داخل کر کے چھٹا مقرر کیا ہے نہ وہ میری فضیلت اور صلاحیت کو پہچانتا ہے اور نہ وہ لوگ میرے فضائل کا خیال کرتے ہیں بلکہ ایک ہی لاٹھی سب کو ہانکتے ہیں اور قسم خدائے تعالیٰ کی کہ اگر میں چاہوں کہ تقریر کروں تو میری تقریر کو کوئی عربی یا عجمی یا معاہد یا مشرک رد نہیں کرسکتا اور جو فضائل اور خصائل اور خصوصیات اور فضیلتیں میں اپنی بیان کروں تو کوئی شخص ان میں سے ایک فضیلت اور خصلت کو بھی رد نہیں کرسکتا

اور کہا کرتے ہیں کہ جناب امیر المومنین تو اسد الغالب تھے پھر اونھوں نے خلفائے ثلاثہ کی بیعت کیوں کر لی اگر خلفائے ثلاثہ غاصب تھے تو اون سے کیوں نہ لڑے اور اون کو قتل و مغلوب کر کے اپنا حق کیوں نہ لیا دیکھو کہ خود جناب امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے اس خوف کی وجہ سے اطاعت کی کہ اگر میں لڑوں گا تو لوگ پھر کفر کی طرف رجوع کرینگے اور آپس میں لڑمریں گے سا سے حضرات ناظرین اسی مسئلہ کے بارہ میں ایک دفعہ میں نے بفرمائش بعض احباب جناب قبلہ وکعبہ آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ سے استفتا کیا تھا۔ جناب ممدوح مرحوم نے جو جواب باصواب

اے پانچ آدمیوں میں خدا کو یاد دلواکر تمکو اللہ جل جلالہ کی قسم دیکر تم سے سوال کرتا ہوں
آیا تم میں ہے کوئی جو بھائی ہو رسول اللہ کا سوائے میرے سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ
آیا ہے تم میں کوئی ایسا کہ جسکا چچا میرے چچا حمزہ بن عبد المطلب اسد اللہ و اسد رسول
اللہ جیسا ہو سوائے میرے۔ سب نے کہا کہ نہیں کہا آیا ہے تم میں سے کسی کا چچازاد
بھائی ایسا جیسے میرے ابن عم رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ ہیں سوائے میرے سب نے
کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا تم سے کسی کا بھائی ہے مثل میرے بھائی کے جسکو خدا نے دو پر
عنایت فرمائے کہ وہ جنت میں ہمراہ ملائک کے پرواز کرتے ہیں۔ سب نے کہا کہ نہیں۔

تحریر فرمایا تھا وہ اگر اس مقام پر درج کیا جاے تو خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ اہل انصاف
بغور پڑھیں اور بصیرت حاصل کریں۔ استفتا کی عبارت کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ موضع مہم
کے سکان میں سے ایک مولوی نے ڈاکٹر سید حامد حسین صاحب رئیس موضع جارچہ مقیم
بھوانی سے کہا کہ اگرچہ فی الحقیقت بعد جناب سرورکائنات صلے اللہ علیہ و آلہ کے مستحق
خلافت و اولی بامامت جناب امیر المومنین علی مرتضی علیہ السلام تھے مگر جب اون
حضرت نے خود بیعت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کرلی تو تم لوگ حضرت ابوبکر رضی
اللہ عنہ کی خلافت کے منکر کیوں ہوتے ہو۔

عبارت فتوی یہ ہے۔

درباب بیعت جناب امیر المومنین علیہ السلام کہ استفسار فرمودہ اند پس قبل از ورود
خط سامی عبارتی بہمیں مضمون ۱۴ ذی الحجہ سنہ ہجری از افادات مرشد رسیدہ
کہ واقع بسیاری از شبہات است ہر چند درباب تقیہ بسیاری از فوائد جوہر است و بیاں

کہا کہ آیا تم میں سے کسی کی زوجہ ہے مثل میری زوجہ کے جو بیٹی ہیں رسول اللہ کی اور
سردار ہیں تمام زنانِ امت کی سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا تم میں سے کوئی ایسا ہے
جس کے فرزند ہوں مثل حسن اور حسین کے جو دونوں سبط ہیں اس امت میں اور دونو
فرزند ہیں رسول اللہ کے سوائے میرے سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا ہے کوئی تم میں سے
جس نے مشرکین قریش کو قتل کیا ہو سوائے میرے۔ سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا ہے
تم میں سے کوئی ایسا جس نے مجھ سے پہلے خدائے تعالیٰ کو ایک جانا اور وحدہ لاشریک
مانا ہو۔ سب نے کہا کہ نہیں

در رسالہ تقیہ مطبوعہ مذکور لیکن چوں ایں عبارت جدیدہ بہ ہمیں روز بہ نظر رسیدہ بود گویا
جواب قبل از ورود سوال بالہام غیبی ہم رسیدہ غالباً آن انفع برائے تسلیہ قلوب و تسکین
شبہات باشد۔ قاضی شوکانی کہ از اجلہ ائمہ سنیہ در صنعاء یمن بودہ و مولوی صدیق حسن
خاں محامد و مناقب او در اتحاف النبلا ذکر کردہ۔ در کتاب بدر طالع می فرماید۔
غازان بن ارغون بن ابغا بن ہلاکو بن تولی بن جنکیز خان السلطان معز الدین سلطان
التتار کان جلوسه علی تخت الملک سنة ۶۹۳ وحسّن له نائبه نوروز الاسلام فا
سلم في سنة ۶۹۶ ونثر الذهب والفضة واللؤلؤ علی رؤس الناس وفشا
الاسلام في التتار وکان ملک خراسان والعراق وفارس والروم
واذربیجان والجزیرة وکان یتکلم بالفارسیة ویفهم اکثر اللسان العربي
ولما ملک اخذ نفسه بطریق جده الاعلی جنکیز خان الطاغیة الذي
اهلک العباد وصرف همته توفیر العساکر وسد الثغور وعمارة البلاد

کہا کہ آیا ہے تم میں سے کوئی ایسا جس نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑہی ہو سوائے
میرے۔ سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا آیا ہے کوئی تم میں سے ایسا کہ جس کی مودت اور
محبت کا جناب باری تعالیٰ شانہ نے لوگوں کو حکم فرمایا ہو سوائے میرے سب نے کہا کہ
نہیں۔ کہا کہ آیا ہے تم سے کوئی ایسا کہ جسکے لئے آفتاب بعد غروب ہونے کے لوٹا آیا
ہوتا اینکہ اوس نے نماز عصر کی پڑہی ہو سوائے میرے۔ سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا
تم میں سے کوئی ایسا ہے جس کے لئے رسول خدا نے فرمایا جبکہ ایک طائر کا گوشت اون
حضرت کے سامنے حاضر کیا گیا اور حضرت کو بہلا معلوم ہوا تو خدائے کریم سے دعا مانگی
کہ الٰہی بہیج میرے پاس ایسے شخص کو کہ جس کو تو اپنی تمام خلقت میں سے زیادہ تر دوست
رکہتا ہے تاکہ میرے ساتھ اس پرند کا گوشت کہائے پس میں رسول خدا کی خدمت میں

والكف عن سفك الدماء ولما اسلم قيل له ان دين الاسلام يحرم نكاح
نساء الآباء وكان قد استضاف نسآء ابيه الى نسائه وكان احبهن اليه
خاتون وهي اكبر نسآء ابيه فهمّ ان يرتد من الاسلام فقال له بعض خواصه
ان اباك كان كافراً ولم يكن خاتون معه في عقد صحيح انما كان مسافحاً بها
فاعقد انت عليها فانها تحل لك ففعل ولولا ذلك لارتدّ عن الاسلام ومن
استحسن ذلك من الذي افتاه بهذه المصلحة بل هو حسن ولو كان تحته الف
امرأة على سفاح فان مثل هذا السلطان المستولي على اكثر بلاد الاسلام في
اسلامه من المصلحة ما يسوغ ما هو اكبر من ذلك حيث يؤدي التغير عليه في
المشي معه على مر الحق الى ردته فرحم الله ذلك المفتي. انتهى كلامه۔

حاضر ہوا۔ اور علی کا یہ حال تھا کہ اس امر کو نہ جانتا تھا کہ رسول خدا نے یہ دعا مانگی ہے جب
میں حاضر ہوا تو جناب رسول اللہ خوش ہوئے اور فرمایا کہ میرے پاس آؤ میرے
پاس آؤ کہو سوائے میرے کوئی ایسا ہے سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا تم میں سے
کوئی ایسا ہے جو بہت قتل کرنے والا ہو مشرکین کا اور سختی اور مصیبت میں مدد کرنے
والا ہو جناب رسول خدا کا مجھ سے زیادہ سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا تم میں کوئی ہے
مجھ سے زیادہ حامی اور مددگار و ناصر اور جان فدا کرنیوالا رسول مقبول کا یہاں تک۔

ازیں عبارت ظاہر است کہ برائے حمایت اسلام و سلطانی کہ از فتوحات اسلام حاصل شود
تجویز نزاع مسلحانہ مستحسن است پس اگر جناب امیرالمؤمنین علیہ السلام بنظر حفظ سلطنت
از ارتداد صریح و ترویج اسلام ظاہری کہ آخر ہا منجر بترویج ایمان و اسلام حقیقی شد
بیعت اہل جور کہ مراد از آں دادن دست بدست ایشان است اختیار فرمودہ باشد در آں
کدام مقام استعجاب است چہ آنحضرت را خوف بود کہ اگر با خلفائے جور در ابتدائے
اسلام محاربہ و مقاتلہ آغاز می فرمود کفار ایں را سبب استہزا و طعن می گردانیدند کہ معاذ اللہ
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ برحق نہ بود کہ بعد وفات آں حضرت اصحاب
آں حضرت مختلف شدند و باہم محاربہ و مقابلہ آغاز کردند و نیز ضعفا کہ حدیث العہد
باسلام بودند بایں محاربہ از اسلام ارتداد صریح می ورزیدند پس آں حضرت موافقت
ظاہری اہل جور را اصلح نزد آنست از ایثار و برانگیختن محاربہ و مقاتلہ کہ مفضی بانمحائے
آثار اسلام گردد۔ و جناب رسالت مآب را حدیث العہد بودن صحابہ بکفر و جاہلیت مانع
از بنائے کعبہ معظمہ بر قواعد حضرت ابراہیم علی نبینا وآلہ و علیہ السلام شدہ کما فی صحیح البخاری

کہیں لیٹا اون حضرت کے بچھونے پر اور اون پر اپنی جان کو قربان کیا اور اون کی حفاظت کی بتلاؤ کوئی ہے میرے سوا ایسا۔ سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا تم میں ہے کوئی ایسا جو مس لیتا تھا میری اور فاطمہ کے سوا سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا ہے کوئی تم میں ایسا کہ جسکا حصہ تھا خاص میں اور عام میں بھی سوا میرے سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا ہے تم میں سے کوئی ایسا کہ جس کی طہارت اور پاکیزگی کتاب اللہ سے ثابت ہو سوا میرے یہاں تک کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ نے تمام مہاجرین کے دروازے مسجد میں سے بند کردی اور میرا دروازہ کھلا رکھا یہانتک کہ آنحضرت کے دونوں چچا حمزہ اور عباس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے کہا کہ یا رسول اللہ

وغیرہ پس حدیث العہد بودن صحابہ بکفر چرا جناب امیر المومنین علیہ السلام را از مجادلہ ومحاربہ حضرات ثلاثہ مانع نگردد۔ چون در عہد معاویہ این عذر مرتفع شد و اسلام شایع گردید و کفار ذلیل و قتیل شدند آن وقت با ناکثین و قاسطین و مارقین مقاتلہ و محاربہ فرمود۔ ونیز ائمہ طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین با خلفاے بنی امیہ و بنی عباس کہ قطعاً وجزماً اہل جور بودند و اکابر اہل سنت بہ بطلان خلافت شان قائل اند منازعہ نکردہ بلکہ موافقت ظاہری اختیار فرمودہ پس چنانچہ این موافقت ظاہری اصلا مثبت حقیت خلفاے بنی امیہ وبنی عباس نمی تواند شد کذا فیما تقدم۔

دستخط جناب نجم الملۃ والدین مولانا مولوی السید ناصر حسین ابن العلامۃ
آیۃ اللہ فی العالمین

(ناصر حسین)

آپ نے ہمارے دروازے بند کردیے اور علی کا دروازہ کھلا رکھا ہے تو جناب رسول خدا نے فرمایا کہ نہ میں نے علی کا دروازہ کھلا رکھا ہے اور نہ تمہارے دروازے بند کیے ہیں ہیں سب نے کہا کہ بیشک سوائے آپ کے کوئی ایسا نہیں ہے۔ کہا کہ آیا تم میں کوئی ہے اوس کی بابت خدائے تعالی نے فرمایا ہو وات ذا القربٰی حقہ سوائے میرے سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا ہے تم میں کوئی ایسا جس نے نجویٰ اور مشورہ کیا ہو رسول اللہ سے دس دفعہ سوائے میرے جب یہ آیت نازل ہوئی۔ یا ایہا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوٰکم صدقہ سب نے کہا کہ بیشک آپ کے سوائے کوئی ایسا نہیں۔ کہا کہ آیا ہے تم میں کوئی ایسا کہ رسول خدا کے انتقال کے وقت اون کی خدمت میں حاضر رہا ہو سوائے میرے سب نے کہا کہ بیشک سوائے آپ کے اور کوئی ایسا نہیں۔ کہا کہ آیا ہے تم میں کوئی ایسا جو اخیر وقت میں رسول اللہ کے سامنے حاضر ہوا اور آں حضرت کا غسل و کفن کیے اون حضرت کو دفن کیا ہو سوائے میرے سب نے کہا کہ بیشک سوائے آپ کے کوئی ایسا نہیں انتہیٰ۔

خدائے تعالی نے علی کا دروازہ کھلا رکھا ہے اور تمہارے دروازے بند کیے ہیں

حضرات ناظرین انہیں اخطب خوارزم نے اپنا ایک قصیدہ غرا مدح جناب علی مرتضی علیہ السلام اپنی کتاب المناقب کے اخیر میں درج کیا ہے اور جناب آیۃ اللہ فی العالمین اعلی اللہ مقامہ نے مجلد حدیث طیر میں وارد کیا ہے چند اشعار اوس میں یہ ہیں کیا خوب کہا ہے اشعار

هل ابصرت عیناک فی المحراب	کابی تراب من فتی محراب
لله در ابی تراب انه	اسد الحراب و زینة المحراب
ھو ضاسابک وسیوفه کثواقب	ھو مطعم وجفانه کجواب

ثمّ ما حدّ الارض الدماء ــــ ومطلع شہب الاسنۃ فی سماء

دو قاصم الاصلاب غیر مدافع ــــ یوم الہیاج و قاسم الاسلاب

انّ النبیّ مدینۃٌ لعلومہ ــــ وعلیؑ الہادی لہا کالباب

الیٰ آخر ماقال

یہاں بمناسبت مقام یہ احقر الانام زاہد چہار بنا اپنی ایک تضمین ہیں سے وارد کرنا مناسب سمجھتا ہے۔ وھی ھٰذہٖ

کلام احمدِ مختار ہے کلامِ علی ــــ قیامِ دیں ہوا از ضربتِ حُسامِ علی

نبی کے دوش پہ معراج تھا قیامِ علی ــــ یہاں سے غور کرو عزّ و احترامِ علی

علی امامِ مَن ستّ و منم غلامِ علی
ہزار جانِ گرامی فدائے نامِ علی

علی ہیں محرمِ اسرارِ حضرتِ احمدی ــــ علی ہیں قاضیِ دینِ محمدِ عربی

علی ہیں والدِ سبطین و زوجِ بنتِ نبی ــــ علی ہیں احمدِ مختار کے وزیر و وصی

علی امامِ من ست و منم غلامِ علی
ہزار جانِ گرامی فدائے نامِ علی

علی ہیں قوتِ بازو برائے پیغمبر ــــ علی ہیں دستِ زبردستِ ایزدِ داور

ہے زیبِ دوشِ نبی پائے حیدرِ صفدر ــــ علی کا دستِ مبارک ہے فاتحِ خیبر

علی امامِ من ست و منم غلامِ علی
ہزار جانِ گرامی فدائے نامِ علی

علی ہیں سابق الاسلام سب صحابہ میں ــــ علی ہیں تارکِ اصنام سب صحابہ میں

زیادہ قابلِ اکرام سب صحابہ میں
احبِ ایزدِ منعام سب صحابہ میں

علی امامِ من ست ومنم غلامِ علی
ہزار جانِ گرامی فدائے نامِ علی

رہے نبی کے لئے دائما سپر حیدر
نبی مدینہ علم اور اوس کا در حیدر
ہیں بعد خیر وریٰ افضل البشر حیدر
رسول منذرِ امت ہیں رہبر حیدر

علی امامِ من ست ومنم غلامِ علی
ہزار جانِ گرامی فدائے نامِ علی

بہ نصِّ ایزدِ متعال ہیں وصی حیدر
امیر و حاکم و مولا پس از نبی حیدر
کہا نبی نے میرے بعد ہے ولی حیدر
ہوئے خلیفہ بہ تصریحِ منجلی حیدر

علی امامِ من ست ومنم غلامِ علی
ہزار جانِ گرامی فدائے نامِ علی

نبی کے بعد نہیں ہے علی سا کوئی بشر
علی ہیں افضلِ کُل خلق بعد پیغمبر
علی کے بعد جو ہیں سب سے رتبہ میں بڑھ کر
تو شک نہیں کہ علی کے ہی ہیں وہ گیارہ پسر

علی امامِ من ست ومنم غلامِ علی
ہزار جانِ گرامی فدائے نامِ علی

الی آخر ما قلت

نیز بمناسبت مقام ہم اس جگہ پر ایک اور تقریر عدیم الجواب و النظیر جناب امیر کل امیر صلواۃ وسلامہ علیہ کی معہ ترجمہ اردو نشر فضائل جناب امیر المومنین و تنبہ غافلین و ذاہلین کے لئے درج کرتے ہیں۔ پس واضح ہو کہ جناب آیۃ اللہ فی العالمین

وسید المتکلمین مولوی السید حامد حسین رضی اللہ عنہ وارضاہ کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار کے مجلد سوم حدیث ولایت کے صفحہ ۴۰۵ پہ شیخ سلیمان القندوزی البلخی کی کتاب ینابیع المودۃ سے نقل فرماتے ہیں۔

الحموینی بسندہ عن سلیم بن قیس الھلالی قال رأیت علیاً فی مسجد المدینۃ فی خلافۃ عثمان ان جماعۃ المھاجرین والانصار یتذاکرون فضائلھم وعلیٌ ساکتٌ فقالوا یا اباالحسن تکلم فقال یا معشر قریش والانصار اسألکم ممن اعطاکم اللہ ھذا الفضل بانفسکم او بغیرکم قالوا اعطانا اللہ ومنّ علینا بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم قال الستم تعلمون انّ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال انی واھل بیتی کنا نوراً نسعی بین یدی اللہ تعالی قبل ان یخلق اللہ عزوجل آدم باربعۃ عشر الف سنۃ فلما خلق اللہ آدم علیہ السلام وضع ذلک النور فی صلبہ واھبطہ الی الارض ثم حملہ فی السفینۃ فی صلب نوح علیہ ثم قذف بہ فی النار فی صلب ابراھیم علیہ السلام ثم لم یزل اللہ ینقلنا من الاصلاب الکریمۃ الی الارحام الطاھرۃ من الآباء والامھات لم یکن واحد منا علی سفاح قط فقال اھل السابقۃ واھل بدر واحد نعم قد سمعناہ ثم قال انشدکم اللہ اتعلمون ان اللہ عزوجل فضل فی کتابہ السابق علی المسبوق فی غیر آیۃ۔ ولم یسبقنی احد من الامۃ فی الاسلام قالوا نعم قال فانشدکم اللہ اتعلمون حیث نزلت والسابقون السابقون اولئک المقربون سئل عنھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال انزلھا

الله عزوجل فی الانبیاء والاوصیاء فانا افضل انبیاء الله و رسله
و علی وصیی افضل الاوصیاء قالوا نعم۔ قال انشدکم الله اتعلمون
حیث نزلت یا ایها الذین آمنوا اطیعوا الله و اطیعوا الرسول و اولی الامر
منکم و حیث نزلت انما ولیکم الله و رسوله والذین آمنوا الذین یقیمون
الصلوة و یؤتون الزکوة و هم راکعون و حیث لم نزلت تتخذوا من دون
الله و لا رسوله ولا المؤمنین ولیجة۔ و امر الله عزوجل نبیه ان یعلمهم
ولاة امرهم و ان یفسر لهم من الولایة کما فسر لهم من صلوتهم و زکوتهم
و حجهم فنصبنی للناس بغدیر خم فقال ایها الناس ان الله جل جلاله ارسلنی
برسالة ضاق بها صدری فظننت ان الناس مکذبی فاوعدنی ربی ثم
قال اتعلمون ان الله مولای و انا مولی المؤمنین و انا اولی بهم من انفسهم
قالوا بلی یا رسول الله فقال اخذ بیدی من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم
وال من والاه و عاد من عاداه فقام سلمان و قال یا رسول الله ولاء
علی ماذا قال ولاء کولائی من کنت اولی به من نفسه فعلی اولی به
من نفسه فنزلت الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت
لکم الاسلام دینا فقال صلی الله علیه وسلم الله اکبر باکمال الدین و
اتمام النعمة و رضاء ربی برسالتی و ولایة علی بعدی قالوا یا رسول
الله هذه الآیات فی علی خاصة قال بلی فیه و فی اوصیائی الی یوم القیامة
قالوا بینهم لنا قال علی اخی و وارثی و وصیی و ولی کل مؤمن بعدی
ثم ابنی الحسن ثم الحسین ثم التسعة من ولد الحسین القرآن معهم و

هم مع القرآن لا يفارقونه ولا يفارقهم حتى يردوا عليّ الحوض. قال بعضهم
قد سمعنا ذلك وشهدنا، وقال بعضهم قد حفظنا جلّ ما قلت ولم نحفظ كلّه
وهؤلاء الذين حفظوا أخيارنا وأفاضلنا. ثمّ قال أتعلمون أن الله أنزل
إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا فجمعني و
فاطمة وابنيّ حسنا وحسينا ثم ألقى علينا كساءً وقال اللهم هؤلاء أهل بيتي
لحمهم لحمي يؤلمني ما يؤلمهم ويحرجني ما يحرجهم فأذهب عنهم الرجس و
طهرهم تطهيرا. فقالت أم سلمة وأنا يا رسول الله فقال أنتِ إلى خير فقالوا
نشهد أنّ أم سلمة حدثتنا بذلك. ثم قال أنشدكم الله أتعلمون أنّ الله
عزّ وجلّ أنزل يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين فقال سلمان
يا رسول الله هذه عامة أم خاصة قال أما المأمورون فعامة المؤمنين وأما
الصادقون فخاصة أخي علي وأوصيائي من بعده إلى يوم القيامة قالوا نعم
فقال أنشدكم الله إني قلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك
خلفتني على النساء والصبيان قال إنّ المدينة لا تصلح إلا بي أو بك وأنت
مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبي بعدي قالوا نعم قال أنشدكم
الله أتعلمون أن الله أنزل في سورة الحج يا أيها الذين آمنوا اركعوا واسجدوا
واعبدوا ربكم وافعلوا الخير إلى آخر السورة فقال سلمان فقال يا رسول
الله من هؤلاء الذين أنت عليهم شهيد وهم شهداء على الناس الذين
اجتباهم الله ولم يجعل عليهم في الدين من حرج ملة إبراهيم
قال عنى بذلك ثلاثة عشر رجلا قال سلمان بيّنهم لنا يا رسول الله قال

انا واخی علی ولدی احد عشر من ولدی قالو نعم قال انشدکم الله اتعلمون

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فی خطبته فی مواضع متعددة و

فی اخر خطبتہ لم یخطب بعدھا ایھا الناس انی تارک فیکم الثقلین کتاب

الله وعترتی اھل بیتی فتمسکوا بھما لن تضلوا فان اللطیف الخبیر اخبرانی و

عھد الی انھما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض فقال کلھم نشھد ان رسول

الله صلی الله علیه وسلم قال ذلک انتھی۔

ماحصل اس روایت سراپا ہدایت کا یہ ہے کہ حموینی (جو کہ علماء اہل سنت میں سے ہے)

سلیم بن قیس سے روایت کرتا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا علی علیہ السلام کو حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ایک دن مسجد مدینہ میں مجمع اصحاب مہاجرین

و انصار میں تشریف فرما تھے اوسوقت مہاجرین و انصار اپنے اپنے فضایل اور مناقب

بیان کر رہے تھے مگر امیر المومنین علی علیہ السلام خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ مہاجرین

و انصار جو کہ اُس جلسہ کے حضار تھے اونھوں نے امیر المومنین علیہ السلام سے عرض

کیا کہ آپ بھی کچھ ارشاد فرمائے تب جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ ای گروہ

قریش و انصار میں تم سے سوال کرتا ہوں کہ آیا تمکو جو خدا تعالے نے یہ فضیلتیں دی

ہیں کیا یہ خود تمہاری نفوس کی بزرگیوں اور فضیلتوں کی وجہ سے یا کسی غیر کے وسیلے

سے تمکو حاصل ہوئے ہیں سب نے کہا کہ ہم میں خود ذاتی یہ فضیلتیں نہیں ہیں بلکہ خداوند

تعالی نے ہمکو یہ فضائل جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود ذی جود

کے سبب عنایت فرمائے ہیں۔ فرمایا جناب امیر المومنین علیہ السلام نے کہ کیا

تم نہیں جانتے ہو کہ فرمایا ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ میں اور

میرے اہل بیت آدم کی پیدایش سے چودہ ہزار برس پہلے خالق برحق کے سامنے بطور نور کے موجود تھے اور معبود حقیقی کی عبادت میں مشغول تھے جب خالق عالم نے آدم کو پیدا کیا تو ہمارا نور اون کی پشت میں رکھا اور اون کو زمین پر اُتارا یہاں تک کہ ہمارا نور نوح علیہ السلام کی پشت میں رہا جب وہ کشتی میں سوار تھے پھر نور ہمارا ابراہیم علیہ السلام کی پشت میں تھا جب وہ آگ میں ڈالے گئے اسی طرح سے ہم پشت ہائے کریمہ آباء و ارحام طیبہ امہات میں منتقل ہوتے چلے آئے کہ کل حلال زادہ تھے۔

پس یہ سنکر سب اہل بدر واحد نے اس مضمون صداقت مشحون کو تسلیم اور تصدیق کرکے کہا کہ بیشک ہمنے یہ مضمون جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ سے سنا ہے پھر جناب علی مرتضےٰ وصی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ میں تمہیں خدا کو یاد دلواکر اور اس کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ آیا تم جانتے ہو کہ جناب ایزد متعال قادر لایزال جل جلالہ وعم نوالہ نے سابق کو مسبوق پر کئی جگہہ قرآن شریف میں تفضیل دی ہے اور مجھسے بڑھکر سابق الاسلام ساری اُمت میں کوئی نہیں سب نے اقرار کیا اور کہا کہ بیشک صحیح اور درست ہے پھر فرمایا جناب سید الاوصیاء برادر سید الانبیاء صلی اللہ علیہما واولادہما الطیبین نے کہ تم کو میں خدائے کریم کی قسم دیکر سوال کرتا ہوں کہ آیا تم جانتے ہو کہ جب آیہ والسابقون السابقون اولئک المقربون نازل ہوئی تو جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ الاطیاب سے لوگوں نے سوال کیا کہ وہ کون ہیں فرمایا جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ الطیبین نے کہ یہ آیت انبیاء اور اوصیاء علیہم السلام کی تعریف میں نازل ہوئی ہے پس میں ہوں افضل تمام انبیاء و مرسلین سے اور علی میرا وصی افضل ہے تمام اوصیاء سے سب نے تسلیم کیا

اور کہا کہ بیشک صحیح و درست ہے۔ پھر فرمایا کہ برائے خدا میں تم سے سوال کرتا ہوں کہ
تم جانتے ہو کہ جب آیہ یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول
و اولی الامر منکم نازل ہوئی اور جب آیہ انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین
آمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ و یؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون
نازل ہوئی اور جب آیہ لم یتخذوا من دون اللہ و لا رسولہ و لا المؤمنین
ولیجہ نازل ہوئی تو جناب حق سبحانہ و تعالیٰ شانہ نے اپنے رسول مقبول کو حکم دیا
کہ لوگوں کو والیان امر خلافت کے نام بتائیں اور ولایت و حکومت کے معاملہ کو
اچھی طرح اونہیں سمجھائیں جس طرح سے نماز و زکوٰۃ و حج کے مسائل و ارکان وغیرہ سمجھائے
ہیں اوسوقت جناب رسول خدا نے خم غدیر میں مجکو امام اور خلیفہ مقرر کیا تہا پس فرمایا
رسول خدا نے کہ اے لوگو اللہ جلشانہ نے مجکو ایک پیغام بھیجا اور حکم دیا کہ میں وہ پیغام
الہی لوگوں کو پہونچاؤں اس پیغام کے پہونچانے سے میرا دل تنگ ہوا کیونکہ میں نے
گمان کیا کہ لوگ میری تکذیب کرینگے۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ ذکرہ و جل شانہ نے اس
حکم کے نہ پہونچانے پر وعید فرمائے۔ یہ کہکر جناب رسول خدا نے فرمایا کہ اے لوگو تم
جانتے ہو کہ تحقیق اللہ عزوجل میرا مولا ہے اور میں مولا ہوں تمام مومنین کا اور
میں اولیٰ ہوں سبکے نفوس سے۔ سب حاضرین نے عرض کیا کہ بیشک یا رسول
اللہ آپ ہماری مولے اور ہمارے نفسوں سے اولیٰ ہیں اوسوقت جناب رسول خدا
نے ایسی حالت میں کہ میرا ہاتھ اپنے دست مبارک میں پکڑے ہوئے تھے فرمایا کہ میں
جس کا مولا ہوں پس علی اس کا مولیٰ ہے خداوندا دوست رکھ اوس کو جو علی کو دوست
رکھے اور دشمن رکھ اوس کو جو علی کو دشمن رکھے اوسوقت سلمان اوٹھکر کھڑے ہوئے

اور پوچھا کہ یا رسول اللہ علی کے ولا سے کیا مراد ہے فرمایا رسول خدا نے کہ ولا علی کی
انند میرے ولا کے ہے جس کی جان سے میں افضل ہوں پس علی اوس کی جان سے
افضل ہے اس معاملے کے بعد آیہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم
نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینًا نازل ہوئی فرمایا جناب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ نے اللہ اکبر اکمال دین اور اتمام نعمت اور خدائے تعالیٰ کی رضامندی
پر میری رسالت سے اور بعد میرے علی کی ولایت سے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول
اللہ یہ آیات خاص علی کی شان میں ہیں فرمایا جناب رسول خدا نے کہ ہاں علی
کی بابت میں اور دیگر اوصیاء کی شان میں ہیں جو قیامت تک ہوں گی لوگوں نے
عرض کیا کہ ان اوصیاء کا ذکر فرمائیے جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا
کہ پہلے تو میرا بھائی علی ہے جو میرا وارث اور وصی ہے اور ولی ہے ہر مومن کا بعد
میرے پھر میرا بیٹا حسن پھر حسین پھر نو امام ہیں حسین کی اولاد میں سے قرآن ان کے
ساتھ رہے گا اور یہ ہمیشہ قرآن کے ساتھ رہیں گے کبھی یہ قرآن سے جدا نہ ہوں گے
اور کبھی قرآن ان سے جدا نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آئیں۔ یہ
تقریر جناب امیر سے سنکر بعض آدمیوں نے اون میں سے کہا کہ بیشک سنا ہمنے جناب
رسول خدا سے اور ہم اوسوقت حاضر تھے۔ اور بعضوں نے کہا کہ ہمکو اکثر باتیں ان
تقریروں میں سے یاد ہیں لیکن کل مضامین یاد نہیں اور یہ لوگ جنہوں نے ساری
یہ مضامین یاد رکھے ہیں یہ ہمارے بزرگ اور ہمسے افضل اور بہتر ہیں پھر فرمایا جناب
امیر المومنین علیہ السلام نے کہ آیا جانتے ہو تم کہ تحقیق اللہ عزوجل نے جب آیہ انما
یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا۔

نازل فرمائی پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے مجکو اور فاطمہ کو اور میرے دونو بیٹے حسین وحسن کو جمع کیا اور پہر ہمارے اوپر ایک عبا ڈالی اور فرمایا کہ خداوندا یہ ہیں میرے اہل بیت گوشت انکا میرا گوشت ہے درد پہونچاتی ہے مجکو وہ چیز جو درد پہونچاے اُن کو اور زخمی کرتے ہے مجکو وہ چیز جو زخمی کرے انکو پس دُور کر اُن سے ہر طرح کی بُرائی اور گناہ اور بدی اور نجاست کو اور پاک کر دے اُن کو ہر گناہ سے پاک کرنا اوسوقت اُم سلمہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں بہی انہیں سے ہوں جناب رسول مقبول نے فرمایا کہ تو ان میں سے نہیں لیکن رستہ تیرا طرف خیر اور نیکی کے ہے یہ سنکر سامعین انصار ومہاجرین نے کہا کہ بیشک ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ حدیث ہمنے حضرت ام سلمہ رضے اللہ عنہا سے سُنی ہے پہر فرمایا جناب امیر علیہ السلام نے کہ میں تمہیں خدا کو یاد دلواتا ہوں اور اللہ جُل جلالہ کی قسم دیکر تمسے سوال کرتا ہوں کہ آیا جانتے ہو تم کہ جب آیہ یاایہا الذین امنوا اتقوا اللہ کونوا مع الصادقین نازل ہوا تو اوسوقت سلمان نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ عام ہے یا خاص فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مامورین عام ہیں لیکن صادقین جن کے ساتھ رہنے کا جناب احکم الحاکمین نے حکم دیا ہے وہ خاص میرا بہائی علی ہے اور دیگر اوصیا میرے جو کہ علی کے بعد ہوں گے قیامت تک سب حاضرین انصار ومہاجرین نے اس کی تصدیق کی اور کہا کہ بیشک درست اور صحیح ہے۔ پہر فرمایا کہ میں خدا کو تمہیں یاد دلوا کر تمسے پوچہتا ہوں کہ آیا تم جانتے ہو کہ میں نے جناب رسول اللہ کی خدمت میں غزوہ تبوک کی طرف جانے کے دن عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجکو عورتوں اور بچوں میں چہوڑتے ہیں پس فرمایا اُس جناب نے کہ مدینہ کا انتظام درست نہیں رہ سکتا

جب تک کہ میں اوس میں نہ ہوں یا جب تک تم اوس میں نہ ہو اور اے علی تو میرے
واسطے ایسا ہے جیسا کہ ہارون تھے موسیٰ کے لئے لیکن میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا سب نے
اس مضمون کی تصدیق کی اور کہا کہ درست ہے پھر جناب امیر المومنین علیہ السلام نے
فرمایا کہ میں تمہیں خدا کو یاد دلوا کر اور اوس کی قسم دیکر تم سے سوال کرتا ہوں کہ جب
اللہ عزوجل نے سورہ حج میں آیت یا ایہا الذین آمنوا ارکعوا واسجدوا واعبدوا
وافعلوا الخیر آخر تک نازل فرمائی اوسوقت سلمان فارسی نے اوٹھکر عرض کیا کہ
یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں جن پر آپ گواہ ہوں گے اور وہ تمام لوگوں پر گواہ ہوں
گے کہ خداوند تعالیٰ نے اون کو برگزیدہ کیا ہے۔ فرمایا جناب رسالت مآب صلے
اللہ علیہ وآلہ الاطیاب نے کہ خداوند تعالیٰ نے اس سے تیرہ آدمی مراد لئے ہیں سلمان
نے عرض کیا بیان فرمائیے کہ وہ تیرہ آدمی کون ہیں فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں اور میرا بھائی علی اور گیارہ آدمی میری اولاد میں سے۔ پھر
فرمایا جناب سید الوصیین امیر المومنین علیہ السلام نے کہ میں تمہیں خدا کو یاد دلوا کر سوال
کرتا ہوں کہ آیا تم جانتے ہو کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے اپنے خطبات کے
متعدد مواضع و مقامات میں بارہا فرمایا ہے اور نیز بالخصوص اوس اخیر کے خطبہ میں
جس کے بعد رسول خدا نے کوئی خطبہ نہیں پڑھا فرمایا ہے۔ کہ اے لوگو میں تم میں
دو بزرگ چیزوں کو چھوڑے جاتا ہوں کتاب اللہ اور میرے عترت اور اہل بیت پس
ان دونوں سے تمسک کرو گمراہ نہ ہوگے۔ پس لطیف خبیر خداوند قدیر نے مجھے خبر دی
ہے اور مجھ سے عہد کیا ہے کہ یہ دو یعنی قرآن اور میرے اہل بیت ہرگز جدا نہ ہوں گے
یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پہ پہونچیں۔ بس یہ سنکر سب سامعین و حاضرین

انصار و مہاجرین نے متفق الکلمہ ہو کر اقرار کیا کہ بیشک ہم گواہی دیتے ہیں کہ جناب سید الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ انتہیٰ۔

توثیق ابو المجامع صدر الدین حموینی کی

حضرات ناظرین پر مخفی نہ رہے کہ ابو المجامع صدر الدین حموینی اہل سنت کے محدثین ثقات و معتمدین عالی درجات میں سے ہیں جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ نے مجلد دوم حدیث غدیر کے صفحہ ۸۲ ۵ پر اُن کی توثیق مفصل تحریر فرمائی ہے جس میں سے ایک عبارت یہاں درج کی جاتی ہے جناب ممدوح رفع اللہ مقامہ فی فرادیس الجنان فرماتے ہیں۔ علامہ شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی در معجم مختص کہ نسخۂ آن مکتوب بخط میرزا محمد صاحب مفتاح النجابیش ایں خاکسار حاضر گفتہ ابراہیم بن المؤید بن عبداللہ بن عبداللہ بن علی بن محمد بن حمویہ الامام الکبیر المحدث شیخ المشایخ صدر الدین ابو المجامع الخراسانی الحموینی الصوفی ولا سنہ اربع واربعین و ستمائۃ وسمع بخراسان و بغداد والشام والحجاز وکان ذا اعتناء بہذا الشان وعلی یدہ اسلم الملک غازان نوفی بخراسان فی سنۃ اثنین وعشرین وسبعمائۃ انا ابو عمرو عثمان بن موفق الاذکانی نقرائی سنہ اربع وستین انا المؤید بن محمد الطوسی ح وانا احمد بن ہبۃ اللہ عن المؤید اخبرنا ہبۃ اللہ بن سہل انا سعید بن محمد البحیری انا زاہر بن احمد الفقیہ انا ابراہیم بن عبدالصمد ثنا ابو مصعب ثنا مالک عن سمی مولا ابی بکر بن عبدالرحمن عن ابی صالح السمان عن ابی ہریرۃ انّ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال العمرۃ الی العمرۃ کفارۃ لما بینہما والحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ متفق علیہ۔

اخرجہ ابن ماجہ عن مصعب الزہری فی اقفناہ بعلی۔ ازین عبارت ظاہر ست کہ صدر الدین ابراہیم بن محمد امام کبیر و محدث و شیخ المشائخ و صاحب اعتنا بفن حدیث بودہ و برکت او ملک غازان اسلام اوردہ و ذہبی اخذ روایت ازو نمودہ و بعلوان مفاخرت فرمادہ پس ظاہر شد کہ حموینی شیخ ذہبی ہم بودہ وکفاک بہ عظمتہ و جلالتہ وسناءً نبالتہ اس عبارت کے بعد حموینی کی توثیق میں جناب مرحوم نے اور بہت کچھ تحریر فرمایا ہے دیکھو عبقات الانوار۔

شیخ سلیمان قندوزی کی توثیق

اور شیخ سلیمان قندوزی کی توثیق میں جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ نے یہ عبارت نقل فرمائی ہے و مخفی نماند کہ فاضل قندوزی بلخی از اکابر محققین و اعاظم منقدین ست در آخر نسخہ مطبوعہ ینابیع المودہ محامد و مفاخرش چنین مسطور ست۔

مؤلف الکتاب ھو العالم العابد الورع البارع التقی الشیخ سلیمان بن خواجہ کلان الحسینی القندوزی البلخی ولد فی سنۃ ۱۲۲۰ الف و مائتین وعشرین و رقی مراقی العلوم والآداب فی بلخ و اکمل التحصیل بنجارا و نال الاجازات من اھلھا و سافر الی البلاد الافغانیۃ والھندیۃ و صاحب کبار مشایخ الطریقۃ و کمل فی مقامات السلوک و تفقہ فی الدین لینذر قومہ اذا رجع الیھم فرجع الی قندوز و اقام بھا زمانا ینشر العلم والادب و بنی بھا جامعا و خانقاھا و مدرسا۔ فبذ الدان ینصب ھناک الخلیفۃ محمد صلاح فی مسند الارشاد خلفا عن اخیہ محمد

ميرزا خواجه ابن مولانا خواجه كلان ولازم الملك رئيس العالم الافضل
دام علاه عوض اذ كان قد تمايز بين تلاميذه و نال شرف الاجازة من
جانبه العالي و اراد ان يسافر الى بلاد الروم و يروم التوطن في جوار
بيت الله الحي القيوم فهاجر من قندهار مستصحبا من المريدين نحو ثلاثمائة
انفار من اهل الطلب و السلوك و نزل ببغداد في سنة الف و مائتين و تسع
و ستين من طريق الايران و اكرمه الوالي ببغداد و اعز اصحابه لفضائل
و المعارف قد و مرّ و اخذ كل نصيبه من فيوض علومه و نهض من بغداد
متوجها الى دار الخلافة العلية و في اثناء الطريق وقع المكث في بعض البلاد
مثل موصل و ديار بكر و حلب و غيرها اياما حتى وصل الى قونيه و اقام
بها ثلث سنين و ستة اشهر و استنسخ هناك بنفسه الفتوحات المكية و
الفصوص من النسخ التي كانت بخط مؤلفها العزيز الشيخ الاكبر تغمده الله
برحمته الواسعة و المحفوظة بدار الكتب الكائنة في مقبرة الشيخ الكبير صدر الدين
القونوي قدس سره و خرج من قونيه في سنة الف و مائتين و سبعين و نزل
بدار الخلافة العلية و نال الالطاف و العواطف السنية من الحضرة العلية
السلطانية و بينما هو متهيئ للعزيمة الى جوار بيت الله الحرام اقتضت الاسباب
الغيبية تاخير العزيمة فتوجه من السلطنة السنية العظمى مشيخة تكية الشيخ
مراد البخاري الكائنة في خارج الباب الادرنه الى جنابه و اشتغل بالقيام
بامر ارشاد المسترشدين و نشر علم التفسير و الحديث للطالبين و في خلال
تلك الاحوال كان لا يتخلف من تاليف الكتب و الرسائل التي منها ينابيع

المودة الجامعة لمناقب اهل بيت نبينا صلى الله عليه وسلم حيث جمعه رحمه الله
تعالى من الكتب المعتبرة المشهورة والعمدة منها الصحاح الستة التى لا خلاف
فى صحتها بين اهل السنة والجماعة من المسلمين وما كان من غير الصحاح فهو
ايضاً مما لا يمكن القدح والغرض فيها حيث هى معاضدة بمحكمات الآيات
وصحاح الروايات غير مخالفة لضروريات من الدين وليس لانكارها
طريق لاحد من المسلمين ثم انه على ما علمنا ان الشيخ المشار اليه هو من السادات
الحسينية ومن اجلة المشايخ الكرام ومن جملة الفضلاء والمحدثين وفيما
كتب الينا ولده العزيز خليفة الشيخ السيد عبد القادر افندى ان والده
رحمة الله كان حنفى المذهب نقشبندى المشرب ولا نعتقد فى حقه الا
ما علمنا توفى المؤلف رحمة الله فى دار الخلافة فى سنة الف ومائتين وسبعين
ودفن فى مقبرة المخصوصة فى الخانقاه المرادية اسبل الله عليه شآبيب
رحمته وحشره مع من احبه بجمله واهل بيته الطاهرين سلام الله عليهم
اجمعين اس کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ نے ینابیع المودۃ
کے مقدمہ اور تمہید کی عبارت نقل فرمائی ہے جس سے کمال درجہ کا اعتبار اور اعتماد
اور وثوق کتاب موصوف کی روایات اور احادیث کا ثابت اور ظاہر ہوتا ہے جس
صاحب کا جی چاہے حدیث ولایت کے صفحہ ۵۰۰ پر عبارت مذکورہ کو ملاحظہ فرمائیں
یا اصل کتاب ینابیع المودۃ مطبوعہ مصر میں دیکھیں۔
عامر بن واثلہ کی توثیق اور ان کی تعریفیں مجلد حدیث طیر کے صفحہ ۴۰ پر ملاحظہ
فرمائیں۔ عامر بن واثلہ جنگ احد کے دن پیدا ہوئے تھے اور جناب رسالت مآب

عامر بن واثلہ صحابی تھے

صلے اللہ علیہ والہ الاطیاب کو انہوں نے دیکھا ہے حافظ ابو عمر نمری قرطبی نے کتاب الاستیعاب میں اونکا حال اور اُن کی مدح تحریر کی ہے اور لکھا ہے نہ آخر من مات من رای النبی صلے اللہ علیہ وسلم اور نیز ابو الحسن المعروف بابن الاثیر الجزری نے اسد الغابہ میں ان کی تعریف کی ہے من شاء الاطلاع علیہ فلیرجع الی ھذہ الکتب والاسفار والی الکتاب المستطاب المسمی بعبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار لمولانا آیۃ اللہ فی العالمین حجۃ الاسلام والمسلمین سید المتکلمین السید حامد حسین رفع اللہ درجاتہ فی اعلاعلیین بجاہ جدہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ الطیبین۔

الحدیث الشریف القدسی نمبر صفحہ ۲۳

قال المخوارزمی۔ و فی معجم الطبرانی الی عبد اللہ بن علیم الجھنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ اُوحِیَ الیَّ فی علیٍّ ثلاثۃ اشیاءِ لیلۃ اسری بی۔

انہ سیدُ المومنینَ۔ و امامُ المتقینَ۔ وقائدُ الغرِّ المحجّلینَ۔

ترجمہ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۳ صفحہ ۲۳

منقول ہے مناقب و معجم میں یہ خبر	لکھتے ہیں وہ کہ کہتے ہیں یوں سید البشر
معراج میں ہوا یہ خدا کا مجھے خطاب	فرمائے تین امر یہ در باب بوتراب
سردار مومنوں کا علی لاکلام ہے	تقویٰ ہے جن کا کام وہ اونکا امام ہے

جنت کی سمت کھینچنے والا ہے بالیقیں   اون کا جو اہل دین میں ہیں عزّ المجلیں

قال الجناب الشیخ الحرّ العاملی المرحوم بعد نقل هذا الحدیث الشریف اقول هذا النصّ صریح علی انّه افضل من جمیع الصحابة بل من جمیع المومنین بقوله تعالیٰ انه سید المومنین و یدل علی امامته لانّ السیّد والامام والقاید بمعنی واحد او متقاربة المعنی والتفضیل المشار الیه

توثیق سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی کی۔

مناقب سے مراد کتاب صدر الائمہ اخطب خوارزم کی ہے اور اون کی توثیق کا پتہ ونشان سابق میں ہم لکھ چکے ہیں۔ معجم سے مراد کتاب ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی الطبرانی کی ہے۔ اور فضائل ان کے ابو سعید عبدالکریم سمعانی نے اپنی کتاب مشہور مسمےٰ بانساب سمعانی میں اور قاضی شمس الدین احمد المعروف بابن خلکان نے وفیات الاعیان میں اور ذہبی نے عبر میں اور عبدالرحمن بن ابی بکر سیوطی نے طبقات الحفاظ میں اور محمد بن محمد الجزری نے طبقات القرآء میں بہت کچھ لکھی ہیں دیکھو عبقات الانوار مجلد حدیث طیر صفحہ ۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶ یا اصل کتب مذکورہ میں ملاحظہ کیجئے۔ جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ مجلد حدیث طیر کے صفحہ ۲۲۶ پر طبرانی کے فضائل میں سے نقل فرماتے ہیں۔ کہ شہاب الدین احمد در توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل گفتہ الباب الحادی والعشرون فی انّ اللہ تعالیٰ باهیٰ به الملائکة السموات العلی وانهم والانبیاء مشتاقون الی لقائه من اعتلائه غوارب المناقب و امتطائه مناکب المراتب و ارتقائه عن فاطمة الزهرا علیها السلام قالت قال رسول اللہ صلی اللہ

دالٌ علی الامامة لامتناع تقدیم المفضول علی الافضل عقلاً ونقلاً والنص المذکور اوضح دلالة۔

مقولہ زائر

دیکھو کہ یہ کلام جو ربِّ قوی کا ہے	اس سے عیاں وہ فضل علی ولی کا ہے
جس سے کہ کچھ ثبوت خلافت میں شک نہیں	جس سے کہ مرتضی کی امامت میں شک نہیں
افضل ہیں کل صحابہ سے کل مومنین سے	اکمل ہیں اہل دین سے کل متقین سے
معصوم بعد احمدِ مختار ہیں یہ ہی	معصوم کی جگہ کے سزاوار ہیں یہ ہی
شاہد ہیں عقل و نقل کہ امت میں لاکلام	افضل جو سب سے ہو وہی ہو سکتا ہے امام
سب سے زیادہ رتبے ہیں زوج بتول کے	واجب یہ ہے کہ ہوں یہ خلیفہ رسول کے

علیہ وآلہ وبارک وسلم انّ اللہ عزوجل باھی بکم وغفر لکم عامة و لعلیٍّ خاصةً وانی رسول اللہ غیر محابٍ عن قومی ولا محابٍ لقرابتی ھذا جبرائیل اخبرنی انّ السعید کل السعید من احبّ علیاً فی حیاتہ وبعد وفاتہ۔ وانّ الشقی کل الشقی من ابغض علیاً فی حیاتہ وبعد وفاتہ رواہ الطبرانی۔ وقال او ردہٗ امام زمانہ والمقدم علی سائر اقرانہ الحافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی فی معجمہ باسنادہ یعنی صالحانی نے طبرانی کو بلفظ امام یاد کیا ہے اور مقدم علی القرآن ٹھہرایا ہے جن صاحبوں کو مفصل فضائل اور محامد طبرانی کے دیکھنے منظور ہوں وہ عبقات الانوار کی مجلد حدیث طیر ونیز مجلد دوم حدیث غدیر کو ملاحظہ کریں ۱۲۔ مقرب علی زائر

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۴ صفحہ ۲۳۸

قال ابو المؤید الخوارزمی فی کتاب المناقب انبانی مہذب الائمہ ابو المظفر عبد الملک بن علی بن محمد الہمدانی اخبرانی ابو القاسم نصر بن محمد بن زیرک المقری اخبرانی والدی ابو عبد اللہ محمد حدثنی ابو علی عبد الرحمن بن محمد بن احمد النیسابوری حدثنی احمد بن محمد بن عبد اللہ الناسخی البغدادی من حفظہ بدینور حدثنی محمد بن جریر الطبری حدثنی محمد بن حمید الرازی حدثنی العلا بن الحسین الہمدانی حدثنی ابو مخنف لوط بن یحیی الازدی عن عبد اللہ بن عمر۔ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بای لغۃ خاطبک ربک لیلۃ المعراج فقال خاطبنی بلغۃ علی بن ابی طالب فالہمنی ان قلت خاطبتنی یا رب ام علی فقال یا احمد انا شئی لا کالاشیاء لا اقاس بالناس ولا اوصف بالاشیاء خلقتک من نوری وخلقت علیا من نورک فاطلعت علی سرائر قلبک فلم اجد الی قلبک احب من علی بن ابی طالب فخاطبتک بلسانہ کیما یطمئن قلبک۔ ونقلہ عبد المحمود فی کتابہ عن مہذب الائمہ من قول احمد اخطب خوارزم بہذا الاسناد بعینہ۔

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۴ صفحہ ۲۳۸

عبد الملک سے نقل ہو اخطب نے یوں کہا		ابن عمر بیان یہ کرتے ہیں برملا

پوچھا کسی نے آ کے کہ یا سید الانام — کس کی زباں میں حق نے کیا آپ سے کلام

فرمایا مصطفےٰ نے کہ تھا لہجۂ علی — تقریر مجھ سے حق نے زبان علی میں کی

کی عرض میں نے حق سے کہ اے ربِ دوسرا — مجھ سے خطاب کرتا ہے تو یا کہ مرتضیٰ

ارشاد کبریا ہوا مجھ سے کہ اے نبی — میں وہ ہوں جو مشابہ اشیا نہیں کبھی

شئے سے بھی وصف کر نہیں سکتا کوئی مرا — مخلوق پر قیاس ہے خالق کا نا روا

مخلوق تجکو میں نے کیا اپنے نور سے — پیدا کیا علی کو ہے تیرے ظہور سے

اور تیرے دل کے بھید کو پہچانتا ہوں میں — سب سے احب ہے تجکو علی جانتا ہوں میں

تقریر اس لئے ہے زبان علی میں کی — تا تیرے دل کی اس سے تسلی ہو یا نبی

قول الشیخ المحدث العالی عاملہ اللہ بلطفہ الخفی والجلی

اقولُ ہذا ابین دلالۃٍ واضحۃٍ علی انّ علیاً افضل الناس بعد رسول اللہ لتضمنہ انہ احب الناس الیہ ویمتنع عقلاً تقدیم المفضول علی الافضل فثبت امامتہ علیہ السلام۔

مقولہ الناشر عفا اللہ عنہ

ظاہر ہوا کہ شمس ضحیٰ اس حدیث سے — محبوب تر رسول خدا کو علی ہی تھے

محبوب تر تھے جبکہ بہ نزدِ نبی علیؑ — ثابت ہوا کہ افضل و اعلیٰ تھے بس یہی

مفضول کو جو فضل دے فاضل پہ ہے خطا — ظاہر ہوا وصیِ پیمبر ہیں مرتضیٰ

افضل پہ فضل غیر کو دینا روا نہیں — نائب نبی کا کوئی بجز مرتضیٰ نہیں

الحديث البیشر القدسی نمبر ۵ صفحه ۲۳۹

قال صدر الائمہ ابو المؤید الخوارزمی فی کتاب المناقب اخبرنی شہردار ابن شیرویہ بن شہردار الدیلمی اخبرنی ابو الفتح عبدوس الہمدانی حدثنی ابو طاہر الحسین بن علی بن سلمہ حدثنی ابو الفرج الصامت بن محمد بن احمد حدثنی الحسن بن علی بن عاصم القرشی حدثنی صہیب بن عباد حدثنی ابی عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن علی بن الحسین عن ابیہ عن علی بن ابی طالب علیہم السلام قال قال رسول اللہ اتانی جبرئیل وقد نشر جناحیہ فاذا فیہا مکتوب لا الہ الا اللہ محمد النبی ومکتوب علی الاخر لا الہ الا اللہ علی الوصی

جناب آیۃ اللہ فی العالمین سید المتکلمین وسند المحققین ورئیس المدققین مولانا مولوی السید حامد حسین رضی اللہ عنہ وارضاہ فی حدیث مذکورۃ المتن مجلد حدیث نور کے صفحہ ۵۱۰ میں وارد کی ہے اور نیز جناب ممدوح اعلی اللہ مقامہ فرماتے ہیں کہ سید شہاب الدین احمد در توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل در ذکر اسماء جناب امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام گفتہ ومنہا وصی اللہ وخلیفۃ اللہ۔ عن الامام جعفر الصادق عن ابیہ الامام عن جدہ الامام عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم قال اتانی جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام وقد نشر جناحیہ فاذا

ترجمة الحديث الشريف القدسي نمبر ۵

اخطب نے یوں مناقب حیدر کے باب میں	منقول ویلمی سے کیا ہے کتاب میں
ماثور یہ حدیث علی ولی سے ہے	اس کی سند رسول خدا کے وصی سے ہے
فرمایا اس طرح سے شہ مرسلین نے	بازو پہ جو میرے سامنے کھولا امین نے
کاندھے کے بعد لکھا تھا اک پر پہ یہ نبی	اور دوسرے پہ یہ تھا کہ علی اونکا ہے وصی

قال الشيخ الحر العاملي عامله الله بلطفه الخفي والجلي

اقول هذا اوضح دلالة وابين نصاً مما تقدم وفيه ترجيح كونه من كلام الله والا فمن كلام من هو ولئن تنزلنا فكونه مكتوباً على جناح جبرئيل ورواية الرسول له وتقريره كافٍ في كونه حجة ونصاً۔

على احد جناحيه مكتوب لا اله الا الله محمد رسول الله وعلى الآخر مكتوب لا اِلٰهَ الا الله عليٌّ وصي الله۔ رواه الصالحاني باسناده ايضاً۔

جناب شیخ حر عاملی اعلی اللہ مقامہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث نہایت واضح الدلالۃ ہے کیونکہ اگر یہ کلام الٰہی نہیں تو پھر اور کس کا کلام ہے جبرئیل امین کے بازو پر اس مضمون کی تحریر اور جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ الاطیاب

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۶ صفحہ ۲۴۰

وقال اخبرنی ابوالقاسم محمود بن عمر الزمخشری اخبرنی الاستاذ ابوالحسن علی بن مردک الرازی اخبرنی الحافظ ابوسعید اسمعیل بن الحسین السمان اخبرنی ابوبکر محمد بن احمد الحمدونی بقرائتی علیہ سنہ ۳۸۲ حدثنی ابومحمد عبدالرحمن بن حمدان بن عبدالرحمان المهربان الجلاب حدثنی ابوبکر محمد بن ابراھیم السوسی البصری نزیل حلب حدثنی ابوعثمان بن عبداللہ القرشی الشامی بالبصرۃ حدثنی . . . .
یوسف بن اسباط عن مجالد الضبی عن ابراھیم النخعی عن علقمہ عن ابی ذر قال لما کان یوم البیعۃ لعثمان وذکر الحدیث وفیہ خطبۃ لعلی بن ابی طالب یقول فیہا ھل تعلمون یا معشر المهاجرین و الانصار ان جبرئیل اتی النبی فقال لا سیف الا ذوالفقار ولا فتی الا علی قالوا اللھم نعم قال ھل تعلمون ان رسول اللہ قال لما اسری بی الی السماء السابعۃ الی رفارف من نور ثم رفعت

کی تقریر یعنی آں حضرت کا اس مضمون کو بیان فرمانا جناب امیرالمومنین سیدالوصیین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ کے وصی برحق ہونے کے واسطے حجت بالغہ اور نص صریح اور دلیل کافی و برہان وافی ہے۔

الی حبیب من نوس فوحمد الله النبی اشیاءً فلما سمع نادی منادی
من قبل الله تعالیٰ نعم الاب ابوك ابراهیم ونعم الاخ اخوك علی بن ابی
طالب فاستوص به هل تعلمون ذالك فقام عبد الرحمان بن
عوف من بینهم فقال نعم سمعته من رسول الله صلی الله علیه واٰله
وسلم الحدیث ۔

ترجمة الحدیث الشریف القدسی نمبر ۶

اخطب کا قول ہے کہ ہم کہتا زمخشری
اس کی سند ہے حضرت بوذر سے نقل کی

جس دن ہوا تھا بیعت عثمان کا معرکہ
خطبہ تھا ایک حیدر کرار نے پڑھا

اوس میں کیا مہاجر و انصار کو خطاب
کہتے تھے سب کے سامنے اسوقت بوتراب

جبرئیل میری شان میں لائے تھے لافتی
بولی یہ سب کہ آپ نے والله سچ کہا

فرمایا پھر علی نے کہ کیا جانتے ہو تم
جو کہہ رہا ہوں میں سے کیا مانتے ہو تم

معراج میں رسول خدا کو ندا ہوئی
اچھا ہے تیرا باپ براہیم یا نبی

اور شک نہیں کہ خوب ہی بھائی علی ترا
لازم ہے بعد تیرے وہ ہو وصی ترا

اوسوقت ابن عوف نے اٹھکر کہا کہ ہاں
بے شک سنا یہ میں نے نبی کرتے تھے بیان

قال الشیخ الحر العاملی عامله الله بلطفه الخفی والجلی القول

لا فتی الا علی صریحۃ فی تفضیله علی جمیع الناس فی الفتوۃ و

يلزم من ذلك تفضيله عليهم في غيرها لان الامة على قولين فمن فضل عليًا عليهم في الفتوة دون غيرها الخ ما احداث قول ثالث وخارق الاجماع اذ لا قايل بالفرق و الافضل هو الامام كما تقدم و قد سبق تقرير الاستدلال ببقية الحديث۔

ترجمہ قول شیخ علیہ الرحمہ

جناب شیخ حر عاملی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ لافتی الا علی صراحۃ اس امر پر دال ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام فتوۃ میں تمام لوگوں سے افضل ہیں اس سے یہ لازم آتا ہے کہ سوائے فتوہ کے اور صفات حمیدہ میں بھی سب سے افضل ہوں کیونکہ امت میں قول تو دو ہی ہیں ورنہ تیسرے قول کا پیدا کرنا اور خرق اجماع لازم آئیگا پس ظاہر ہے کہ علی سب سے افضل ہیں اور افضل ہی امام ہو سکتا ہے

ع۱ ابو القاسم محمود بن عمر جار اللہ الزمخشری صاحب الکشاف کی توثیق میں دو عبارتیں لکھتا ہوں اگر کوئی شخص زیادہ تر تفصیل اون کی توثیق میں چاہتا ہو تو عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار کے مجلدات میں دیکھے بالخصوص مجلد دوم من جملہ مجلدات حدیث غدیر۔ یہاں صرف اسی قدر پر اکتفا کی جاتی ہے۔ کہ مبارک بن محمد المعروف بابن الاثیر الجزری جامع الاصول میں لکھتے ہیں۔

علامہ جار اللہ زمخشری صاحب کشاف کی توثیق۔

الحدیث الثالث عشر القدسی نمبر صفحہ ۲۴۱

وقال ابو المؤید الخوارزمی فی کتاب المناقب انبانی مہذب الائمۃ ابو المظفر عبد الملک بن علی بن محمد الہمدانی انبانا محمد بن الحسین بن علی المقری اخبرنی محمد بن محمد بن احمد النافد حدثنی هلال بن محمد بن جعفر حدثنی ابو الحسین علی بن الحسین الحلوانی حدثنا محمد بن اسحاق المقری حدثنا علی بن حماد الخشاب حدثنا علی بن محمد المدینی حدثنا وکیع بن الجراح حدثنا سلیمان بن مہران حدثنا جابر عن مجاہد عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لما عرج بی الی السماء رأیت علی باب الجنۃ مکتوبًا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی حبیب اللہ الحسن الحسین صفوۃ اللہ فاطمۃ امۃ اللہ علی مبغضیہم لعنۃ اللہ ۔

ابو القاسم محمود بن عمر الزمخشری الخوارزمی الحنفی مذہبًا صاحب التصانیف العجیبۃ والتالیفات الغریبۃ مثل الفائق فی غریب الحدیث والکشاف فی تفسیر القرآن والامثال والمفصل فی النحو ولہ الید الباسطۃ واللسان الفصیح فی علوم الادب لغتہا ونحوہا وشعرہا ورسایلہا ۔ وعلم البیان الیہ انتہت ہذہ الفضائل وبہ ختمت واقام بمکۃ دہرًا حتی صار یعرف بجار اللہ انتہی ۔ اور محمود بن سلیمان الکفوی نے کتاب اعلام الاخیار من فقہاء مذہب النعمان المختار میں کہا ہے ۲ الشیخ

قول الجناب الشيخ المرحوم

اقول لاريب ان ما هو مكتوب على باب الجنة فهو من كلام الله تعالى او كتب باذنه فقوله على حبيب الله لاريب انه كتب على باب الجنة مع علم الله انه يدعى الامامة والخلافة بعد الرسول بغير فصل ويمتنع من البيعة وكونه مع ذلك حبيب الله واضح الدلالة على صحة تلك الدعوى وبطلان دعوى غيره لها وكذا القول في موافقة الحسنين عليهما ودعوىهما الخلافة ومحاربة معاوية وابنه عليهما وكونهما مع ذلك صفوة الله دال على امامتهما وبطلان غيرهما كما تقدم ويستفاد من اخر الحديث تحريم بغضهم وهو يقتضي وجوب تصديق دعواهم المذكورة.

الامام الفهامة جار الله العلامة ابو القاسم محمود بن عمر محمد الدين الزمخشري امام عصره بلا مدافعة كان نحويًا ذكيًا خبيرًا بالمعاني والبيان فقيهًا مناظرًا متكلمًا نظارًا اديبًا شاعرًا محدثًا مفسرًا واستاذ زمانه في الادب ومجتهد اوانه في المذهب له في العلوم آثار ما ليس لغيره من اهل عصره وكان من الفصاحة والبلاغة بالمحل الاعلى الذي تشهد به تصنيفاته سيما الكشاف في التفسير بما فيه من ايجاز العبارات وبيان اعجاز القرآن وحسن التاليف ولطف التراكيب

ترجمة الحديث الشريف القدسي نمبر ۲ صفحه ۲۴۱

منقبت

اخطب نے یوں فضائل حیدر کے باب میں — عبدالملک سے نقل کیا ہے کتاب میں

جابر ہیں نقل کرتے مجاہد سے بے خبر — وہ کہتے ہیں کہ کہتے تھے عباس کے پسر

بولے رسول جبکہ میں معراج کو گیا — دیکھا یہ باب خلد پہ میں نے لکھا ہوا

خالق ہے لاشریک محمد رسول ہے — حیدر حبیب حق امۃ اللہ بتول ہے

لاریب برگزیدہ خلاق مشرقین — سبط نبی ہیں ایک حسن دوسرے حسین

ان کے جو ہیں عدو وہ ہیں ملعون کردگار — اوپر خدائے پاک کی لعنت ہے بیشمار

مقولہ ناشر

کیوں بھائیو بتاؤ کہ یہ باب خلد پر — کس نے لکھا ہے تم کو بھی اسکی ہی کچھ خبر

کس نے لکھا ہے گر یہ خدا نے لکھا نہیں — لکھا ہے جب خدا نے تو کیا یہ بجا نہیں

جب مرتضے حبیب خدائے جہان کے ہیں — پھر کس طرح امام نہ اہل زمان کے ہیں

بعد از نبی نزاع جو واقع ہوئے بہم — دیکھو بغور تم کہ کتابوں میں ہیں رقم

بعد از نبی علی نے امامت کا ادعا — ظاہر ہے کہ مجمع اصحاب میں کیا

اون کے خلیفہ ہونے پہ نص صریح ہے — جب وہ حبیب حق ہیں تو دعوا صحیح ہے

در شاقة التعبير ولطافة التحرير بيان التفاسير في الدنيا بلا عدد
ليس فيها لعمري مثل كشافِ ان كنت تبغي الهدى فالزم قرائته فالجهل
كالداء والكشاف كالشافي ۔ انتهى دیکھو مجلد دویم حدیث غدیر صفحہ ۳۰۵ ۔

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۸ صفحہ ۲۴۲

وقال اخبرنی شہردار بن شیرویہ بن شہردار الدیلمی عن ابیہ عن ابی الحسن المیدانی عن ابی محمد الحلال عن محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب عن محمد بن الحسن بن نعیم بالطایف عن عبد اللہ بن المنہال بن بحر عن عبد اللہ بن حمید عن موسیٰ بن اسمٰعیل بن موسیٰ عن جدہ جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتانی جبرئیل من عند اللہ بورقۃ آس خضراء مکتوب فیہا ببیاض انی افترضت محبۃ علی بن ابی طالب علی خلقی فبلغہم ذلک عنی۔

ترجمہ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۸

اخطب نے شہردار سے اپنی کتاب میں — لکھا ہے یوں مناقب حیدر کے باب میں
جابر نے نقل سید کونین سے کیا — کہتے ہیں وہ کہ سید عالم نے یوں کہا
جبرئیل آئے حکم الٰہی سے میرے پاس — اور لائے ساتھ اپنے وہ اک سبز ورق میں
اس میں لکھا ہوا تھا یہ منجانب خدا — خلقت پہ میں نے فرض کی حبِ مرتضیٰ
یا مصطفیٰ بتا دو یہ مضمون انام کو — لوگوں کو یہ ہماری طرف سے پیام دو

توثیق شہردار بن شیرویہ ابو المنصور دیلمی کی۔

توثیق شہردار ابو المنصور از لسان المحدثین —

جناب آیۃ اللہ فی العالمین اعلی اللہ مقامہ فی اعلی علیین نے توثیق
ابو منصور شہردار بن شیرویہ بن شہردار دیلمی کی بڑے بسط اور تفصیل سے
مجلد حدیث تشبیہ میں تحریر فرمائی ہے۔ من جملہ ان عبارات کے تین کتابوں
کی عبارتوں پر یہاں اکتفا اور اقتصار کیا جاتا ہے۔ تقی الدین ابوبکر بن احمد
الاسدی طبقات شافعیہ میں کہتے ہیں شہردار بن شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ
ابو منصور بن ابی الشجاع الدیلمی۔ کان محدثاً عارفاً بالادب ظریفاً رتب اسانید
لکتاب والدہ المسمی بالفردوس فی ثلاث مجلدات ورتبہ ترتیباً
حسناً وسمی الفردوس الکبیر ولد سنۃ ثمان وثلاثین واربعمائۃ
وتوفی فی رجب سنۃ ثمان وخمسین وخمسمائۃ انتہی اور ابو مہدی
عیسی بن محمد الثعالبی نے مقالید الاسانید میں کہا ہے۔ تلبانۃ من خبرہ
قال الذہبی ہو الامام الحافظ ابو منصور شہردار بن شیرویہ
بن شہردار الدیلمی ینتہی نسبہ الی فیروز الدیلمی الصحابی قال
ابن السمعانی کان ابو منصور حافظاً عارفاً بالحدیث فہماً عارفاً
بالادب ظریفاً خفیفاً لازماً مسجدہ متبعاً اثر والدہ فی کتابۃ الحدیث
وسماعہ وطلبہ رحل الی اصبہان مع والدہ سنۃ خمس وخمسین
ثم رحل الی بغداد سنۃ سبع وثلاثین سمع اباہ وعلی ابن منصور الکرجی
وابا محمد الدونی وابابکر بن زنجویہ ولہ اجازۃ من ابی منصور
بن الحسین المقری کان یجمع اسانید کتاب الفردوس لوالدہ
ورتبہ ترتیباً عجیباً حسناً وقد فرغ منہ وہذبہ ونقحہ ساوی منہ

ابنه ابومسلم احمد و طایفه. توفی سنه ثمان وخمسین وخمسمائة رحمه
الله ـ اور شاه عبدالعزیز صاحب بستان المحدثین میں فرماتے ہیں ـ پسر
او شهردار بن شیرویه بن شهردار دیلمی کنیت او ابومنصور در معرفت حدیث
و فهم آن از پدر بهتر بود چنانچه سمعانی هم در حق او بفهم و معرفت گواهی داده
و علم و ادب را نیز خوب می دانست و مرد سبک روح و عابد بود و در مسجد خود
ملازمت داشت و غالباً بشغل استماع حدیث و نوشتن آن می گذرانید
و در طلب علم حدیث با والد خود شریک بود در سفر اصفهان سال پانصد و پنج
همراه او بود و ببغداد خود در رفته در سال سی و هفت بعد از موت پدر خود از اساتذه
بسیار تحصیل کرده چنانچه از مکی بن منصور الکرخی و ابومحمد الدونی و ابوبکر بن
زنجویه و از بعضے محدثان اجازت حاصل کرده و ترتیب کتاب فردوس بر این
وضع او داده و اسانید این کتاب را بجهت تمام جمع کرده و چون از تنقیح
و تهذیب فارغ شد پسر او ابومسلم احمد بن شهردار دیلمی و جماعت دیگر
از شاگردان او از وے روایت کردند و وفات شهردار در سال پانصد و
پنجاه و هشت است و نسب این خاندان بفیروز دیلمی میرسد که قاتل اسود عنسی
بود در حق او جناب رسالت مآب صلی الله علیه وآله وسلم فرموده فاز فیروز و او
صحابی ست ـ انتهی تنبیه جلیله چون از تنقیح الخیر جناب آیة الله فی العالمین
نے ایک حاشیه لکھا ہے جو قابل دید ہے ـ عقرب علی

۱ خطیب خوارزم نے ابی النجیب ابو المنصور شهردار بن شیرویه سے حدیث نور کو روایت

۱ روایت کردن خوارزم از شهردار حدیث نور را مجلد حدیث نور صفحه ۱۲۴ ـ

کیا ہے۔ قال اخبرنی شہردار ہذہ اجازۃ اخبرنا عبدوس بن عبد اللہ الہمدانی کتابۃ حدثنا ابوالحسن علی بن عبد اللہ حدثنا ابوعلی محمد بن احمد العطشی حدثنا ابوسعید العدوی والحسن بن علی حدثنا احمد بن المقدام العجلی حدثنا ابوالاشعث حدثنا الفضیل بن عیاض عن ثور بن یزید عن خالد بن معدان عن زاذان عن سلمان قال سمعت حبیبی المصطفی محمد صلی اللہ علیہ وسلم یقول کنت انا و علی نوراً بین یدی عزوجل مطیعاً یسبح اللہ ذالک النور و یقدسہ قبل ان یخلق آدم باربعۃ عشر الف عام فلما خلق اللہ تعالیٰ آدم رکب ذالک النور فی صلبہ فلم یزل فی شیٔ واحد حتی افترقنا فی صلب عبد المطلب فجزء انا وجزء علی شہردار بسند مذکورۃ المتن حضرت سلمان فارسی رضی اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ کہا اونہوں نے کہ فرمایا جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ الاطیاب نے۔ کہ میں اور علی چودہ ہزار برس پہلے خلقت آدم سے بطور نور کے سامنے پروردگار عالم کے حاضر تھے کہ وہ ہمارا نور اطاعت رب غفور اور اوس کے تسبیح و تقدیس میں مشغول تھا جب خداوند متعال نے آدم کو پیدا کیا تو ہمارا نور اون کی پشت میں رکھا ہمیں ہم دونوں نبی میں اور علی ایک جگہہ اور ایک صلب میں چلے آئے یہاں تک کہ عبد المطلب کے صلب میں آکر اوس نور کے دو ٹکڑے ہوئے ایک جز اوس نور کا میں ہوں اور ایک جز علی ہے۔ و قال اخبرنی شہردار ہذہ اجازۃ اخبرنا عبدوس

بن عبد اللہ بن عبد ون المھدی الی فی کتابہ حدثنا الشریف ابو طالب الجعفری حدثنا ابن مردویہ الحافظ حدثنا اسحاق بن محمد بن علی بن خالد حدثنا احمد بن زکریا حدثنا ابن طہمان حدثنا محمد بن خالد الہاشمی حدثنا الحسین بن اسماعیل بن حماد عن ابیہ عن زیاد بن المنذر عن محمد بن علی بن الحسین عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنت انا و علی نورا بین یدی اللہ تعالیٰ من قبل ان یخلق آدم باربعۃ عشر الف عام فلما خلق اللہ آدم سلک ذالک النور فی صلبہ فلم یزل اللہ ینقلہ من صلب الی صلب حتیٰ اقرہ فی صلب عبد المطلب فقسمہ نصفین قسما فی صلب عبد اللہ و قسما فی صلب ابی طالب فعلی منی و انا منہ لحمہ لحمی و دمہ دمی فمن احبہ فبحبی احبہ ومن ابغضہ فببغضی ابغضہ یعنی اخطب خوارزم نے شہروار سے بسند مذکورۃ المتن بہ طریق آل محمد روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں اور علی بطور نور چودہ ہزار برس آدم کی پیدائش سے پہلے سے سامنے جناب حق سبحانہ و تعالیٰ شانہ کے حاضر تھے جب خدائے تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا تو ہمارا نور اون کی پشت میں رکھا پھر ہمیشہ خداوند تعالیٰ اس کو ایک صلب سے دوسرے صلب میں منتقل کرتا رہا یہاں تک کہ ہمارا نور صلب عبد المطلب میں پہونچکر دو ٹکڑے ہوا آدھا عبد اللہ کی صلب میں گیا اور آدھا ابو طالب کے صلب میں گیا پس علی مجھسے ہے میں اوس سے ہوں گوشت اوس کا میرا

گوشت ہے خون اوس کا میرا خون ہے جو علی کو دوست رکھے پس وہ میری محبت کی وجہ سے ہے اور جو علی کو دشمن رکھے پس وہ میری دشمنی کی وجہ سے ہے۔ نیز اخطب خوارزم نے شہردار دیلمی کی سند سے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم سے روایت کی ہے کہ فرمایا اونہوں نے کہ فرمایا حضرت عمر بن الخطاب خلیفہ دوم رضی اللہ عنہ نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے پیدا کیا ہے ملائکہ کو علی بن ابی طالب کے چہرہ مبارک کے نور سے۔ دیکھو عبقات الانوار مجلد حدیث نور صفحہ ۱۲۴ سے ۱۲۶ تک۔

مقولہ ناظر

ان احادیث کو جو کتب معتدہ حضرات اہل سنت ہین اور پھر ایسے ایسے بزرگان دین وثقات ومعتمدین بلکہ خلفاء راشدین سے منقول ہین بنظر غور وتامل سوچو اور پڑھو یہ سب صفا ہین صداقت آئین جناب امیر المومنین علیہ السلام کی افضلیت اور اولویت پر بکمال متانت ووضوح دلالت کرتی ہین اور ان احادیث قدسیہ ونبویہ سے صاف صاف ثابت اور ظاہر ہوتا ہے کہ بعد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب امیر المومنین افضل تمام ہین پس جب وہ حضرت بعد آنحضرت کے سب سے افضل ہین تو بیشک وبے شبہ بعد جناب خاتم الرسل صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہی خلیفہ اول بلا فصل ہین عقل خداداد سے کام لیا جائیگا تو یہ عقدہ منکشف ہوجائے گا۔

الحدیث القدسی بشر نمبر ۹ صفحہ ۲۴۲

روی الشیخ ابو الفتح محمد بن علی بن عثمان الکراجکی وھو من علمائنا فی الجزء الثالث من کنز الفوائد۔ قال حدثنا الشیخ الفقیہ ابو الحسن محمد بن احمد بن علی بن شاذان القمی من کتابہ الذی سماہ بایضاح دقایق النواصب وھذا کتاب جمع فیہ مائۃ منقبۃ لامیر المومنین مما رواہ من طریق العامۃ۔

قال حدثنا محمد بن عبد اللہ بن عبید اللہ قال حدثنی محمد بن القاسم قال حدثنی عباد بن یعقوب قال حدثنی عمر بن المقدام عن ابیہ قال حدثنی سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والذی بعثنی بالحق بشیراً ونذیراً ما استقر العرش والکرسی ولا دار الفلک ولا قامت السموات والارض الا بان کتب فیہا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیؑ امیر المومنین وان اللہ تعالٰی لما عرج بی الی السماء واختصنی بلطیف ندایہ قال یا محمد قلت لبیک ربی وسعدیک قال انا المحمود وانت محمد شققت اسمک من اسمی

حضرات ناظرین یہ حدیث شریف قدسی جناب شیخ ابو الفتح محمد بن علی بن عثمان الکراجکی نے جو ہمارے علماء میں سے ہیں اپنی کتاب کنز الفوائد کے جزو ثالث

وفضلتك علی جمیع خلقی وبریتی فانصب علیاً علماً لعبادی یهدیهم
الی دینی یا محمد انی قد جعلت علیاً امیر المومنین فمن تامر علیه
لعنته ومن خالفه عذبته ومن اطاعه قربته یا محمد انی جعلت
علیاً امام المسلمین فمن تقدم علیه اخزیته ومن عصاه استجفته
ان علیاً سید الوصیین وقاید الغر المحجلین وحجتی علی
الخلق اجمعین۔

قول الجناب الشیخ المرحوم

اقول دلالة هذا الحدیث الشریف واضح علی المقصود من
ان تحتاج الی بیان ویمکن الاستدلال به علی اثنی عشر
موضعاً کما لا یخفی۔

ترجمہ قول جناب شیخ حر عاملی طاب ثراہ

جناب شیخ مرحوم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شریف مقصود یعنی اثبات امامت
جناب امیر المومنین علیہ السلام پر ایسے صراحت سے دال ہے کہ محتاج بیان

میں جناب شیخ ابو الحسن محمد بن علی بن شاذان القمی کی کتاب الیضاح دقائق النواصب
میں سی جمیں کہ سو فضیلتیں جناب امیر المومنین کے اہل سنت کے طریق سے منقول
ہیں نقل کی ہیں اراد تصدیق الحدیث الماثور المذکور فلیرجع الی اصل کتاب المذکور ۱۲

نہیں اس میں بارہ جگہ سے استدلال امیر المومنین علیہ السلام کی امامت پر ہو سکتا ہے

مقولۂ الناظر

یہ حقیر سراپا تقصیر زائر جناب بشیر و نذیر عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ جناب شیخ نے جو بارہ مقاموں کی طرف اشارہ کیا ہے وہ یہ ہیں۔ فانصب[۱] علیًا علمًا۔ یہتدی[۲] بہم الی دینی جعلت[۳] علیًا امیر المومنین۔ فمن تامر[۴] علیہ لعنتہ۔ ومن خالفہ[۵] عذابتہ۔ ومن اطاعہ[۶] قربتہ جعلت علیًا[۷] امام المسلمین فمن تقدم[۸] علیہ اخزیتہ۔ ومن عصاہ[۹] استخفتہ۔ ان علیًا سید الوصیین[۱۰] وقاید الغر المحجلین[۱۱]۔ وحجتی[۱۲] علی الخلق اجمعین مقرہ علیہ

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۹

ابن جبیر سے یہ روایت بیاں ہوئی
عباس کے پسر سے خبر یوں عیاں ہوئی

عباس کے پسر کا ہے اسطرح سے بیاں
کہا کہ قسم یہ کہتے تھے سردار انس و جان

کرسی و عرش اور سماء و زمین نے
پکڑا نہیں قرار مکان اور مکین نے

قایم ہوئی زمیں نہ اوس وقت تک فلک
لکھا نہ اوس پہ کلمۂ توحید جب تلک

توحید حق کے بعد محمد کا نام ہے
بعد از رسول پاک کے اسم امام ہے

یعنی لکھا ہے حق کا محمد رسول ہے
سردار مومنین کا زوج بتول ہے

فرماتے ہیں یہ صاحب معراج مصطفےٰ
معراج کے لئے جو گیا میں سوے سماء

اللہ نے کمال عطوفت سے دی ندا
لبیک کہہ کے میں جو بڑھا حکم یہ ہوا

مشتق کیا ہے نام ترا اپنے نام سے — اور تجکو ہیں نے فضل دیا کل نام سے
کر نصب تو علی کو علم بہر اہتدا — تا لوگ اقتدا کریں پائیں رہ خدا
حیدر امیر مومنوں کا بالیقین ہے — او سپر امیر جو کہ بنے وہ لعین ہے
او سپر امیر بن کے حکومت کریگا جو — لعنت خدائے پاک کی ایسے شقی پہ ہو
اون سے خلاف جو کہ کریگا کوئی بشر — بدلے میں مجھسے پائیگا تعذیب بیشتر
اوس کا مطیع جو ہے وہ مجھسے قریب ہے — اوس کی دعا کا خالق عالم مجیب ہے
میں نے کیا امیر اوسے مومنین کا — میں نے کیا امام اوسے مسلمین کا
آگے بڑھے جو حیدر کرار سے رذیل — ایسا نہیں کلام کروں گا میں ذلیل
سردار اوصیا کا ہے وہ سید جلیل — جو اوس سے سرکشی کریگا ہوگا بہت ذلیل
غر المحجلین کا قائد بھی ہے شہی — کل خلق پہ خدا کی وہ ہے حجت قوی

مقولہ الارشاد

کیوں بھائیو خیال کرو اس حدیث پر — فرماتا ہے جناب خداوند دادگر
اے مصطفیٰ تو اپنا خلیفہ علی کو کر — تا ہووے میرے دین کی جانب وہ راہبر
سو جو کہ کبریا کی طرف سے ہوا یہ حکم — ظاہر یہ ہے کہ لائے پیمبر بجا یہ حکم
مشہور ہے حدیث جو خُم غدیر کی — تکمیل اوس سے ہوگئی حکم قدیر کی
کل مومنین شیر خدا کے غلام ہیں — کل مسلمین کے لئے حیدر امام ہیں
آؤ علی کی راہ پہ جو مستقیم ہے — حقا علی ہے رہبر راہ قویم ہے

علی کی راہ بیشک مستقیم ہے۔ دیکھو قرآن شریف سیپارہ ۱۴ سورۃ الحجر۔ قولہ تعالیٰ ہٰذا صراط علیّ مستقیم۔

روى الخوارزمي في المناقب عن الحسن البصرى انه كان يقرء هذا صراط علي مستقيم ويقول معناه هذا صراط علي بن ابي طالب ودينه طريق ودين مستقيم فاتبعوه وتمسكوا به فانه واضح لا عوج فيه انتهى۔

یعنی صدر الائمہ ابو المؤید خوارزمی نے کتاب مناقب میں حسن بصری سے روایت کی ہے کہ وہ اس آیت کو یوں پڑھتا تھا کہ ہذا صراط علیٍ مستقیم اور کہتا تھا کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ راہ علی بن ابی طالب کی اور اونکا طریق و دین مستقیم ہے اوسکا اتباع کرو اور اوسی سے تمسک کرو کہ وہ واضح ہے اور اوس میں کجی نہیں انتہی اور ہمارے آئمہ طاہرین جو کہ احد الثقلین ہیں اور من جانب خدا و رسول ہم لوگ اون سے تمسک کرنے کے لئے مامور ہیں اونہوں نے بھی اس آیت کو اسی طرح پڑھا ہے اور یہی معنی بیان فرمائے ہیں۔ مقربیہ علی زائد۔

الحدیث القدسی نمبر ۱ صفحہ ۲۴۴

قال اخبرنا ابو المحاسن محمد بن طالب البلدى قال اخبرني ابو المفضل قال اخبرنا احمد بن محمد بن مخلد ابو الطيب الجعفي الدهان بالكوفة قرائة عليه قال حدثنا محمد بن سالم بن عبد الرحمن الازدى قال حدثنا غوث بن مبارك الخثعمي قال حدثنا حماد بن يعلى السعدى عن علي بن الحزور عن صالح بن ميثم عن زاذان عن سلمان الفارسي رضي الله عنه عن رسول الله

قال هبط جبرئيل عليه السلام يوم احد وقد انهزم المسلمون
ولم يبق غير علي وقد قتل الله على يده يومئذ من المشركين
من قتل فقال جبرئيل يا محمد ان الله يقرأ عليك السلام و
يقول لك اخبر عليًّا اني عنه راض واني اليت على نفسي ان لا
يُحبّه عبدٌ الّا احببته ومَن احببته لم اعذبه بناري و لا
يُبغضه عبدٌ الا ابغضته ومن ابغضته ماله في الجنة من نصيب
قال و هبط عليّ جبرئيل يوم الاحزاب لما قتل علي بن ابي طالب
عمروًا فارسهم فقال يا احمد ان الله يقرأ عليك السلام ويقول
لك اني افترضت الصلوٰة على عبادي فوضعتها عن العليل الذي
لا يستطيعها و افترضت الزكوٰة فوضعتها عن المقل و افترضت
الصيام فوضعته عن المسافر و افترضت الحج فوضعته عن
المعدم ومن لا يجد السبيل اليه و افترضت حب علي بن ابي
طالب ومودته على اهل السمٰوات و اهل الارض فلم اعذر
فيه احدًا فمر امتك بحبه فمن احبه فبحبي و حبك احبه ومن
ابغضه فببغضي و ببغضك ابغضه۔

ترجمہ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۰

سلمانِ فارسیؓ نے کیا اسطرح بیان — کہتے ہیں وہ کہ کہتے تھے سردار انس و جان
جبرئیل آئے لیکے یہ روزِ احد پیام — جب پا چکا تھا لشکرِ اسلام انہزام

بھاگ پڑی تھی لشکر اسلام میں کمال | باقی نہ تھا وہاں کوئی جز شیر ذوالجلال
میدان جنگ میں کوئی جز مرتضے نہ تھا | ثابت قدم جہاد میں کوئی رہا نہ تھا
کرتے تھے قتل مشرکوں کو شیر کبریا | اون کے پروں کو دیتے تھے جبریل پر بچھا
تنہا تھے کافی سینکڑوں کفار کیلئے | سینہ سپر تھے احمد مختار کے لئے
جبرئیل بولے آپکو کہتا ہے حق سلام | بعد از سلام دیتا ہے اس طرح سے پیام
کہدو علی سے کرتا ہے ارشاد یوں خدا | اے مرتضیٰ ہے تم سے رضامند کبریا
حق نے کہا ہے جسکو ولا مرتضیٰ کی ہی | رکھے گا اوس کو دوست یہ مرضی خدا کی ہی
جو دشمن علی ہے وہ دشمن خدا کا ہی | جنت سے بے نصیب عدو کبریا کا ہی
فرمایا پھر حبیب غفور الرحیم نے | یعنی کہا جناب رسول کریم نے
عمرو ابن عبد ود کو جو فی النار کر چکے | خندق کو فتح حیدر کرار کر چکے
اس وقت جبرئیل نے مجھپر کیا نزول | اور بولے آکے حکم خدا سے کہ ای رسول
تمکو سلام ایزد دانا نے ہے کہا | بعد از سلام حق نے یہ ارشاد ہی کیا
لوگوں پہ میں نے فرض کیا ہی نماز کو | واجب کیا ہے خلق پہ عجز و نیاز کو
لیکن جو ہو علیل تو تخفیف اوسکو دی | دشوار امر کی نہیں تکلیف اوسکو دی
جائز رکھا ہے ترک رکوع و سجود کا | اس کے لئے سقوط قیام و قعود کا
میں نے زکوۃ بندوں پہ بیشک ہی فرض کی | نادار کو کیا مگر اس فرض سے بری
روزے تمام خلق پہ واجب کئے مگر | سب کو معاف کر دیا درحالت سفر
کعبہ کا حج بھی فرض کیا ہے انام پہ | مفلس کو اس وجوب سے رکھا بری مگر
کی فرض میں نے خلق پہ حیدر کی دوستی | اس سے نہیں کیا ہی کسی شخص کو بری

کل ساکنان ارض وسموات پر مدام	حب علی کو فرض کیا ہیں نے لاکلام
کی فرض سب پہ حیدر کرار کی ولا	اس میں کسیکا عذر نہ مسموع ہوئیگا
امت کو اپنی حکم ولاے علی کا دو	ہر اک پہ فرض ہے کہ محب وہ علی کا ہو
جس شخص کو کہ حیدر صفدر سے ہے ولا	رکھونگا میں بھی اپنا اوسے دوست دائما
اور جو کہ بد نصیب عدو مرتضے کا ہے	کچھ اسمیں شک نہیں کہ وہ دشمن خدا کا ہے

قول جناب الشیخ الحر العاملی رفع اللہ مقامہ

اقول وهذا واضح الدلالة علی وجوب محبت علی وتحریم بغضه وان من احبه لم یدخل النار ای لم یخلد فیها ومن ابغضه لم یدخل الجنة وان الله یحب من احبه ویبغض من ابغضه وان حبه ومودته فرض علی اهل السموات والارض بل اوجب من جمیع الفرایض وهو دال علی الامامة بل علی ما هو اجل واعلی لما تقدم تقریره —

ترجمہ وماحصل قول جناب شیخ مرحوم

یعنی یہ حدیث شریف واضح طور پر دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ محبت و مودت جناب امیر المومنین علیہ السلام کی واجب ہے اور بغض انکا حرام ہے اور یہ کہ دوست آن حضرت کا کبھی مخلد فی النار نہ ہوگا اور دشمن اس جناب کا ہرگز داخل بہشت نہ ہوگا اور یہ کہ علی کے دوست کو خدا دوست رکھتا ہے

اور علی کے دشمن کو خدا دشمن رکھتا ہے اور یہ کہ دوستی اور مودۃ یعنی اعلیٰ درجہ کی محبت رکھنا علی بن ابی طالب سے اوجب اور افرض یعنی زیادہ تر فرض کی ہے اور یہ امر آن حضرت کے امامت و خلافت وصایت پر بکمال وضوح دلالت کرتا ہے کما لایخفیٰ۔

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۱ صفحہ ۲۴۵

روی صاحب الکشاف من الحدیث القدسی عن الرب العلی انه قال لادخلن الجنة من اطاع علیاً وان عصانی ولادخلن النار من عصاه وان اطاعنی۔

مقولہ زائر قبل از ترجمہ حدیث شریف قدسی نمبر ۱۱

حیدریہ کیسا فضل خدائے کریم ہے کرتا ہے نقل صاحب کشاف صاف صاف کی حق نے لام و نون سے تاکید بیشتر	دیکھو کہ یہ حدیث غفور الرحیم ہے ہے گرچہ پیروان علیؑ سے اسے خلاف فرماتا ہے یہ آپ خداوند داد گر

ماحصل حدیث شریف قدسی نمبر ۱۱

ہوگا جو شخص تابع فرمان مرتضیٰ	بیشک میں دونگا اسکو بہشت بریں میں جا

جار اللہ زمخشری صاحب کی توثیق پہلے ہم لکھ چکے ہیں اگر زیادہ تر تفصیل مطلوب ہو تو دیکھو مجلد اول کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار ۱۲

لائے بجا جو دل سے فرامین بوتراب — عاصی ہو گرچہ میرا نہ دونگا اُسے عذاب
فرمان مرتضیٰ سے کرے جو کہ سرکشی — گو ہو مطیع میرا نہ بخشوں گا میں کبھی

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۲ صفحہ ۲۴۶

قال الحافظ البرسی و من کتاب الفردوس لابن شیرویہ الدیلمی
مرفوعاً الی جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم مکتوب علی باب الجنۃ لا الہ الا اللہ محمد الرسول
اللہ علی اخوہ ولی اللہ اخذت ولایۃ علی الذر قبل خلق السموات
و الارض بالفی عام من سرہ ان یلقی اللہ و ھو عنہ راض فلیوال
علیاً و عترتہ فھم نجبائی و اولیائی و خلفائی و احبائی۔

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۲

فردوس دیلمی کے جو مشہور ہے کتاب — تحریر یہ حدیث ہے اس میں بآب و تاب
منقول ہے یہ جابر انصار سے خبر — کہتے ہیں وہ کہ کہتے تھے یوں سید البشر
جنت کے در پہ پہلے ہے کلمہ لکھا ہوا — یعنی نہیں الہ کوئی غیر کبریا
احمد جناب ایزدِ برحق کا ہے نبی — حیدر نبی کا بھائی ہے اللہ کا ولی
لکھا ہے بابِ خلد پہ یوں رب دادگر — اُسکی ولا کا عہد لیا ہے بوقتِ ذر
اہل جہاں سے اور مکان و مکیں سے قبل — اعوام دو ہزار سماء و زمیں سے قبل
جو کوئی چاہے یہ کہ رضامند ہو خدا — رکھے علی و عترت اطہار سے ولا

وہ میرے برگزیدہ ہیں اور اولیا وہی	وہ سب مرے خلیفہ ہیں میرے حبیب ہی

مقولہ الزائر

کیوں بھائیو بتاؤ کہ یہ باب خلد پہ	تحریر کس نے کر دیا بولو تو سوچ کر
کچھ اس میں شک نہیں کہ بجز حکم کردگار	ممکن نہیں کہ ہووے یہ تحریر آشکار
خود لکھ دیا خدا نے کہ شوہر بتول کا	اللہ کا ولی ہے برادر رسول کا
مضموں کیا جو مخبر صادق نے بیاں	ہے دال یہ امامت حیدر پہ بیگماں
دعوی کیا علی نے امامت کا بایقیں	دیکھو کتب کو اس کا تو منکر کوئی نہیں
نص امامت شہ مرداں یہ ہے صریح	جب وہ ولی حق ہیں تو دعوی وہ ہے صحیح
گر چاہتے ہو تم کہ رضامند ہو خدا	لازم ہے تم کو پیروی آل مصطفی
دیکھو کلام حق یہ خلیفہ خدا کے ہیں	محبوب رب یہ ہیں یہ ولی کبریا کے ہیں
واجب ہوئی بہ حکم خدا ان کی دوستی	اور فرض سب پہ انکا ہوا اتباع ہی

قول الجناب الشیخ المرحوم

قال الشیخ الحر العاملی عاملہ اللہ بلطفہ الخفی والجلی بعد نقل ھذا الحدیث الشریف القدسی۔ اقول ای نص ابین من ھذا وای تصریح اوضح منہ حیث تضمن ان علیاً اخو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وان علیاً ولی اللہ ولا یخلو اما ان یکون کتب ھذا علی باب الجنۃ وامر الرسول بتبلیغہ حیث انہ

لا ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی مع علمہ الله ان علیا سیمنعہم عن بیعۃ ابی بکر سنۃ اشھر و یدعی الامامۃ لنفسہ او مع علم علم الله بذلک فلا سبیل الی الثانی فتعین الاول فکونہ مع ذلک ولی الله دلیل علی صحۃ دعواہ و ثبوت امامتہ و خلافتہ و تضمن الحدیث ایضا ان الله اخذ ولایۃ علی الناس و ان ولایۃ علی و عترتہ واجبۃ و انہم نجباء الله و اولیائہ و خلفائہ و احباؤہ و ھو نص صریح علی امامۃ الاثنی عشر بالتقریب المذکور و غیرہ من تصریح ھذا اللفظ خصوصا قولہ و خلفائی فانہ اوضح من ان یحتاج الی بیان الدلالۃ ـ

ترجمہ قول جناب شیخ مرحوم

جناب شیخ حر عاملی عاملہ الله بلطفہ الخفی والجلی بعد نقل اس حدیث شریف قدسی کے تحریر فرماتے ہیں کہ اس سے زیادہ نص اور تصریح جلی اور دلیل واضح و برہان ظاہر و آشکار در باب اثبات امامت مولانا امیر المومنین علی بن ابی طالب صلوۃ الله و سلامہ علیہ اور کیا ہو سکتی ہے کہ اس حدیث قدسی سے ثابت و مبرہن ہو گیا کہ علی علیہ السلام رسول الله صلے الله علیہ و آلہ کے بھائی ہیں اور الله جلشانہ کے ولی یعنی دوست ہیں اور یہ امر دو حال سے خالی نہیں ہو سکتا کہ خدا وند تبارک و تعالی نے مضمون مذکور باب جنت پر تحریر فرمایا اور اس کی تبلیغ کا اپنے حبیب رسول مقبول صلے الله علیہ و آلہ کو حکم دیا کیونکہ

جناب رسول خدا بموجب آیہ وافی ہدایہ ما ینطق عن الہوے ان ہو الا وحی یوحی
سوائے حکم الہی کے کچھ ارشاد فرماتے تھے اب سوچنا چاہیئے کہ جناب باری
تعالی شانہ عالم الغیب والشہادہ کو اس کا علم تھا کہ علی چھ مہینے تک حضرت
ابوبکر خلیفہ اول کی بیعت نہ کرینگے بلکہ خود اپنے لئے امامت اور خلافت کا
دعوے کرتے رہیں گے یا اوس عالم الغیب کو اس امر کا علم نہ تھا پس شق
ثانی تو محال ہے ہرگز نہیں ہوسکتا کہ خداوند تبارک وتعالی جاہل ہو نعوذ باللہ
من ذالک کسی مسلمان کا یہ عقیدہ نہیں ہوسکتا کہ خدائے تعالی اس امر سے
جاہل تھا پس پہلی شق قایم رہی تو اب مقام غور ہے کہ باوجود اس کے پھر علی
ولی اللہ تھے تو صاف صاف یہ امر اون کی امامت اور خلافت کی دعوے
کی صحت کو ثابت اور ظاہر کر رہا ہے بلکہ علی علیہ السلام کی امامت اور خلافت
کے ثبوت پر یہ بہت بڑے اعلی درجے کی دلیل ہے اور نیز اس حدیث قدسی
سے یہ ثابت ہوا کہ جناب حق سبحانہ تعالی شانہ نے علی علیہ السلام کی ولایت کا
عالم ذرّ میں لوگوں سے عہد لیا تھا اور دوستی علی و اولاد علی کی لوگون پر واجب
کی ہے اور نیز یہ کہ علی و اولاد علی انبیاء اور خلفاء اور اولیا اور احباء خدائے
تعالی کے ہیں اور یہ امر نص صریح ہے امامت ائمہ اثنا عشر علیہم السلام
پر بالخصوص لفظ خلفاء کا تو بیان دلالت کا محتاج نہیں بلکہ اس لفظ سے بصراحت
امامت اور خلافت بارہ امام علیہم السلام کے ظاہر و عیاں ہے وہو المقصود۔

توثیق شیرویہ بن شہردار کی

شیرویہ بن شہردار بن فناخسرو دیلمی اہل سنت کے محدثین ومعتمدین علماء میں سے ہیں اُن کی اور اُن کی کتاب فردوس الاخبار کے فضائل اور مناقب جناب آیۃ اللہ فی العالمین اعلا اللہ مقامہ و درجاتہ فی اعلا علیین نے کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات امامت الائمۃ الاطہار کی چھٹی مجلد حدیث تشبیہ میں صفحہ ۲۴۵ سے صفحہ ۲۶۰ تک علماء اہل سنت کی معتبر کتابوں سے نقل فرمائے ہیں جس کا دل چاہے عبقات الانوار کی مجلد مذکور کو ملاحظہ کرے اس رسالہ میں اُن عبارات میں سے صرف دو عبارتوں پر اقتصار کیا جاتا ہے تا کہ ناظرین کی تسلی ہو جاوے پس واضح ہو کہ عبدالوہاب بن علی بن عبدالکافی السبکی طبقات شافعیہ کبریٰ میں لکھتے ہیں شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو الحافظ الشجاع الدیلمی مورخ ہمدان ومصنف کتاب الفردوس ولد سنۃ خمس واربعین واربعمائۃ وسمع ابا الفضل محمد بن عثمان القومسانی ویوسف المستملی و ابا الفرج علی بن محمد بن علی الجریری البجلی واحمد بن عیسیٰ بن عباد الدینوری و ابا منصور عبدالباقی بن علی العطار وابا القاسم بن البسری وابا عمر بن مندہ و غیرہم ببلاد کثیرۃ روی عنہ شہردار ومحمد بن الفضل الحافظ وابوموسی المدینی و اخرون کان یلقب الکیا مات تاسع شہر رجب سنۃ تسع وخمسمایۃ اور علی بن شہاب الدین الہمدانی روضۃ الفردوس میں لکھتے ہیں۔ اما بعد فیقول اضعف عباد اللہ واحقرہم الفقیر الی رحمۃ اللہ العلی الکبیر علی بن شہاب الدین الہمدانی عفا اللہ عنہ بکرمہ

ووقفت شکر نعمہ لما طالعت کتاب الفردوس من مصنفات الشیخ الامام العلامہ قدوۃ المحققین حجۃ المحدثین شجاع الملۃ والدین ناصر السنۃ ابی المحامد شیرویہ بن شہردار الدیلمی الہمدانی آفاض اللہ علی روحہ سجال الرحمۃ الربانی الخ پس اسی قدر اُن کی توثیق میں کافی ہے کہ اُن کو قدوۃ المحققین اور حجۃ المحدثین اہل سنت کے ایک زبردست عالم نے تحریر کیا ہے۔ انتہیٰ۔

جناب آیۃ اللہ فی العالمین وسید المتکلمین وسند المحدثین وخاتم المناظرین قبلہ وکعبہ مولانا مولوی السید حامد حسین رضی اللہ عنہ وارضاہ نے کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمہ الاطہار کی مجلد حدیث نور میں بہت سی احادیث مؤیدات حدیث مذکور المتن علماء ومحدثین اہل سنت کی کتب معتمدہ سے نقل فرمائی ہیں بے اختیار دل چاہتا ہے کہ اس مقام پر اُن کل احادیث کو مع ترجمہ اردو وارد کروں لیکن نہ اسقدر فرصت ہے نہ اس رسالہ مختصرہ میں اُن سب احادیث کی گنجائش ہے مگر تاہم ایک حدیث شریف کو جو بہت سی فوائد پر مبنی ہے اس مقام میں نقل کرتا ہوں پس واضح ہو کہ جناب آیت اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ مجلد حدیث نور کے صفحہ ۵۰۵ میں فرماتے ہیں کہ سید شہاب الدین احمد در کتاب توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل گفتہ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ے

الواب جنت پر بعد کلمۂ طیبہ کے علی ولی اللہ کا نام مرقوم ہونا۔

قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله و بارك وسلم لما اسری
بی الی السماء امر بعرض الجنة والنار علی فرأیتهما جمیعا رأیت
الجنة والوان نعیمها ورأیت النار وانواع عذابها فلما رجعت
قال لی جبرئیل علیه السلام قرأت یا رسول ما کان مکتوبا علی باب
الجنة وما کان مکتوبا علی ابواب النار فقلت لا یا جبرئیل فقال
ان للجنة ثمانیة ابواب علی کل باب منها اربع کلمات کل کلمة خیر
من الدنیا وما فیها لمن تعلمها واستعملها وان للنار سبعة ابواب
علی کل باب منها ثلاث کلمات کل کلمة خیر من الدنیا وما فیها
لمن تعلمها وعرفها فقلت یا جبرئیل ارجع معی لاقرأها فرجع معی
جبرئیل علیه السلام فبدأ بابواب الجنة فاذا علی الباب الاول
مکتوب لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله لکل شیء حیلة
وحیلة طلب العیش فی الدنیا اربع خصال۔ القناعة ونبذ الحقد
وترك الحسد ومجالسة اهل الخیر وعلی الباب الثانی مکتوب
لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله لکل شیء حیلة وحیلة
السرور فی الآخرة اربع خصال مسح رأس الیتامی والتعطف علی
الارامل والسعی فی حوائج المسلمین وتفقد الفقراء والمساکین
وعلی الباب الثالث مکتوب لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی
الله لکل شیء حیلة وحیلة الصحة فی الدنیا اربع خصال قلة الطعام
وقلة الکلام وقلة المنام وقلة المشی وعلی الباب الرابع مکتوب

لا إله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله من کان یومن بالله
والیوم الاٰخر فلیکرم جارہ من کان یومن باللہ والیوم الاٰخر
فلیکرم ضیفہ من کان یومن باللہ والیوم الاٰخر فلیبر والدیہ
من کان یومن باللہ والیوم الاٰخر فلیقل خیراً اولیسکت وعلی
الباب الخامس مکتوب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی
ولی اللہ من اراد ان لایذل فلایذل ومن اراد ان لا
یشتم فلایشتم ومن اراد ان لایظلم فلایظلم ومن اراد ان
یستمسک بالعروۃ الوثقیٰ فلیستمسک بقول لا إلہ الا اللہ محمد رسول
اللہ وعلی الباب السادس منہا مکتوب لا الہ الا اللہ محمد رسول
اللہ علی ولی اللہ من احب ان یکون قبرہ واسعاً فسیحاً فلیبن المساجد
من احب ان لایاکلہ الدیدان تحت الارض فلیکنس المساجد
من احب ان لایظلم لحدہ فلینور المساجد من احب ان یبقی
طریاً تحت الارض فلیشتر بسط المساجد وعلی الباب السابع
منہا مکتوب لا إلہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ بیاض القلب
فی اربع خصال فی عیادۃ المریض واتباع الجنائز وشراء اکفان
الموتی ودفع القرض وعلی الباب الثامن منہا مکتوب لا إلہ
الا اللہ محمد رسول اللہ من اراد الدخول من ھذہ الابواب
الثمانیہ فلیتمسک باربع خصال بالصدقۃ والسخاء وحسن الخلق
وکف الاذی عن عباد اللہ عزوجل ثم جئنا الی الناس فاذا علی

الباب الاول منها ثلاث کلمات لعن الله الکاذبین لعن الله الباخلین لعن الله الظالمین۔ وعلی الباب الثانی منها مکتوب من رجا الله سعد ومن خاف الله امن والهالك المغرور من رجا سوی الله و خاف غیره۔ وعلی الباب الثالث منها مکتوب من اراد ان لا یکون عریانا فی القیامة فلیکس الجلود العاریة ومن اراد ان لا یکون جایعا فی القیامة فلیطعم الجائع فی الدنیا ومن اراد ان لا یکون عطشانا فی یوم القیامة فلیسق العطشان فی الدنیا وعلی الباب الرابع منها مکتوب اذل الله من اهان الاسلام اذل الله من اهان اهل البیت بیت نبی الله صلی الله علیه وآله وبارك وسلم اذل الله من اعان الظالمین علی ظلم المخلوقین وعلی الباب الخامس لا تتبع الهوی فان الهوی یجانب الایمان ولا تکثر منطقك فیما لا یعنیك فتسقط من عین ربك ولا تکن عونا للظالمین فان الجنة لم تخلق للظالمین وعلی الباب السادس منها مکتوب انا حرام علی المجتهدین انا حرام علی المصدقین انا حرام علی الصائمین وعلی الباب السابع منها مکتوب حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا وبخوا انفسکم قبل ان توبخوا وادعوا الله عز وجل قبل ان تردوا علیه فلا تقدروا علی ذلك رواه الزرندی وقال نقل الشیخ العالم صدر الدین ابراهیم بن محمد بن المؤید رحمة الله تعالی فی کتاب فضل اهل البیت انتهی (ترجمہ اس حدیث شریف کا) سید شہاب الدین

جوکہ علماء مقبولین و محدثین معتمدین اہل سنت مین سے ہیں اپنی کتاب توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب میں معراج کو گیا تو جناب حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ نے حکم فرمایا کہ مجکو بہشت اور دوزخ دکھلائے جائیں پس میں نے بہشت اور اوس کی رنگارنگ نعمتوں کو دیکھا اور جہنم اور اوس کے انواع عذاب کو ملاحظہ کیا جب بہشت اور دوزخ کو دیکھکر ہم واپس آئے تو جبرئیل امین علیہ السلام نے مجھسے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہشت اور دوزخ کے دروازوں پر جو کچھہ کہ تحریر ہے وہ بھی آپ نے پڑہا یا نہیں میں نے کہا ای جبرئیل میں نے نہیں پڑہا۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ بہشت کے آٹھ دروازے ہیں اور ہر ایک دروازے پر چار کلمے ایسے لکھے ہیں کہ دنیا اور ما فیہا سے بہتر ہیں اگر کوئی سیکھے اور اونپر عمل کرے۔ اور دوزخ کے سات دروازے ہیں اور ہر دروازے پر تین کلمہ ایسے لکھے ہیں کہ دنیا و ما فیہا سے افضل ہیں اوس کے لئے جو جانے اور اونکو پہچانے۔ اوسوقت میں نے جبرئیل سے کہا کہ اے جبرئیل واپس چلو کہ میں اون کلمات کو دیکھوں اور پڑہوں پس جبرئیل میرے ساتھ ہوئے۔ پہلے ہم بہشت کے دروازے پر پہونچے تو پہلے دروازے پر لکھا تہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ لکل شئ حیلۃ وحیلۃ طلب العیش فی الدنیا اربع خصال القناعۃ و نبذ الحقد وترک الحسد ومجالسۃ اہل الخیر یعنے خداوند تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے محمد اللہ جل جلالہ کا رسول ہے علی حق سبحانہ وتعالیٰ

شانہ کا دوست ہی ہر شے کے لئے حیلہ ہے دنیا میں عمدہ طور پر بسر کرنے کا حیلہ
چار خصلتیں ہیں۔ قناعت۔ کینہ کسی سے نہ رکھنا۔ حسد کسی پر نہ کرنا۔ نیک لوگوں
کی صحبت اختیار کرنا۔ بہشت کے دوسرے دروازے پر تحریر تھا لا الہ الا
اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ لکل شیٔ حیلۃ وحیلۃ السرور فی
الاخرۃ اربع خصال مسح راس الیتامیٰ والتعطف علی الارامل
والسعی فی حوائج المسلمین وتفقد الفقراء والمساکین یعنی خدا ایک ہے
اُس کے سوا کوئی معبود نہیں محمد خداوند کریم کا رسول ہے علی جناب غفور الرحیم کا
دوست ہے ہر شے کے لئے حیلہ ہے اور آخرت میں خوشی اور سرور کا حیلہ چار
خصلتیں ہیں یتیموں کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرنا۔ رانڈوں پر مہربانی او
عنایت کرنا۔ مسلمانوں کی حاجتوں کے بر لانے میں کوشش کرنا۔ مسکینوں اور
فقیروں کی خبر گیری اور مدد کرنا۔ اور تیسرے دروازے پر مکتوب تھا لا الہ الا
اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ لکل شیٔ حیلۃ وحیلۃ الصحۃ
فی الدنیا اربع خصال قلۃ الطعام وقلۃ الکلام وقلۃ المنام
وقلۃ المشی یعنی خدا ایک ہے سوا اسکے اور کوئی معبود برحق نہیں محمد خدا کا رسول
ہے اور علی باری تعالیٰ شانہ کا ولی اور دوست ہے ہر شے کے لئے بہانہ ہے
دنیا میں تندرست رہنے کا یعنی حفظان صحت کا حیلہ چار خصلتیں ہیں کم کھانا
کم بولنا۔ کم سونا۔ کم تردد کرنا یعنی طلب دنیا میں مارے مارے نہ پھرنا۔ چوتھے
دروازے پر لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ من
کان یومن باللہ والیوم الاخر فلیکرم جارہٗ ومن کان یومن باللہ

والیوم الاٰخر فلیکرم ضیفہ ومن کان یومن باللہ والیوم الاٰخر
فلیبر والدیہ من کان یومن باللہ والیوم الاٰخر فلیقل خیراً
او لیسکت یعنی خداوند تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے اُس کے سوا کوئی معبود
نہیں محمد اللہ جل جلالہ کا رسول ہے علی اللہ عزوجل کا ولی ہے جو شخص جناب
باری عز اسمہ پر اور روز قیامت پر ایمان لایا ہے اوس کو لازم ہے کہ وہ اپنے
ہمسایہ کی عزت کرے اور جو شخص حق سبحانہ تعالیٰ پر اور معاد پر ایمان لایا ہے اسکو
ضرور ہے کہ وہ مہمان کی تواضع اور تعظیم اور اکرام کرے۔ جو شخص خدا اور روز جزا
پر ایمان لایا ہے اُسپر فرض ہے کہ وہ اپنی والدین کے ساتھ نیکی و احسان پیش
آئے جو شخص خداوند کریم اور روز خوف و بیم پر ایمان لایا ہے اسپر واجب ہے کہ وہ
کلمہ خیر کہے ورنہ چپ رہے اور بہشت کی پانچویں دریچہ پر تحریر تھا لا الٰہ الا
اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ بعد کلمہ طیبہ کے لکھا تھا جس کا ماحصل
یہ ہے کہ جو شخص چاہے کہ خود ذلیل نہ ہو وہ دوسرے کو ذلیل نہ کرے۔ اور جو چاہے
کہ اسکو کوئی گالی نہ دے تو اسکو چاہیئے کہ وہ بھی کسی کو گالی نہ دے جو شخص چاہے
کہ اوسپر کوئی ظلم نہ کرے تو اوسکو لازم ہے کہ وہ بھی کسی پر ظلم نہ کرے جو چاہے
کہ عروۃ الوثقیٰ سے تمسک کرے پس اس کو چاہیئے کہ تمسک کرے کلمہ طیبہ
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے اور چھٹے دروازے پر لکھا تھا
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ بعد اس کلمہ
طیبہ کے لکھا تھا کہ جو شخص چاہے کہ قبر اُس کی فراخ ہو چاہیئے کہ وہ مسجدوں
کو صاف اور ستھرا کرے جو چاہے کہ اسکو قبر میں کرم نہ کھائیں تو چاہیئے کہ وہ

مسجدوں میں جاروب کشی کرے جو چاہے کہ اس کے لحد میں اندھیرا نہ ہو تو اسکو
چاہیئے کہ مسجدوں میں چراغ روشن کرے۔ جو چاہے کہ اس کا بدن قبر میں سڑے
نہ گلے بلکہ اسی طرح تر وتازہ باقی رہے اُس کو چاہیئے کہ فرش مسجدوں کے لئے
خرید کرے اور مساجد میں فرش کرائے اور ساتویں در پر تحریر تھا کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ اس کلمہ طیبہ کے بعد لکھا تھا کہ بیاض
القلب یعنی روشنی وسفیدی دل کے چار خصلتوں سے حاصل ہوتی ہے بیماروں
کی عیادت اور مزاج پرسی کرنا۔ جنازوں کے ساتھ جانا مُردوں کیلئے کفن
خریدنا۔ لوگوں کے قرض اداکرنا۔ اور بہشت بریں کے آٹھویں دروازے پر مکتوب
تھا۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ پھر اس کلمۂ طیبہ
کے بعد تحریر تھا کہ جو شخص ان آٹھوں ابواب سے داخل جنت ہونا چاہے پس اسکو
لازم ہے کہ وہ چار خصلتیں اختیار کرے۔ صدقہ دینا۔ سخاوت کرنا۔ لوگوں سے
با خلاق حسنہ پیش آنا یعنی سب سے نیک برتاؤ کرنا اور بندگان خدا کو نہ ستانا
پھر ہم دوزخ کی طرف آئے جہنم کے پہلے دروازے پر تین کلمے تحریر تھے جھوٹوں پر
خدا کی لعنت۔ بخیلوں یعنی کنجوسوں پر خدا کی لعنت۔ ظالموں پر خدا کی لعنت دوزخ
کے دوسرے دروازے پر لکھا تھا جس نے خدا سے امید رکھی نیک ہوا جو خدا
سے ڈرا امن میں رہا۔ جس نے سوائے خدا کے اور کسی سے امید رکھی اور سوائے
خدا کے اور کسی سے ڈرا وہ مغرور اور ہالک ہے تیسرے دروازے پر مکتوب
تھا جو چاہے کہ قیامت کے دن برہنہ نہ ہو اس کو چاہیئے کہ برہنہ لوگوں کو کپڑے
پہنائے۔ جو چاہے بروز حشر بھوک کی تکلیف نہ اوٹھائے پس اوسکو چاہیئے کہ وارثوں کو دینا

میں بھوکھوں کو کھانا کھلاے جو چاہے کہ روزِ قیامت پیاس کی اذیت سے محفوظ رہے اُس کو چاہیئے کہ دارِ دُنیا میں پیاسوں کو سیراب کرے۔ اور چوتھے دروازہ پر لکھا تھا کہ ذلیل کرے اللہ اُس کو جو اہانت کرے اسلام کی۔ ذلیل کرے اللہ اوس کو جو شخص اہانت کرے اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کی۔ ذلیل کرے اللہ اوسکو جو خلقت پہ ظلم کرنے میں ظالموں کی مدد کرے۔ اور پانچویں در پر لکھا تھا کہ حریص کی پیروی اور اتباع نکر کیونکہ حریص ایمان سے مخالف ہے اور بیہودہ زیادہ گوئی نکر کہ تو خدا کی نظر سے گر جائے گا۔ اور مددگار ظالموں کا نبن بیس بتحقیق بہشت ظالموں کے لئے نہیں بنایا گیا اور دوزخ کے چھٹے دروازہ پر مکتوب تھا میں حرام ہوں خدا کی عبادت میں کوشش کرنیوالوں پہ میں حرام ہوں صدقہ دینے والوں پہ میں حرام ہوں روزہ رکھنے والوں پہ۔ اور ساتویں در پہ لکھا تھا کہ اپنے نفسوں کا خود حساب کرو قبل اس کے کہ تمہارا حساب کیا جاوے اپنے نفسوں کو خود نجات دو قبل اس کے کہ تم نجات دے جاؤ۔ خداوند غفور الرحیم سے دعا مانگو مغفرت طلب کرو قبل اس کے کہ تم اس مالک یوم الدین کے سامنے پیش کئے جاؤ کیونکہ اُس وقت تم کو معافی مانگنے کی قدرت باقی نرہے گی۔

اے حضرات ناظرین اس روایت کو محمد بن یوسف زرندی نے بھی کتاب درالسمطین میں لکھا ہے اور نیز صدر الدین ابراہیم بن محمد بن المؤید نے اپنی کتاب فضل اہل بیت میں نقل کیا ہے۔ اور یہ علماء ومحدثین اہل سنت وجماعت کے معتمدین وثقاۃ ومشائخ کبار وعالی درجات میں سے ہیں ان صاحبوں کے محامد ومدائح اور توثیقات جسکو دیکھنے منظور ہوں وہ کتاب مستطاب عبقات الانوار

فی اثبات امامۃ الائمہ الاطہار میں ملاحظہ کریں بڑی بسط اور تفصیل سے ہر ایک
کی ان علماء میں سے توثیق جناب آیت اللہ فی العالمین سید المحققین و
سند المدققین سلطان المحدثین وخاتم المتکلمین مولانا مولوی سید
حامد حسین نور اللہ مرقدہ الشریفہ "طاب مضجعہ المنیف" نے
تحریر فرمائی ہے۔

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۳ صفحہ ۴۴

روی ابونعیم الحافظ فی حلیۃ الاولیاء عن ابی برزۃ الاسلمی
عن انس بن مالک عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ قال ان
رب العالمین عہد الیّ فی علیٍ عہداً انہ رایۃ الہدیٰ ومنار الایمان
وامام اولیائی ونور جمیع من اطاعنی۔

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۳

حافظ ابونعیم نے حلیہ میں ہے لکھا
اللہ نے یہ عہد کیا ہے کہ مرتضےٰ
تابع ہیں جو کہ سب کے یہ اونکے لئے ہیں نور

کہتا ہے انس کہتے تھے سرورِ انبیا
ایمان کا منار ہے اور رایۃ الہدیٰ
میرے ولی جو ہیں یہ امام انکا ہے حضور

توثیق حافظ ابونعیم صاحب حلیۃ الاولیاء کی

جناب آیۃ اللہ فی العالمین وحجۃ الاسلام والمسلمین مولانا مولوی

السید حامد حسین اعلی اللہ مقامہ فی اعلیٰ علیین کتاب مستطاب عبقات
الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار کی چھٹی مجلد یعنی حدیث
تشبیہ کے صفحہ ۱۸۷ مین فرماتے ہین جس کا خلاصہ یہ ہے کہ فضائل زاہرہ و
محامد باہرہ و مناقب فاخرہ و ماثر منیفہ و مفاخر شریفہ و جلائل ساطعہ و عوالی لامعہ
حافظ ابونعیم کے بیان اور احصا و حساب سے افزون اور بالاتر ہین کچھ اُن
مین سے اُن اشخاص پر ظاہر و آشکار و ہویدا ہین جنہون نے کتاب فضائل
شافعی فخر الدین محمد بن عمر الرازی کے اور وفیات الاعیان ابن خلکان کے
اور منہاج ابن تیمیہ حنبلی کے اور زاد المعاد محمد بن ابی المعروف بابن القیم
حنبلی کے اور اسماء الرجال جامع مسانید ابی حنیفہ محمد بن محمود خوارزمی کے
اور عبر فی خبر من غبر محمد بن احمد ذہبی کے اور طبقات شافعیہ عبد الوہاب بن علی
السبکی کے اور وافی بالوفیات خلیل بن ایبک صفدی کی اور مراۃ الجنان
ابو محمد عبد اللہ بن اسعد الیافعی کے اور طبقات شافعیہ جمال الدین عبد الرحیم
الاسنوی کی اور اسماء الرجال مشکوٰۃ ولی الدین خطیب کے اور طبقات شافعیہ
ابوبکر اسدی کے اور طبقات الحفاظ جلال الدین سیوطی کے اور لواقح الانوار
عبد الوہاب شعرانی کے اور تاریخ خمیس حسین بن محمد الدیار بکری کی اور مقالید
الاسانید ابو مہدی عیسیٰ بن محمد الثعالبی کے اور بستان المحدثین شاہ عبد العزیز
صاحب دہلوی کی اور کتاب قول مستحسن مولوی حسن الزمان حیدرآبادی
کے ملاحظہ و مطالعہ سے کئے ہون اس تقریر کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین
طاب اللہ ثراہ و جعل فرادیس الجنۃ مثواہ نے کل اُن علماء

معتمدین مذکورین کی عبارات رائقہ کو اُن کے کتب مذکورہ سے جو حافظ ابونعیم کی
مدح پر مشتمل ہین نقل فرمایا ہے مختصر یہ ہے کہ اکثر علماء و محدثین نے حافظ ابونعیم
کو تاج المحدثین لکھا ہے اور نیز اون کی تعریف مین ابو المؤید محمد بن محمود الخوارزمی
نے اسما الرجال جامع مسانید ابو حنیفہ مین یہ مضمون لکھا ہے۔ قال الحافظ
ابو عبد الله النجار في تاريخه هو تاج المحدثين و احد الاعلام
و من جمع له العلو في الروايات و الحفظ و الفهم و الدراية و
كان تشد اليه الرحال و تهاجر الى بابه الرجال و كتب في الحديث
كتبا سارت في البلاد و انتفعت بها العباد الخ اور یافعی مرآة الجنان و
عبرة اليقظان مین حافظ ابونعیم کی مدح مین یون لکھتے ہین۔ كان من اعلام
المحدثين و اكابر الحفاظ المفيدين اخذ عن الافاضل و اخذ و
اخذوا عنه و انتفعوا به و كتاب الحلية من احسن الكتب الخ اور
ابو مہدی ثعلبی نے مقالید الاسانید مین حافظ صاحب موصوف کی بہت سی
تعریفین لکھی ہین منجملہ اُن کے یہ چند فقرات ہین۔ قال الخطيب لم ار احدا
اطلق عليه اسم الحفظ غير ابي نعيم و ابي حازم العبدوي قال على
بن المفضل الحافظ قد جمع شيخنا السلفي اخبار ابي نعيم فسمى نحوا
من مائتي نفس حدثوا عنه و قال لم يصنف مثل كتابه حلية
الاولياء و قال ابن مردويه كان ابو نعيم في وقته مرحولا اليه
لم يكن في افق من الافاق احد احفظ و لا اسند منه و قال
حمزة بن العباس العلوي كان اصحاب الحديث يقولون بقي الحافظ

ابن یعم عشر سنة بلا نظیر لا یوجد شرقاً ولا غرباً اعلا اسنادًا منہ ولا احفظ منہ وکانوا یقولون لما صنف کتاب الحلیہ حمل الکتاب فی حیاتہ الی نیسابور فاشتراہ بار بعمائۃ دینار۔
غرض فضائل حافظ ابونعیم کے کتب اہل سنت میں اس قدر کثرت سے ہیں کہ اس رسالہ میں نہیں سما سکتے۔

اس[1] حدیث شریف قدسی کو ابو سالم محمد بن طلحہ القرشی النصیبی نے بھی اپنی کتاب مطالب السئول فی مناقب آل الرسول میں بڑی زور و شور سے درج کیا ہے اور جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ نے اُن کی اس تحریر کو حدیث ولایت کی تصدیق میں وارد کیا ہے چنانچہ مجلد حدیث ولایت کے صفحہ ۲۴۷ میں فرماتی ہیں۔ وجہ چہل و نہم آنکہ ابو سالم محمد بن طلحہ القرشی النصیبی حدیث ولایت را تصحیح نمودہ استدلال و احتجاج بان فرمودہ چنانچہ در مطالب السئول فی مناقب آل الرسول گفتہ اعلم اظہرک اللہ بنورہ علی اساس التنزیل ومنحک بلطفہ تبصرۃً تہدیک الی سواء السبیل انہ لما کان من محتمل لفظۃ مولی الناصر کان معنی الحدیث من کنت ناصرہ فعلی ناصرہ فیکون النبی قد وصف علیاً بکونہ ناصراً لکل من کان النبی ناصرہ فانہ ذکر ذلک بصیغۃ العموم وانما اثبت

---

[1] حدیث مذکورۃ المتن کا مطالب السئول میں منقول و مذکور ہونا

النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم هذه الصفة الناصریة لعلی
لما اثبتها الله عز وجل لعلی فانه نقل الامام ابو اسحاق الثعلبی یرفعه
بسنده فی تفسیره الی اسماء بنت عمیس قالت لما نزل قوله تعالی و
ان تظاهرا علیه فان الله هو مولاه وصالح المومنین سمعت رسول
الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول صالح المومنین علی بن ابی
طالب فلما اخبر الله بما انزله علی رسوله انه ناصره هو الله
وجبرئیل وعلی ثبت صفة الناصریة لعلی فاثبته النبی اقتداءً
بالقران الکریم فی اثبات هذه الصفة له ثم وصفه بما هو من لوازم
ذلک بصریح قوله فیما رواه الحافظ ابو نعیم فی حلیة بسنده ان علیاً
دخل فقال مرحبا بسید المسلمین وامام المتقین فسیادة المسلمین
وامامة المتقین لما کانت من صفات نفسه وقد عبر الله تعالی
عن نفس علی بنفسه وصفه بما هو من صفاتها فافهم ذلک ثم لم یزل
یخصصه بعد ذلک بخصائص من صفاته نظراً الی ما ذکرناه حتی
روی الحافظ ایضاً فی حلیة بسنده عن انس بن مالک قال قال
رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لابی برزه وانا اسمع یا ابا برزة
ان الله عهد الی فی علی بن ابی طالب انه رایة الهدی ومنار الایمان
وامام اولیائی ونور جمیع من اطاعنی یا ابا برزة علی
بن ابی طالب امینی غداً فی القیامة وصاحب رایتی فی القیامة و
امینی علی مفاتیح خزاین رحمة ربی وهو الکلمة التی الزمتها

المتقین من احبہ احبنی ومن ابغضہ ابغضنی فبشرہ بذلک فاذا وضح لک ھذا المستند ظھرت حکمۃ تخصیصہ علیاً بکثیر من الصفات دون غیرہ وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون وقد روی الائمۃ الثقات البخاری والمسلم والترمذی فی صحاحھم باسانید ھم احادیث اتفقوا علیھا وزاد بعضھم علی بعض بالفاظ اخری والجمیع صحیح فمنھا عن سعد بن ابی وقاص قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلف علیاً فی غزوۃ تبوک علی اھلہ فقال یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تخلفنی علی النساء والصبیان فقال اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی غیر انہ لا نبی بعدی۔ قال ابن المسیب اخبرنی بھذہ عامر بن سعد عن ابیہ فاحببت ان اشافہ سعداً فلقیتہ فقلت لہ انت سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوضع اصبعیہ علی اذنیہ وقال نعم والا فاسکتا وقال جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی وروی مسلم والترمذی بسندیھما ان معاویۃ بن ابی سفیان امر سعد بن ابی وقاص وقال ما منعک ان تسب ابا تراب فقال اما ماذکرت ثلاثا قالھن لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلن اسبّہ لان تکون لی واحدۃ منھن احب الیّ من حمر النعم

سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول له وخلفه فی بعض
مغازیه فقال علی خلفتنی مع النساء والصبیان فقال له رسول الله
صلی الله علیه وسلم اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون
من موسی الا انه لا نبی بعدی وسمعته یقول یوم خیبر لاعطین
الرایة هذا رجلا یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله فتطاولنا
الیها فقال ادعو لی علیا فاتی به ارمد فبصق بعینیه و
دفع الیه الرایة ففتح الله علیه ولما نزلت هذه الآیة ندع ابناءنا
وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم دعا رسول الله صلی
الله علیه وسلم علیا وفاطمة وحسنا وحسینا فقال اللهم هولاء
اهلی ونقل الترمذی بسنده عن عمران بن حصین قال بعث
رسول الله صلی الله علیه وسلم جیشا واستعمل علیهم علی بن ابی طالب
فمضی فی السریة فاصاب جاریة فانکروا علیه وتعاقد اربعة من
اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالوا اذا لقینا رسول
الله صلی الله علیه وسلم اخبرناه بما صنع علی بن ابی طالب وکان
المسلمون اذا رجعوا من سفر بدءوا برسول الله صلی الله علیه
وآله وسلم فسلموا علیه ثم انصرفوا الی رحالهم فلما قدمت
السریة سلموا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقام رجل
من الاربعة فقال یا رسول الله الم تر الی علی بن ابی طالب صنع
کذا وکذا فاعرض عنه رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم

ثم قام الثانی فقال مثل مقالته فاعرض عنه فقام الثالث فقال مثل ما قالا فاعرض عنه فقام الرابع فقال مثل ما قالوا فاقبل الیهم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والغضب یعرف فی وجہہ فقال ما تریدون من علی ان علیا منی وانا من علی وھو ولی کل مومن بعدی۔ اقول۔ ماحصل اور ترجمہ اس تحریر بے نظیر کا یہ ہے کہ جان تو کہ خداوند تعالیٰ تجھپر اپنے نور کی برکت سے اسرار تنزیل کو ظاہر فرمائی اور اپنی مہربانی اور لطف سے تجھکو راہ راست کی طرف ہدایت کرے کہ ہر گاہ من جملہ معانی ومحامل لفظ مولیٰ کے ناصر بھی ہے تو معنی حدیث کے یہ ہوئے کہ جس کا مین ناصر ہون علی اس کا ناصر ہے پس جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے علی کا وصف بلفظ ناصر کیا کہ علی ناصر ہین ہر اس شخص کے جس کا مین ناصر ہون اور سوا اس کے نہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے علی کیواسطے ناصر ہونے کی صفت جب ثابت کی ہے کہ جب خدا نے علی کیواسطے پہلے یہ صفت ثابت کردی تھی پس تحقیق امام ابو اسحاق ثعلبی نے اپنی تفسیر مین اسماء بنت عمیس سے روایت کی ہے کہ اسما بنت عمیس نے کہا کہ جب نازل ہوئی آیت وان تظاہرا علیہ فان اللہ ھو مولاہ وجبرئیل وصالح المومنین تو سنا مین نے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ فرماتے تھے کہ صالح المومنین سے مراد علی بن ابی طالب ہے پس جب جناب باری تعالیٰ نے اپنے رسول مقبول کو اس امر کی اطلاع دی کہ اللہ اور جبرئیلؑ اور علی اون کے ناصر ہین تو صفت ناصریت کی علی کے لئے ثابت ہوئی تب رسول خداؐ نے ان کیلئے

یہ صفت باقتداء قرآن کریم ثابت فرمائی پھر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ نے موصوف کیا علی کو ان امور سے جو اوس کے لوازم مین سے تھے تصریحاً اپنے قول کے ساتھ جو حافظ ابونعیم نے حلیہ مین اپنی سند سے روایت کی ہے کہ علی علیہ السلام رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ کی خدمت مین حاضر ہوئے تو فرمایا مرحبا بسید المسلمین و امام المتقین پس سردار ہونا مسلمانون کا اور متقیون کا امام ہونا یہ دونو صفتین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ کی ہین اور خدائے تعالیٰ نے علی کو نفس رسول سے تعبیر کیا ہے پس وصف کیا علی کا انھین الفاظ سے جو صفات نفس رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ کی ہین ہمیشہ رسول خدا تخصیص دیتے رہے علی کو بعد اس کے اپنی صفات کے خصائص کے ساتھ اس بنا پر جو ہم بیان کر چکے ہین حتی کہ حافظ ابونعیم نے حلیۃ الاولیا مین بسند خود انس بن مالک سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے ابوبرزہ سے کہا اور مین سن رہا تھا کہ اے ابوبرزہ جناب باری تعالیٰ شانہ نے مجھسے علی بن ابی طالب کے بارہ مین عہد کیا ہے کہ وہ نشان ہے ہدایت کا اور منارہی ایمان کا اور امام ہے خدا کی کل دوستون کا اور نور ہے واسطے اُن کل لوگون کی جو خدا کی اطاعت کرتے ہین اور اے ابوبرزہ علی ابن ابی طالب میرا امین ہے کل کو قیامت مین اور روز محشر کو وہ میرا علم بردار ہے اور وہ میرا امین ہے خداوند رحمان کی رحمت کے خزانون کی کنجیون پر اور فرمایا ہے خدا نے کہ علی وہ کلمہ پاکیزہ ہے جس کو مین نے متقین کے لئے لازم کیا ہے جس نے

اس کو دوست رکھا اوس نے مجھے دوست رکھا جس نے اس سے دشمنی کی
پس بشارت دے اے محمد اس امر کی علی کو۔ بعد اس کی ابن طلحہ شافعی کہتا
ہے کہ جب تجھکو یہ معلوم ہوا تو ظاہر ہو گئی حکمت اس تخصیص کی علی کیلئے
بہت سی صفات عالیہ کے ساتھ جو اور کسی شخص کو یہ امر حاصل اور نصیب نہین ہوا
اور تحقیق روایت کیا ہے ائمہ ثقات و معتمدین محدثین مثل بخاری و مسلم و ترمذی
نے ان احادیث صحیحہ کو اپنے اپنے صحاح مین باسانید خود اور ان احادیث پر
اُن سب کا اتفاق ہے بکمی و زیادتی بعض الفاظ اور تمام یہ احادیث صحیح
ہین منجملہ اُن کے یہ ہے کہ سعد بن ابی وقاص نے روایت کی ہے کہ جناب
رسول خدا نے خلیفہ کیا علی کو غزوہ تبوک مین اپنے اہل و عیال پر علی نے عرض
کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجھکو عورتون اور بچون مین چھوڑتے ہین پس رسول خدا
نے فرمایا کہ یا علی آیا تم اس امر پر راضی نہین ہوتے کہ تم میرے واسطے ایسے
ہو جیسے کہ ہارون تھے موسے کے لئے سوا اس کے نہین کہ میرے بعد کوئی
نبی نہ ہو گا۔ ابن مسیب نے کہا ہے کہ عامر بن سعد نے میرے سامنے یہ حدیث
بیان کی مین نے چاہا کہ بالمشافہ سعد سے خود دریافت کرون اس لئے مین
سعد سے جاکر ملا اور کہا کہ تو نے اس حدیث کو رسول خدا سے سنا ہے اُس نے
کانون پر اپنی انگلیان رکھین اور کہا کہ بیشک مین نے رسول خدا سے یہ حدیث
سنی ہے ورنہ میرے دونون کان بہرے ہو جاوین۔ جابر بن عبداللہ انصاری
رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نے سنا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ علی سے
فرماتے تھے کہ تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے مگر یہ ہے کہ میرے

بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور امام مسلم و ترمذی نے اپنی سندون سے روایت
کی ہے کہ تحقیق معاویہ بن ابی سفیان نے سعد بن ابی وقاص کو کہا کہ کیا
چیز مانع ہے تجھکو اس امر سے کہ تو نے ابوتراب کو گالی اور دشنام دی سعد
بن ابی وقاص نے کہا کہ جب مین یاد کرتا ہون تین باتون کو جو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ نے اُن کی شان مین کہے ہین تو مین ہرگز انکو سب نکرونگا
اور دشنام نہ دونگا اگر اُن تین امور مین سے ایک امر بھی میرے لئے ہوتا
تو میرے لئے بہتر ہوتا شتران سرخ مو سے مین نے سنا جناب رسول اللہؐ
سے اُسوقت کہ جب حضرت نے ایک غزوہ مین علی کو ساتھ نہین لیا تھا بلکہ
مدینہ مین انکو چھوڑا تھا علی نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھکو عورتون اور بچون مین
چھوڑتے ہین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ آیا تو اس امر
پر راضی نہین ہے کہ تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہو موسٰے سے مگر یہ کہ میرے
بعد کوئی نبی نہوگا اور سنا مین نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے
کہ خیبر کے دن فرماتے تھے کہ البتہ کل مین ایسے شخص کو علم دونگا جو دوست
رکھتا ہے اللہ اور رسولؐ کو اور اللہ اور رسولؐ اوس کو دوست رکھتے ہیں
پس ہم سب نے اس امر کے حاصل کرنے کے لئے گردنین بلند کین جناب
رسول خدا نے فرمایا کہ علی کو بلاؤ پس علی آنحضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے
دران حالیکہ اُن کی آنکھین درد کرتی تھین جناب سرور کائنات نے
لعاب دہن مبارک علیؑ کی آنکھون پر لگایا اور علم اپنا علیؑ کو عنایت فرمایا
پس خداوند تعالی نے اونکو فتح عنایت فرمائی۔ اور جب یہ آیت نازل ہوئی

ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم تب جناب رسالت
مآب صلے اللہ علیہ وآلہ نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو بلایا پس فرمایا
کہ خداوندا یہ ہین میرے اہل۔ اور ترمذی نے اپنی مسند کے ساتھ عمران بن
حصین سے روایت کی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے
لشکر ایک سریہ کے لئے معین فرمایا اور اس لشکر کا سردار علی کو مقرر کرکے روانہ
کیا جب علی نے وہان فتح پائی تو ایک لونڈی اپنے لئے پسند کی ساتھیون
نے اس امر کو برا جانا چار شخصون نے عہد کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
سے علی کے اس امر کی بابت شکایت کرینگے اور یہ امر مقرر تھا کہ جب لشکر
کہین سے واپس آتا تھا تو پہلے سب لوگ لشکر والے جناب سرور کائنات کی
خدمت مین حاضر ہوتے تھے اور سلام کرتے تھے بعد اس کے اپنے اپنے گھرونکو
واپس جاتے تھے اس معمول کے موافق جب سب لوگ آن حضرت کی خدمت
مین حاضر ہوئے تو اُن چارون آدمیون نے جدا جدا مضمون معہود کہنا
شروع کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ علی نے ایسا کیا حضرت نے اُن کے
اقوال سے اعراض فرمایا جب چوتھے آدمی نے وہی الفاظ شکایت کے بیان
کئے تو جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ الاطیاب نے ایسی حالت مین
کہ آثار غصہ اور غضب کے چہرۂ مبارک سے نمایان تھے فرمایا کہ کیا چاہتے
ہو تم علی سے تحقیق علی مجھسے ہے اور مین علی سے ہون اور وہ ولی ہر مومن
کا ہے بعد میرے انتہی۔

اے حضرات ناظرین دیکھو مسلم اور ترمذی جو کہ اعلی درجہ کے محدث حضرات

اہل سنت وجماعت کے ہین اُن کی اِس روایت سے ظاہر ہوگیا کہ معاویہ بن ابی سفیان نفس رسول وزوج بتول ولی خدا علی مرتضیٰ صلواۃ اللہ علیہ کو معاذ اللہ صریحاً دشنام دیتا تھا اور لوگون کو اُس جناب پر گالیان دینے کیلئے آمادہ کرتا تھا اور آن حضرت علیہ السلام کو دشنام دینے کے لئے لوگون کو حکم کرتا تھا اور حضرات اہل سنت کی کتابون سے یہ امر ثابت و متحقق ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي اور نیز فرمایا ہے من ابغض علیا فقد ابغضنی یعنی جس نے علی کو گالی دی اوس نے مجھے گالی دی جس نے علی سے دشمنی رکھی اوس نے مجھسے دشمنی رکھی کتب متعدد مین بطریق متعددہ یہہ مضمون سرورِ عالم سے منقول و ماثور ہے یہانتک کہ کوئی شخص اس کا انکار نہین کرسکتا۔ دیکھو مودۃ القربیٰ کے مودہ ثالثہ مین محقق لاثانی سید علی ہمدانی جو کہ اہل سنت کے نزدیک بہت بڑے عارف ربانی ہین اور بڑے اعلا درجہ کے محدث ہین بیوی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہین جسکا ترجمہ یہ ہے کہ بیوی عایشہؓ نے کہا کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مجھسے خداوند تعالیٰ نے اس امر کا عہد کیا ہے کہ جس شخص نے خروج کیا علی پر یعنی جس شخص نے علی کا مقابلہ بسیف وسنان کیا وہ کافر جہنمی ہے لوگون نے اون سے یہ حدیث سُنکر سوال کیا کہ پھر آپ نے علی پر کیون خروج کیا تھا بیوی عایشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مین اس حدیث کو روز جمل بھول گئے تھے پھر بصرہ مین مجکو یاد آئی اور مین استغفار کرتی ہون۔ نیز مودۃ القربیٰ مین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے

کہا اونہون نے کہ مین خدا کو گواہ کر کے اور اوس کی قسم کہا کر کہتا ہون کہ مین نے سنا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آنحضرت فرماتے تھے کہ جسنے گالی دی علی کو اوس نے گالی دی مجکو اور جس نے گالی دی اوس نے گالی دی اللہ عزوجل کو پس اس مین کوئی شک نہین کہ جسنے اللہ اور رسول کو گالی دی خداوند قہار ضرور اس سے مواخذہ کرے انتہی۔ پس اے مسلمانون اے محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھنے والو انصاف سے سوچو اور اپنے ایمان سے کہو کہ جو شخص اللہ اور رسول کو گالیان دے اوس کو تم مسلمان سمجھوگے۔ دیکھو معاویہ اور اوس کے اتباع جو کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کو گالیان دیتے تھے وہ خدا اور رسول کو گالیان دینے والے ثابت ہوئے اور جو خدا اور رسول کو گالیان دینے والے ہوئے اون کو مسلمان نہین کہہ سکتے اور وہ مسلمان نہین رہ سکتے پس معاویہ اور اوس کے اتباع یقیناً وحتماً دایرۂ اسلام سے خارج ہین اور جو اونکو دائرہ اسلام سے خارج نہ سمجھین وہ مثل اونکے ہین

مختصر طور پر حدیث منزلت کا بیان

حضرات ناظرین چونکہ اس مقام مین حدیث منزلت کا ذکر کئی دفعہ آیا لہذا بطور اجمال ایجاز واختصار حدیث شریف موصوف کے بارہ مین کچھہ عرض کرتا ہون۔ واضح ہو کہ جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضے اللہ عنہ نے حدیث منزلت سے وصایت اور امامت جناب امیر المومنین اور اون کی اولاد طاہرین علیہ علیہم السلام کی اسطرح بدلائل ساطعہ وبراہین قاطعہ ثابت کردی ہے کہ مین بلا مبالغہ کہہ سکتا

ہون کہ اگر کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمہ الاطہار کی مجلدات کثیرہ ہین سے صرف مجلد حدیث منزلت کو صاحب عقل و انصاف بغور وتامل پڑہی تو اس کے لئے جناب امیرالمومنین اور اون کی اولاد طاہرین کی امامت کے ثبوت مین اور کسی کتاب کی حاجت نہین کوئی پہلو نہین چہوڑا کوئی دقیقہ باقی نہین رکہا دلائل عقلیہ اور نقلیہ ونحویہ وعلمیہ کا شمار نہین کچہہ حساب نہین ہر ایک مضمون کو بدلائل متعددہ ثابت کیا ہے بعض دلائل کے عنوان بطور فہرست عرض کرتا ہون۔

دلیل اول مین افتراض اطاعت جناب امیرالمومنین بوجہ ثبوت افتراض طاعت حضرت ہارون بہت سے دلائل سے ثابت کیا ہے۔ دلیل دوم مین جناب امیرالمومنین کی امامت ووصایت کا ثبوت بوجہ ثبوت امامت ووصایت حضرت ہارون ع توریت وکتب اہل سنت سے مبرہن اور مدلل کر دیا ہے کہ کسی کے لئے جائے دم زدن باقی نہین رہی یعنی یہ امر ثابت اور روشن کر دیا ہے کہ اصل مین امامت اور وصایت بعد موسیٰ علیہ السلام کے ہارون اور اون کی ولاد کے لئے مستقرہ اور دائمہ اور غیر منقطعہ تہے اسی طرح سے امامت والدہ عامہ مستقرہ غیر منقطعہ بعد سرور عالم کے علی اور اولاد علی کے لئے ہونی چاہئے دلیل سوم مین یہ امر ثابت کیا ہے کہ حدیث منزلت صرف حدیث نبوی ہی نہین بلکہ حدیث قدسی اور کلام الہی بھی ہے چنانچہ اہل سنت کی معتمد کتابون سے ثابت کیا ہے کہ جبرئیل امین بوقت ولادت حسین ع بحکم جناب رب العالمین نازل ہوئے اور یہ پیغام الہی پہنچا ان علیا منک بمنزلۃ ہارون من موسیٰ

فسمہ باسمہا شان غرض بحکم باری تعالیٰ نام جناب امام حسن علیہ السلام
اور جناب امام حسین ع کے حضرت ہارون کے دونون بیٹون شبر اور شبیر
کے نامون پر رکھے گئے جن کا ترجمہ عربی مین حسن ع اور حسین ع ہوا دلیل باہم
مین یہ ثابت کیا ہے کہ سوائے نبوت کے اور تمام منازل و مراتب ہارون
علیہ السلام کے جناب امیر المومنین ع کے لیئے ثابت ہین منجملہ منازل و مراتب
واوصاف ہارون علیہ السلام کے ایک عصمت بھی ہے پس ضرور ہے کہ جناب
امیر المومنین ع کے لئے عصمت ثابت ہو جب عصمت امیر المومنین ع کی ثابت
ہوئے تو واجب ہے کہ وہی بعد سرور کائنات کے امام ہون کیونکہ باوجود
معصوم امامت غیر معصوم امکانی ندارد۔ اسی طرح سے دلائل لکھتے چلے جاتے
ہین یہان تک کہ بیسوین دلیل مین ثابت کیا ہے کہ چونکہ ہارون امت موسیٰ مین
سب سے افضل تھے لہذا امیر المومنین علیہ السلام بھی سب سے افضل ہین کیونکہ
بمنزلۂ ہارون ہین جناب رسول خدا کے لیئے اور جب افضل ہین تو یہی امام ہین۔
انتیسوین دلیل مین حدیث منزلت سے یہ ثابت کیا ہے کہ خدا کے چار خلیفہ ہین
اول آدم پھر داؤد پھر ہارون چوتھے علی۔ اکتیسوین دلیل مین یہ ثابت کیا ہے
کہ حدیث منزلت کا ارشاد فرمانا صرف غزوۂ تبوک پہ منحصر نہین دیگر مواقع وازمنہ
مین بھی اس حدیث کو بارہا جناب سرور کائنات نے ارشاد فرمایا ہے بتیسوین
دلیل مین ارشاد فرماتے ہین کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے حدیث
منزلت کو بوقت مواخات حضرت امیر المومنین ع کو خطاب کر کے فرمایا ہے چنانچہ
احمد بن محمد وعبداللہ بن احمد بن محمد بن حنبل وابو محمد عبداللہ بن عبداللہ بن جعفر

بن حبان الاصبهانی المعروف بابی الشیخ وسلیمان بن احمد الطبرانی واحمد بن علی الخطیب وعلی بن محمد الجلابی المعروف بابن المغازلی وموفق بن احمد المعروف باخطب خوارزم وابو محمد حامد بن محمود بن محمد بن حسین بن یحییٰ الصالحانی ومحمد بن یوسف الزرندی ونور الدین علی بن محمد بن احمد المعروف بابن الصباغ وعبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی وابراہیم بن عبد اللہ الوصابی وعطاء اللہ بن فضل اللہ الشیرازی المعروف بجمال الدین المحدث وعلی بن حسام الدین المتقی وشہاب الدین ومحمود بن محمد بن علی الشیخانی القادری ومولوی محمد مبین لکھنوی وحسن علی المحدث نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اس عبارت کے بعد روایات ان علما کی کتب سے تحریر فرمائے ہیں جنکو دیکھکر محبان علی کے دل باغ باغ اور آنکھیں روشن جیوں چراغ ہو جاتی ہیں - دیکھو مجلد حدیث منزلت تاکہ مراتب ومنازل ومدارج امیر المومنین ع سے تمکو آگاہی حاصل ہو تینتیسوین دلیل مین لکھا ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث منزلت کو روز خیبر ہمراہ فضائل عظیمہ جناب امیر المومنین علیہ السلام ارشاد فرمایا ہے اور یہ بھی ارشاد کیا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام کے فضائل مین سے یہی کافی ہے چنانچہ اس کو عبد الملک بن محمد بن ابرہیم الخرگوشی وعلی بن محمد الجلابی المعروف بابن المغازلی وموفق بن احمد وعمر بن محمد بن خضر الاردبیلی المعروف بملا وسلیمان بن موسیٰ المعروف بابن سبع ومحمد بن یوسف الکنجی وابراہیم بن عبد اللہ الیمنی الشافعی وشہاب الدین احمد صاحب توضیح الدلائل ومحمد بن اسماعیل الامیر وغیرہ نے روایت کیا ہے - اس کے بعد جناب آیۃ اللہ

فی العلمین نے تمام اُن علما کی کتابون سے وہ روایتین جو اونھون نے لکھی
ہین نقل فرمائی ہین۔ اس رسالہ مین انکو کیونکر لکھہ سکتا ہون قابل دیکھنے کے ہین
اُن سے دل کو سرور اور آنکھون کو نور حاصل ہوتا ہے لیکن تبرکاً و تیمناً ایک روایت
مین بھی اس مقام پر نقل کر دیتا ہون ناظرین اور دیگر روایات کو اسی پر قیاس
کرلین۔ علامہ ابن مغازلی کتاب المناقب مین لکھتے ہین قولہ علیہ السلام
لما قدم بفتح خیبر اخبرنا ابو الحسن علی بن عبید اللہ بن القصاب
البیع رحمہ اللہ تعالی ثنا ابو بکر محمد بن احمد بن یعقوب المفید الجرجرائی ثنا
ابو الحسن علی بن سلیمان بن یحیی ثنا عبد الکریم بن علی ثنا جعفر بن محمد بن ربیعہ
البجلی ثنا الحسن بن الحسین العرنی ثنا کادح بن جعفر عن سلم بن بشار عن
جابر بن عبد اللہ قال لما قدم علی بن ابی طالب بفتح خیبر قال لہ
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا علی لولا ان تقول طائفۃ من امتی
فیک ما قالت النصاری فی عیسی بن مریم لقلت فیک مقالا لا تمر
علی ملاء من المسلمین الا اخذ التراب من تحت رجلیک وفضل
طهورک یستشفون بها ولکن حسبک ان تکون منی بمنزلۃ هارون
من موسی غیر انہ لا نبی بعدی وانت تبرئ ذمتی وتستر عورتی
وتقاتل علی سنتی وانت غدا فی الآخرۃ اقرب الخلق منی وانت
علی الحوض خلیفتی وان شیعتک علی منابر من نور مبیضۃ وجوههم
حولی اشفع لهم ویکونون فی الجنۃ جیرانی لان حربک حربی
وسلمک سلمی وسریرتک سریرتی وان ولدک ولدی وانت تقضی

دینی وتنجز وعدی وان الحق علی لسانك وفی قلبك ومعك وبین یدیك ونصب عینك الایمان مخالط لحمك ودمك کما خالط لحمی ودمی لایرد علی الحوض مبغض لك ولا یغیب عنه محب لك فخر علی ساجداً وقال الحمد لله الذی من علی بالاسلام وعلمنی القرآن وحببنی الی خیر البریة واعز الخلیقة واکرم اهل السموات والارض علی ربه وخاتم النبیین وسید المرسلین وصفوة الله فی جمیع العالمین احسانا من الله وتفضلا منه علی فقال النبی صلی الله علیه وآله وسلم لولا انت یا علی ما عرف المومنون بعدی لقد جعل الله عز وجل نسل کل نبی من صلبه وجعل نسلی من صلبك یا علی انت اعز الخلق واکرمهم علی واعزهم عندی ومحبك اکرم من یرد علی من امتی انتهی۔

ما حصل اس حدیث شریف کا یہ ہے کہ جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جب جناب امیر المومنین ؑ قلعہ خیبر کو فتح کرکے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت با سعادت مین حاضر ہوئے تو جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ یا علی اگر مجھے یہ خوف نہ ہو کہ ایک گروہ میری امت کا تجھے بھی مثل عیسیٰ کے خدا کہنے لگے گا تو مین تیری مدح اور شان مین ایسا کچھہ کہون کہ تو مسلمانون کی جس جماعت کے پاس سے گزری وہ تیرے پاؤن کے نیچے کی خاک کو اور تیرے وضو کے پانی کو تبرک کے طور پر لین اور ادن سے اپنے امراض کے لئے شفا طلب کرین لیکن اسقدر تجھکو کافی ہے کہ تو میرے واسطے ایسا ہے جیسا کہ ہارون تھے موسےؑ کے لئے مگر میرے بعد کوئی نبی نہ

ہوگا ای علی تو وہ ہے کہ میرے ذمہ کو بری کریگا اور مجھے تو دفن کریگا اور میری سنت کے بموجب تو جنگ و جدال کریگا اور تو تمام خلق مین سب سے زیادہ آخرت مین میرے قریب ہوگا اور تو حوض کوثر پر میرا خلیفہ ہوگا اور تیرے شیعہ نور کے منبرون پر میرے آس پاس بروز قیامت ایسی طرح سے بیٹھین گے کہ اون کے چہرے بُرّاق اور روشن ہون گے مین اون کی شفاعت کرونگا وہ سب بہشت مین میرے ہمسایہ مین ہون گے اسواسطے کہ تجھسے لڑنا مجھسے لڑنا ہے اور تجھسے صلح رکھنا مجھسے صلح رکھنا ہے تیری خصلت میری خصلت ہے تیرے بیٹے میرے بیٹے ہین تو میرے قرض کو اداکریگا تو میرے وعدونکو پوراکریگا حق تیرے زبان پر اور تیرے دل مین اور تیرے ساتھ اور تیرے سامنے اور تیری آنکھون کے آگے ہے اور ایمان تیرے گوشت اور خون سے ملا ہوا ہے جس طرح میرے گوشت اور خون سے ملا ہوا ہے۔ تیرا دشمن حوض کوثر پر نہ پہونچ سکیگا اور تیرا دوست اوس سے غائب اور محروم نہ ہوگا یہ سنکر جناب امیرالمومنین عم نے سجدۂ شکر کا کیا اور فرمایا کہ شکر ہے اوس پروردگار عالم جل جلالہ کا جس نے مجکو نعمتِ اسلام عطا کی اور مجھے قرآن سکھایا اور جناب خیرالبریہ و اعز الخلیقہ واکرم اہل السموات والارض اور خاتم النبیین اور سید المرسلین اور برگزیدۂ خدا از جمیع عالمین کے نزدیک مجکو محبوب کیا یہ اُس مالک الملک کا احسان ہے اور مہربانی ہے مجھپر پس فرمایا جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ اے علی اگر تو نہ ہوتا تو میرے بعد مومن کوئی نہ پہچا نا جاتا خداوند تعا نے ہر نبی کی نسل اُس کی پشت سے کی ہے مگر میری نسل یا علی تیری

پشت سے کی ہے یا علی تو میرے نزدیک تمام خلقت سے زیادہ تر عزیز اور
اکرم اور اعز ہے اور تیرے دوست تمام میرے امت مین سے میرے نزدیک
اکرم ہین پینتیسوین دلیل مین بیان کیا ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے بھی درباب جناب امیر المومنین علیہ السلام جناب الٰہی سے
وہی سوالات کئے ہین جو موسیٰ علیہ السلام نے درباب ہارون علیہ السلام
کئے تھے پس جسطرح سے جناب باری تعالیٰ شانہ نے موسیٰ علیہ السلام کے
مسئولات کو قبول فرماکر ہارون علیہ السلام کو مرتبہ عظیمہ عنایت فرمایا اوسی
طرح جناب سید المرسلین و خاتم النبیین والاخرین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
آلہ الطیبین الطاہرین کے مسئولات کو جناب ایزد متعال جل جلالہ نے قبول
فرماکر جناب امیر المومنین سید الوصیین علی بن ابی طالب صلوٰۃ اللہ علیہ کو
مراتب عظیمہ و مناقب فخیمہ عنایت فرمائے ہین سوا سے نبوت کے جو مراتب اور
درجات ہارون علیہ السلام کے لئے تھے وہ سب مراتب اور درجات امیر المومنین
علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے ثابت اور متحقق ہین —
اڑتالیسوین دلیل مین یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
فرماتے ہین کہ علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے تین فضیلتین اور بزرگیان
ایسی ہین کہ اگر میرے لئے ایک بھی اون مین سے ہوتی تو میرے نزدیک
وہ محبوب تر ہوتی ہر اوس چیز سے کہ جسپر آفتاب چمکا ہے یعنی تمام دنیا
و مافیہا سے وہ فضیلت میرے نزدیک بہتر اور محبوب و مرغوب تر ہوتی
اون تین فضیلتون مین سے اونہون نے ایک حدیث منزلت بیان

فرمائی ہے پس حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد سے صاف صاف ظاہر وعیان ہوگیا کہ حدیث منزلت سے اعلا درجہ کی فضیلت جناب امیرالمومنین علی بن ابی طالب صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ کی ثابت ہوتی ہے ورنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اوس کی کیون آرزو کرتے۔ چالیسوین دلیل مین یہ ثابت کیا ہے کہ جناب امیرالمومنین نے روز شورے کے اہل شورے کے سامنے حدیث منزلت کو اپنی خلافت بلافصل اور افضلیت کے ثبوت مین پیش کیا ہے اگر اس حدیث سے افضلیت اور خلافت بلافصل جناب امیرالمومنین علی علیہ السلام کی ثابت نہ ہوتی تو جناب امیر جو باب مدینہ علم نبوی ہین اس حدیث کو کیون پیش کرتے۔

مقولہ شاعر

ای حضرات ناظرین کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار کی مجلدات مین سے مجلد حدیث منزلت کو ضرور ملاحظہ کرو اور مطالعہ فرماؤ اوس کتاب مستطاب کے ملاحظہ سے اس حدیث شریف کی وقعت اور رفعت اور منزلت اسقدر ثابت ہوگی کہ خیر تحریر و تقریر سے باہر ہے میری زبان اور قلم کو طاقت نہین کہ بیان کرون یا لکھ سکون صرف اسقدر لکھ سکتا ہو کہ ہرسہ مجلدات حدیث غدیر اور ایک یہ مجلد حدیث منزلت جناب امیرالمومنین علیہ السلام کی خلافت بلافصل کے ثبوت کے واسطے کافی ہین اور کسی کتاب کی ضرورت نہین اگر صاحب فہم انصاف سے انکو دیکھے تو حقیقت مذہب

حق کے اوسپر ظاہر و آشکار کالشمس فی رابعۃ النہار ہو جاوے اور کوئی
شبہہ اور شک باقی نرہیگا مگر ان لوگون کی حالت پر نہایت افسوس ہے
جو بے سوچے سمجھے اندہا دہند اپنے باپ دادا کی تقلید کو فوز عظیم گمان
کر رہے ہین اور اون کے دلون مین کبھی تحقیق حق کا خیال ہی نہین گزرتا
اس جماعت مین اکثر لوگ ان پڑھ اور جاہل ہین وہ تو بیچارے جاہل ہین محسوب
اور شامل ہین باقی رہے وہ لوگ جو پڑھے لکھے ہین اونکو محض اپنے حلوے
مانڈے سے کام ہے اگر تحقیق حق کرنے لگین تو ماہیا سے دست بردار
ہونا پڑے اور اکثرھم لا یعقلون ولکن اکثر الناس لا یشکرون و
ان کثیرا من الناس عن اٰیٰتنا لغافلون ۔ ولکن اکثر الناس لا یومنون
واکثرھم لا یعلمون کی بہت بڑی جماعت مین سے نکلکر فیہ قلیلہ و
قلیل من عبادی الشکور وما امن معہ الا قلیل مین داخل
ہوکر دنیا کے مصائب اور تکلیفین جو ہمیشہ مردان راہ خدا کو علی حسب المراتب
والدرجات جھیلنے پڑتے ہین برداشت کرنے پڑین اور حلوے مانڈے اور
آئے دن کی دعوتون اور ضیافتون سے محروم ہو جاوین اس لئے وہ لوگ
اہل حق کی کتابون کے ملاحظہ کرنے سے سخت پرہیز کرتے ہین افسوس صد
افسوس ہزار افسوس حیف صد حیف ہزار حیف اون لوگون پر جو باوجود لیاقت
اور فہم کے پہر ان کتابون کو مطالعہ نہین کرتے جو لوگ بےچارہ جاہل
ہین وہ تو مجبور ہین کیا کرین سمجھ نہین سکتے سمجھنے والون پر زیادہ تر افسوس
ہے کہ وہ کیون نہین دیکھتے اور کیون نہین سمجھتے اور کیون ادھر ادھر

غیر موصل الی المطلوب راہ پر چل رہے ہیں سیدھی راہ پر کیوں نہیں آتے ۔

شعر

ان کنت لا تدری فتلک مصیبۃ	وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم

خداوند کریم ہادی مطلق رحم کرے ہدایت فرماوے بمنہ واحسانہ وکرمہ وامتنانہ اور اے ناظرین اگر ہمارا عقیدہ پوچھتے ہو تو ہم غلامان علی کے حسب حال تو یہ دو شعر ہیں جو اس حقیر نے عرض کئے ہیں ۔ ملحوظہ

اگر ولاے علی موجب جحیم بود	مرا جحیم بہ از جنت النعیم بود
مگر چہ خوف سقر آن غلام را باشد	کہ بہر نار و جنان سیدش قسیم بود

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۴ صفحہ ۲۴۷ از جواہر السنیہ

قال احمد بن حنبل فی مسندہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انا اول من یدعا بہ یوم القیامہ الی ان قال ثم ینادی مناد من العرش نعم الاب ابوک ابراہیم ونعم الاخ اخوک علی ولما کان لیلۃ بدر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یستقی لنا ماء فاحجم الناس فقام علی فاحتضن قربۃ ثم اتی الی بئر بعیدۃ القعر فانحدر فیہا فاوحی اللہ الی جبرئیل ومیکائیل واسرافیل ان تہیؤا لنصر محمد واخیہ وحزبہ

ترجمہ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۴

مسند مین دیکھو احمد حنبل نے ہی لکھا | کہتا ہو وہ کہ کہتے ہین سلطان انبیا
محشر مین سب سے پہلے پکارا مین جاؤنگا | من جانب جناب خدا ہوگی یون ندا
اچھا پدر تمہارا خلیل خدا ہوا | بہتر برادر آپکا ہے مرتضے ہوا
مذکور پھر کیا ہے شب بدر کا یہ حال | لکھتا ہون اس مقام پہ مین خلص مقال
پیاسے ہوئے نبی تو کہا یون پکار کے | ہے کوئی تم مین جو ہمین سیراب کیجے
بولا نہ بدریون مین کوئی غیر مرتضے | کاندھے پہ مشک ساقی کوثر لی اٹھا
آئے کنوئین پہ جو کہ نہایت عمیق تھا | بے خوف آہین کود پڑے شاہ لافتی
اوس وقت مین یہ وحی ز سرکار ایزدی | میکال و جبرئیل و سرافیل کو ہوئی
امداد مین گروہ پیمبر کے کد کرو | جا کر محمدؐ اور علیؑ کی مدد کرو

توثیق و مدح امام احمد حنبل صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی

یہ صاحب حضرات آئمہ اربعہ اہل سنت مین سے ایک امام ہین انکے ثقہ اور معتمد ہونے مین کسی کو مجال کلام نہین ہوسکتی کیونکہ انکی مقبولیت پر ہر چہار فرقہ اہل سنت وجماعت کا اجماع ہے اگرچہ صرف یہی امر امام صاحب موصوف کی توثیق کے لئے کافی ہے تاہم جن صاحبون کو ان حضرات کے فضائل اور محامد کے دیکھنے کا شوق ہو انکو لازم ہے کہ مجلدات عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار مین سے مجلد حدیث تشبیہ وحدیث نور کو ملاحظہ فرمائین حضرات ناظرین اس سے زیادہ اور کیا تعریف ہوسکتی ہے جو حضرت امام موصوف کے بارہ مین شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے رجال مشکوۃ

مین تحریر فرمایا ہے۔ قال المیمونی قال قال لی ابن المدینی بالبصرۃ بعد المحنۃ یا میمونی ما قام احد فی الاسلام ما قام احمد فتعجبتُ من ھذا ابوبکر قد قام فی الردہ قلت بای شئ قال ان ابابکر وجد انصاراً وان احمد لم یجد ناصراً پس مقام غور وتامل ہے کہ جب امام حنبل صاحب کا رتبہ حضرت ابوبکر خلیفۂ اولؓ سے بھی بڑھا دیا گیا تو اب اون کی روایت کیونکر معتبر اور قابل قبول ولایق احتجاج نہ ہوگی حضرات ناظرین اس سے بڑھکر یہ ہے کہ نووی تہذیب الاسماء مین رقم فرماتے ہیں کہ ابراہیم بن الحرث نے بیان کیا کہ لوگون نے بشر حافی سے کہا کہ اگر تو بھی قایم ہوتا اور وہی کہتا جو کہ احمد نے کہا تو خوب ہوتا بشر حافی نے کہا کہ مین اس امر پر قادر نہیں ہون احمد قایم مقام انبیاء علیہم السلام کا ہوا ہے۔ پس اے ناظرین با انصاف سوچکر دیکھو کہ اس کلمہ سے زیادہ السنان کی اور تعریف کیا ہوسکتی ہے جب امام احمد حنبل صاحب قایم مقام پیغمبرون کے ہیں تو اون سے بڑھکر اور کون ہوسکتا۔ بس ان حضرت کی روایات کا قبول کرنا حضرات اہل سنت پر فرض اور ضروری ہوگا۔ جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ نے مجلد حدیث نورین یہ بھی ثابت کیا ہے کہ علماء اہل سنت کے نزدیک یہ امر ثابت ومتحقق ہے کہ جس حدیث کو امام احمد حنبل صاحب نے روایت کیا ہے صرف اون کا روایت کرنا اُس حدیث کے ثبوت اور تحقق کی دلیل ہے۔

حدیث شریف تشبیہ

حضرات ناظرین ان امام احمد حنبل صاحب نے بھی (جو کہ حضرات اہل سنت کے

نزدیک قایم مقام انبیاء کے ہیں اور جنکا روایت کرنا کسی حدیث کو اُس حدیث کے ثبوت اور تحقق کی دلیل ہے) حدیث تشبیہ کو بطریق صحیح روایت کیا ہے جس سے جناب امیر المومنین و امام المتقین و سید الوصیین علی بن ابی طالب صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ کی افضلیت و اشرفیت و اکرمیت اور اولویت بہ کمال وضوح ثابت اور متحقق ہے۔ شاہ عبد العزیز صاحب نے اپنے تحفہ مین اس حدیث شریف کا بالکل انکار کر دیا تھا۔ اور فرما دیا تھا کہ اول این حدیث از احادیث اہل سنت نیست اس فقرہ کے جواب مین جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ نے مفصل ذیل علماء مقبولین و محدثین و معتمدین اہل سنت کی کتابون سے حدیث شریف موصوف کو ثابت کیا ہے چنانچہ مجلد حدیث تشبیہ کے صفحہ ۱۱ پر فرماتے ہیں این ست اسامی جمعے از ناقلین این حدیث شریف۔

سنین وفات	راویان این حدیث
	ابوبکر عبد الرزاق بن ہمام بن نافع الحمیری
۲۱۱ھ	مولاہم الصنعانی شیخ البخاری وغیرہ۔
۲۴۱ھ	و احمد[2] بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد الشیبانی احد ایمتہم الاربعۃ۔
۲۷۷ھ	و ابو[3] حاتم محمد بن ادریس بن المنذر الحنظلی الرازی المجاری للبخاری و مسلم
۳۸۵ھ	و ابو[4] حفص عمر بن احمد بن عثمان الشاہینی المعروف بابن شاہین المحدث المفسر۔
۳۸۷ھ	و ابو عبد اللہ عبید اللہ بن محمد بن احمد البطی العکبری المعروف بابن بطہ

سنین وفات	راویان حدیث تشبیہ
	۶ وابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد بن
۴۰۵ھ	حمدویہ الضبی الطہانی المعروف بالحاکم۔
۴۱۰ھ	۷ وابوبکر احمد بن موسی بن مردویہ الاصبہانی طراز المحدثین وبالاذ المفسرین
۴۳۰ھ	۸ وابونعیم احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ الاصبہانی۔
۴۵۸ھ	۹ وابوبکر احمد بن الحسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ البیہقی الخسروجردی
۴۸۳ھ	۱۰ وابوالحسن علی بن محمد بن الطیّب الجلاّبی المعروف بابن المغازلی
۵۰۹ھ	۱۱ وابوالشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو الدیلمی الہمدانی
	۱۲ وابومحمد احمد بن محمد بن علی العاصمی صاحب زین الفتی فی شرح سورۃ ہل اتیٰ۔
	۱۳ وابوالفتح محمد بن علی بن ابراہیم النطنزی صاحب الخصائص العلویہ
۵۵۸ھ	۱۴ وابومنصور شہردار بن شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی المحدث المشہور
۵۶۸ھ	۱۵ وابوالموید موفق بن احمد بن ابی سعید اسحاق المکی المعروف باخطب خوارزم
۵۹۰ھ	۱۶ وابوالخیر رضی الدین احمد بن اسماعیل بن یوسف الطالقانی القزوینی الحاکم
	۱۷ والشیخ عمر بن خضر المعروف بالملا الاردبیلی صاحب وسیلۃ المتعبدین
مایہ سابعہ	۱۸ ونورالدین ابوحامد محمود بن محمد بن حسین بن یحییٰ الصالحانی تلمیذ ابی موسی المدینی۔
۶۵۲ھ	۱۹ وکمال الدین ابوسالم محمد بن طلحہ القرشی النصیبی مطالب السئول فی مناقب آل الرسول۔
۶۵۸ھ	۲۰ وابوعبداللہ محمد بن یوسف بن محمد الکنجی الشافعی صاحب کفایۃ الطالب

سنین وفات راویان تشیعہ | و ۲۱ محب الدین احمد بن عبد اللہ بن محمد الطبری

سنہ ۶۹۴ھ | الشافعی صاحب ریاض النضرہ۔

سنہ ۷۸۶ھ | و ۲۲ سید علی بن شہاب الدین الہمدانی مصنف مودة القربیٰ۔

و ۲۳ نور الدین جعفر بن سالار المعروف بامیرلا خلیفۃ السید علی الہمدانی۔

و ۲۴ سید شہاب الدین احمد صاحب توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل

و ۲۵ شہاب الدین بن شمس الدین بن عمر الزوالی الدولتابادی الملقب

سنہ ۸۴۹ھ | بملک العلماء۔

سنہ ۸۵۵ھ | و ۲۶ نور الدین علی بن محمد بن الصبّاغ المالکی المکّی صاحب الفصول المہمہ

سنہ ۸۹۳ھ | و ۲۷ کمال الدین حسین بن معین الدین الیزدی المیبذی صاحب الفواتح

و ۲۸ عبد الرحمن بن عبد السلام بن عبد الرحمن بن عثمان الصفوری الشافعی۔

و ۲۹ ابراہیم بن عبد اللہ الوصابی الیمنی الشافعی صاحب کتاب الاکتفاء۔

و ۳۰ جمال الدین عطاء اللہ بن فضل اللہ بن عبد الرحمن الشیرازی النیشاپوری

و ۳۱ الشیخ احمد بن الفضل بن محمد باکثیر المکی الشافعی صاحب وسیلۃ المآل۔

و ۳۲ میرزا محمد بن معتمد خان بن رستم الحارثی البدخشی صاحب مفتاح النجا۔

و ۳۳ محمد صدر عالم سبط شیخ ابو الرضا صاحب معارج العلا فی مناقب المرتضیٰ۔

و ۳۴ محمد بن اسماعیل بن صلاح الامیر الیمانی الصنعانی صاحب الروضۃ الندیہ۔

و ۳۵ احمد بن عبد القادر العجیلی الشافعی صاحب ذخیرۃ المآل۔

و ۳۶ مولوی ولی اللہ بن حبیب اللہ السہالی اللکھنوی صاحب مراة المومنین وغیرہ نے

جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ نے ان تمام علماء و محدثین و

مقبولین اہل سنت سے حدیث شریف موصوف کو نقل فرمایا اور ساتھ کے ساتھ ہے ان محدثین معتمدین کی تعریفین اور توثیقین کتب اہل سنت سے تحریر فرمائی ہین - اوس کے بعد شاہ صاحب کے اقوال کے جوابات ایسے مسکت لکھے ہین کہ جنکا جواب نہین ہے یہ احقر الانام بندہ کمترین مؤلف اربعین بمناسبت مقام امام احمد حنبل صاحب والی روایت اور اوس کے بعد چار روایتین اور اوس کی تائید مین بیان وارد کرتا ہے تاکہ اس اربعین کے ناظر بھی اس حدیث شریف سے مستفید ہون -

پس واضح ہو کہ جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ مجلد حدیث تشبیہ کے صفحہ ۱۷۱ پر فرماتے ہین وجہ دویم از وجوہ ابطال نفی وانکار حدیث تشبیہ آنکہ این حدیث شریف را امام احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی بطریق صحیح روایت نمودہ چنانچہ ابو جعفر محمد بن علی بن شہر آشوب المازندرانی سقی تربتہ الشریفۃ بشآبیب الرضوان الربانی وحف مرقدہ بانواع اللطف الصمدانی در کتاب مناقب جناب امیر المومنینؑ فرمودہ احمد بن حنبل عن عبد الرزاق عن معمر عن الزہری عن ابن المسیب عن ابی ہریرۃ وابن بطۃ فی الابانۃ باسنادہ عن ابن عباس کلاہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اراد ان ینظر الی ادم فی علمہ والی نوح فی فہمہ والی موسی فی مناجاتہ والی عیسی فی سمتہ والی محمد فی تمامہ وکمالہ وجمالہ فلینظر الی ہذا الرجل المقبل قال فتطاول الناس اعناقہم فاذا ہم بعلی کانما ینقلب فی صبب وینحط من جبل تابعہما

انس الا انہ قال والی ابراھیم فی خلتہ والی یحیٰی فی زھدہ والی موسیٰ فی بطشہ فلینظر الی علی بن ابی طالب اس حدیث شریف کی نقل کرنے کے بعد جناب مرحوم نے ابن شہر آشوب علیہ الرحمہ والرضوان کی طرح کتب اہل سنت سے ثابت کی ہے اور نیز احمد حنبل کا اس حدیث شریف کو روایت کرنا کتب اہل سنت سے ہی ثابت کیا ہے۔ وجہہ سوم از وجوہ ابطال نفی و انکار حدیث تشبیہ آنست کہ ابو حاتم محمد بن ادریس الحنظلی الرازی انرا بوجہہ اکمل وابلغ از قدرے کہ مخاطب ذکر کردہ روایت نمودہ چنانچہ ابو محمد احمد بن محمد العاصمی در زین الفتی فی شرح سورہ ہل اتی گفتہ اخبرنا الحسین بن محمد البستی قال حدثنا عبد اللہ بن ابی منصور قال حدثنا محمد بن ادریس الحنظلی قال حدثنا محمد بن عبد اللہ بن المثنی الانصاری قال حدثنی حمید عن انس قال کنا فی بعض حجرات مکہ نتذاکر علیا فدخل علینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال ایہا الناس من اراد ان ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح فی فہمہ والی ابراھیم فی حلمہ والی موسیٰ فی شدتہ والی عیسیٰ فی زھادہ والی محمد فی بہائہ والی جبرئیل وامانتہ والی الکوکب الدری والشمس الضحی والقمر المضی فلیتطاول ولینظر الی ھذا الرجل واشار الی علی بن ابی طالب۔

وجہہ چہارم از وجوہ رد و ابطال نفی مخاطب باکمال حدیث تشبیہ آنکہ ابو الخیر رضی الدین احمد بن اسماعیل بن یوسف الطالقانی القزوینی الحاکمی این حدیث شریف را روایت نمودہ چنانچہ محب الدین احمد بن عبد اللہ الطبری در ریاض النضرہ

کفتہ ذکر شبیہ بجمسۃ من الانبیاء علیہم السلام فی مناقب لہم عن ابی الحمراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد ان ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح فی فہمہ والی ابراہیم فی حلمہ والی یحیی بن زکریا فی زہدہ والی موسی بن عمران فی بطشہ فلینظر الی علی بن ابی طالب اخرجہ القزوینی الحاکمی نیز محب الدین طبری نے ذخائر العقبی میں یہ روایت وارد کی ہے۔ اور شیخ فرید الدین عطار نے حدیث تشبیہ کو نظم کیا ہے دیکھو مجلد حدیث تشبیہ صفحہ ۳۳۶ ۔ اور ۳۳۷ ۔

وجہ بست ویکم از وجوہ اثبات حدیث تشبیہ و ابطال انکار مخاطب نبیہ آنکہ ابو سالم محمد بن طلحہ بن محمد القرشی النصیبی الملقب بکمال الدین این حدیث شریف را بروایت بیہقی آوردہ و در تبیین معانی آن داد بلاغت و فصاحت دادہ۔ حیث قال فی مطالب السئول فی فضائل علی علیہ السلام ۔ من ذلک ما رواہ الامام البیہقی فی کتابہ المصنف فی فضائل الصحابۃ یرفعہ بسندہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من اراد ان ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح فی تقواہ والی ابراہیم فی حلمہ والی موسی فی ہیبتہ والی عیسی فی عبادتہ فلینظر الی علی بن ابی طالب فقد اثبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی رضی اللہ عنہ بہذا الحدیث علماً یشبہ علم آدم وتقوی تشبہ تقوی نوح وحلماً یشبہ حلم ابراہیم وہیبۃ تشبہ ہیبۃ موسی وعبادۃ تشبہ عبادۃ عیسی وفی ہذا تصریح لعلی رضی اللہ عنہ بعلمہ وتقواہ وحلمہ وہیبتہ وعبادتہ وتعلو ہذہ

الصفات الی اوج العلی حیث شبهه بهولاء الانبیاء المرسلین صلوة الله
علیهم اجمعین فی الصفات المذکورة والمناقب المعدودة۔ صفحہ ۲۸
وجہ بست وچہارم از وجوہ الابطال در رد وانکار مخاطب عمدة الاخیار آنکہ سید علی
بن شہاب الدین الہمدانی حدیث تشبیہ را بوجہ ادلے وابلغ واعلی واسبغ
واسنی واکمل وابہی واجمل کہ از ان اجتماع نو خصلت از خصائل جمیلہ و
وخلال جلیلہ انبیائے کرام علیہم السلام در ذات قدسی صفات جناب امیر المومنین
علیہ الاف التحیة والسلام من الله الملک العلام ظاہر و باہرست روایت
نمودہ چنانچہ در کتاب مودة القربی کہ عظمت وجلالت مرویات ان از خطبۂ شمس
ظاہرست کہ آنرا جواہر اخبار ولآلی آثار دانستہ و از حقتعالی امید نمودہ کہ آنرا
وسیلۂ او باہل بیت علیہم السلام ونجات او بہ سبب ایجفرات گردانند و
نیز دعاے حفظ خود از خبط وخلل در قول وعمل وعدم تحویل بہ سوے ما لم ینقل
نمودہ حیث قال۔ الحمد لله علی ما انعمنی اولی النعم والهمنی مودة
حبیبه جامع الفضائل والکرم الذی بعثه الله رسولا الی کافة الامم
منهم الامی العربی صلی الله علیه وسلم وبعد فقد قال الله تعالی
قل لا اسالکم علیه اجرا الا المودة فی القربی۔ وقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم احبوا الله لما ارفدکم من نعم واحبونی لحب الله
واحبوا اهل بیتی لحبی فلما کان مودة آل النبی مسئولا عنها حیث
امر الله تعالی حبیبه العربی بان لا یسال عن قومه سوی المودة
فی القربی وان ذلک سبب النجاة للمحبین وموجب وصولهم الیه

والی آله علیهم السلام کما قال علیه السلام من احب قوما حشر فی
زمرتهم وایضا قال علیه السلام المرء مع من احب فوجب علی من طلب
طریق الوصول ومنهج القبول محبة الرسول ومودة اهل بیت البتول
وهذه لا تحصل الا بمعرفة فضائله وفضائل آله علیهم السلام وهی
موقوفة علی معرفة ما ورد فیهم من اخباره علیه السلام ولقد
جمعت الاخبار فی فضائل العلماء والفقراء اربعینات کثیرة ولم تجمع
فی فضائل اهل البیت الا قلیلا فلذا انا الفقیر الجانی علی
العلوی الهمدانی اردت ان اجمع فی جواهر اخباره ولآلی آثاره
مما ورد فیهم مختصرا موسوما بکتاب مودة القربی تبرکا بالکلام القدیم
کما هو مأمول ان یجعل الله ذلک وسیلتی الیهم ونجاتی بهم و
طویته علی اربعة عشر مودة والله یعصمنی من الخبط والخلل فی القول
والعمل ولم یجول قلمی الی ما لم ینقل بحق محمد ومن اتبعه من
اصحابه الاول - می فرماید عن جابر رضی الله عنه قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم من اراد ان ینظر الی اسرافیل فی هیبته والی
میکائیل فی رتبته والی جبرئیل فی جلالته والی آدم فی سلمه والی نوح
فی خشیته والی ابراهیم فی خلته والی یعقوب فی حزنه والی یوسف فی
جماله والی موسی فی مناجاته والی ایوب فی صبره والی یحیی فی زهده
والی عیسی فی سنته والی یونس فی حسبه وخلقه فلینظر الی علی فان
فیه تسعین خصلة من خصال الانبیاء جمعها الله فیه ولم یجمع فی احد

غیرہ وعلیٰ جمیع ذلک فی جواھر الاخبار انتھیٰ —

ان احادیث شریفہ مذکورۃ الصدر کے بعد ایک تضمین اپنی تصنیفات مین سے وارد کرتا ہون جو بجائے ترجمہ احادیث مذکورہ کافی ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ وہو ہذا

تضمین تصنیف زاہد درباب حدیث تشبیہ

جو فضیلت ہے محقق ہے وہ حقا تجھمین
علم آدم کا ہے اور نوح کا تقوی تجھمین
یا علی جمیع فضائل ہوی یکجا تجھمین
زور موسےٰ کا ہی اور زہد مسیحا تجھمین

بعد احمد تجھے زیبا نہ ہو کیون سرداری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

ہے امانت مین تو جبرئیل کی مانند شہا
زہد یحییٰ کا ہے اور احمد مرسل کا بہا
تجھمین ہے حلم براہیم کا بطش موسی
علم آدم کا ہے اور نوح کا ہی فہم وذکا

بعد احمد تجھے زیبا نہ ہو کیون سرداری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

مثل عیسیٰ کے عبادت مین ہو یا شیر خدا
شدت وزور وشجاعت مین بیان ہو ہی
زہد مین آپ ہیں یحییٰ کے مشابہ مولا
حسن یوسف کا ہے اللہ نے تمکو بخشا

بعد احمد تجھے زیبا نہو کیون سرداری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

نور مین کوکب دری سے بھی بڑھکر ہین حضور
اور ہیبت مین سرافیل کے ہمسر ہین حضور
فیض مین شمس تھے بدر منور ہین حضور
مثل جبرئیل جلالت مین مقرر ہین حضور

بعد احمد تجھے زیبا ہو کیون سرداری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

تیرے رتبے ہین جلیل اور ترا وصف جمیل
تیرا مداح ہے احمد سا شہنشاہ نبیل
جن و انسان کی زبان تیری ثنا مین ہے کلیل
تو خلیل ایزد برحق کا ہے مانند خلیل

بعد احمد تجھے زیبا نہ ہو کیون سرداری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

یا علی آپ ہین وہ صاحب فضل و افضال
آپ کی شان مین ہے قول حبیب متعال
جنکو اللہ نے بخشا ہے رسولونکا کمال
جمع حیدر میں رسولون کے ہین تسبیعین خصال

بعد احمد تجھے زیبا نہ ہو کیوں سرداری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

مثل جبریل ہین واللہ امانت مین حضور
مثل میکال ہوئے رتبہ و عزت مین حضور
چون سرافیل ہوئی شوکت و ہیبت مین حضور
حسن میں نوح براہیم ہین خلقت مین حضور

بعد احمد تجھے زیبا نہ ہو کیون سرداری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

سلہ ان الفاظ سے خطاب قصاید اساتذہ میں موجود ہیں دیکھو قصیدہ غالب دیوان اردو مین بمدح جناب امیر المومنین علیہ السلام جسکا مطلع یہ ہے ۔ قصیدہ

دہر جز جلوۂ یکتائی معشوق نہین
جان پناہا دل و جان فیض رسانا شاہا
ہم کہان ہوتے اگر حسن نہوتا خودبین
وصی ختم رسل تو ہے بفتوائے یقین

علم اور تعلیم مین آدم ہو نہیں ہمیں کلام
ورع یونس کی تو یعقوب کی یاسے آلام
زہد مین حضرت یحیی سے بڑھا آپکا نام
صبر ایوب ہوا بعد نبی تمپہ تمام
بعد احمد تجھے زیبا نہو کیون سرداری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

آہ بکردار مین ہو عیسی مریم کی مثال
حق نے بخشا ہے تمہین یوسف مصر کا جمال
جسم اور خلق مین ہو مثل حبیب متعال
مثل موسی کے مناجات مین ہے تمکو کمال
بعد احمد تجھے زیبا نہو کیون سرداری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

ہیں بکرامی ز اکرام احمد یہ اوصاف کا ہے محل
وہ نبی ایک ایک جو رکھتے تھے نبی و مرسل
تو کہاں اور کہاں مدح شہنشاہ اجل
یا علی جمع ہیں ہر شان مین بوجہ اکمل
بعد احمد تجھے زیبا نہو کیون سرداری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

ذکر حدیث نور

حدیث نور جو کہ جناب امیر المومنین ع کی افضلیت اور اقدمیت اور اشرفیت و اکرمیت اور نسبت واولویت پر بالغ وجوہ دال ہے اس حدیث شریف صحیح و متواتر و قطعی الصدور کا بھی یہی حال ہے یعنی شاہ صاحب نے اپنے تحفہ میں اسکا بھی انکار کر دیا ہے اور معاذ اللہ اس حدیث متواتر کی نسبت فرمایا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے بنا برآن جناب آیۃ اللہ فی العالمین رہ فرماتے ہیں اما صحابہ کہ روایت این حدیث شریف نمودہ اند بس اول وافضل ایشان خود جناب علی بن ابی طالب ع ہستند و حدیث نور را بروایت آنحضرت ص الحافظ و کلاعی و سید محمد بن جعفر

جسم اطہر کو ترے دوش پیمبر منبر
کس سے ممکن ہے تری مدح بغیر از واجب
آستان پہ ہے ترے جوہر آئینہ سنگ
تیرے در کے لئے اسباب نثار آمادہ
تیری مدحت کیلئے ہین دل و جان کام و زبان
نام نامی کو ترے ناصیۂ عرش نگین
شعلۂ شمع نگر شمع پہ باندھے آئین
رقم بندگی حضرت جبرئیل امین
خاکیون کو جو خدا نے دئیے جان و دل و دین
تیری تسلیم کو ہے لوح و قلم دست و جبین

مکی وابراهیم وصابی و محمد واعظ هروی و محمد صدر عالم ذکر نموده اند۔ دوم
حضرت ابوعبدالله الحسین بن علی بن ابی طالب علیه وعلی جده وابیه وامه
واخیه وابنائه الطاهرین الالف سلام رب العالمین روایت آنحضرت
را عاصمی واخطب خوارزم ومطرزی وشهاب الدین احمد نقل نموده اند۔ سوم حضرت
سلمان در روایت اوشان را احمد بن حنبل وعبدالله بن احمد وابن المغازلی وشیرویه دیلمی
ونطنزی وشهردار دیلمی واخطب خوارزم وابن عساکر وحموینی وشرف الدین
محمود طالبی وعلی همدانی ومحمد بن یوسف گنجی ومحب الدین طبری وابراهیم بن عبدالله
وصابی ومحمد واعظ هروی۔ ومحمد صدر عالم ذکر نموده اند۔ چهارم ابوذر غفاری روایت
اوشان را ابن المغازلی نقل کرده پنجم جابر بن عبدالله انصاری در روایت اوشان را
ابن المغازلی نقل کرده۔ ششم ابن عباس در روایت اوشان را خطیب بغدادی
ونطنزی ومحمد بن یوسف گنجی وحموینی وزرندی وشهاب الدین احمد وجمال الدین
محدث ذکر کرده اند۔ هفتم ابوهریره روایت اورا المؤید ابراهیم بن محمد الحموینی ذکر کرده
هشتم انس بن مالک روایت اورا ابو محمد احمد بن محمد بن عاصمی در زین الفتی فی شرح
سورهٔ هل اتی ذکر نموده۔ واما تابعین که از صحابه روایت این حدیث شریف نموده
اند وصدق وصلاح شان از اعتراف خود مخاطب در باب مکاید همین کتاب تحفه ثابت
ومتحقق ست پس اسمائے ایشان این ست امام زین العابدین سید الساجدین علی
بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیهم السلام وتعدید آنحضرت در تابعین بنا بر
اصطلاح اهل سنت هست وچون آن حضرت از اهل بیت طاهرین ست واهل بیت
علیهم السلام افضل هستند از صحابه ونیز حسب دلائل ساطعه وبراهین قاطعه عصمت

این حضرت ثابت ست پس تنہا روایت آن آنحضرت کافی و وافی باشد۔ و از آنان[۲]
ابو عمر الکندی المتوفی سنہ اثنین و ثمانین و ابو عثمان[۳] نرذی و سالم[۴] بن
ابی جعدہ الاشجعی المتوفی سنہ سبع او ثمان و تسعین۔ او مائیہ۔ و
ابو زبیر[۵] محمد بن مسلم بن تدرس الاسدی المکی المتوفی سنہ ست
و عشرین و عکرمہ[۶] بن عبد اللہ البربری مولی ابن عباس المتوفی سنہ
سبع و مائة و عبد الرحمن[۷] بن یعقوب الجہنی المدنی۔ و ابو عبیدہ[۸] بن حمید
بن ابی حمید الطویل البصری المتوفی سنہ اثنین او ثلث و اربعین۔ اما
اسماء علماء کبار و ناقدین آثار و حاملین اخبار و کاشفین اسرار
و فضلای عالی تبار و نبہای جلیل الفخار کہ بروایت و نقل این
حدیث شریف حیازت شرف جمیل و احراز فضل جزیل نمودہ اند این ست احمد[۱]
بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد الشیبانی و ابو حاتم[۲] محمد بن ادریس
بن المنذر الحنظلی الرازی۔ و عبد اللہ[۳] بن احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی
و ابوبکر[۴] احمد بن موسی بن مردویہ الاصبہانی و ابو نعیم[۵] احمد بن
عبد اللہ الاصبہانی و ابو عمر[۶] یوسف بن عبد اللہ المعروف بابن
عبد البر النمری القرطبی و ابوبکر[۷] احمد بن علی بن ثابت البغدادی
المعروف بالخطیب و ابو الحسن[۸] علی بن محمد بن الطیب الجلالی المعروف
بابن المغازلی و ابو الشجاع[۹] شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن
فناخسرو الدیلمی الہمدانی و ابو محمد[۱۰] احمد بن محمد بن علی العاصمی
صاحب زین الفتی فی شرح سورة ہل اتی و ابو الفتح[۱۱] محمد بن علی بن

علی بن ابراهیم النطنزی. و ابو منصور[12] شهردار بن شیرویه المعروف
بابن الدیلمی و ابو المؤید[13] موفق بن احمد بن ابی سعید اسحاق المکی المعروف
باخطب خوارزم و ثقة الدین[14] ابو القاسم علی بن الحسن بن
هبة الله المعروف بابن العساکر و نور الدین[15] ابو حامد محمود بن
محمد بن حسین بن یحیی الصالحانی تلمیذ ابی موسی المدینی و
ابی الفتح[16] ناصر بن عبد السید المطرزی و ابو محمد[17] قاسم بن الحسین
بن محمد الخوارزمی و عبد الکریم[18] بن محمد بن عبد الکریم بن
الفضل القزوینی الرافعی و ابو الربیع[19] سلیمان بن موسی بن سالم
البلنسی الکلاعی المعروف بابن سبع و محمد بن[20] یوسف بن محمد
الکنجی الشافعی صاحب کفایة الطالب و محب الدین[21] ابو العباس احمد
بن عبد الله بن محمد الطبری و ابو المؤید[22] ابراهیم بن محمد الحموینی
و شرف الدین[23] بن محمود بن محمد بن محمود الدرگزینی الطالبی القرشی
و محمد[24] بن یوسف الزرندی و سید[25] محمد بن یوسف الحسینی المعروف
بگیسو دراز و سید محمد[26] بن جعفر الحسینی المکی و عمدة عرفائهم
جلال[27] الدین البخاری و رأس اولیائهم السید[28] علی بن
شهاب الدین الهمدانی. و جلال الدین[29] احمد الخجندی و
شهاب[30] الدین صاحب توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل. و
شهاب الدین[31] احمد بن شمس الدین بن عمر الزاولی الدولت آبادی الملقب
بملک العلماء و احمد[32] بن علی بن محمد المعروف بابن حجر العسقلانی

و احمد بن محمد الحانی الحسینی الشافعی وابن [34] حیدر بن عبد اللہ الوصابی الیمنی الشافعی صاحب کتاب الاکتفاء وجمال الدین [35] عطاء اللہ بن فضل اللہ بن عبد الرحمن الشیرازی النیسابوری وشیخ [36] بن علی بن محمد بن عبد اللہ العلوی الجعفری صاحب کنز البراهین الکسبیہ والاسرار اللوھیبۃ الغیبیہ لسادات مشائخ الطریقۃ العلویۃ الحسینیۃ الشعبیۃ وشیخ [37] محمد الواعظ الھروی۔ وسید محمد [38] بن سید جلال ماہ عالم و محمد صدر [39] عالم سبط شیخ ابو الرضا صاحب معارج العلی فی مناقب المرتضیٰ وحسان الہند غلام علی ازاد البلگرامی۔ ان اسماے گرامی ونامھاے نامی کے لکھنے کے بعد جناب اٰیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بموجب مسلمات حضرات اہل سنت اس حدیث شریف کا متواتر ہونا بلکہ برابر آیۃ قرانیہ کے قطعی الصدور اور یقینی ہونا ثابت اور روشن کر دیا ہے۔ دیکھو مجلد حدیث نور۔

شاہ صاحب کے مرغوبات کا جواب صفحہ ۱۳ سے یوں شروع کیا ہے۔ وجہ اول آنکہ حدیث نور را امام احمد بن حنبل کہ یکے از ارکان اربعہ اہل سنت ست روایت نمودہ چنانچہ ابو المظفر یوسف بن فرغلی سبط ابن الجوزی در تذکرہ خواص الائمہ فی معرفۃ الائمہ در فضائل جناب امیر المومنین علیہ السلام گفتہ حدیث فیما خلق منہ قال احمد فی الفضائل حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن الزہری عن خالد بن سعدان عن زاذان عن سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنت انا وعلی بن ابی طالب نوراً بین یدی اللہ

تعالی قبل ان یخلق آدم باربعۃ الاف عام فلما خلق آدم قسم ذلک النور جزئین فجزء انا وجزء علی و فی روایۃ خلقت انا و علی من نور واحد - اس حدیث شریف کے نقل کرنے کے بعد جناب مرحوم نے ثابت کیا ہے کہ اس حدیث شریف کے روات کلہم ممدوح اور ثقات اور ائمہ عالی درجات ہیں سب کی توثیق بہ تفصیل تمام نقل فرمائی ہے اور کل علماء و محدثین مذکورین کی کتابون سے اس حدیث شریف کو ثابت کیا ہے اور تمام راویان و ناقلان حدیث نور کی توثیق کا ثبوت حضرات اہل سنت کی کتابون سے مبرہن و مدلل کر دیا ہے اخیر میں شاہ صاحب کے ہر ہر قول کا جواب بے نظیر و لاجواب لکھا ہے دیکھو مجلد حدیث نور از مجلدات عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمہ الاطہار - بندۂ کمترین زائر سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بجائے ترجمہ حدیث شریف موصوف صرف اپنے ان چند اشعار کو جن مین تقریب استدلال کی طرف بھی بکمال ایجاز و اختصار اشعار ہے اس مقام مین وارد کرنا کافی سمجھتا ہے سمجھنے والون کے لئے کفایت کرتے ہیں اور ہدایت بمعنی ایصال الی المطلوب جناب حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ کی طرف سے ہے -

اشعار زائر درباب نتیجہ حدیث شریف نور

واحد ہے نور احمد مختار و مرتضے	شاہد ہے اسپہ قول شہنشاہ انبیاء
واحد ہے جبکہ نور نبی و امام دین	افضل تمام خلق سے پھر کیون علی نہین
ثابت حدیث نور سے ہے مرتضے کا فضل	دیکھو بغور سوچئے اے صاحبان عقل
افضل تمام خلق سے ہین خاتم الرسل	جو کلمہ گو ہین کرتے ہیں اقرار اسکا کل

واحد ہے نور احمد و حیدر کا شک نہیں
پس مرتضے بھی خلق سے افضل ہیں بالیقین

ثابت ہی ہر طرح سے کہ بیشک پس از نبی
افضل تمام خلق سے ہیں مرتضی علی

بعد از نبی جو خلق سے افضل علی ہوئے
پس منکشف ہوا کہ وصی بھی یہی ہوے

افضل پہ فضل غیر کو دینا روا نہیں
نائب نبی کا کوئی بجز مرتضے نہیں

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۵ صفحہ ۲۴۸ از جواہر السنیہ

و قد نقل جماعۃ من العلماء عن ابن شیرویہ الدیلمی انہ روی فی کتاب الفردوس عن حذیفۃ الیمان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم الناس متی سمی علی امیر المومنین ما انکروا فضلہ سمی امیر المومنین و آدم بین الماء والطین قال اللہ تعالی و اذ اخذ ربک من بنی آدم من ظهورهم ذریتهم و اشهدهم علی انفسهم الست بربکم فقالت الملائکة بلی فقال انا ربکم و محمد نبیکم و علی امیرکم

ترجمہ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۵

اس طرح دیلمی نے ہے فردوس میں لکھا
مضمون یہ اس نے نقل حذیفہ سے ہی کیا

کہتے ہیں وہ کہ بولے رسول فلک سریر
جانیں جو لوگ یہ کہ علی کب ہوئے امیر

قائل ہوں تب علو جناب امیر کے
منکر نہ ہووین فضل شہ قلعہ گیر کے

آدم تھے آب و گل میں تو حیدر امیر تھے
موسوم اس لقب سے بحکم قدیر تھے

جب قدسیوں سے عہد یہ اللہ نے لیا	اوں سے کہا الست انہوں نے کہا بلی
فرمایا کردگار نے میں رب ہوں جانو تم	احمد نبیکم و علی امیرکم

مقولہٗ زایر عفا اللہ عنہ وعن ابائہ بسیدنا محمد وابنائہ

افضل تمام خلق سے مولی ہمارے ہین	اے بھائیو خدا کو نہایت یہ پیارے ہین
معصوم ہیں ملائکہ کچھ اس مین شک نہین	جیسے رہوے امیر ملایک کے بالیقین
معصوم جبکہ ہوئین گے مامور بھائیو	تب انکا جو امیر ہے معصوم کیون نہو
قول خدا کو غور سے تم دیکھہ بھال لو	اور صاف صاف اس سے نتیجہ نکال لو
انکار اس سے ہو نہین سکتا ہے زینہار	ہے عصمت علی ولی اس سے آشکار
معصوم بعد احمد مختار ہیں علی	معصوم کی جگہہ کے سزاوار ہین علی
اے منصفو یہ سوچ کہ ہو کس طرح بھلا	مامور انس جو ہو اسیر ملائکہ
دیکھو کہ جب علی ہیں ملایک کے بھی امیر	رتبے مین اون کہا جانتے ہو کس لئے حقیر
فضل علی پہ دیکھو حدیثین یہ ہین صریح	مفضول کو جو فضل دین افضل پہ ہے قبیح
افضل پہ فضل غیر کو دینا روا نہین	نائب نبی کا کوئی بجز مرتضے نہین

اخذ میثاق نبوت سیدنا خاتم النبیین و مولانا امیر المومنین

صلے اللہ علیہما و اولادہما الطیبین الی یوم الدین

جناب خاتم المتکلمین آیۃ اللہ فی العلمین مولوی السید حامد حسین رضی اللہ عنہ وارضاہ وجعل فرادیس الجنۃ مثواہ نے قبل از ایراد حدیث شریف مذکورۃ المتن مجلد حدیث نورمین جناب رسالت

باب صلے اللہ علیہ وآلہ کی نبوت اور امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت اور محبت
پر انبیاء علیہم السلام کے مبعوث ہونے کے بارہ میں حدیثیں نقل فرمائی ہیں چنانچہ
صفحہ ۵۵۶ میں فرماتے ہیں از انجملہ ست حدیث بعثت انبیاء علیہم السلام بروایت
امیر المومنین علیہ السلام کہ آنرا عبد اللہ الحاکم و احمد بن محمد بن ابراھیم الثعلبی
و ابو المؤید موفق بن احمد المکی الخوارزمی۔ و عبد الرزاق بن
رزق اللہ الرسعنی و سید علی بن شہاب الدین همدانی و ابو نعیم احمد
بن عبد اللہ الاصفہانی و سید شہاب الدین احمد و شمس الدین
بن یحیی بن علی الجیلانی و عبد الوہاب بن محمد بن رفیع الدین احمد
و میرزا محمد بن معتمد خان بدخشی روایت کردہ اند۔ اس عبارت کے بعد
جناب آیۃ اللہ فی العالمین طاب ثراہ نے ان تمام علماء مقبولین اہل سنت
کی کتابوں سے وہ حدیثیں نقل فرمائی ہیں اون میں سے چند حدیثیں یہ
احقر الانام بھی اس مقام میں درج کرتا ہے تاکہ ناظرین باانصاف کے لئے
موجب بصیرت و استبصار ہوں پس مخفی نرہے کہ آیہ سل من ارسلنا من
قبلک من رسلنا کی تفسیر میں ثعلبی نے تحریر کیا ہے۔ اخبرنا ابو
عبد اللہ الحسین بن محمد بن الحسین الدینوری حدثنا ابو الفتح
محمد بن الحسین الازدی الموصلی حدثنا عبد اللہ بن محمد بن
غزوان البغدادی حدثنا علی بن جابر حدثنا محمد بن خالد بن
عبد اللہ و محمد بن اسماعیل قال حدثنا محمد بن فضیل عن محمد
بن سوقہ عن ابراھیم عن علقمہ عن عبد اللہ بن مسعود قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی ملک فقال یا محمد سل من
ارسلنا من قبلک من رسلنا علی ما بعثو قال قلت علی ما بعثو قال
علی ولایتک و ولایت علی بن ابی طالب۔ یعنی ثعلبی نے اپنی
واقی هذا یہ سل من ارسلنا من قبلک من رسلنا کی تفسیر مین عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا اونہون نے کہ فرمایا جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور اوس نے
آکر کہا کہ اے محمد جو آپ سے پہلے پیغمبر مبعوث ہوئے ہیں اون سے آپ سوال
کرین کہ وہ کس امر پر مبعوث ہوئے ہیں مین نے اون سے پوچھا کہ تم بتاؤ
کہ وہ کس امر پر مبعوث ہوے ہیں اوس فرشتے نے کہا کہ آپکے اور علی بن
ابی طالب کے دوستی اور محبت اور ولایت پر تمام انبیا مبعوث ہوئے ہیں۔
اور شہاب الدین احمد نے توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل مین نقل کیا ہے
عن ابی هریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
آلہ و بارک وسلم لما اسری بی لیلۃ المعراج فاجتمع علی الانبیاء
فی السماء فاوحی اللہ الی سلهم یا محمد بماذا بعثتم فقالوا بعثنا علی
شهادۃ ان لا الہ الا اللہ و الاقرار بنبوتک والولایۃ لعلی بن
ابی طالب اوردہ الشیخ المرتضے العارف الربانی السید شرف الدین
الهمدانی فی بعض تصانیفہ وقال رواہ الحافظ ابو نعیم یعنی فرمایا
جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے کہ جب مین شب
معراج کو آسمان پر گیا تو انبیا علیهم السلام میرے پاس جمع ہوے اوس وقت

جناب باری تعالی شانہ نے مجکو وحی کی کہین ان سے دریافت کردن کہ
آپ سب صاحب کس امر پر مبعوث ہوئے تھے جب مین نے اس امر کو دریافت
کیا توسب انبیاء علیہم السلام نے کہا کہ ہم جناب حق سبحانہ وتعالی شانہ کی وحدانیت
اورآپ کی نبوت اور علی بن ابی طالب کی ولایت پر مبعوث ہوئے تھے نیز
شیخ عبدالوہاب نے اپنی تفسیر مین یہ حدیث وارد کی ہے اس مضمون کی بہت سی
احادیث نقل کرنے کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العلمین طاب ثراہ نے
بالخصوص حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلے اللہ علی نبینا وآلہ وعلیہ الصلوۃ والسلام
پر امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت کا عرض اور پیش کئے جانا میرزا محمد بدخشانی
کی کتاب مفتاح النجا سے نقل فرمایا ہے - وھذا نصہ اخرج ابن
مردویہ عن ابی عبد اللہ جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالی
واجعل لی لسان صدق فی الاخرین قال ھو علی بن ابی طالب
عرضت ولایتہ علی ابراھیم علیہ السلام قال اللھم اجعلہ من
ذریتی ففعل ذلک اس حدیث شریف کو نقل کرکے جناب مرحوم فرماتے ہیں
ازین روایت بکمال وضوح ظاہرست کہ ولایت جناب امیر المومنین علیہ السلام
برحضرت ابراہیم علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام عرض کردہ شد آنجناب بہ سبب ظہور
علو مرتبت ورفعت منزلت جناب امیر المومنین علیہ السلام ازواہب العطایا
سوال کردند کہ او سبحانہ وتعالی شانہ آنجناب را از ذریت آنحضرت گرداند واین
دعائے آنجناب بانجاح واسعاف ہم رسید وہمین ست تفسیر واجعل لی
لسان صدق فی الاخرین پس ازین روایت علاوہ بر عرض ولایت

آن جناب کہ مستلزم افضلیت واکرمیت آنجناب ہست بوجہ دیگر ہم افضلیت واکرمیت واشرفیت آنجناب بظہور رسید چہ ازان ظاہر شد کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام از حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ طلب کرد کہ آنجناب را در ذریت آن حضرت گرداند و ظاہر ہست کہ دعائے حضرت ابراہیم علیہ السلام نیست مگر بوجہ افضلیت واکرمیت جناب امیر المومنین علیہ السلام و نیز ظاہر ہست کہ برائے حضرات ثلاثہ این مرتبۂ عظیمہ کہ عرض ولایت شان بر حضرت ابراہیم علیہ السلام شود و آنحضرت سوال حصول شان از ذریت خود کند حاصل نیست فثبت اِنّ ھٰذہٖ مزیۃٌ عظیمۃٌ وموھبۃٌ سنیۃٌ وغنیمۃٌ من اللہ القدیر خصت بامیر کل امیر علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام الیٰ یوم القیام اس عبارت کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العٰلمین رفع اللہ منازلہ ودرجاتہ فی اعلیٰ علیین نے حدیث مذکورۃ المتن فردوس الاخبار دیلمی سے مجلد حدیث نور کے صفحہ ۵۶۳ مین نقل فرمائی ہے اور پھر ارشاد فرماتے ہیں۔ این روایت دلالت صریحہ دارد برانیکہ حق تعالیٰ بعد آنکہ از ملائکہ اخذ میثاق بر بوبیت خود فرمودہ بیان نبوت جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وامارت جناب امیر المومنین علیہ السلام ہم فرمودہ متحقق گردید کہ چنانچہ میثاق ربوبیت جناب ایزد وہاب ونبوت جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم از ملائکہ گرفتہ شد ہمچنین اخذ میثاق امارت جناب امیر المومنین علیہ السلام از ملائکہ واقع شدہ بس چنانچہ کمال شرف وفضل وعلو وسمو جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بسبب اخذ میثاق نبوت آنحضرت ظاہر ہست واکابر اساطین سینہ تقریر آن کردہ اند ہمچنان نہایت

شرف وفضل وعلاو سخاجناب امیرالمومنین علیہ السلام بسبب اخذ میثاق امارت آنحضرت ثابت گردید وہرگاہ جناب امیرالمومنین علیہ السلام امیر ملائکہ معصومین باشد افضلیت آنحضرت از ملائکہ قطعاً وحتماً ثابت شد پس افضلیت آنحضرت از انبیاء بعد جناب خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم باجماع مرکب ثابت خواہد شد بہیں در ثبوت افضلیت جناب امیرالمومنین علیہ السلام از اصحاب ثلاثہ کلام مقام اشتباہ ست۔ ونیز ہرگاہ جناب امیرالمومنین ع امیر ملائکہ معصومین باشد عقل عاقل چگونہ باور تواند کرد کہ آنجناب امیر اصحاب ثلاثہ نباشد بلکہ العیاذ باللہ اینہا امیر باشند وآنحضرت مامور ایشان کلا ثم اعلی اللہ مقامہ پھر جناب مرحوم نے اسی حدیث مذکورۃ المتن کو سید علی ہمدانی کی روضۃ الفردوس اور مودۃ القربی اور تفسیر انوری تصنیف حاجی عبدالوہاب بن محمد بن رفیع الدین احمد سے نقل کیا ہے پھر ان صاحبون کی توثیقین اور تعریفین کتب معتمدہ اہل سنت سے تحریر فرمائی ہین من شاء الاطلاع علی تلک الاخبار والآثار فلیرجع الی عبقات الانوار

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۶ صفحہ ۲۴۸ از جواہر سلیہ

ونقلوا عن الثعلبی انہ روی فی تفسیر قولہ تعالیٰ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ الخ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لما اراد الہجرۃ خلف علی بن ابی طالب لقضاء دیونہ ورد الودایع التی کانت عندہ وامرہ لیلۃ انصار فی قد

احاط المشرکون بالدار اراد ان ینام علی فراشه الی ان قال
فاوحی الله الی جبرئیل ومیکائیل انی قد اخیت بینکما وجعلت عمر
احدکما اطول من عمر الآخر فایکما یؤثر صاحبه بالحیوٰة فاختار کل
منهما الحیاة فاوحی الله الیهما الا کنتما مثل عبدی علی اخیت بینه
وبین نبیی محمد فبات علی فراشه یفدیه بنفسه ویؤثره بالحیوٰة
اهبطا الیه فاحفظاه من عدوه فنزلا فکان جبرئیل عند راسه
ومیکائیل عند رجلیه فقال جبرئیل بخ بخ من مثلك یا ابن ابی طالب
یباهی الله به ملائکة السماء فانزل الله علی رسوله وهو متوجه
الی المدینة ومن الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات الله
رواه ابو حامد الغزالی فی احیاء علوم الدین فی الکتاب السابع
من ربع المهلکات فی بحث ایثار النفس۔

ترجمة الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۲

تفسیر مین یہ کرتا ہے تحریر ثعلبی — ہجرت کے واسطے ہوئے تیار جب نبی
چھوڑا علی کو ردِ امانات کے لئے — اور تا کہ قرض آپکا حیدر ادا کرے
قتلِ رسول پاک پہ مشرک تلے ہوے — تھے خانۂ نبی کو احاطہ کئے ہوے
تب یون علی سے کہنے لگے سید البشر — بھائی تم آ کے سو رہو میرے فراش پر
یہ کہکے سوئے غار گئے سید الانام — حیدر نے یان فراش نبی پر کیا قیام
فرمایا مصطفےٰ نے کہ ہمن جانب خدا — میکال و جبرل کو تب حکم یہ ہوا

اک دوسرے کا تمکو برادر بنائے ہین　　پھر یوں تمہارے قلب کو ہم آزمائے ہیں
تم دونوں سے ایک کو عمر طویل دین　　اور دوسرے کی عمر کو کوتاہ ہم کرین
ایثار زندگی کا برادر کیواسطے　　کرتا ہے کون تم مین بتاؤ یہ غور سے
انکار اس سے کردیا دونون نے برملا　　ایثار ہم سے ہو نہین سکتا ہے مطلقاً
اسوقت حکم حق ہوا دیکھو علی کا حال　　سوچو ذرے فرشتو اخوت کا یہ کمال
ہین نے اُسے نبی کا برادر بنایا ہی　　دیکھو یہ اوسنے حق اخوت نبہایا ہے
بہائی کے بدلے ہاتھ اوٹہایا ہی جان سے　　فرش نبی پہ سوتا ہے کس آن بان سے
ایثار نفس پھر برادر کیئے ہوئے　　بہائی کے بدلے جان وہ اپنی دیئے ہوئے
بے خوف سو رہا ہے نہ مطلق ہراس ہے　　دیکھو علی کو کیسا محمد کا پاس ہے
اعدا ہیں جمع گرد عداوت کیواسطے　　تم جاؤ جلد اوس کی حفاظت کیواسطے
میکال و جبرئیل بحکم الٰہ ناس　　آئے اور آکے بیٹھے وصی نبی کے پاس
جبرئیل تھے سرہانے تو میکال پائنتی　　اور شیر کبریا سے انہیں کہتے تہے یہی
مثل آپکا ملائکہ میں بہی کوئی نہین　　افضل تمام خلق سے ہو آپ بالیقین
کرتا ہے تمسے آپ مباہات کبریا　　یہ فخر و فضل تمکو گوارا ہے سدا
لکھا ہے جب مدینہ کو جاتے تہی مصطفےٰ　　شان علی مین آیہ من یشری آیا تہا

قول الجناب الشیخ المرحوم اعلا الله مقامه

اقول فی هذین الحدیثین من الدلالة علی ثبوت امامة علی دالة
امیر المومنین وافضل الناس بل افضل الخلق بعد محمد صلی الله علیه

واللہ حتی الملائکۃ ما ھو اوضح من ان یبین و دلالۃ ذلک علے اصل المطلوب واضحۃ۔

ترجمہ قول جناب شیخ مرحوم

جناب شیخ مرحوم کے قول کا ماحصل یہ ہے کہ یہ دونون حدیثین مذکورۃ الصدر بکمال وضوح جناب امیر المومنین علیہ السلام کی امامت پر دال ہیں اور ان احادیث سے ظاہر و ثابت ہوتا ہے کہ علی امیر ہیں مومنون کے اور تمام آدمیون سے بلکہ ملائکہ سے بھی افضل ہیں حالانکہ یہ امر بخوبی ثابت اور متحقق ہوتا ہے کہ علی مرتضٰے بعد محمد مصطفٰے کے تمام خلقت سے افضل اور اعلا ہین اور اون کا تمام خلقت سے افضل ہونا اون کی امامت کے ثبوت پر بڑی دلیل واضح ہے

توثیق ثعلبی

ابو اسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی النیسابوری کی توثیق بھی کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار میں بڑی تفصیل سے مذکور ہے حدیث غدیر کے دوسری مجلد کے صفحہ ۴۴۴ پر وفیات الاعیان لابن خلکان کی عبارت جو مذکور ہے اوس کا لب لباب یہ ہے۔ ابو اسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی مفسر مشہور علم تفسیر مین یکتائے زمانہ ہے اوس نے تفسیر ایسی لکھی ہے کہ جو تمام تفاسیر پر فایق ہے۔ اور ابو القاسم قشیری نے کہا ہے کہ مین نے خواب مین جناب باری تعالٰی شانہ کو دیکھا حق سبحانہ تعالٰی شانہ مجھسے خطاب کرتا تھا اور

مین جناب الٰہی سے باتیں کر رہا تھا کہ اس اثنا میں جناب رب العزۃ نے فرمایا
کہ مرد صالح آیا میں نے جو ہٹکر دیکھا تو احمد ثعلبی کو پایا کہ وہ آرہا تھا الیٰ آخر ما
قال ثعلبی کی تعریف میں یہی فقرہ کافی ہے کہ اہل سنت کے ایک عالم معتمد کے
قول کے موافق اسکو جناب باری تعالیٰ شانہ نے مرد صالح سے تعبیر کیا ہے
پس اے حضرات ثعلبی کی صلاحیت و قدر و منزلت و رفعت و وقعت کو خیال
کرو اور ان کی روایت کو مانو اور قبول کرو۔

توثیق ابو حامد الغزالی کی

ان کی عظمت و رفعت اور ان کی منزلت و وقعت کو اسے ہم سے خیال کر سکتے
ہیں کہ انکا نام حضرات اہل سنت و جماعت کی جماعت میں بے انضمام لفظ امام
نہیں بولا جاتا اور حجۃ الاسلام تو انکا لقب عام میں خاص ہے۔ کما قلت ہو گیا
مشہور مابین العوام حجۃ الاسلام غزالی کا نام۔ یافعی نے مراۃ الجنان میں
امام ابو حامد غزالی صاحب کی بے انتہا تعریف لکھی ہے اور انکو سید المصنفین
ٹھہرایا ہے اور کہا ہے کہ اونہوں نے شریعت اور حقیقت کو جمع کیا اور نیز
لکھا ہے کہ امام محدث شیخ الاسلام عمدۃ المستندین مفتی المسلمین جامع الفضائل
قطب الدین محمد بن الشیخ الامام العارف ابی العباس القسطلانی رضی اللہ عنہما
نے ایک کتاب تصنیف کی ہے جسمیں اونہوں نے بعض علما اور مصنفین کا
انکار کیا ہے اوس کتاب میں امام ابو حامد غزالی صاحب کی بہت کچھ تعریف
لکھی ہے اور جلال الدین سیوطی نے کتاب التنبیہ بمن یبعثہ اللہ علی راس کل مائۃ

میں کہا ہے کہ عفیف الدین یافعی ارشاد میں ارشاد کرتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت نے (جن میں سے ایک حافظ ابن عساکر بھی ہے) (اس حدیث نبوی کے بارہ میں کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ حق سبحانہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی پر ایک مجدد اس دین کا مبعوث کرے گا) لکھا ہے کہ پہلی صدی میں عمر بن عبد العزیز تھا اور دوسری میں شافعی اور تیسری میں ابو الحسن اشعری اور چوتھی میں ابو بکر باقلانی اور پانچویں صدی میں ابو حامد غزالی مجدد دین تھے۔ امام صاحب موصوف کے اوصاف اور فضائل یہاں تک بیان کئے ہیں کہ بعض علماء واکابر جو جامع تھے علوم ظاہر و باطن میں کہتے ہیں لو کان بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم نبی لکان الغزالی یعنی اگر بعد جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ کے اور کوئی نبی ہوتا تو غزالی ہوتا اور نیز لکھا ہے کہ انہ یحصل ثبوت معجزاتہ ببعض مصنفاتہ انتھیٰ یعنے امام غزالی صاحب کی بعض کتابوں سے ان کے معجزات ثابت ہوتے ہیں اس سے بڑھکر اور کہا مناقب اور تعریفیں ہو سکتی ہیں اگر اسباب میں اس سے زیادہ تر تفصیل مطلوب ہو تو عبقات الانوار کو ملاحظہ فرمائیے۔ ان امام غزالی صاحب نے بھی حدیث مذکورۃ المتن کو کتاب احیاء علوم الدین میں در بحث ایثار نفس وارد کیا ہے۔

اعتراف اور اقرار ابو حامد امام غزالی صاحب کا ثبوت امامت و ولایت جناب امیرؑ بموجب حدیث غدیر

حضرات ناظرین حضرت امام غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو پانچویں صدی میں

حضرات اہل سنت وجماعت کے دین کے مجدد ہیں اور جن کی تعریف وتوصیف
میں علماء اہل سنت یہاں تک ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر بعد جناب رسول خداؐ
کے کوئی نبی ہوتا تو وہ امام غزالی ہوتا اور جن کی تصنیفات سے بقول علماء واکابر
اہل سنت ثبوت اون کے معتقدات کا ہوتا ہے۔ ایسے عالم متبحر جامع معقول
ومنقول ومحدث مقبول کا ایک قول یہاں اُن کی توثیق لکھتے ہوئے مجھے یاد
آیا ہے لہذا بمناسبت مقام درج کرتا ہوں قابل غور ہے جناب آیۃ اللہ
فی العالمین رضی اللہ عنہ مجلد سوم حدیث غدیر کے صفحہ ۲۴۴ میں فرماتے
ہیں چنانچہ محمد بن محمد الغزالی در سر العالمین وکشف ما فی الدارین کہ دو تا نسخہ عتیقہ
آن پیش نظر آثم حاضرست می فرماید اختلف العلماء فی ترتیب الخلافۃ
وتحصیلها لمن آل امرها الیہ فمنهم من زعم انّها بالنص و
دلیلهم فی المسئلۃ قولہ تعالیٰ قل للمخلفین من الاعراب ستدعون
الی قوم اولی بأس شدید تقاتلونهم او یسلمون فان تطیعوا یؤتکم اللہ
اجرا حسنا وان تتولوا کما تولیتم من قبل یعذبکم اللہ عذابا الیما وقد
دعاهم ابوبکر رضی اللہ عنہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الی الطاعۃ فاجابوہ وقال بعض المفسرین فی قولہ تعالیٰ واذ اسرّ النبیّ
الی بعض ازواجہ حدیثا قال فی الحدیث ان اباک هو الخلیفۃ
من بعدی یا حمیرا۔ وقالت امرأۃ اذا فقدناک فالی من نرجع فاشار
الی ابی بکر۔ ولانہ امّ المسلمین علی بقاء رسول اللہ والامامۃ عماد الدین
هذہ الجملۃ ما یتعلق بہ القائلون بالنصوص نثرا ولو اتقوا لوالو کان

علیؑ اول الخلفاء لا نسحب علیهم ذیل الفناء ولم یاتوا بفضح ولا
مناقب ولا یقدح فی کونه رابعاً کما لا یقدح فی نبوة رسول الله صلی
الله علیه وسلم اذا کان اخیراً والذین عدلوا عن هذا الطریق
زعموا ان هذا وما تعلق به فاسدٌ وتاویلٌ باردٌ وعلی زعمکم ق
الهویٰ بینکم وقد وقع المیراث فی الخلافة والاحکام مثل داؤد و
زکریا وسلیمان ویحییٰ قالوا کان لانہ واجب ثمن الخلافة فهذا
تعلقوا وهذا باطلٌ اذ لو کان المیراث لکان العباس اولیٰ لکن
اسفرت الحجة وجهها واجمع الجماهیر علی متن الحدیث من خطبته
فی یوم غدیر خم باتفاق الجمیع وهو یقول من کنت مولاه فعلیٌ مولاه
فقال عمر بخٍ بخٍ یا ابا الحسن لقد اصبحت مولائی ومولیٰ کل مومنٍ
ومومنةٍ فهذا التسلیم ورضیٰ وتحکیم ثم بعد هذا اغلب الهویٰ
لحب الریاسة وحمل عمود الخلافة وعقود البنود وخفقانِ الهویٰ
فی قعقعةِ الرایاتِ واشتباکِ ازدحام الخیول وفتح الامصار
سقاهم کاس الهویٰ فعادوا الی الخلاف الاول فنبذوه وراء
ظهورهم واشتروا به ثمناً قلیلاً فبئس ما یشترون ٭ اگر حضرت
اہل سنت بعد ملاحظہ این عبارت حجۃ الاسلام سرہائے خود را بسنگ خارا زنند
وزمین وآسمان بہم کنند نمی توانند کہ در تاویل وتوجیہ آن حرفے زنند کہ ازان
بصراحت تمام ظاہر ست کہ حدیث غدیر حجت واضحہ وبرہان مسفرست وجمہور انام
بران اتفاق دارند ونص ست بر خلافت جناب امیرالمومنین علیہ السلام

وابن الخطاب کہ تہنیت آنجناب نمودہ تسلیم ورضا بخلافت آن جناب کردہ برخود
حاکم ساختہ وبعد آن غالب گردید ہوی بہ سبب حب ریاست وحمل عمود خلافت
وعقود بنود وخفقان ہوے در قعقعہ رایات واشتباک ازدحام خیول وفتح امصار
نوشانید او شان را کاس ہوی پس عود کردند بسوے خلاف اول پس انداختند
این تسلیم ورضا وتحکیم را پس پشتہاے خود واشتراکردند بان ثمن قلیل پس بدست
اوچہ می خرند بحیرتم کہ چگونہ بعد این تصریح صریح امام الانام وحجۃ الاسلام و مایۂ
مباہات سرور رسل کرام برانبیاے عظام کما سیجی خیال محال قیل وقال در
نص نمودن جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بر امامت جناب امیر المومنین
علیہ السلام درسر خواہند کرد وبعد چنین شگرف کاری علوحق چسان ہوس باطل ابطال
استدلال اہل حق بحدیث غدیر بخاطر خواہند آورد عجب کہ خود بادنے شبہات وساوس
واسخف توہمات وہواجس تشبث کنند واز اہل حق چنین حرف مسکت ومفحم
بسمع اصغا نشنوند۔ اس عبارت متین وتقریر رزین وتحریر رصین کے بعد تذکرہ
خواص الامہ تصنیف سبط ابن الجوزی سے عبارت مذکورہ مندرجہ سر العالمین
بہ نقل فرمائی ہے پھر اس امر کو بڑی زور شور سے ثابت کیا ہے کہ کتاب سر العالمین
امام ابو حامد غزالی صاحب کی تصنیفات میں سے ہے۔ اگر شک ہو یا تفصیل اس
مضمون کی دیکھنا چاہو تو حصہ سوم حدیث غدیر میں ملاحظہ فرمائیے۔ امام غزالی
صاحب کی عبارت مذکورہ کا ماحصل جو اس حقیر سراپا تقصیر نے ایک ایک قصیدہ
غدیریہ میں بمدح جناب امیر کل امیر ومولای ہر صغیر وکبیر ووزیر حضرت بشیر
ونذیر صلوٰۃ اللہ علیہما واولادہما اصحاب التطہیر لکھا ہے بجائے

ترجمہ اوس کا وارد کرنا کافی ہوگا۔

اشعار قصیدہ غدیریہ درباب ترجمہ کلام امام غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خم میں احمد نے کیا اپنا وصی حیدر کو — کیسے تاکید سے از حکم خدائے علّام
اس خبر سے نہیں انکار کسی نے بھی کیا — شاہ صاحب کو یہ۔ ہے معنی مولیٰ میں کلام
لیک حسان جو مداح رسول اللہ تھا — اوسنے مولیٰ کے کئی معنی ہیں ہادی و امام
اور سوا اس کے عبادہ نے ہے مانا اسکو — یعنی اولیٰ بہ تصرف ہی یہاں اس سے مرام
گر ہو انصاف تو مولا کی وصایت اس سے — واضح و روشن و ثابت ہی نہیں ہمیں کلام
دیکھو غزالی نے کس طرح سے تصدیق ہی کی — یعنی ہی بیان لیا اسکو کہ حق ہے یہ تمام
یعنی کہتا ہے کہ بیشک کہا احمد نے وصی — خم میں حیدر کو بارشاد خدائے منعام
خطبۂ خم سے کسی شخص کو انکار نہیں — اس خبر پہ ہیں جماہیر ہوئے جمع تمام
پس عمر نے کہا حیدر سے مبارک تمکو — اہل ایمان کے مولا ہوئی پایا یہ مقام
اسمین کچھ شک نہیں تسلیم و رضا یہ ہی بہی — صاحبو — دیکھو تو حضرت ثانی کا یہ ہے قول تمام
بعد احمد ہوئے یہ حرص صحابہ کو مگر — پیچھے ہو خفق نعال ورہوں آگے اعلام
حرص غالب ہوئی اور عود کیا سو خلاف — کہ بہلا بیٹھی نبی اور خدا کے احکام
مست کاسات ہوا نے کیا اونکو ایسا — کہ پس پشت دے ڈال رضا کی وہ کلام
دولت دین کو کہو کر لیا دنیا کو خرید — کیا بُری شے تے جو لئے ہاتھ سے دیکر اسلام

انتہی حاصل عبارات غزالی

مضمون دیگر ثابت از روضۃ الصفا وغیرہ

حکم حضرت نے دیا بیٹھیں علی خیمہ میں | اور صحابہ میں سے ہر ایک ہی جاکے سلام
اسطرح دیچکے جب سارے مبارکبادی | اپنے ازواج کو بھیجا یہ پیمبر نے پیام
تہنیت تم بھی دو سب جاکے علی کو اسپر | کہ کیا بعد میرے اسکو ہے خالق نے امام
ایسی تاکیدیں کین حضرت نے کہ اس سے بڑھکر | اور کیا ہوتا امامت کے لئے استحکام

اشعار حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

اور واضح ہو کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ جو کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کے صحابی اور مداح اور آنحضرت کے شاعر تھے اونہوں نے بحکم جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ الاطیاب اس واقعہ کو نظم کیا ہے اور قصیدہ غرا بمدح جناب علی مرتضے تصنیف کرکے اوسی وقت جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ کے سامنے پڑھا ہے اوس قصیدہ میں اونہوں نے تصریح کردی ہے کہ مراد اس حدیث شریف سے امامت بلافصل جناب امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام کی ہے چند شعر اس قصیدہ غرا میں سے یہ ہیں۔

يناديهم يوم الغدير نبيهم | بخم فاسمع بالنبي مناديا
وقال فمن مولاكم ووليكم | فقالوا ولم يبدوا هناك التعاميا
الهك مولانا وانت ولينا | ولم تلق منا في الولاية عاصيا

فقال له قم یا علی فاننی	رضیتک من بعدی اماماً وهادیا
فمن کنت مولاه فهذا ولیه	فکونوا له انصار صدق موالیا
هناک دعا اللهم وال ولیه	وکن للذی عاد علیاً معادیا

پس مخفی نرہے کہ حافظ ابو بکر احمد بن موسیٰ بن مردویہ الاصفہانی اور ابونعیم احمد عبد اللہ الاصفہانی اور موفق بن احمد بن ابی سعید اسحاق ابو المؤید المعروف باخطب خوارزم اور ابو الفتح محمد بن علی بن ابراہیم النطنزی اور شمس الدین ابو المظفر یوسف بن قزعلی سبط ابن الجوزی۔ اور ابو عبد اللہ محمد بن یوسف الکنجی اور ابراہیم بن محمد بن المؤید الحموینی او عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی وغیرہ علماء محدثین اہل سنت نے یہ اشعار حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے اپنی کتابوں میں درج فرمائے ہیں اور نیز ان حضرات محدثین جلیل الاخطار واساطین عالی تبار ومحققین کبار نے بصراحت تمام تحریر فرمایا ہے کہ یہ اشعار حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے باجازت وحکم جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تصنیف کرکے مجمع عام میں سب کے سامنے پڑھی۔ دیکھو مجلد دوم حدیث غدیر۔ پس اے حضرات ناظرین انصاف سے سوچو کہ حسان بن ثابت کے اس شعر سے بالخصوص صراحۃ جو ثابت ہوتا ہے۔ شعر

فقال له قم یا علی فاننی	رضیتک من بعدی اماماً وهادیا

اس سے بڑھکر تصریح اور نص کیا ہو سکتی ہے اس سے صاف صاف عیان اور ظاہر ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خم غدیر میں جناب امیر المومنین علیہ السلام کو بعد اپنے اپنا جانشین اور خلیفہ اور خلافت

کے لیئے امام اور ہادی مقرر و معین فرمایا ہے اس شعر میں ایسے صاف طور پر تصریح ہے کہ بعد اس کے کسی قسم کا شبہہ اور شک باقی نہیں رہ سکتا۔ اور یہہ بھی ظاہر ہے کہ حسان بن ثابت جو کہ عرب اور اہل زبان بلکہ فصحاء عرب میں منتخب اور اعلا درجے کے شاعر و زباندان تھے اونہون نے مولی کے معنی اس حدیث شریف میں ہادی اور امام کے سمجھے ہیں اب ہماری عقل حیران ہے کہ منکرین ہندوستان میں پیدا ہو کر صرف دہلی ہی کی چار دیواری میں ساری عمر رہکر حسان بن ثابت کے برابر عربی کی زباندان کیونکر ہو گی۔

تقریر در باب معنی مولی

واضح ہو کہ مولی کے معنی اولی بالتصرف کے عرب میں شایع اور مشہور در السنۂ خواص و عوام پر مذکور ہیں جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ مجلد دویم حدیث غدیر کے صفحہ ۲۴۶ میں فرماتے ہیں کہ کسی نے اہل عربیت میں سے یہ نہیں کہا کہ مولے بمعنی اولی نہیں آتا مولی بمعنی اولی سے انکار کرنا بعینہ ایسا ہے کہ کوئی کہے کہ عربی زبان میں قول کے معنی کہنے کے نہیں ہیں پھر جناب ممدوح مرحوم نے اون علماء و محدثین کے نام تحریر فرمائے ہیں جنہون نے مولی کے معنی اولے لکھے ہیں وہ بیالیس عالم ہیں پھر اون بیالیس عالموں کی کتابون کی عبارتین اس امر کی تصدیق کیواسطے نقل فرمائی ہیں اور صفحہ ۲۴۶ سے صفحہ ۲۷۵ تک اس دعوے کو مدلل اور مبرہن کیا ہے یہان تک کہ صفحہ ۳۴۸ و صفحہ ۳۴۹ میں یہ امر ثابت کر دیا ہے کہ حضرات شیخین یعنی حضرت

ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی اس حدیث شریف میں مولے کے معنی
اولیٰ ہی سمجھے ہیں دیکھو مجلد دویم حدیث غدیر یعنی حصہ سوم حضرات ناظرین مجکو
اس مقام پر پہونچکر اپنی ایک سرگذشت یاد آگئی۔ اوس کا عرض کرنا خالی از
لطف نہوگا۔ سنہ ۱۲۹۶ھ میں جب یہ احقر الانام ہائی اسکول گجرات پنجاب مین مدرس
اول عربی اور فارسی کے لئے مقرر تھا تو اُن ایام میں وہان کے حضرات احناف
واہل حدیث اکثر آپسمین مسائل جزیہ فروعیہ میں بحث و مباحثہ کیا کرتے تھے اور
اکثر اوقات ہر دو فریق اپنی بحث مین مجکو حکم مقرر کرتے تھے چنانچہ کئی دفعہ اس
ہیچمدان نے اون دو فریق مین محاکمہ تحریراً و تقریراً کیا ایک روز میرے ہی مکان
پر جلسہ مباحثہ قرار پایا اور دونو فریق جمع ہوئے اور مجھے جانبین نے اپنی اپنی
طرف سے منصف مان لیا بعد ختم ہونے بحث کے جب مولوی فخر الدین صاحب
سرگروہ حضرات احناف مع اپنے گروہ کے تشریف لیگئے اور مولوی شیخ محمد صاحب
سرگروہ اہل حدیث شاگرد رشید مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی کے مع اپنے
گروہ و تلامذہ کے میرے پاس بیٹھے تھے مین نے اون سے عرض کیا کہ آپکے
ہاں کی تو بحث ختم ہوچکی آئیے اب ہم اور آپ بحث کرین اونہون نے فرمایا
کس مسئلہ مین میں نے عرض کیا جس مسئلہ میں آپ چاہیں اونہون نے کہا
کہ اچھا آپ امامت جناب علی مرتضےٰ علیہ السلام کی بہ نص صریح ثابت کردین مینے
حدیث من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ الخ پڑہی اونہون نے فرمایا
بیشک یہ حدیث صحیح اور متواتر ہے ہم اسکو تسلیم کرتے ہیں لیکن مولے کے معنی
اولے بالتصرف و مالک کے ثابت کردیجئے تو ابھی میں شیعہ ہوتا ہون

اور اپنے مذہب سے ابھی دست بردار ہوتا ہوں میں نے کہا کہ پہلے آپ ایک عالم کے قول کو معین کریں جو آپ کے نزدیک مسلم الثبوت ہو پس اُس عالم کا نام لیجیے اور مقرر فرمائیے کہ ہم فلان عالم و محدث کے قول کو قبول کرینگے تا کہ ایسا نہو کہ جس عالم و محدث کا قول مین اپنے دعوے کی تصدیق میں پیش کروں آپ کہدیں کہ ہم اُنکا قول نہین مانتے۔ اونہون نے کہا کہ اسماعیل بخاری کے قول کو ہم تسلیم کرینگے مین نے فوراً مجلد دوم حدیث غدیر میں سے صفحہ ۳۶۶ نکال کر اون کے سامنے پیش کیا جب مولوی صاحب موصوف نے یہ عبارت پڑہی قال البخاری فی صحیحہ فی کتاب التفسیر باب قولہ ولکل جعلنا موالی مما ترک الولدان والاقربون الایہ وقال معمر موالی اولیاء و سائتہ عاقدت ایمانکم ھو مولی الیمین و ھو الخلیف والمولی ایضا ابن العم والمنعم المعتق والمولی المعتق والمولی الملیک[۱] والمولی مولی فی الدین۔ تو رنگ اون کے چہرہ کا بالکل اوڑ گیا اور متغیر ہو گیا اور ایسے مبہوت ہوے کہ کچھ جواب نہ دیسکتے تھے بلکہ دو گھنٹہ تک ایک عجیب حالت مین رہے گویا مبہوت و مسکوت تھے مطلق نہ بولتے تھے آخر کار کہا کہ اب نماز عصر پڑھنا چاہتا ہون مین نے کہا یہان جماعت کراؤ اور نماز پڑہو خلاصہ یہ ہے کہ مولوی صاحب موصوف نماز سے فارغ ہو کر بمنت و سماجت ہم سے رخصت ہوے اگرچہ ظاہر میں مولوی صاحب

---

[۱] یعنی مالک، والی متصرف ۱۲ زائر

ممدوح نے اپنے مذہب کو جیسا کہ وعدہ کیا تھا اوس وعدہ کے موافق ترک تو
نہ کیا لیکن اوس دن سے اونکو مجھسے ایک گونہ دلی الفت ہوگئی یہانتک اونہوں
نے پھر اپنی وعظ مین لوگوں کو میرے وعظ میں شامل ہونے کی ترغیب دی
اور کہا کہ اوس کے وعظ اور مجالس میں جایا کرو جو کچھہ وہ فضائل اہل بیت
بیان کرتا ہے وہ ہماری کتابوں سے بیان کرتا ہے اور اوس کے وعظ کا
سننا نہایت ثواب ہے اس بنا پر ۱۲۹۹ھ کی محرم کی مجالس مین اکثر لوگ اہل حدیث
واحناف شہر کے میرے وعظ سننے کے لئے جمع ہوتے رہے یہانتک اسی
محرم میں چند لوگ مستبصر بھی ہوئے فالحمد للہ علی ذلک پھر جناب آیۃ
اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ نے حدیث غدیر مین بجائے لفظ مولی لفظ
ولی وارد ہونے کے دلائل بہت سے تحریر کئے ہیں۔ پھر جناب ممدوح مرحوم
نے مجلد دوم حدیث غدیر کے صفحہ ۲۶۹ میں اہل سنت کے بائیس ۲۲ محدثین
وعلماء متقدمین کے نام لکھے ہیں جنہوں نے واقعہ غدیر خم میں ایہ یا ایہا الرسول
بلغ ما انزل الیک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ کا نازل ہونا اپنی
اپنی کتابوں مین مندرج کیا ہے پھر اون سب علماء کی عبارتین نقل فرمائی ہیں
پھر ثبوت اس امر کا تحریر فرمایا ہے کہ جب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
عہد باندھ چکے اور مولائیت امیر المومنین علیہ السلام کی بیان فرما چکے تو اوسوقت
آیہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا

---

[1] حدیث غدیر مین بجای لفظ مولی لفظ ولی کا ورود۔ [2] واقعہ غدیر خم مین آیہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل
الیک کا نازل ہونا۔ [3] امیر المومنین علیہ السلام کو خلیفہ کرنیکے بعد آیہ الیوم اکملت لکم دینکم کا نازل ہونا

نازل ہوئی اس امر کا ثبوت صفحہ ۵۷۴ تک کیا ہے پھر دلیل سوم میں اشعار حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے صفحہ ۵۹۰ تک بدلائل ثابت و مبرہن کیے ہیں اور دلیل چہارم میں یہ اشعار قیس بن سعد بن عبادہ کے (جو اصحاب کبار میں سے ہیں) یوں تحریر فرمائی ہیں۔ کہ علامہ ابو المظفر یوسف بن قزعلی جن کو رشید الدینخان صاحب دہلوی نے اپنے ایضاح میں ائمہ دین و قدمائے معتمدین اہل سنت میں سے مانا ہے تذکرہ خواص الامہ میں لکھتے ہیں قال قیس بن سعد بن عبادہ الانصاری وانشدھا بین یدی علی بصفین۔ قلت لما بغی العدو علینا۔ حسبنا ربنا ونعم الوکیل و علیٌ امامنا و امام لسوانا اتیٰ بہ التنزیل۔ یوم قال النبی من کنت مولاہ فھذا مولاہ خطبٌ جلیلٌ۔ انما قالہ النبی علی الامۃ۔ حتم ما فیہ قالٌ وقیلٌ۔

پس ان اشعار متانت آثار سے ظاہر و آشکار ہو گیا کہ حدیث غدیر سے امامت اور امارت جناب حیدر کرّار کی مراد ہے ماحصل ان اشعار کا یہ ہے کہ قیس بن سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امیر المومنین اوس کے اور سوائے اوس کے سب کے امام ہیں۔ اور قرآن شریف میں اس جناب کی امامت کا حکم نازل ہوا ہے جبدن جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے حدیث من کنت مولاہ ارشاد فرمائی تھی اور یہ ارشاد ہدایت بنیاد جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ کا بہت بڑا عظیم الشان امر ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ نے کل امت پر علی علیہ السلام کا امام ہونا مقرر فرمایا ہے۔ انتہیٰ

[1] اشعار قیس بن سعد بن عبادہ۔

بعضهم اولی ببعض فی کتاب الله ملایم این حدیث ست والله اعلم۔

اشعار

فویل ثم ویل ثم ویل — لمن یلقی الاله غدا بظلمی
وویل ثم ویل ثم ویل — لجاحد طاعتی ومرید هضمی
وویل للذی یشقی سفاها — یرید عداوتی من غیر جرمی

یعنی چیزے از حق کسے کم کردن وجرم گناه می فرماید پس واے پس ولے مرا انکار کننده فرمانبرداری مرا وخواهنده کم کردن حق مرا وولے مر آنکس را که بدبخت شود از بیخردی خواهد دشمنی مرا بے گناه۔ اشعار

هر آنکه نگشت واقف از حال نبی — یکرنگ نه شد ز جهل با آل نبی
گر فضل علی خود نتوانی دانست — باید که کنی فهم ز اقوال نبی

حکایت

امام علی بن احمد واحدی از ابو هریره روایت کند که مرتضی علی این ابیات را در حضور امیر المومنین ابوبکر و عثمان و طلحه و زبیر و فضل بن عباس و عمار و عبدالرحمن و ابوذر و مقداد و سلمان و عبدالله بن مسعود رضی الله عنهم فرموده

تقریر جناب آیة الله فی العالمین بعد نقل اشعار جناب امیر المومنین علیه السلام

متعجب نماند که این اشعار اعجاز آثار امام ابرار علیه الآف سلام الملک الغفار علاوه

برانکہ دلالت دارد برینکہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم در واقعہ
غدیر خم حضرت امیر المومنین علیہ السلام را امام انام گردانیدہ بوجوہ دیگر نیز دلالت
صریحہ دارد بر امامت وخلافت آن حضرت۔ اول آنکہ آنحضرت بقول خود لقد
علم الاناس الخ تصریح صحیح بثبوت افضلیت ذات قدسی صفات فرمودہ چہ
فاضل بودن سہم آنجناب از اسلام بر ہر سہم دلیل قاطع افضلیت ذات معجز
سمات ست ودافع ہر ریب ووہم کما لا یخفے علی من لہ ادنی قسطاً
من الادراک والفہم دوم آنکہ قول آن حضرت وانی قائدٌ للناس
طراً الخ دلالت واضحہ دارد برانکہ آنحضرت سبب اسلام جمیع مردم از عرب
وعجم بودہ وظاہرست کہ ہرگاہ آنحضرت سبب اسلام جمیع مسلمین عرب وعجم باشد
افضلیت آنحضرت از ہمہ کس کالشمس فی رابعۃ النہار متحقق وثابت خواہد
شد وخرافات وتعصبات واختراعات متعصبین ومخالفین در خلق محامد ومدائح
محیرہ عقول برائے اغیار باطل ومضمحل خواہد گردید۔ سوم آنکہ اختصاص آنحضرت
بقتل صنادید ورؤساء کفار واستیصال جماعت کبار این اشرار کہ از قول آنحضرت
وقاتل کل صندید الخ ہویدا وآشکارست نیز دلیل قاطع بر افضلیت آنحضرت است
چہ از عمدہ اسباب استحکام دین مبین قتل کفار ومعاندین ست فلا یستراب
فی ذلک الا من عقلہ افین ودینہ غبین متین وقد استہوتہ الشیاطین
فہو کالہیما بمغبث من السمین چہارم آنکہ قول آنحضرت شعر

وفی القرآن الزمہم ولائی	واوجب طاعتی فرضاً بعزم

دلالت صریحہ دارد برآنکہ حق تعالی ولا واتباع وانقیاد آنحضرت را در قرآن شریف

بالقطع فرض و واجب فرموده پس ثابت شد کہ آنحضرت بنص قرآن شریف واجب الاطاعۃ ولازم الاتباع ست پس امامت وخلافت آنحضرت بہ نص قرآن شریف ثابت شد چہ ہر کہ واجب الاطاعت ست امامست چنانچہ خود شاہ صاحب درہمین باب کما سبق فرمودہ اند وہر کہ واجب الاطاعۃ بود امام ست انتہی۔ پنجم آنکہ قول آنحضرت من منکم بیادلی الخ صریحست در آنکہ کسی از اصحاب مساوی و معادل و مشابہ و مماثل آنحضرت در سہم واسلام و سابقہ و رحم نبود وکل ذلک دلیل الافضلیۃ والارجحیۃ کما ھو متیقن عند من لہ ادنی بصیرۃ فی المعبۃ۔ و چون بروایت واحدے ثابت شد کہ این اشعار را جناب امیر المومنین علیہ السلام بحضور ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ و امثال شان فرمودہ بطلان مزعوم اہل سنت کہ جناب امیر المومنین ع بحدیث غدیر استدلال واحتجاج برامامت خود نفرمودہ بکمال وضوح وظہور رسید وظاہر ولائح گردید کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام حضرات ثلاثہ وامثال ایشان را باثبات امامت خود بر ایشان وغیر ایشان از حدیث مفحم ومحجوج ساختہ مقام شبہہ وارتیاب برائے منکرین وجاحدین نگزاشتہ۔ انتہی کلامہ اعلی اللہ مقامہ اس عبارت کے بعد جناب مرحوم نے میر حسین میبذی کی توثیق تحریر فرمائی ہے

خلاصہ دلیل ششم از جملہ دلائل حدیث غدیر مندرجہ عبقات الانوار

مجلد دوم حصہ چہارم کے صفحہ اول پہ دلیل ششم میں جناب مرحوم نے اس امر

کو ثابت کرنا شروع کیا ہے کہ آیہ سال سائل بعذاب واقع للکافرین لیس لہ دافع حارث بن نعمان فہری کے حق میں نازل ہوئی ہے کیونکہ اوسنے مولای مومنین سید الوصیین علی بن ابی طالب علیہ السلام کی مولایت سے کراہت ظاہر کرکے خود معذب ہونے کی درخواست خداوند قہار سے کی اور معذب ہوا پس یہ امر اسپر دلیل قاطع وبرہان ساطع ہے کہ جناب سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ الطاہرین نے بحکم جناب رب العلمین اس حدیث شریف کے ارشاد سے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو اپنا خلیفہ اور جانشین بالحتم والیقین مقرر ومعین فرمایا ہے اور نزول آیہ سال سائل بعذاب واقع الخ کا حارث بن نعمان فہری کے حق میں اٹھارہ عالم ومحدث اہل سنت کے اپنی اپنی کتابوں میں روایت کرتے ہیں جناب مرحوم نے حصہ چہارم کے صفحہ اول سے صفحہ ۴۴ تک اون کل روایات کو مع دلائل وبراہین ومدائح محدثین مذکورین تحریر فرمایا ہے ایک روایت اون میں سے یہ احقر الانام بھی اس رسالہ میں درج کرتا ہے تاکہ اس رسالہ میں بھی یہ دعوی مدلل ہو جائے پس واضح ہو کہ ابو اسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی اپنی تفسیر مسمے بالکشف والبیان عن تفسیر القرآن میں لکھتے ہیں سئل سفیان بن عیینہ عن قول اللہ عز وجل سال سائل فیمن نزلت فقال لقد سالتنی عن مسالۃ ما سالنی عنہا احد قبلک حدثنی ابی عن جعفر بن محمد عن آبایہ لما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغدیر خم نادی الناس فاجتمعوا فاخذ بید علی بن ابی طالب فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ فشاع ذلک وطار فی البلاد فبلغ

کچھ قیل وقال کی گنجایش نہیں ہے ان اشعار سے استدلال کرنے کے بعد قیس بن سعد بن عبادہ کی توثیق اور مدح ابن عبدالبر کی استیعاب اور ابن اثیر جزری کی اسد الغابہ اور ابن حجر عسقلانی کے اصابہ فی تمیز الصحابہ سے تحریر فرمائی ہے۔

اشعار جناب امیر المومنین علیہ السلام کے مع اُس شرح کے جو میبذی نے کی ہے

پھر فرماتے ہیں دلیل نہم از دلائل واضحہ و براہین لائحہ بر ارادہ امامت و خلافت از حدیث غدیر آن ست کہ خود جناب امیر المومنین علیہ السلام تصریح فرمودہ بانکہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آن حضرت را امام گردانیدہ و باین معنی بغدیر خم خبر دادہ۔ اس کے بعد ملا حسین میبذی کی وہ عبارت جناب آیۃ اللہ فی العالمین مرحوم نے نقل فرمائی ہے جس میں اونہوں نے جناب امیر المومنین علیہ السلام کے دیوان کی تعریف و توصیف کی ہے پھر حضرت کے یہ اشعار نقل کیے ہیں۔ اشعار

لقد علم الاناس بان سہمی	من الاسلام یفضل کل سہمی
واحمد النبی اخی وصہری	علیہ اللہ صلے وابن عمی
دانی قائد للناس طراً	الی الاسلام من عرب و عجم
وقاتل کل صند یبا سہلبی	وجبار من الکفار ضخم

وفی القرآن الزامهم ولائی — واوجب طاعتی فرضاً بعزم
کما هارون من موسی اخوه — کذلک انا اخوه وذاک اسمی
لذلک اقامنی لهم اماماً — واخبرهم به بغدیر خم
فمن منکم یعادلنی بسهمی — واسلامی وسابقتی ورحمی
فویل ثم ویل ثم ویل — لمن یلقی الاله غداً بظلمی
وویل ثم ویل ثم ویل — لجاحد طاعتی ومرید هضمی
وویل للذی یشقی سفاهاً — یرید عداوتی من غیر جرمی

پھر فرماتے ہیں - ازین اشعار کرامت شعار بکمال صراحت واضح وظاہرست کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام بعد بیان افضلیت خود وبیان سوق آنجناب جمیع مردم را بسوے اسلام وثبوت ایجاب طاعت واتباع آنحضرت در قرآن شریف بقول خود ولذاک اقامنی الخ مبین فرمودہ کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنحضرت را در روز غدیر امام وپیشواے خلق ساختہ ومردم را باین معنی خبر دادہ الخ پھر جناب آیۃ اللہ فی العٰلمین فرماتے ہیں میر حسین میبذی در فواتح بشرح این اشعار گفتہ مباہات بقرابت نبی ومفاخرت بر مردم اجنبی -

اشعار

لقد علم الاناس بان سهمی — من الاسلام یفضل کل سهم
واحمد النبی اخی وصهری — علیه الله صلی وابن عمی
وانی قائد للناس طراً — الی الاسلام من عرب وعجم
وقاتل کل صندید رئیس — وجبار من الکفار ضخم

صهرایل سازنت والعرب بالضم خلاف العجم والعرب واحد
مثل العجم والعجم وصندید بکسر بهتر وضخم بزرگ ودر بعض
نسخ بیا من الکفار ست الاسلام می فرماید هر آئینه بحقیقت وانند مردم
که بخش من از اسلام افزون می آید بهر بخشی و احمد پیغمبر برادر من و پدر زن منست
برو خدا درود فرستاد و پسر برادر پدر من ست و بدرستیکه من کشنده ام مردم
را همه بسوی اسلام از عرب و عجم و کشنده بهتر سردارم و سرکش از کافران بزرگ

از خلق جهان پایهٔ من بیشتر ست — در علم و عمل مایهٔ من بیشتر است
جاهل که ز بخت بد بگیرد خویشش — در دیدهٔ او خنجر من نیشتر است
وفی القرآن الزمهم ولائی — واوجب طاعتی فرضا بعزم
کما هارون من موسی اخوه — کذاک انا اخوه وذاک اسمی
لذاک اقامنی لهم اماما — واخبرهم به بغدیر خم
فمن منکم یعادلنی بسهمی — واسلامی وسابقتی ورحمی

امامت پیشوایی - و امام پیشوا و غدیر آب گیر در دشت - و خم بضم موضعی ست
میان مکه و مدینه بجحفه بتقدیم جیم مضمومه که میقات اهل شام است
و معادله با چیزی برابر آمدن و یقال له سابقة فی هذا الامر اذا سبق
الناس الیه و در بعضی نسخ بجای بعزم بزعمهم می فرماید - در قرآن لازم گردانید
ایشان را دوستی من و واجب کرد فرمانبرداری مرا فرض یال بکار نهادن -
چنانچه هارون از موسی برادر او بود همچنین من برادرم و این نام من ست برای
آن به پایه داشت مرا برای ایشان پیشوا و خبر داد ایشان را بآن غدیر

خم پس کیست از شما که برابر باشد مرا بخشش من واسلام من و پیشی من و خویشی
من - ای مهر تو بر تمام عالم شده قرض در ذمه همت ست احسان تو قرض بے مهر
تو حق نمی کند هیچ قبول روزے که رسد نامهٔ اعمال بعرض **حکایت**
امام احمد از براء بن عازب و زید بن ارقم روایت کند که چون حضرت مقدس نبوی
صلوٰة الله وسلامه علیه در وقت مراجعت از حج بغدیر خم نزول فرمود دست
مرتضی علی را بگرفت و گفت الستم تعلمون انی اولی بالمومنین من
انفسهم گفتند آری فرمود الستم تعلمون انی اولی بکل مومن من نفسه
گفتند آری گفت اللهم من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من
والاه وعاد من عاداه پس عمر او را دید و گفت هنیئاً یا ابن طالب اصبحت
وامسیت مولی کل مومن ومومنة - وثعلبی روایت کند که پیغمبر این سخن
بعد از ان فرمود که یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم
تفعل فما بلغت رسالته نازل شد و پیشتر ازین ایه ولیکم الله ورسوله
والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوٰة ویوتون الزکوٰة وهم راکعون
نازل شده بود در شان امیر المومنین علی رضی الله عنه در وقتی که در نماز خاتم
خود را بسائل داده بود چنانچه مفسران همه برین اتفاق دارند و حضرت نبی صلی الله
علیه وآله وسلم مضمون آنرا بامت نرسانیده بود چون حضرت نبی صلی الله علیه وآله
وسلم از حجة الوداع بازگشته بموضع غدیر خم رسید یا ایها الرسول بلغ ما انزل
الیک من ربک فان لم تفعل فما بلغت رسالته نازل شد و بر اهل توفیق پوشیده
نیست که آیه النبی اولی بالمومنین من انفسهم وازواجه امهاتهم والوالارحام

ذلك الحارث بن النعمان الفهری فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ناقة حتی اتی الابطح فنزل عن ناقته فاناخها وعقلها ثم اتی النبی صلی الله علیه وسلم وهو فی ملاء من اصحابه فقال یا محمد امرتنا عن الله ان نشهد ان لا اله الا الله وانك رسول الله فقبلناه منك وامرتنا ان نصلی خمسا فقبلناه منك وامرتنا بالزکوة فقبلناه منك وامرتنا ان نصوم شهر رمضان فقبلناه منك وامرتنا بالحج فقبلناه ثم لم ترض بهذا حتی رفعت بضبعی ابن عمك ففضلته علینا وقلت من کنت مولاه فعلی مولاه فهذا شئ منك ام من الله عز وجل فقال صلی الله علیه وسلم والذی لا اله الا هو ان هذا من الله فولی الحارث بن النعمان یرید راحلته وهو یقول اللهم ان کان ما یقول محمد حقا فامطر علینا حجارة من السماء او ائتنا بعذاب الیم فما وصل الیها حتی رماه الله بحجر فسقط علی هامته وخرج من دبره فقتله وانزل الله عز وجل سال سائل بعذاب واقع للکافرین لیس له دافع۔ ترجمہ

اس روایت کا احقر الانام کے قصیدہ غدیریہ سے جو آگے چلکر وارد کیا جائے گا منکشف ہو جائے گا۔ مخفی نرہے کہ ابن تیمیہ نے اپنے بے سمجھے اور لاعلمی یا تعصب وہٹ دھرمی سے اس روایت پر چند اعتراض کئے ہیں جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ وارضاہ نے ابن تیمیہ کے اعتراضات نقل فرماکر پہلے توثیق ثعلبی کی لکھی ہے اور اوس کی تفسیر کا اہل سنت کے نزدیک معتمد ہونا بڑے زور شور سے ثابت کیا ہے پھر سفیان بن عیینہ مفسر ومحدث کے (جواس

روایت کے راوی ہیں) توثیق بابلغ وجوہ کی ہے اوس کے بعد ابن تیمیہ کے اعتراضات کے جوابات دندان شکن ارشاد فرمائے ہیں یہانتک کہ ایک ایک اعتراض کے کئی کئی جواب مسکت تحریر فرمائے ہیں اور یہ ہر ثابت اور روشن کردیا ہے کہ ابن تیمیہ کے اعتراضات بے سمجھے اور لاعلمی کی وجہ سے یا عداوت اور تعصب کی راہ سے ہیں پس قدرے قلیل اون اجوبہ مسکتہ میں سے مع اعتراضات مذکورہ یہاں وارد کرتا ہوں تاکہ ناظرین کی تسلی ہوجائے۔ جو صاحب کل جوابات مذکورہ کو دیکھنا چاہیں وہ حدیث غدیر کی مجلد سوم حصہ چہارم میں ملاحظہ فرمائیں۔

جوابات اعتراضات ابن تیمیہ بروایت تعذیب حارث بن نعمان فہری

پس واضح ہو کہ ابن تیمیہ کا پہلا اعتراض یہ ہے کہ اس روایت میں ابطح کا ذکر ہے اور ابطح خاص مکہ میں ہے اور جناب امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت کے بیان کرنے کا واقعہ ۱۸ ذالحجۃ الحرام سنہ حجۃ الوداع کو بمقام غدیر خم واقع ہوا ہے اور اس واقعہ کے بعد جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں تشریف نہیں لیگئے۔ جواب اس اعتراض کا یہ ہے کہ ابن تیمیہ ابطح کے معنی نہیں سمجھا دیکھو ابونصر جوہری صحاح میں لکھتا ہے الابطح مسیل واسع فیہ دقاق الحصے والجمع الاباطح والبطاح ایضاً غیر قیاس قال الاصمعی

بطاح بطح کما یقال عوام وعوم حکاہ ابو عبیدہ والبطیحۃ والبطحا
مثل الابطح ومنہ بطحاء مکہ یعنی ابطح سیل وادی فراخ کو کہتے ہیں جس میں
باریک باریک سنگریزہ ہوں اور جمع اوس کے اباطح اور بطاح علی غیر قیاس
ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ابطح اور بطحا کسی جگہہ معین کا نام نہیں ہے بلکہ ہر ایک سیل
وادی یعنی خشک ندی کو ابطح و بطحا کہتے ہیں جہاں سنگریزہ باریک باریک ہوں
مقولہ زائر جب مینہ برسے تو اس میں پانی آجائے ورنہ خشک ندی پڑی رہی
جیساکہ ضلع شاہپور علاقہ باٹودی کے متصل سیل وادی مسمّی بصاجی موجود
ہے جو کہ ساہبر کی طرف سے آتی ہے اور علی ہذا القیاس ہزاروں جگہہ پر سیل
وادی موجود ہے اون ہر ایک کو ابطح اور بطحا کہہ سکتے ہیں۔ یہ لفظ مکہ ہی کے سیل
وادی کے لیئے خاص نہیں ہے مدینہ کے قریب میں شام کی جانب کو بھی سیل
وادی موجود ہے اوسکو بھی ابطح کہتے ہیں اور مکہ کو ابطح اسی واسطے کہتے ہیں کہ
وہاں سیل وادی ہے ورنہ ابطح کا لفظ اعلام شخصیہ میں سے نہیں ہے یہ لفظ اسم جنس ہے
جہاں سیل وادی پائی جائیگی اوسی کو ابطح کہیں گے پس حضرات ناظرین اس بنا پر
موضع شاہپور و کوٹ قاسم وغیرہ دیہات و قصبات کو بھی ابطح کہہ سکتے ہیں جہاں
جہاں صاجی ندی گزری ہے قاموس وصراح ومجمع البحرین وشرح دیوان ابن
فارض وشرح قصیدہ بردہ۔ وشرح مختصر تلخیص المعانی وتاریخ یمینی[1] وشروح سبعہ معلقہ

[1] تاریخ یمینی مطبوعہ مطبع محمدی واقع لاہور کے صفحہ ۲۰ پر یہ عبارت خود اس حقیر نے دیکھی ہے
ملاحظہ فرمائے قولہ فاتفق عند اقتحامہ تلک البلاد یا مران سقطت تلوجہم لم یعہد قبلہا مثلہا
فسدت مخارق تلک الجبال وسوت بین الاباطح والتلال الی اخرہ ۱۲ حقیر عفی عنہ

وغیرہ کتب سے جناب مرحوم نے یہ امر ثابت کر دیا ہے کہ ابطح خاص مکہ کا نام نہیں
بلکہ اسم جنس ہے اور ملا حسین میبذی کی تحریر سے یہ امر ثابت کیا ہے کہ ابطح مدینہ
منورہ مین بھی ہے جسکو وادی عقیق بھی کہتے ہیں۔ اور نیز بدلائل متعددہ ثابت و
مبرہن کر دیا ہے کہ ابطح جناب امام حسین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ کے مقتل اور مشہد
کو بھی کہتے ہیں حالانکہ اوس جناب کا مشہد عراق میں ہے اور مکہ سے بہت دور
ہے اس سے ظاہر و آشکار ہوا کہ ابطح کا لفظ خاص مکہ ہی کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ
عام ہے پس اعتراض مذکور بالکلیہ دور بلکہ ہبا منثور ہو گیا۔ ابن تیمیہ کا دوسرا اعتراض
یہ ہے کہ سورہ سأل سائل مکی ہے۔ اس اعتراض کے جواب میں جناب آیۃ اللہ
فی العلمین رضی اللہ عنہ نے تفاسیر و کتب اہل سنت سے بہت سی آیات کا
مکرر وسہ کرنا نازل ہونا ثابت کر دیا ہے مثل سورۂ نحل کے اخیر کی آیتیں پہلے تو
مکہ میں قبل از ہجرت نازل ہوئیں پھر جنگ احد میں بعد از ہجرت پھر فتح مکہ کے بعد
نازل ہوئیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ یہ جو ابن تیمیہ نے گمان کیا ہے کہ یہ روایت صحیحہ
اس وجہ سے غلط ہے کہ آیۃ اللھم ان کان ھذا ھو الحق من عندک الخ تو
پہلے نازل ہو چکی تھی یہ اوسکا گمان اسلئے غلط ہے کہ اس روایت میں اس آیت کے
نزول کا ہرگز ذکر نہیں اس روایت میں صرف اسی قدر مضمون مذکور ہے کہ جب حارث
بن نعمان فہری نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا کہ اوس جناب نے
خداوند تعالیٰ کی قسم کھا کر فرمایا کہ یہ امر من عند اللہ ہے تو اوس نے منتقم حقیقی کی طرف
خطاب کر کے کہا کہ الٰہی اگر محمد سچ کہتا ہے تو ہمارے اوپر آسمان سے پتھر برسا یا ہمکو عذاب
دردناک میں مبتلا کر تو حارث نے بہ تقلید دیگر کفار کے یہ کلمہ زبان سے کہا جیسا کہ پہلے

کفار نے کہا تھا اللھم ان کان ھذا ھو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ
من السماء او ائتنا بعذاب الیم اس سے یہ ہرگز لازم نہیں آتا کہ یہ آیت واذا
قالوا اللھم ان کان ھذا ھو الحق الخ اس واقعہ میں نازل ہوئی ہے اور
اگر اس روایت میں اس آیت کے نازل ہونے کا ذکر بھی ہوتا تو بھی یہ امر اس روایت
کے تکذیب پر دلالت نہیں کرسکتا تھا کیونکہ بہت سی آیات کا مکرر نازل ہونا حضرات
اہل سنت کے نزدیک ثابت و تحقق ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا اگر اس امر
کو حضرات اہل سنت قبول نہ کرینگے تو بہت سی روایات اون کی جھوٹی ہو جاوینگی
اور ایسے اعتراضات وارد ہونگے کہ اون سے پیچھا چھڑانا مشکل پڑیگا چوتھا اعتراض
ابن تیمیہ کا یہ ہے کہ حق تعالی نے اہل مکہ پر بسبب اس کے کہ جناب رسول خدا
اون میں تھے عذاب نازل نہیں کیا باوجود اس کے کہ اونھوں نے عذاب کا سوال
کیا تھا جواب اس کا یہ ہے کہ ما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم علی الاطلاق
نفی تعذیب پر دلالت نہیں کرتا کیونکہ قرآن اور حدیث سے کفار پر عذاب کا واقع ہونا
ثابت ہے اسی آیت کے بعد جناب حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے وما لھم الا یعذبھم
اللہ وھم یصدون عن المسجد الحرام وما کان صلوتھم عند البیت
الا مکاء وتصدیۃ فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون یہ آیت جو کہ ساتھ ہے
ما کان اللہ لیعذبھم کے ہے واضح طور پر دلالت کرتی ہے کہ کفار کو عذاب دیا
گیا اگر آیت اول میں مطلقا تعذیب کی نفی ہوتی تو دونوں آیتوں میں تناقض لازم آتا۔ دیکھو
رازی تفسیر کبیر میں کہتا ہے۔ قال تعالی وما لھم الا یعذبھم اللہ۔ واعلم
انہ تعالی بین فی الایۃ الاولی انہ لا یعذبھم ما دام الرسول فیھم

وذکر فی ھذہ الآیۃ انہ یعذبھم اذا خرج الرسول من بینھم ثم اختلفوا
فی ھذا العذاب فقال بعضھم لحقھم ھذا العذاب المتوعد بہ یوم
بدر وقیل بل یوم فتح مکہ اس عبارت سے ظاہر ہے کہ نفی تعذیب کفار سے
اوسی وقت تک تھی کہ جب تک جناب رسول خدا اون میں موجود تھے پھر جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کے علیحدہ ہونے کے بعد اُن کفار پر عذاب واقع ہوا
اور حارث پر جو عذاب نازل ہوا وہ بعد ہجرت کے ہی یعنی رسول خدا مکہ سے مدینہ
کو ہجرت کر چکے تھے۔ اور ابن تیمیہ نے جو آیت ما کان اللہ لیعذبھم وھم
یستغفرون اس مقام میں لکھی ہو پس اس آیت کو اس مقام سے بالکل کچھ
بھی ربط اور تعلق نہیں محض بے محل اور بے موقع ہے اس لئے کہ حارث میں استغفار
مفقود تھا اور پھر عذاب کا واقع ہونا جایز ہوا اس کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العلمین
رضی اللہ عنہ نے وہ عبارات تفسیر رازی و دیگر کتب اہل سنت سے لکھی ہیں جن سے
ثابت ہوتا ہے کہ مانع تعذیب کفار یہ امر تھا کہ جناب باری عز اسمہ کو اس امر کا علم
قائل تھا کہ ان کفار کی اولاد میں مومنین پیدا ہون گے یا یہ کہ بعض ان میں سے خود
ایمان لائیں گے اس لئے اونکو عذاب نہ دیا۔ مگر چونکہ حارث کی بابت یہ دونو جہتیں
مفقود تھیں لہذا اوس کو عذاب دینا جائز تھا اسواسطے جناب حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ
نے اوس کو ہلاک کیا۔ اور یہ جو ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ اگر حارث پر عذاب واقع
ہوتا تو یہ ایک آیت اور نشانی ہوتی جیسا کہ قصہ اصحاب فیل کا ہے اور بہت سے لوگ
اسکو نقل کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ صرف ایک شخص یعنی حارث بن نعمان کا
ہلاک ہونا ایک جماعت کثیر وانبوہ ذخیر یعنی اصحاب فیل کے ہلاک اور غارت ہونے کے

قیاس کرنا محض لغو اور بیہودہ خیال ہے کیونکہ انبوہ کثیر کا ہلاک ہونا تو بہت جلد متواتر ہو سکتا ہے اور ایک آدمی کے مارے جانے کی بہت لوگون کو تو خبر ہی نہیں ہوتی اگر اسی قسم کا خیال کیا جائے تو بہت سے معجزات جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو حد تواتر کو نہیں پہونچے معاذ اللہ اونکا باطل ہونا لازم آئیگا دوسرا جواب یہ ہے کہ اصحاب فیل پر عذاب نازل ہونے کے قصہ کو کوئی چھپانیوالا نہ تھا اور اسکے پوشیدہ کرنے کی کسی کو ضرورت نہ تھی کیونکہ کعبہ معظمہ سے کسی کو عداوت نہ تھی کسی کو اسکی فضیلت کے پوشیدہ کرنے کی ضرورت نہ تھی برخلاف کعبۂ مکرمہ کے مولود مسعود و وصی حبیب رب ودود قبلۂ ایمان وکعبۂ دین جناب امیر المومنین سید الوصیین علی بن ابی طالب صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ کے کہ آن حضرت سے ہزارون بلکہ لاکھون آدمیون کو عناد شدید و بغض مزید تھا کما ھو ظاہر لا ستر فیہ اور حارث بن نعمان فہری کے معذب ہونے سے جناب امیر المومنین علیہ السلام کے امامت کا پورا پورا ثبوت ہوتا ہے اور امیر المومنین علیہ السلام کے دشمن اوس جناب کی امامت کے دلائل کو بدل پوشیدہ کرنا چاہتے تھے پس حارث کے معذب ہونے کو چھپانے والے ہزارون موجود تھے جو لوگ اہل بیت پیغمبر کے دشمن تھے بالخصوص جو لوگ جناب وصی برحق کی وصایت اور امامت سے منحرف تھے وہ سب لوگ اس واقعہ کے چھپانے والے تھے اور ظاہر ہے کہ کثرت سے وہی لوگ تھے پھر یہ امر حد تواتر کو کیونکر پہونچ سکتا تھا ۔ اور ابن تیمیہ نے اس روایت کی سند کو جو منکر بتلایا ہے یہ اوسکا محض تعصب ہے کیونکہ ابن عیینہ نے جو کہ اہل سنت کے نزدیک نہایت ثقہ اور معتمد ہے اپنے باپ کے حوالے سے آئمہ طاہرین علیہم السلام سے یہ روایت

نقل کی ہے اور ابن تیمیہ نے یہ جو کہا ہے کہ اس روایت سے حارث کا اسلام ثابت
ہوتا ہے تو واضح ہو کہ جس طرح اس روایت سے حارث کا اسلام ثابت ہوتا ہے
اوسی طرح اُس کا کفر اور ارتداد بھی ثابت ہوتا ہے کیونکہ اوس نے جناب رسول
مقبول صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے حکم کو نہ مانا بلکہ کہا کہ الہی اگر محمد سچ کہتا ہے
تو اُس شخص پر عذاب نازل کر اخیر میں ابن تیمیہ نے یہ جو کہا ہے کہ حارث بن نعمان
فہری کا نام صحابہ کی فہرست میں کہیں نہیں لکھا پس جواب اسکا یہ ہے کہ حارث
بن نعمان فہری نے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے سرتابی
کی اور کافر ہوگیا اسلام سے اوسکو کچھ بہرہ باقی نہ رہا اسلام ظاہری اوسکا جو سابق
میں بھی تھا وہ اس امر کا موجب نہیں ہوسکتا کہ وہ صحابہ میں داخل ہو کیونکہ صحابہ سے
وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے اسلام پر انتقال کیا ہے مرتدین و کافرین صحابہ میں داخل
نہیں ہیں یہاں سے معلوم ہوا کہ بیچارہ ابن تیمیہ صحابہ کے معنی اور صحابیت کی حدو
تعریف بھی نہ جانتا تھا اس مضمون کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین اعلی اللہ مقامہ
نے ابن حجر عسقلانی کی کتاب الاصابہ سے صحابہ کا ذکر لکھا ہے اور یہ ثابت کیا ہے
کہ ابن حجر عسقلانی نے صحابہ کے نام جمع کرنے میں بہت کچھ کوشش کی اور بہت
اہتمام کیا ہے لیکن با ایں ہمہ سعی بلیغ کل صحابہ میں سے دسویں حصہ کے نام بھی جمع
نہیں ہو سکے۔ اور ابوزرعہ رازی نے تصریح کی ہے کہ لاکھ آدمیوں سے زیادہ نے
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے روایت کی ہے پس یہ تو خاص روات کا
ذکر ہے اور جو روات نہیں انکا تو کیا حساب ہے۔ پس کوئی کتاب صحابہ کے ناموں
پر حاوی جس میں کل صحابہ کے نام ہوں موجود نہیں ہے تو حارث بن نعمان کا بھی اگر نام

موجود نہ ہو تو کیا مضائقہ ہے - غرض ہر ایک اعتراض کے متعدد جوابوں کو بکمال متانت واستحکام جناب مرحوم نے تحریر فرمایا ہے دیکھو مجلد سوم حصہ چہارم از حدیث غدیر صفحہ اول سے صفحہ ۱۲۴ تک -

استشہاد جناب امیر از حدیث غدیر

پھر جناب آیۃ اللہ فی العالمین دلیل ہشتم میں فرماتے ہیں کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کا حدیث غدیر سے استشہاد کرنا اُس جناب کی امامت وخلافت پر دلیل واضح ہے اور حدیث غدیر سے امیر المومنین علیہ السلام کا استشہاد کرنا چوالیس علماء ومحدثین اہل سنت نے روایت کیا ہے جناب مرحوم نے انمیں سے اون علماء کی عبارات کو یہاں نقل فرمایا ہے جن علماء کی عبارتیں پہلے نقل نہیں ہوئیں تھیں - منجملہ اُن کے ایک یہ عبارت ہے فرماتے ہیں کہ ابوبکر محمد بن عبداللہ البزار الشافعی در فوائد خود کہ نسخہ آں منقول از خط خطیب بغدادی در خزانہ حرم مکہ معظمہ موجودست وبر اول آں اجازہ یوسف بن محمد بن مقلد الشافعی برائے ابی المظفر یحیی بن محمد بن ہبیرہ ثبت ست واناں حضیر روایات عدیدہ نقل کردہ می فرماید حدثنا محمد بن سلیمان بن الحرث ثنا عبید اللہ بن موسیٰ ثنا ابو اسرائیل الملائی عن الحکم عن ابی سلیمان المؤذن عن زید بن ارقم انّ علیّاً انشد الناس من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلیٌّ مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ فقام ستۃ عشر رجلاً فشھدوا وانا لک وکنت فیھم - اس کے بعد ابوبکر شافعی کی توثیق لکھی ہے -

امیر المومنین علیہ السلام کا حضرت خلیفہ اول کے عہد میں اپنی خلافت و امامت پر بہ نص جناب رسالت مآب استدلال کرنا

یہاں تک کہ صفحہ ۱۵۳ پر فرماتے ہیں کہ اگر حضرات اہل سنت استبعاد و انکار این روایات آغاز نہند بعد ازطریق خود ایشاں باثبات رسانم کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام در ایام ابی بکر بر خلافت و امامت خود استدلال بنص جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نمودہ اسعد بن ابراہیم بن الحسن بن علی الحنبلی در اربعین حدیث در فضائل امیر المومنین علیہ السلام کہ آنرا از استاد خود علامہ بن الحسن المعروف بابن وحیہ روایت کردہ و جلایل فضائل ایں وحیہ از افادات محققین ثقات ظاہر ست یہ لکھکر پھر وفیات الاعیان کی عبارت ان کی توثیق میں نقل فرمائی ہے یہاں تک کہ اربعین مذکور سے نقل فرماتے ہیں۔ الحدیث الثالث یرویہ الثوری عن الاعمش عن سالم بن ابی الجعد وقال حضر انس بن مالک وھو مکفوف البصر وفیہ وضح فقام الیہ رجل وکانہ کان بینہ وبینہ احنة وقال یا صاحب رسول اللہ ماھذہ السمة التی اراھا بک وقد قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان البرص والجذام مایبتلی بھما مومن فاطرق انس وعیناہ تذرفان وقال اما الوضح

الوضح بالتحریک البرص از مجمع البحرین ۱۲

فانه دعوة دعا بها امير المؤمنين علي بن ابي طالب فسأله جماعة ان
يحدثهم بالحديث فقال لما انزلت سورة الكهف سال بعض الصحابة
ان يريهم اهل الكهف فوعدهم ذلك فاهدي بساط له من
ذكره الصحابة وعدد فقال احضروا عليا فلما حضر قال لي
يا انس ابسط البساط فبسطته وامر الصحابة ان يجلسوا عليه فلما جلسوا
رفع البساط وسار في الهواء الى الظهر فوقف البساط ثم قمنا نمشي
على الارض حتى شاهدنا الكهف ورأينا قوما نياما تضيء وجوههم
كالقناديل وعليهم ثياب بيض وكلبهم باسط ذراعيه بالوصيد
فلما رأينا فتقدم امير المؤمنين وقال السلام عليكم فردوا عليه السلام
وتقدم القوم وسلموا فلم يردوا عليهم السلام فقال لهم علي لم
لا تردون على صحابة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال احدهم
سل ابن عمك ونبيك ثم قال علي لجماعته خذوا مجالسكم فلما اخذوا
قال علي يا ملائكة الله ارفعوا البساط فرفع وسرنا في الهواء ما شاء الله
ثم قال ضعونا لنصلي الظهر فاذا نحن في ارض ليس فيها ماء نشرب
ولا نتوضأ فوكز الارض برجله فنبع الماء العذب فتوضينا وصلينا
وشربنا فقال ستدركون صلوة العصر مع رسول الله وسار بنا البساط
الى العصر واذا نحن على باب المسجد فلما رآنا قال تحدثوني او احدثكم
وجعل يحدثنا كانه كان معنا فقال له علي انهم ردوا علي السلام ولم
يردوا على اصحابي فقال انهم لا يردون السلام الا على نبي او

وصی نبی ثم قال اشهد لعلی یا انس فلما کان بعد یوم السقیفة استشهدنی علی بیوم البساط فقلت انی نسیت قال ان کنت کتمتها بعد وصیة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماک اللہ ببیاض فی وجهک ولظی فی جوفک وعمی فی بصرک فبرصت وتلظی جوفی وعمیت وکان انس لا یطیق الصیام فی شهر رمضان ولا فی غیرہ من حرارۃ بطنہ ومات بالبصرۃ وکان یطعم کل یوم مسکیناً عن یوم یفطر من رمضان ۔ ماحصل اس کا یہ ہے کہ اسعد بن ابراہیم بن الحسن بن علی الحنبلی کی اربعین میں سے تیسری حدیث سالم بن ابی جعدہ سے یوں منقول ہے کہ وہ کہتے ہین کہ میں انس بن مالک کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اون ایام میں اندھے تھے اور اون کے ماتھے پر برص کا نشان تہا ایک آدمی نے جس کو اون سے قرابت حاصل تھی اون سے سوال کیا کہ اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مصاحب یہ داغ تمہارے ماتھے پر کیسا ہے جناب رسول خدا نے تو فرمایا ہے کہ مومن برص اور جذام میں مبتلا نہیں ہوتا انس ابن مالک نے سر جھکا لیا اور آنکھوں میں آنسو بھر لائے پھر کہا کہ یہ برص کا داغ امیر المومنین ؑ کی بد دعا سے ہوا ہے لوگوں نے اون سے سوال کیا کہ آپ اس قصہ کو بیان کریں اونھوں نے کہا کہ جب سورہ کہف نازل ہوئی تو بعض صحابہ نے جناب رسول خدا کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمین آپ اصحاب کہف کو دکھلا دین حضرت نے اس امر کا اون سے وعدہ کیا کچھ عرصہ کے بعد جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین ایک فرش بطور ہدیہ کے حاضر کیا گیا اوسوقت صحابہ نے

حضرت کو وہ وعدہ یاد دلوایا۔ آن حضرت نے فرمایا کہ اچھا علیؑ کو میرے پاس لاؤ جب علیؑ حاضر ہوئے تو جناب رسول اللہ نے مجھسے ارشاد فرمایا کہ اے انس اس بساط کو بچھا دے میں نے اوسکو بچھا دیا حضرت نے صحابہ کو حکم دیا کہ اس فرش پر بیٹھ جائیں چنانچہ جب صحابہ اوسپر بیٹھ گئے تو وہ بساط بلند ہوئی یہانتک کہ ہوا میں یعنی ہم یوں اوڑتے چلے جاتے تھے پس ظہر کے وقت تک وہ فرش ہوا پر اوڑا کیا اور ہم لوگ اوسپر بیٹھے رہے یہانتک کہ ظہر کی نماز کے وقت وہ فرش زمین پر آکر ٹھہر گیا ہم اُس بساط سے اوٹھے اور تھوڑی دور پیدل چلے یہانتک کہ ہم نے وہ غار دیکھے جسمین اصحاب کہف سو رہے تھے اون کے چہرے چراغ کی مانند روشن تھے اور وہ سب سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور کتا اونکا غار کے منہ کے آگے دونو ہاتھ اپنے پھیلائے ہوئے سو رہا ہے ہم پر رعب غالب ہوا۔ جناب امیر المومنین علی علیہ السلام آگے بڑھے اور اصحاب کہف سے مخاطب ہوکر فرمایا السلام علیکم۔ اصحاب کہف نے حضرت کے سلام کا جواب دیا بعد اوس کے اور صحابہ آگے بڑھے اور سب نے اصحاب کہف پر سلام کیا لیکن اونہوں نے انمیں سے کسی کے سلام کا جواب کیوں نہیں دیا اونمیں سے ایک نے کہا کہ اپنے چچیرے بھائی اور نبی سے اسکا سبب دریافت کر لینا۔ پھر جناب امیر المومنین علیہ السلام نے جماعت اصحاب سے فرمایا کہ لو اب تم اپنے اپنے مقامات پر بیٹھ جاؤ جب سب لوگ بساط کو پر آکر بیٹھ گئے تو جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا اے ملائکہ بساط کو اُٹھاؤ پس بساط اوٹھائی گئی اور ہم ہوا میں چلے کچھ عرصہ کے بعد جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرشتوں کو حکم دیا کہ بساط کو زمین پر اوتارو

لہذا اسوقت جناب امیر المومنین علیہ السلام سے پوچھا کہ تمنے آن اصحاب رسول کے سلام کا جواب۔

تاکہ ہم ظہر کی نماز پڑہیں پس فرش مذکور زمین پر اُتارا گیا وہ زمین ایسی تہی کہ اوسمین پانی مطلق نہ تہا کہ پیئیں یا وضو کریں پس جناب ساقی کوثر علیہ السلام نے اپنے پائے مبارک سے زمین پر ایک ٹہوکر ماری پس یکایک ایک چشمۂ آب شیرین وخوشگوار کا پیدا ہوا پس ہمنے وضو کیا اور نماز پڑہی اور وہ پانی خوشگوار پیا۔ پہر جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ تم لوگ نماز عصر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کے ساتھ پڑہ سکوگے پہر وہ بساط ہمکو لیکر روانہ ہوئے یہانتک کہ نماز عصر کیوقت ہم مسجد نبوی مین پہونچ گئے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے جب ہمکو دیکہا تو فرمایا کہ تم لوگ اپنے سفر کا قصہ مجہسے بیان کروگے یا مین تمہارے سفر کا حال بیان کرون یہ کہکر جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام حالات ہمارے سفر کے اول سے آخر تک اسی طرح ہماری سامنے بیان فرمائے کہ گویا آنحضرت ہمارے ساتھ ہی تہے جب حضرت ہمارے حالات بیان فرما چکے تب جناب امیر علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ اصحاب کہف نے میرے سلام کا جواب دیا لیکن میرے ساتہیون کے سلام کا اونہون نے جواب نہین دیا اس کا کیا سبب ہے فرمایا جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ وہ لوگ سوائے نبی اور وصی نبی کے اور کسی کے سلام کا جواب نہین دیا کرتے۔ انس بن مالک کہتے ہین کہ پہر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے مجہسے مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے انس علی کے وصایت اور نیابت وفضیلت پر گواہی دیجیو۔ اس معاملہ کے بعد بروز یقیقہ علی نے مجہسے اس بساط کے معاملہ میں گواہی چاہی مین نے کہدیا کہ میں اوس معاملہ کو بہول گیا

ہون علی نے فرمایا کہ اے انس جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے اس گواہی کے دینے کی بابت تجھے وصیت فرمائی تھی پس جب تو نے باوجود وصیت نبوی کے اس گواہی کو پوشیدہ کیا ہے پس خداوند تعالیٰ تیرے منہ پر برص کا داغ اور آنکھوں میں اندھاپن اور پیٹ میں سوزش پیدا کرے پس بمجرد اس بددعا کے میرے منہ پر برص کا داغ پڑگیا اور آنکھین اندھی ہوگئین اور پیٹ مین سوزش اور جلن پیدا ہوگئی۔ راوی کہتا ہے کہ انس بن مالک ماہ رمضان میں بسبب سوزش شکم کے روزہ نہ رکھ سکتے تھے۔ اور رمضان شریف کے مہینہ میں ہر روز روزہ کی عوض ایک مسکین کو کھانا کھلاتے تھے۔ اور انہون نے بصرہ میں انتقال کیا۔

دلیل نہم کا خلاصہ و لب لباب یہ ہے

کہ حدیث غدیر کا ابتدائی فقرہ بموجب روایت وشہادت پچاس نفر علماء و محدثین اہل سنت کے الست اولیٰ بالمومنین من انفسھم ہے پس اس جملہ متقدمہ سے صاف صاف ظاہر و عیان ہے کہ اس حدیث میں مولیٰ کے معنی اولیٰ بالتصرف کے ہیں اور ظاہر ہے کہ جسطرح سے اولیٰ بالتصرف ہونا جناب رسول خدا کا بموجب ارشاد آنحضرت کے اس جملہ سے ثابت و متحقق ہے اوسی طرح سے جناب امیر المومنین علیہ السلام کا اولیٰ بالتصرف ہونا ثابت و متحقق ہے وہو المطلوب تفصیل اس کی اور اس کے مقدمات کے ثبوت کو عبقات الانوار میں دیکھی۔ دسوین دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ علامہ سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی

سے جو اساطین مذہب اہل سنت ہیں سے ہے میرزا محمد بن معتمد خان جو عظماے اہل سنت ہیں سے ہے مفتاح النجا میں روایت کرتا ہے و للطبرانی بروایة اخری عن ابی الطفیل عن زید بن ارقم بلفظ من کنت اولی بہ من نفسہ فعلی ولیہ نیز قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے سیف مسلول میں کہا ہے کہ در بعضے روایات آمدہ من کنت اولی بہ من نفسہ فعلی ولیہ اور سبط ابن الجوزی و سید شہاب الدین احمد نے ابو الفرج یحیی بن سعید الثقفی الاصبہانی سے روایت کی کہ اس نے اپنی کتاب مرج البحرین میں اس حدیث کو اسطرح پر وارد کیا ہے من کنت ولیہ و اولی بہ من نفسہ فعلی ولیہ اس کے بعد سبط ابن الجوزی کی عبارت نقل فرمائی ہے جس میں اوس نے تصریح کر دی ہے کہ اس حدیث میں مولی کے سواے اولی بالتصرف کے اور کوئی معنی جائز اور درست نہیں ہیں۔

بارھویں دلیل میں فرماتے ہیں کہ بخاری نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے حدثنی ابراہیم بن المنذر قال نا محمد بن فلیح قال حدثنا ابی عن هلال بن علی عن عبد الرحمن عن ابی عمرة عن ابی هریرة عن النبی قال ما من مومن الا و انا اولی الناس بہ فی الدنیا و الآخرة اقرؤا ان شئتم النبی اولی بالمومنین من انفسہم فایما مسلم ترک مالا فلیرثہ عصبتہ من کانوا فان ترک دینا او ضیاعا فلیاتنی فانا مولاہ اس روایت کو مسلم اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے بھی روایت کیا ہے اور جب سیاق دونو کا آپس میں مشابہ اور مماثل ہے تو لازم آیا کہ جو مولی سے یہاں اس حدیث میں مراد ہے وہی لفظ مولی سے حدیث غدیر میں مقصود

اور مراد ہے۔ سولہویں دلیل میں فرماتے ہیں کہ شمس الدین محمد جزری نے اپنی کتاب
میں لکھا ہے کہ حدیث غدیر کے لئے لطیف تر طریقہ یہ ہے اس کے بعد سند لکھی
ہے خاتمہ سند یوں ہے حدثنا ابو الحسن محمد بن جعفر الحلوانی حدثنا
علی بن محمد بن جعفر الاھوازی مولی الرشید حدثنا بکر بن احمد القصری
حدثتنا فاطمہ بنت علی بن موسی الرضا حدثتنی فاطمہ و زینب وام کلثوم
بنات موسی بن جعفر قلن حدثتنا فاطمہ بنت جعفر بن محمد الصادق
حدثتنی فاطمہ بنت محمد بن علی حدثتنی فاطمہ بنت علی بن الحسین
حدثتنی فاطمہ و سکینۃ ابنتا الحسین بن علی عن ام کلثوم بنت فاطمہ بنت النبی
علیہ السلام عن فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ
عنہا قالت انسیتم قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم
من کنت مولاہ فعلی مولاہ و قولہ صلی اللہ علیہ وسلم انت منی بمنزلۃ
ھارون من موسی ھکذا اخرجہ الحافظ الکبیر ابو موسی المدینی فی
کتابہ المسلسل بالاسماء وقال ھذا الحدیث مسلسل من وجہ وھو
ان کل واحدۃ من الفواطم تروی عن عمۃ لھا فھو رواتہ خمس بنات
اخ کل واحدۃ منھن عن عمتھا۔ اس کے بعد جناب ممدوح مرحوم نے
اس حدیث سے جو استدلال فرمایا ہے وہ تقریر نہایت متین و جامع و مانع
و از بس مفید ہے فانظر ثمہ اسی طرح بڑی بڑی قوی اور مستحکم دلیلیں لکھتے
جاتے ہیں کل دلائل کے عنوانوں اور خلاصوں کے لکھنے کی بھی اس رسالہ
میں گنجایش نہیں۔ عبقات الانوار کے مجلدات کو ملاحظہ کرنا لازم ہے لیکن

بعض عبارتیں عبقات الانوار کی بعینہا اور بعض کا خلاصہ اور ترجمہ درج کرتا ہوں
تاکہ ناظرین رسالہ ہذا کو زیادہ تر حالت منتظرہ باقی نہ رہی اور اس رسالہ سے بھی
کچھ تو فائدہ اوٹھالیں۔ واضح ہو کہ جناب آیۃ اللہ فی العلمین فرماتے ہیں۔
دلیل بست و چہارم آنکہ خلیفہ ثانی روز غدیر تہنیت جناب امیر المومنین علیہ السلام
بحصول مرتبۂ مولایت برائے آنجناب نمودہ بلکہ حسب روایت دارقطنی کمافی الصواعق
و درایۃ العاصمی کمافی نہایۃ الفتی ابوبکر ہم شریک در اداے تہنیت گردید
و تہنیت ثانی را کما علمت بسیارے از اکابر فخام و اساطین اعلام سنیہ
روایت کردہ اند مثل عبداللہ[1] بن محمد بن ابی شیبہ العبسی و احمد[2] بن محمد بن حنبل
الشیبانی۔ و عبداللہ[3] بن احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی۔ و ابوالعباس[4] الحسن
بن سفیان بن عامر البالوری و عبدالملک[5] بن محمد ابو سعید خرگوشی و ابواسحاق[6]
احمد بن ابراہیم الثعلبی النیسابوری و اسماعیل[7] بن علی بن حسین بن زنجویہ الرازی
المعروف بابن السمان۔ و عبدالکریم[8] بن محمد المروزی السمعانی الحافظ و موفق[9]
بن احمد المعروف باخطب خوارزم و عمر[10] بن محمد بن خضر الملا الاردبیلی۔ و یوسف[11] بن
قزعلی سبط ابن الجوزی و محب[12] الدین احمد بن عبداللہ الطبری و ابراہیم[13] بن محمد
بن المؤید بن عبداللہ بن علی بن محمد بن حمویہ و محمد[14] بن عبداللہ ولی الدین الخطیب
و جمال[15] الدین محمد بن یوسف الزرندی و اسماعیل[16] بن عمر الشہیر بابن کثیر۔ و علی[17] بن
شہاب الدین الہمدانی و احمد[18] بن علی بن عبدالقادر المقریزی و نورالدین[19] علی
بن محمد المعروف بابن الصباغ و حسین[20] بن معین الدین الیزدی المیبذی۔ و
عبداللہ[21] بن عبدالرحمن الحسینی المشتہر بجمال الدین الواعظ و محمود[22] بن محمد بن

علی الشیخانی القادری المدنی و محمد[٢٣] بن عبدالرسول البرزنجی المدنی و میرزا محمد معتمد[٢٤] خان بدخشانی و محمد صدر[٢٥] عالم و محمد[٢٦] بن اسماعیل بن صلاح الامیر الیمانی الصنعانی و پیدا ظاهرست که تهنیت شیخین بر حصول مولایت برای جناب امیرالمومنین علیه السلام دلیل زاهر و برهان باهرست برانکه این مرتبه بس جلیل الشان و عظیم الفخر بود چه ظاهرست که جناب رسالتمآب صلی الله علیه وآله وسلم در مقامات بسیار فضایل متعدده و مناقب کثیره برای جناب امیرالمومنین علیه السلام ارشاد فرموده و چنین تهنیت دریں اوقات منقول نه شده پس این تهنیت سنیه دلیل واضح ست بر آنکه این مرتبه اجل فضایل و اعلای مناقب جناب امیرالمومنین علیه السلام بود که شیخین آنرا مخصوص بتهنیت گردانیدند پس اگر مراد ازین مولایت جناب امیرالمومنین محبت و ناصریت یا محبوبیت هم بود لازم آید که صرف محبت یا ناصریت یا محبوبیت جناب امیرالمومنین اعظم فضائل آنحضرت باشد و حالانکه بسیاری از فضایل کثیره و مناقب سنیه جناب امیرالمومنین علیه السلام که بروایات ثقات این حضرات ثابت هست بالاترست از رتبه محبیت و ناصریت و محبوبیت پس بالبداهة معلوم شد که این مرتبه ورای محبیت و ناصریت و محبوبیت هست و آن نیست جز ولایت تصرف و اگر بگویند که مراد از محبوبیت آنجناب محبوبیت مطلقه هست مثل محبوبیت جناب رسالتمآب صلی الله علیه وآله وسلم و بلاشبهه این مرتبه بس جلیل است لهذا شیخین آنرا مخصوص بتهنیت گردانیدند پس گوییم که محبوبیت مطلقه و تساوی آن با محبوبیت جناب رسالتمآب صلی الله علیه وآله وسلم مثبت عصمت و افضلیت آنحضرت از دیگر اصحاب هست که بلاشبهه محبوبیت دیگران مساوی محبوبیت جناب

رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ بودہ پس بنابرین ہم مطلوب ما کہ ثبوت امامت بے فاصلہ آنجناب ست بسبب افضلیت آنحضرت متحقق خواہد شد و باید دانست کہ تہنیت یوم غدیر اختصاص بشیخین ندارد بلکہ دیگر صحابہ بلکہ ازواج جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم ادائے تہنیت ولایت جناب امیر المومنین علیہ السلام کردہ اند مولوی ولی اللہ لکھنوی در مراۃ المومنین گفتہ در مشکوٰۃ آوردہ کہ ملاقات کرد علی مرتضے را بعد ازین حکایت عمر بن الخطاب و گفت گوارندہ باشش اے پسر ابو طالب کہ صبح کردی و شام کردی و گشتی مولائے ہر مومن مرد و زن فلقیہ عمر بعد ذلک فقال لہ ہنیئاً یا ابن ابی طالب اصبحت و امسیت الخ بالجملہ چون این حدیث در غدیر خم واقع شد ہر صحابی کہ از حضرت امیر ملاقات می کرد مبارکباد می داد انتہی پھر جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ در معارج النبوت کہ شیخ عبد الحق در مدارج النبوۃ ازان روایتہای بسیار نقل کردہ بعد حدیث غدیر گفتہ گویند بیشتر اصحاب تا کہ امہات مومنین امیر المومنین علی را تہنیت بجا آوردند و در روضۃ الصفا می گوید کہ چون حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم در غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ در شان امیر المومنین علیہ السلام فرمود پس فرود آمد در خیمہ خاص خود بنشست و فرمود امیر المومنین علی در خیمہ دیگر بنشیند بعد ازان طبقات خلایق را فرمود تا بخیمہ علی رضی اللہ عنہ رفتند و زبان بتہنیت علی کشادند چون مردم ازین امر فارغ شدند امہات مومنین بفرمودن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نزد علی رفتند و او را تہنیت دادند و از جملہ اصحاب امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

گفت خوشا حال تو اے علی صباح کردی و مولاے جمیع مومنین و مومنات اس کے بعد یہی مضمون حبیب السیر سے نقل کیا ہے پھر فرماتے ہیں کہ بدیہی اولیست کہ تہنیت عامہ صحابہ و امہات مومنین بحکم جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین بعد نشستن جناب امیر المومنین علیہ السلام در خیمہ خاص دلیل واضح ست بر آنکہ آنچہ در روز غدیر واقع شد عقد امامت بود چہ متصور نمی شود کہ تہنیت عامہ باہتمام تمام و امر جناب خیر الانام بآن بعد نشستن جناب امیر المومنین در خیمہ خاص برائے صرف این معنی بودہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وجوب محبت جناب امیر المومنین علیہ السلام بیان نمودہ کہ این معنی اختصاصی بآنجناب نداشتہ وجا بجا برائے جمیع صحابہ علی العموم و برائے بسیارے از ایشان بالخصوص حسب روایات سنیہ ثابت شدہ وگاہے مثل این تہنیت برائے ایشان واقع نہ شدہ اس کے بعد معارج النبوۃ و روضۃ الصفا و حبیب السیر کی توثیق اور تعریف بالخصوص شاہ عبد العزیز صاحب کی تحریر سے ثابت کی ہے ۔

چھبیسوین دلیل میں یہ ثابت کیا ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث غدیر کو ارشاد فرمانے کے بعد فرمایا کہ مجکو جناب باری تعالیٰ شانہ نے درباب علی وحی کی ہے کہ وہ امیر المومنین اور سید المسلمین ۔

یعنی اور قائد الغرا المحجلین ہے ۔

مقولہ زائر

کیون حضرات ناظرین انصاف سے سوچو اور بتلاؤ کہ اس سے زیادہ ثبوت

امامت و امارت و سیادت و خلافت امیر المومنین علیہ السلام کے لئے اور کیا ہونا چاہیئے اور اس سے بڑھکر اور تصریح و نص کیا ہوسکتی ہے۔

چھبیسویں دلیل میں توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل میں سے وہ خطبہ نقل فرمایا ہے جو کہ قبل از بیان حدیث غدیر جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا ہے۔

چنانچہ فرماتے ہیں کہ دلیل بست وششم آنکہ سید شہاب الدین احمد در کتاب توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل برائے صدر حدیث غدیر از جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم این خطبہ شریف نقل کردہ۔

الحمد للہ علی آلائہ فی نفسی وبلائہ فی عترتی واہل بیتی استعینہ علی نکبات الدنیا وموبقات الآخرۃ واشہد ان لا الہ الا اللہ الواحد الاحد الفرد الصمد لم یتخذ صاحبۃ ولا ولداً ولا شریکاً ولا احداً وانی عبدہ ابن عبدہ ارسلنی برسالۃ الی جمیع خلقہ لیہلک من ہلک عن بینۃ ویحیی من حیی عن بینۃ واصطفانی علی العلمین من الاولین والآخرین واعطانی مفاتیح خزائنہ وکلہ علی بعض امیہ واستود عنی سرہ وامرنی فابصرت لہ فانا الفاتح وانا الخاتم ولا قوۃ الا باللہ اتقوا اللہ ایہا الناس حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون واعلموا ان اللہ بکل شئی محیط وانہ سیکون من بعدی اقوام یکذبون علی فیقبل منہم ومعاذ اللہ ان اقول علی اللہ الا الحق او انطق بامرہ

الا الصدق وما امرکم الا بما امرنی به ولا ادعوکم الا الی الله وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون فقام الیه عبادة بن الصامت فقال متی ذلك یا رسول الله ومن هؤلاء عرفناهم لنعرفهم قال اقوام قد استعدوا لنا من یومهم وسیظهرون لکم اذا بلغت النفس منی هاهنا واومأ صلی الله علیه وبارك وسلم الی حلقه فقال صلی الله علیه وبارك وسلم علیکم بالسمع والطاعة للسابقین من عترتی والآخذین من نبوتی فانهم یصدونکم عن الغی ویدعونکم الی الخیر وهم اهل الحق ومعادن الصدق یحیون فیکم الکتاب والسنة ویجنبونکم الالحاد والبدعة ویقمعون بالحق اهل الباطل لا یمیلون مع الجاهل ایها الناس خلقنی وخلق اهل بیتی من طینة لم یخلق منها غیرها کنا اول من ابتدأ من خلقه فلما خلقنا نور بنورنا کل ظلمة واحیی بنا کل طینة ثم قال صلی الله علیه وسلم هؤلاء خیار امتی وحملة علمی وخزانة سری وسادة اهل الارض الداعون الی الحق المخبرون بالصدق غیر شاکین ولا مرتابین ولا ناکصین ولا ناکثین هؤلاء الهداة المهتدون والائمة الراشدون المهتدی من جاءنی بطاعتهم والضال من عدل عنهم وجاءنی بعداوتهم حبهم ایمان وبغضهم نفاق هم الائمة الهادیة وعری الاحکام الوثیقة بهم تتم الاعمال الصالحة وهم وصیة الله فی الاولین والآخرین

والارحام التی اقسمکم اللہ بہا اذ یقول واتقوا اللہ الذی
تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبًا ثم ندبکم
الی حبہم فقال قل لا اسئلکم علیہ اجرًا الا المودۃ فی القربٰی ہم
الذین اذہب اللہ عنہم الرجس وطہرہم من التغییر الصادقون
اذا نطقوا العالمون اذا سئلوا الحافظون لما استودعوا جمعت فیہم
الخلال العشر لم تجتمع الا فی عترتی واہل بیتی الحلم والعلم والنبوۃ
والنبل والسماحۃ والشجاعۃ والصدق والطہارۃ والعفاف والحکم
فہم کلمۃ التقوی ووسیلۃ الہدی والحجۃ العظمی والعروۃ الوثقی ہم
اولیاکم عن قول ربکم وعن قول ربی وما امرتکم الا من کنت
مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر
من نصرہ واخذل من خذلہ۔ اوحی الی ربی فیہ ثلاثًا انہ سید
المسلمین وامام الخیرۃ المتقین وقائد الغر المحجلین وقد بلغت
عن ربی ما امرت واستودعہم اللہ فیکم واستغفر اللہ لی ولکم۔
جناب آیۃ اللہ فی العالمین مرحوم اس خطبۂ شریفہ کے نقل کرنے کے
بعد فرماتے ہیں کہ اس خطبۂ بلیغہ ہدایت انتما سے بکمال وضوح ظاہر و روشن
ہوگیا کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من کنت مولاہ
فعلی مولاہ اور دعائے اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر
من نصرہ واخذل من خذلہ کے فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا ہے کہ
میرے پروردگار نے درباب علی تین امور کے وحی مجھ کو کی ہے اول یہ کہ وہ

یعنی علی سردار ہے مسلمانون کا دوسری یہ ہے کہ علی امام ہے اخیار و متقین کا تیسرے یہ کہ وہ کھینچنے والا ہے ہبوے بہشت عز المحجلین کا۔ پس ظاہر ہے کہ یہ تین اوصاف ایسے ہیں کہ ہر ایک وصف ان مین سے امیر المومنین علیہ السلام کی امامت کے ثبوت کے لئے کافی ہے اور یہ اوصاف نص صریح ہیں جناب امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امامت اور خلافت بلا فصل پر بالخصوص دوسرا وصف یعنی علی علیہ السلام امام ہیں اخیار و متقین کے یہ وصف اُس جناب کی امامت پر نص صریح بکمال تصریح ہے۔

ثبوت امامت اہل بیت علیہم السلام بوجوہ عدیدہ از خطبۂ حدیث غدیر

جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس خطبۂ شریفہ سے باقی اہل بیت معصومین علیہم السلام کی امامت بھی بوجوہ عدیدہ ظاہر و ثابت ہے۔ اول یہ کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے اپنے بعد کل صحابہ کو محکوم اور مامور باطاعت و اتباع اہل بیت علیہم السلام کیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ مامور بالاطاعۃ باوجود مقتدائے واجب الاطاعۃ امام نہین ہو سکتے اور نیز یہ ہے کہ کسی کو مامور باطاعت کسی کے کرنا دلیل صریح ہے تفضیل اور ترجیح پر مطاع کے مطیع پر۔ اور باوجود موجودگی افضل کے خلافت مفضول کے درست اور صحیح کبھی نہین ہو سکتی اور تفضیل مفضول قطعاً قبیح ہے۔ اور نیز یہ ہے کہ

امر باطاعت علی الاطلاق مطاع کی عصمت پر دلیل روشن ہے۔ دوم یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو اپنی عترت کا وصف بیان کیا ہے یہ دلیل واضح ہے اونکی تفضیل پر۔ سوم یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا ہے کہ عترت اوس جناب کی صحابہ کو گمراہی اور ضلالت سے روکے گے اور باز رکھے گی اور نیکی کی طرف دعوت کرے گی یہ فقرہ اس خطبۂ شریفہ کا اس امر پر دلیل صریح ہے کہ اہل بیت علیہم السلام آمر بالمعروف وناہی عن المنکر صحابہ کے لئے تھے پس اگر باوصف اس امر کے بعضے صحابہ خلیفہ ہوجاوین تو عکس موضوع اور قلب مشروع لازم آسے۔ چوتھے یہ ہے کہ اس خطبۂ شریفہ مین صاف ارشاد فرمایا ہے کہ اہل بیت علیہم السلام صحابہ میں کتاب اور سنت کا احیا کرینگے اور انکو الحاد اور بدعت سے باز رکھیں گے اور اہل باطل کو بحق قمع کرینگے پس اہل بیت علیہم السلام کا مطاع اور مقتدے اور افضل ہونا اس مضمون سے بخوبی ثابت اور روشن ہوگیا۔ اور یہ بھی ثابت اور ظاہر ہوگیا کہ صحابہ کا اہل بیت علیہم السلام پر تقدم کرنا نور کتاب وسنت رسالت آب کے اطفا مین کوشش کرنا اور الحاد اور بدعت مین شامل ہونا اور قمع اہل باطل سے مانع ہونا تھا۔ پانچویں یہ ہے کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ نے اس امر کی جو تصریح فرمائی ہے کہ مجکو اور میرے اہل بیت کو جناب حق سبحانہ تعالی نے ایسی طینت سے خلق کیا کہ اوس طینت سے اور کسی کو پیدا نہین کیا یہ ارشاد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ کا اہل بیت علیہم السلام کی افضلیت پر دلیل صریح ہے اور انکار اسکا محض ہٹ دھرمی اور تعصب

مزید اور بغض شدید ہے اور بدیہی امر کے انکار کا کوئی علاج نہیں۔ چھٹے یہ ہے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ نے جو تصریح اس امر کی فرمائی کہ ہم وہ ہیں کہ
جنکو خدا نے تعالی نے تمام خلقت سے پہلے خلق کیا ہے یہ امر اہل بیتؑ کی
افضلیت پر بصراحت تمام اوسی طرح سے دال ہے جس طرح سے جناب سید المرسلین
صلے اللہ علیہ وآلہ الطیبین کی افضلیت پر دال ہے۔ ساتوین یہ ہے کہ ہر
ظلمت کا نور محمد و نور اہل بیت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منور ہونا اور ہر
طینت کا اون کے طفیل سے احیا ہونا دلیل قاطع اور برہان ساطع اہل بیت
علیہم السلام کی افضلیت اور اکرمیت و اشرفیت پر ہے۔ آٹھویں یہ ہے کہ
جناب سرور کائنات نے جو تصریح فرمائی کہ میرے اہل بیت بہترین امت
میں سے ہے تو یہ ارشاد بھی حضرت کا خیریت و افضلیت اہل بیت علیہم السلام
پر بخوبی تمام دال ہے۔ نوین یہ کہ قول جناب سید الانام علیہ وآلہ الاف التحیۃ
والسلام کا۔ وحملۃ علمی وخزنۃ سری ان دونوں فقروں سے ظاہر و آشکار
ہے کہ اہل بیت علیہم السلام علم نبوت کے حامل اور اسرار رسالت کے خازن
تھے پس جب یہ امر ثابت و متحقق ہے تو باوجود حاملان علم نبوت و خازنان
اسرار رسالت کے اور لوگ کیونکر خلیفہ اور امام ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ لوگ
تو علم نبوت اور اسرار رسالت سے بہرہ اور حصہ نہ رکھتے تھے۔ دسوین یہ فقرہ
جو جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ نے اپنے اہلبیتؑ کے وصف اور شان
میں فرمایا۔ وسادۃ اہل الارض اس سے افضلیت اہل بیت علیہم السلام
کے ظاہر و عیان ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ اہل بیت پیغمبر صلے اللہ علیہ

وعلیھم اجمعین سردار ہیں تمام اہل زمین کے اور جب وہ کل اہل زمین کے
سردار ہیں تو کل اہل زمین اون کی رعیت ہیں اور رعیت کا اپنے سرداروں
پر مقدم ہونا جایز نہیں۔ گیارہویں یہ ہے کہ فقرہ ہولاءِ الھداۃ المھتدون
والائمۃ الراشدون نص جلی اور برہان قوی اس امر پہ ہے کہ حضرت
اہل بیت علیہم السلام ہادیان دین وائمہ راشدین تھے یہ نص صریح زبان
قال وقلیل اور باب تاویل وتسویل کو بالکلیہ بند اور مسدود کرتے تھے۔
بارہوین یہ ہے کہ فقرہ المسند سے من جائنی بطاعتھم صریح اس امر پہ دال ہے
کہ اطاعت اہل بیت علیہم السلام کی ہر شخص پر واجب ہے اہل بیت علیہم السلام
صحابہ کے مطاع ہیں نہ بالعکس۔ تیرہوین یہ ہے کہ فقرہ ہم الآئمۃ الہادیۃ
نص صریح اور واضح ہے امامت اہل بیت علیہم السلام پر کچھ اس میں شک
وشبہہ نہیں ہوسکتا۔ چودہوین یہ ہے کہ قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ کا
کہ سبعت فیھم الخلال العشر لم تجمع الا فی عترتی الخ سے ظاہر وآشکار ہوگیا کہ یہ
دس خصلتین اعلا درجہ کے سوا اہل بیت علیہم السلام کے اور کسی میں
جمع نہیں ہوئین۔ پس یہ امر حضرات اہل بیت علیہم السلام کی افضلیت پر
بکمال وضوح وظہور دال ہے۔ اور یہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا
کہ اوحی الی ربی فیہ الخ اس سے ظاہر ہے کہ جناب امیرالمومنین علیہ السلام
سید المسلمین اور امام خیرہ متقین اور قائد الغر المحجلین ہیں اور اسمیں ہرگز
کچھ شک نہیں ہوسکتا کہ ہر ایک صفت ان تینون اوصاف میں سے جناب
امیرالمومنین علیہ السلام کی افضلیت اور امامت کو ثابت کرتی ہے اور

جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے یہ جو فرمایا - اقوام قدرا ستغفل وا لنا من یومھم وسیظھرون اذا بلغت النفس منھا الخ اور نیز یہ جو فرمایا واللہ سیکون من بعدی اقوام یکذبون علیّ الخ ان دونو فقرون سے ظاہر وآشکار ہے کہ بعض اصحاب جناب رسول خدا اور اونکی اہل بیت اتقیا صلے اللہ علیہ وعلیہم اجمعین کے ساتھہ بغض وعداوت کرنے پر آمادہ تھے اور آنحضرتؐ کی وفات کے وقت سے اپنی پرانی دشمنی اور کینہ وبریہ ظاہر کرنے لگے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ پر جھوٹ باندھنا شروع کیا اور لوگون نے اونکے افترا سازی کو قبول کر لیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ نے آیہ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون اون کے حق مین تلاوت فرمائی اور واضح وظاہر ہے کہ جناب رسول خدا اور اُن کے اہل بیت سے اظہار بغض وعداوت کا بوقت قرب وفات سرور کائنات علیہ وآلہ الاف التحیات والتسلیمات شیخین اور اون کے اتباع سے واقع ہوا ہے اگر حضرات اہل سنت یہ دعوے کرین کہ دشمن رسول خدا اور اونکے اہل بیت کے بوقت قرب وفات رسول خدا کے شیخین اور اون کے اتباع نہ تھے بلکہ سوائے اون کے اور لوگ تھے تو اونکا نشان اور پتہ بتاوین کہ وہ کون سے صحابہ تھے سوائے شیخین اور اونکے انصار واتباع کے جنھون نے بوقت قرب وفات سرور کائنات کے حضرات اہل بیت علیہم السلام سے اظہار بغض وعداوت کا کیا اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ پر جھوٹ باندھے - بہرکیف مطلوب اہل حق کا ثابت ومتحقق ہے - سید شہاب الدین احمد

کی توثیق عبقات الانوار میں دیکھو ستائیسوین دلیل میں ابن مغازلی سے مفصل روایت لکھتے ہیں کہ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے ارشاد فرمانے سے پہلے جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ نے یہ فقرہ بھی فرمایا ہے ولکن علی بن ابی طالب انزلہ اللہ منی بمنزلتی منہ فرضی اللہ عنہ کما انا راض منہ الی اخرہ ما رواہ ابن المغازلی اس روایت کے بعد جناب آیہ اللہ فی العالمین مرحوم فرماتے ہین کہ اس روایت سے ظاہر ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے حدیث غدیر کے بیان کرنے سے پہلے ارشاد فرمایا کہ حق سبحانہ تعالی نے علی کو میرے لئے ایسا کیا ہے جیسا کہ مین ہون خدا ے تعالی کے لئے یعنی علی مجھ سے اس مرتبہ اور منزلت پر ہے جس مرتبہ اور منزلت پر خدا کے سامنے مین ہون اب خیال کرنا اور سوچنا چاہئے کہ جناب رسالتمآب کی منزلت خداے تعالی کے نزدیک یہ ہے کہ وہ حضرت من جانب اللہ تمام خلقت کے حاکم ہیں اور تمام مخلوقات سے خدا کے نزدیک افضل اور اشرف اور ارفع اور اعلا درجہ پر ہین پس اسی طرح سے ضرور اور لازم ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام جناب رسول خدا کی طرف سے تمام خلقت کے حاکم ہون اور تمام مخلوقات سے بعد جناب رسالتمآب کے افضل اور اشرف ہون پس جب یہ امر ثابت ہوگیا تو مولے کے معنی بنانے کچھ فائدہ نہ دین گے۔ اٹھائیسوین دلیل مین جناب آیۃ اللہ فی العالمین نے ابن کثیر شامی کی تاریخ سے اور کتاب خصائص نسائی سے یہ مضمون ثابت کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا نے اے لوگو میں تمہارا ولی ہون سب نے عرض

کی کہ بیشک درست ہے پھر حضرتؐ نے علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور بلند کیا اور فرمایا
هذا اولیٰ والمو دی عنی وال اللهم من والاه وعاد اللهم من
عاداه اس حدیث سے بقرینۂ لفظ المو دی عنی ظاہر ہے کہ مراد لفظ ولی سے
محب اور ناصر نہیں ہوسکتا بلکہ مراد اوس سے خلیفہ اور امام ہے جو اوسے
احکام از جانب جناب خیرالانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کرے اور نیز ابن کثیر
نے اپنی تاریخ میں وارد کیا ہے کہ حجۃ الوداع میں فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ نے علی منی وانا منہ ولا یودی عنی الا انا او علی اس کے
بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ازین حدیث ظاہر
ست کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود کہ ادا نمی کند از جانب
من مگر من یا علی وہرگاہ تادیہ از جانب جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ
آلہ وسلم منحصر در ذات شریف امیرالمومنین علیہ السلام باشد نمی تواند شد کہ خلیفہ
وامام غیر آن جناب باشد چہ کار خلیفہ وامام ہمین ست کہ تبلیغ امور و تادیہ آن
از جانب جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ بکند واین صفت عمدہ صفات
واہم شعار خلیفہ ست وہرگاہ این صفت منحصر در جناب امیرالمومنین علیہ السلام
باشد غیر آن جناب چگونہ خلیفہ وامام می تواند شد۔ اونتیسوین دلیل میں فرماتے
ہیں سید علی ہمدانی نے کتاب مودۃ القربیٰ میں لکھا ہے ۔
عن ابی الحمراء رضی اللہ عنہ خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال بعد کبر سنہ لو احلٍ من س فقاتہ لا احدثنك ما سمعت
اذنای وراءت عینای۔ اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حتی دخل علی عائشه فقال لها ادعی لی سید العرب فبعثت الی
ابی بکر فدفعته فجاء حتی کان کرائی العین علم ان غیره دعی فخرج
من عندها حتی دخل علی حفصة فقال لها ادعی لی سید العرب
فبعثت الی عمر فدفعته حتی اذا اصاب کرای العین علم ان غیره
دعی فخرج من عندها حتی اذا دخل علی ام سلمة رضی الله عنها و
کانت من خیرهن قال ادعی لی سید العرب فبعثت الی علی فدفعته
ثم قال لی یا ابا الحمراء دح ابتغی بمائة من قریش و ثمانین من العرب
وستین من الموالی واربعین من اولاد الحبشة فلما اجتمع الناس
قال ائتنی بصحیفة من ادیم فاتیته بها ثم اقامهم مثل صف بصلوة
فقال معاشر الناس الیس الله اولی بی من نفسی یامرنی و
ینهانی مالی علی الله امر ولا نهی قالوا بلی یا رسول الله فقال الست
اولی بکم من انفسکم امرکم وانهاکم لیس لکم علی امر ولا نهی قالوا
بلی یا رسول الله قال من کان الله وانا مولاه فهذا علی مولاه
یامرکم وینهاکم مالکم علیه من امر ولا نهی اللهم وال من والاه
وعاد من عاداه وانصر من نصره واخذل من خذله اللهم انت
شهیدی علیهم انی قد بلغت ونصحت ثم امر فقرات الصحیفة
علینا ثلاثا۔ ثم قال من شاء ان یقیله ثلاثا فقلنا نعوذ بالله و
برسوله ان نستقیله ثلاثا ثم ادرج الصحیفة وختمها بخواتیمهم
ثم قال یا علی خذ الصحیفة الیک فمن نکث فقاتل بالصحیفة فاکون

انا خصیمہ ثم تلا ھذہ الآیۃ ولا تنقضوا الایمان بعد توکیدھا وقد جعلتم اللہ علیکم کفیلا فتکونوا کبنی اسرائیل اذا شددوا علی انفسھم فشدد اللہ علیھم ثم تلا فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ الآیۃ۔ یہ حدیث شریف نص قاطع وبرہان ساطع اس امر پر ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کا مولیٰ ہونا اس جناب کا اولیٰ بتصرف ہونا ہے کیونکہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جماعت حاضرین کے سامنے بصراحت تمام ارشاد فرمادیا کہ جس کے لئے خدا مولا ہے اور میں مولا ہوں اوس کیلئے علی مولا ہے وہ تمپر حاکم ہے اور امر ونہی اسکے لئے زیبا ہے تم اوسپر حکومت نہیں کرسکتے اور اوسپر امر ونہی تمہارے لئے جائز ودرست نہیں ہے اور الویت بہ تصرف وامامت وریاست کے یہی معنی ہیں کہ سید علی ہمدانی نے مودۃ القربیٰ میں وارد کیا ہے عن فاطمہ علیہا السلام قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من کنت ولیہ فعلیؑ ولیہ ومن کنت امامہ فعلی امامہ اس روایت سے ظاہر ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ جس شخص کے امام ہیں اوس کے امام جناب امیر المومنین علیہ السلام ہیں اس حدیث کا سیاق مثل سیاق حدیث غدیر کے ہے اور نیز اور بہت سے احادیث نبویہ امیر المومنین علیہ السلام کی امامت پر دال ہیں بنابران کوئی عقلمند اسپر ہرگز راضی نہو گا کہ حدیث غدیر میں مولیٰ کے معنی سوائے امام کے اور کچھ بنائے جائیں۔

اسکے بعد جناب آیۃ اللہ فی العٰلمین مرحوم نے سید علی ہمدانی کی توثیق

اور اون کی تعریفین کتب اہل سنت سے نقل کی ہین دیکھو عبقات الانوار حصہ چہارم از حدیث غدیر صفحہ ۲۴۱۔

امام غزالی کے سوا اور بھی علمائے اہل سنت نے حدیث غدیر سے امامت جناب امیر کی ثابت کی ہے

حضرات ناظرین امام غزالی صاحب پہ منحصر نہیں بلکہ بہت سے علماء اہل سنت و محدثین وعظماء نے بڑے زور و شور سے اعتراف اور اقرار کیا ہے کہ حدیث غدیر سے امام اور خلیفہ ہونا امیر المومنین علی مرتضے علیہ الصلوۃ والسلام کا ثابت و متحقق ہے۔ جناب آیۃ اللہ فی العلمین مرحوم فرماتے ہیں کہ ابوالمجد مجد الدین آدم جو کہ بلقب حکیم سنائے معروف ہیں اور جامی نے نفحات میں اُن کی کتاب حدیقۃ الحقیقۃ کی بہت تعریف لکھی ہے حدیقہ مین بمدح جناب امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں۔ نائب مصطفے بروز غدیر۔ کردہ بر شرع خود مراد امیر اور شیخ فریدالدین عطار ہمدانی نے تو بڑی تصریح اور توضیح سے بیان کیا ہے کہ جناب رسالت مآب نے علی مرتضے کو بحکم الٰہی اپنے ملک پر والی بروز غدیر مقرر فرمایا ہے چنانچہ مثنوی مظہر حق میں کہتے ہیں۔

اشعار

چون خدا گفتہ است در نظم غدیر
یا رسول اللہ ز آیات منیر

ایہا الناس این بود الہام او
زانکہ از حق آمدہ پیغام او

گفت روکن با خلایق این ندا — نیست این دم خود رسولم بر شما
ہر چہ حق گفتہ است من خود آن کنم — بر تو من اسرار حق آسان کنم
چونکہ جبریل آمد و بر من بگفت — من بگویم با شما راز نہفت
این چنین گفت ست قہار جہان — حق د قیوم خدای غیب دان
مرتضی والی درین ملک من ست — ہر کہ این سر راند اندا و زن ست

پھر شیخ فرید الدین عطار کی توثیق اور تعریف لکھی ہے۔ نصر اللہ کابلی نے صواقع میں لکھا ہے۔ قال الشیخ الجلیل فرید الدین احمد بن محمد النیسابوری من آمن بمحمد ولم یومن باھل بیتہ فلیس بمومن۔ اجمع العلماء والعرفاء علی ذلک ولم ینکرہ احد۔ اور شاہ عبد العزیز صاحب اپنے تحفہ کے گیارہویں باب میں فرماتے ہیں کہ اہل سنت حب امیر و ذریۃ طاہرہ او را از فرائض ایمان می شمارند حضرت فرید الدین احمد بن محمد نیشاپوری معروف بعطار در اشعار عربی می فرماید شعر

فلا تعدل باھل البیت خلقاً — فاھل البیت ھم اہل السعادۃ

پھر جناب آیۃ اللہ فی العالمین فرماتے ہیں وفاضل نحریر و وزیر کبیر محمد
بن طلحہ شافعی نے اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ ۲۵۱
علیہ وآلہ نے حدیث غدیر کے بیان فرمانے سے ہر وہ چیز کہ جو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ کے لیے ثابت تھی امیر المومنین علیہ السلام کے لئے ثابت فرمائی
ہے من جملہ ان کے اولیٰ بمومنین و سید المومنین ہونا رسول خدا کا ہے پس
علی بن ابی طالب کے لئے بھی اولیٰ بمومنین و سید المومنین ہونا ثابت ہے

وهذه عبارة ابن طلحه فی مطالب السؤل فی مناقب آل الرسول
واما مواخاة رسول الله صلے الله علیه وسلم ایاه وامتزاجه به
وتنزیله ایاه منزلة نفسه وميله اليه وايثاره اياه فهذا بيانه فان
قد روى الامام الترمذی فی صحیحه بسنده عن زید ابن ارقم
انه قال لما اخا رسول الله صلے الله علیه وسلم بین اصحابه جاءه
علی تدمع عیناه فقال یا رسول الله اخیت بین اصحابك ولم تواخ
بینی وبین احد قال فسمعت رسول الله صلے الله علیه وسلم یقول
انت اخی فی الدنیا والآخرة وروی بسنده ایضًا ان رسول
الله صلے الله علیه وسلم قال من کنت مولاه فعلے مولاه و
هذا اللفظ بمجرده رواه الترمذی ولم یزد علیه وزاد غیره
ذکره الیوم والموضع فذکر الزمان وهو عند عود رسول الله
صلے الله علیه وسلم من حجة الوداع فی الیوم الثامن عشر من
ذا الحجة وذکر المکان وهو ما بین مکه والمدینه یسمی خمًا فی غدیر
هناك فسمی ذلك الیوم یوم غدیر خم وقد ذکره علیه السلام
فی شعره الذی تقدم وصار ذلك الیوم عیدًا وموسمًا لکونه کان
وقتًا خص فیه رسول الله صلے الله علیه وسلم علیًا بهذه المنزلة العلیه
وشرفه بها دون الناس کلهم ونقل عن زاذان قال سمعت علیًا
فی الرحبه وهو ینشد الناس من شهد منکم رسول الله صلی الله
علیه وآله وسلم یوم غدیر خم وهو یقول ما قال فقام ثلاثة عشر

رجلاً فشهدوا انهم سمعوا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
من كنت مولاه فعلي مولاه زيادة تقرير نقل الامام ابو الحسن
علي الواحدي في كتابه المسمى باسباب النزول يرفعه بسنده
الى ابي سعيد الخدري رضي الله عنه قال نزلت هذه الآية يا
ايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك يوم غدير خم في علي
ابن ابي طالب فقوله صلى الله عليه وسلم من كنت مولاه فعلي
مولاه قد اشتمل على لفظة من وهي موضوعة للعموم فاقتضى ان
كل انسان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مولاه كان علي
مولاه واشتمل على لفظة مولى وهي لفظة مستعملة بازاء معانٍ
متعددة قد ورد القرآن الكريم بها فتارة تكون بمعنى اولى قال
الله تعالى في حق المنافقين مأواكم النار هي مولاكم معناه اولى
بكم وتارة بمعنى الناصر قال الله تعالى ذلك بان الله مولى الذين
آمنوا وان الكافرين لا مولى لهم معناه ان الله ناصر المؤمنين و
ان الكافرين لا ناصر لهم وتارة بمعنى الوارث قال الله تعالى
ولكل جعلنا موالي مما ترك الوالدان والاقربون معناه وراثاً
وتارة بمعنى العصبة قال الله تعالى واني خفت الموالي من
ورائي معناه عصبتي وتارة بمعنى الصديق والحميم قال الله تعالى
يوم لا يغني مولى عن مولى شيئاً معناه حميم عن حميم وصديق عن
صديقٍ وقرابة عن قرابةٍ وتارة بمعنى السيد المعتق وهو ظاهر

ہے اس لئے کہ ابن طلحہ شافعی نے اس امر کی تصریح کی ہے کہ یہ حدیث آیہ مباہلہ کے اسرار میں سے ہے کیونکہ جب جناب امیر المومنین بہ نص آیہ موصوفہ نفس رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قرار پائی تو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین کے لئے حدیث غدیر کے ارشاد فرمانے سے ہر وہ چیز عموماً ثابت کی جو خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ کے واسطے ثابت تھی منجملہ اون امور کے جو جناب رسول خدا کے واسطے جمیع مومنین پر ثابت ہیں ایک اون میں سے اولیٰ بہ تصرف ہونا مومنین کے نفوس اور اموال میں ہے اور دوسرا امر وجوب اتباع و انقیاد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ کا ہے تمام اوامر و نواہی میں پس امیر المومنین علیہ السلام کیواسطے بھی یہ دونوں امر ثابت ہوئے اور یہ عین امامت و خلافت ہے غیر کے لئے نہیں ہوسکتی اور نیز ابن طلحہ نے اس امر کی تصریح کردی ہے کہ منجملہ اُن امور کے جو جناب سرور کائنات کے لئے مومنین پر ثابت ہیں اولی ہونا مومنین کا ہے اور اولویت اور سرداری اونکے عین امامت ہے نیز ابن طلحہ نے اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ یہ مرتبہ نہایت بزرگ اور یہ درجہ بہت بڑا ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ نے امیر المومنین علیہ السلام کو اوس رتبہ اور درجہ کے ساتھ خاص کیا نہ کسی غیر کو یہ فقرہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کی افضلیت پر بکمال تصریح دلالت کرتا ہے۔ علاوہ ان سب امور کے ابن طلحہ نے اس امر کی بھی تصریح کردی کہ روز غدیر روز عید و موسم سرور ہے دوستان علی کے واسطے۔ اس مضمون کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین نے ابن طلحہ کی توثیق

واذا كانت واردة لهذه المعاني فعلى ايها حملت اما على كونه اولى
كما ذهب اليه طائفة او على كونه صديقا حميما فيكون معنى الحديث
من كنت اولى به او ناصره او وارثه او عصبته او حميمه او صديقه
فان عليا منه كذلك وهذا صريح في تخصيصه لعلي بهذه المنقبة
العلية وجعله لغيره كنفسه بالنسبة الى من دخلت عليهم كلمة
من التي هي للعموم بما لم يجعله لغيره وليعلم ان هذا الحديث
من اسرار قوله تعالى في اية المباهلة قل تعالوا ندع ابنائنا و
ابنائكم ونسائنا ونسائكم وانفسنا وانفسكم والمراد نفس علي على
ما تقدم فان الله جل وعلا لما قرن بين نفس رسول الله
صلى الله عليه وسلم وبين نفس علي وجمعهما بضمير مضاف الى
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اثبت رسول الله صلى الله عليه
وسلم لنفس علي بهذا الحديث ما هو ثابت لنفسه على المؤمنين
عموما فانه اولى بالمؤمنين وناصر المؤمنين وسيد المؤمنين وكل
معنى امكن اثباته مما دل عليه لفظ المولى لرسول الله صلى الله عليه
واله وسلم فقد جعله لعلي عليه السلام وهي مرتبة سامية و
منزلة شاهقة ودرجة علية ومكانة رفيعة خصصه صلى
الله عليه وسلم بها دون غيره فلهذا صار ذلك اليوم عيد و
موسم سرور لاوليائه - اس عبارت سے بخوبی ظاہر و آشکار ہے کہ
حدیث غدیر سے امامت جناب امیر المومنین علیہ السلام کی ثابت و متحقق

اور یہ طبقات استوسے اور طبقات اسدی سے نقل فرمائی ہے دیکھو عبقات الانوار فی اثبات امامت الائمۃ الاطہار۔ پھر فرماتے ہیں کہ یوسف بن قزعلی سبط ابن الجوزی نے تذکرہ خواص الامۃ فی معرفۃ الائمۃ میں جس سے کہ ابن حجر صواعق میں اور سید سمہودی جواہر العقدین میں بہت سی روایات نقل کرتے ہیں لکھا ہے۔

اتفق علماء السیر ان قصۃ الغدیر کانت بعد رجوع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من حجۃ الوداع فی الثامن عشر من ذی الحجۃ جمع الصحابۃ وکانوا مایۃ وعشرین الفا وقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ الحدیث نص صلی اللہ علیہ وسلم علی ذلک بصریح العبارۃ دون التلویح والاشارۃ وذکر ابو اسحاق الثعلبی فی تفسیرہ باسنادہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما قال ذلک طار فی الاقطار وشاع فی البلاد والامصار وبلغ ذلک الحارث بن نعمان الفہری واتاہ علی ناقۃ لہ فاناخہا علی باب المسجد ثم عقلہا وجاء فدخل المسجد فجثا بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد انک امرتنا ان نشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ فقبلنا منک ذلک ثم لم ترض بہذا حتی رفعت بضبعی ابن عمک وفضلتہ علی الناس وقلت من کنت مولاہ فعلی مولاہ فہذا شیٔ منک او من اللہ تعالی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقد احمرت عیناہ واللہ الذی لا الہ الا ہو انہ من اللہ

وليس منى قالها ثلاثا۔ فقام الحارث وهو يقول اللهم ان كان ما يقول محمد حقاً فارسل علينا حجارة من السماء او ائتنا بعذاب اليم قال فوالله ما بلغ ناقته حتى رماه الله بحجارة من السماء فوقع على هامته فخرج من دبره ومات وانزل الله تعالى سأل سائل بعذاب واقع للكافرين ليس له دافع فاما قوله من كنت مولاه فعلى مولاه فقال علماء العربية لفظ المولى يرد على وجوه احدها بمعنى المالك ومنه قوله تعالى ضرب الله مثلاً عبداً مملوكاً لا يقدر على شئ وهو كل على مولاه اى على مالك رقه والثانى بمعنى المعتق والثالث بمعنى المعتق بفتح التاء والرابع بمعنى الناصر ومنه قوله تعالى ذلك بان الله مولى الذين آمنوا وان الكافرين لا مولى لهم۔ اى لا ناصر لهم والخامس بمعنى ابن العم قال الشاعر شعر مهلاً بنى عمنا مهلاً موالينا۔ لا تنبشوا بيننا ما كان مدفونا وقال آخر هم الموالى خنقوا علينا وانا من لقائهم لزور۔ وحكى صاحب الصحاح عن ابى عبيدة ان قائل هذا البيت عنى بالموالى بنى العم قال وهو كقوله ثم نخرجكم طفلاً۔ والسادس الحليف قال الشاعر موالى حلف لا موالى قرابة ولكن قطينا يسألون الاتاويا۔ يقول هم حلفاء لا ابناء عم قال فى الصحاح واما قول الفرزدق ولو كان عبد الله مولى هجوته ولكن عبد الله مولى المواليا فلان عبد الله بن ابى اسحاق مولى الحضرميين وهم حلفاء بنى عبد الشمس بن عبد مناف

والحليف عند العرب مولى وانما نصب الموالي لانه رده الى صلته
للضرورة وانما لم يكن مولى لانه جعله بمنزلة غير الفعل الذي
لا ينصرف والسابع المتولي بضمان الجريرة وحيازة الميراث و
كان ذلك في الجاهلية ثم نسخ باية المواريث والثامن الجار
انما سمي به لماله من الحقوق بالمجاورة والتاسع السيد المطاع و
هو المولى المطلق قال في الصحاح كل من ولي امر احد فهو وليه والعاشر
بمعنى الاولى قال الله تعالى فاليوم لا يؤخذ منكم فدية ولا من
الذين كفروا ماويكم النار هي مولاكم اي اولى بكم الى ان قال
بعد ذكر عدم جواز ارادة غير الاولى من المعاني والمراد من الحديث
الطاعة المخصوصة فتعين العاشر ومعناه من كنت اولى به من نفسه
فعلي اولى به وقد صرح بهذا المعنى الحافظ ابو الفرج يحيى بن سعيد الثقفي
الاصبهاني في كتابه المسمى بمرج البحرين فانه روى هذا الحديث
باسناده الى مشايخه وقال فاخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم
بيد علي وقال من كنت وليه واولى به من نفسه فعلي وليه فعلم
ان جميع المعاني راجعة الى الوجه العاشر ودل عليه ايضا قوله عليه السلام
الست اولى بالمومنين من انفسهم وهذا نص صريح في اثبات امامة
وقبول طاعة وكذا قوله صلى الله عليه وآله وسلم وادر الحق معه
حيث دار فيه دليل على انه ما جرى خلاف بين علي وبين احد
من الصحابة الا والحق مع علي وهذا باجماع الامة الا ترى

ان العلماء استنبطوا احكام البغاة من وقعة الجمل وصفين وقد اكثرت
الشعراء في يوم غدير خم فقال حسان بن ثابت. يناديهم يوم الغدير
نبيهم بخم فاسمع بالرسول مناديا وقال فمن مولاكم ووليكم
فقالوا ولم يبدوا هناك التعاميا. الهك مولانا وانت ولينا و
مالك منا في الولاية عاصيا. فقال له قم يا علي فانني. رضيتك
من بعدي اماما وهاديا فمن كنت مولاه فهذا وليه. فكونوا له
انصار صدق مواليا. هناك دعا اللهم وال وليه وكن للذي
عادى عليا معاديا ويروى ان النبي صلى الله عليه وسلم لما سمعه
ينشد هذه الابيات قال له يا حسان لا تزال مويدا بروح القدس
ما نصرتنا او نافحت عنا بلسانك وقال قيس بن سعد بن عبادة
الانصاري وانشدها بين يدي علي بصفين قلت لما بغى العدو
علينا حسبنا الله ونعم الوكيل وعلي امامنا وامام لسوانا اتى به
التنزيل يوم قال النبي من كنت مولاه. فهذا مولاه خطب
جليل انما قاله النبي على الامة حتم ما فيه قال وقيل. و
قال الكميت نفى عن عينك الارق الهجوعا وهما يمترى عنها الدموعا
لدى الرحمن يشفع بالمثاني فكان لنا ابو حسن شفيعا ويوم الدوح
دوح غدير خم ابان له الولاية لو اطيعا ولكن الرجال تبايعوها
فلم ار مثلها خطرا مبيعا ولهذه الابيات قصة عجيبة حدثنا
بها شيخنا عمر بن صافي الموصلي رحمه الله تعالى قال انشد بعضهم

هذه الابيات وبات مفكراً فرأى علياً كرم الله وجهه في المنام فقال له اعد علىّ ابيات الكميت فانشده اياها حتى بلغ الى قوله خطراً مبيعاً فانشد على بيتاً آخراً من قوله زيادة فيها ابيات

فلم ار مثل ذاك اليوم يوماً ۔۔۔ ولم ار مثله حقاً اضيعا
فانتبهه الرجل مذعوراً ۔۔۔ وقال السيد الحميري
يا بايع الدين بدنياه ۔۔۔ ليس بهذا امر الله
من ابغضت علياً الرضا ۔۔۔ واحمد قد كان يرضاه
من الذي احمد من بينهم ۔۔۔ يوم غدير الخم ناداه
اقامه من بين اصحابه ۔۔۔ وهم حواليه فسماه
هذا علي بن ابي طالب ۔۔۔ مولى لمن قد كنت مولاه
فوال من والاه يا ذا العلا ۔۔۔ وعاد من قد كان عاداه

وقال بديع الزمان ابو الفضل احمد بن الحسين الهمداني يا دار منتجع الرسالة بيت مختلف الملائك - ابيات

يا بن الفواطم والعواتك	والترايك والارايك
انا حايك ان لم اكن	مولا ولاءك وابن حائك

دیکھو حضرات ناظرین سبط ابن الجوزی نے اس عبارت سراسر متانت بین پورا پورا اعتراف اور اقرار اس امر کا بے دھڑلے سے کیا ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین علی بن ابی طالب صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ کو خم غدیر میں اپنا خلیفہ اور جانشین مقرر فرمایا ہے اور نیز انہوں

نے اشعار حسان بن ثابت رضے اللہ عنہ کی نقل کی ہین جن سے ظاہر و عیان
ہے کہ مولی کے معانی ہین سے اس حدیث مین امام اور ہادی ہی مراد ہین
اور نیز اس امر کی تصریح کر دی ہے کہ جناب سرور انام صلے اللہ علیہ وآلہ الکرام
نے حسان بن ثابت کی زبانی اشعار مذکورہ سُنکر اونکو دعا دی۔ اور نیز
سبط ابن الجوازی نے اشعار قیس بن سعد بن عبادہ انصاری رضے اللہ عنہ
کے نقل کی ہیں جن سے امامت امیر المومنین علیہ السلام کہ بحدیث غدیر
بحکم جناب رب قدیر ثابت وظاہر وآشکار ہے اور نیز اونہون نے اشعار
کمیت کے وارد کئے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نے روز غدیر خم ولایت امیر المومنین علیہ السلام کی ظاہر فرمائی ہے
لیکن لوگون نے اس معاملہ مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی اطاعت نہ کی بلکہ ولایت علی علیہ السلام کو فروخت کر دیا۔ توثیق کمیت اور
سبط ابن الجوزی کے عبقات الانوار مین ملاحظہ فرمائے۔ پھر جناب آیۃ اللہ
فی العلمین فرماتے ہیں کہ علامہ محمد بن یوسف بن محمد الکنجی الشافعی نے
بھی اپنی کتاب کفایۃ الطالب فی مناقب علی بن ابی طالب میں اس امر
کا اقرار اور اعتراف کر لیا ہے کہ حدیث غدیر جناب امیر علیہ السلام کی تولیت
اور استخلاف پر دال ہے۔ چنانچہ وہ کہتے ہین قال رسول اللہ صلے اللہ
علیہ والہ وسلم لعلی لو کنت مستخلفاً احداً لم یکن احدٌ احق
منک وهذا الحدیث وان دل علی عدم الاستخلاف لکن
حدیث غدیر خم دال علی التولیۃ وهی الاستخلاف وهذا

الحدیث اعنی حدیث غدیر خم ناسخ لانہ کان فی اخر عمرہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہی اس عبارت سے ظاہر ہے کہ حدیث غدیر استخلاف اور تولیت جناب امیر پر دال ہے علامہ گنجی شافعی نے صاف صاف اقرار اور اعتراف کر لیا ہے کہ اگرچہ حدیث لوکنت مستخلفا احداً الخ لیکن احداً احق منک سے عدم استخلاف پایا جاتا ہے لیکن حدیث غدیر سے تولیت اور استخلاف ثابت ہے اور حدیث غدیر حدیث لوکنت الخ کے لیے ناسخ ہے کیونکہ حدیث غدیر آنحضرت نے آخر عمر میں فرمائی ہے۔ نیز سعید الدین فرغانی نے بکمال توضیح وتصریح ثابت کیا ہے کہ حدیث غدیر جناب امیر علیہ السلام کی امامت پر تصریحاً دلالت کرتی ہیں فرغانی نے ابن فارض کے قصیدہ تائیہ کی شرح میں اس امر کو ثابت کیا ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ نے حدیث غدیر کے ارشاد فرمانے سے امیر المومنین علیہ السلام کو اپنا وصی اور اپنے نفس مبارک کے قائم مقام مقرر فرمایا ہے چنانچہ اس شعر کی شرح میں لکھا ہے شعر

واوضح بالتاویل ما کان مشکلا	علی بعلم نالہ بالوصیۃ

وکذا اهل البیت مبینا احمد وقف الخبیر تقدیرہ وبیان علی کرم اللہ وجہہ وایضاحہ بتاویل ما کان مشکلا من الکتاب والسنۃ بواسطۃ علم نالہ بان جعلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصیہ وقائما مقام نفسہ بقولہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ وذلک کان یوم غدیر خم علی ما قال کرم اللہ وجہہ فی جملۃ ابیات منہا

قولہ ابیات

واوصانی النبی علی اختیار	لامته رضی منه بحکمی
واوجب لی ولایته علیکم	رسول الله یوم غدیر خم

وغدیر خم ماء علی میال من المدینة علی طریق یقال له من جملة الفضائل التی لا تحصی خصه بها رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فوسا شفاهًا منه علیه الصلوٰة والسلام۔ اور نیز فرغانی نے شرح قصیدہ تائیہ میں کہا ہے واما حصة علی بن ابی طالب کرم الله وجهه العلم والکشف وکشف معضلات الکلام العظیم والکتاب الکریم الذی هو من اخص معجزاته صلی الله علیه وآله وسلم باوضح بیان بما ناله بقوله صلی الله علیه وسلم انا مدینة العلم وعلی بابها وبقوله من کنت مولاه فعلی مولاه مع فضائل اخر لا تعد ولا تحصی اس عبارت سے ظاہر و آشکار ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کے لئے علم اور کشف معضلات قرآن مجید حاصل ہوا ہے جو کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اخص معجزات میں سے ہے بحدیث غدیر وحدیث انا مدینة العلم وعلی بابها اس کے بعد فرغانی اور اوس کی کتاب کی تعریفیں تحریر فرمائی ہیں۔ نیز تقی الدین احمد بن علی بن عبد القادر المقریزی نے ابن زولاق سے نقل کیا ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے روز غدیر یہ جناب امیر علیہ السلام سے عہد کیا اور اونکو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا چنانچہ کتاب المواعظ والاعتبار بذکر الخطط والآثار میں کہا ہے قال ابن زولاق وفی یوم

له الآن طریق المشاة الی مکة کان هذا البیان لیعلم الناس بالوصیة۔

ثمانية عشر من ذی الحجہ سنة اثنین وستین وثلاثمایة وھو یوم الغدیر
یجتمع خلق من اهل مصر والمغاربة ومن تبعهم للدعاء لانه
یوم عید لان رسول الله صلی الله علیه وسلم عهد الی امیر المومنین
علی بن ابی طالب فیه واستخلفه فاعجب المعز ذلك من فعلهم
وکان هذا اول ما عمل بمصر۔ اس عبارت سے ظاہر وعیان ہے کہ
حسب تحریر ابن زولاق روز غدیر روز عید ہے۔ بایں وجہ کہ اس دن جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین کی طرف عہد کیا ہے
اور انکو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا ہے۔ پھر اس تمام مضمون کے بعد جناب آیۃ
اللہ فی العالمین نے مقریزی اور ابن زولاق کی توثیقین اور تعریفیں کتب
اہل سنت سے نقل فرمائی ہیں۔ شہاب الدین دولت آبادی نے بھی
ہدایۃ السعداء مین تصریح کی ہے کہ حدیث غدیر جناب امیر کی نیابت وخلافت
پر دال ہے اور اوس سے لزوم اطاعت اور اتباع امیر علیہ السلام کا ثابت
ہوتا ہے چنانچہ چودھوین ہدایت مین کہتے ہیں نکتہ ودقیقہ اینجا آن بود چون
در خیر القرون آفتاب رسالت تابان وروشن ہست در حالت غروب علی ولی
مقابل خود کالبدر المنیر للشمس نائب خود داشتند یا علی انت منی بمنزلة
هارون من موسی ولا نبی بعدی۔ من کنت مولاہ فعلی مولاہ
تا انقراض عالم مومن ایمان وبر تو اعتقاد دارند انتہی بلفظہ عن نسخة
عتیقة اس عبارت سے بالتصریح معلوم اور ظاہر ہوا کہ مفاد حدیث منزلت
اور حدیث غدیر کا یہ ہے کہ نیابت اور خلافت جناب رسالت مآب کے جناب

امیر المومنین علیہ السلام کو حاصل تھی۔ اور نیز اونھون نے چودھوین ہدایہ میں کہا ہے
الجلوۃ الثالثۃ فی نکات البیعۃ بدانکہ ید بمعنی قبض ست یعنی قبض و قبضہ ید
بر دست پیر فروختیم تا ذوالید پیر باشد و اطاعت لازم شود واطیعوا اللہ واطیعوا
الرسول واولی الامر منکم رسا این معنی ست و ید بمعنی ملک یعنی خود را بر دست
پیر فروختیم تا بر نعمت و دولت کہ ترا رسد از پیر تصور کنی و ہر چہ در ملک تو آید
از پیر دانی و از فرزندان او دریغ نداری العبد وما فی یدہ ملک لمولاہ
من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ شاہد این حال انتہی اس عبارت سے
ظاہر ہے کہ حدیث غدیر اس امر پر دلیل ہے کہ جناب امیر علیہ السلام مالک
واجب الاطاعت تھے اور نیز ہدایۃ السعدا میں کہا ہے بدانکہ چون مصطفےٰؐ
بمحل خوندکار ست و علی ولی نیز بجاے خوندکار از انکہ استاد شریعت و مرشد
طریقت ست من کنت مولاہ شاہدے صادق ست انتہی۔ اس عبارت
سے صاف صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حدیث غدیر اس امر پر دال ہے کہ جناب
امیر المومنین علیہ السلام مثل جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ کے استاد
شریعت و مرشد طریقت و بمحل خوندکار یعنی صاحب الامر و صاحب فرمان لازم
الاطاعت تھے وھذا ھو المطلوب۔ اس کے بعد فرماتے ہین کہ شہاب الدین احمد
جو اکابر ائمہ اہل سنت مین سے ہے اوس نے مولی کے معنی سید کے لئے
ہین اور اسکو ترجیح دی ہے اور اس امر کو بعض اہل علم سے نقل کر کے کہا ہے
کہ تصدیر این قول بقول آنحضرت الستم تعلمون انی اولی بالمومنین
تائید این قول یعنی قول بعض اہل علم کہ مولی را بسید تفسیر کردہ می نماید

وفی هذه الکفایة لاهل الدرایة اور شیخ جلال الدین خجندی سے نقل
کیا ہے کہ مولی کے معنی اس حدیث میں سید ومطاع واولی کے ہیں پس ان
دونو معنون کے مطابق امر باطاعت واحترام اور اتباع علی بن ابی طالب
علیہ السلام کا لازم اور واجب ہوگا۔ اور اسی مرام ومقصود کی تائید مین ابو الفتح
اصفہانی کی کتاب مرج البحرین مین سے ایک حدیث اونہون نے نقل کی
ہے کہ اوس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس حدیث شریف مین مولی بمعنی اولی ہے
پھر جناب آیۃ اللہ فی العلمین فرماتے ہیں۔ وعلامہ محمد بن اسماعیل الامیر الیمانی
کہ سابقا بنباہت وعظمت وجلالت شان وعلو قدر وسمو فخر اودریافتی
درکتاب روضہ ندیہ شرح تحفہ علویہ بعد ذکر طرق عدیدہ حدیث غدیر گفتہ
وتکلم الفقیہ حمید علی معانیہ واطال ونقل بعض ذلک قال
رحمہ اللہ منہا فضل العترۃ علیہم السلام ووجوب رعایۃ
حقہم حیث جعلہم احد الثقلین الذین یسأل عنہما واخبر
بانہ سأل لہم اللطیف الخبیر وقال فاعطانی یعنی استجاب
لدعائہ فیہم ناصرہما ناصری وخاذلہما خاذلی وولیہما ولی
وعدوہما لی عدو وہذا یقتضی بانہم قائلون بالصدق وقائلون
بالحق لانہ قد جعل ناصرہما یعنی الکتاب والعترۃ ناصرا لہ علیہ السلام
وخاذلا لہما خاذلا لہ ونصرتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واجبۃ
وخذلانہ حرام عند اہل الاسلام فکذلک یکون حال العترۃ
الکرام علیہم السلام وہذا یوجب انہم لایتفقون علی ضلال

ولا يدينون بخطاء اذ لو جاز ذلك عليهم حتى يعمهم كان نصرهم
حراما وخذلانهم فرضا وهذا لا يجوز لان خبره فيهم عام
يتناول جميع احوالهم ولا دليل على التخصيص وزاده بيانا و
اسردفه بعدها نا بقوله وليهما لي ولي وعدوهما لي عدو وهذا
يقتضي كونهم على الصواب وانهم ملازمون الكتاب حتى لا يخالفون
بخلافه وفيه اجلى دلالة على ان اجماعهم حجة يجب الرجوع
اليها حيث جمع الرسول صلى الله عليه وآله وسلم بينهم وبين الكتاب
وفيه ادنى عبرة لمعتبر في عطب معاوية ويزيد واتباعهم واشياعهم
من سائر النواصب الذين جهدوا في عداوة العترة النبوية و
السلالة العلوية ومنها قوله اخذ بيده ورفعها وقال من كنت مولاه
فهذا مولاه والمولى اذا اطلق من غير قرينة فهم منه انه المالك
المتصرف واذا كان في الاصل يستعمل لمعان عدة منها المالك
للتصرف ولهذا قيل هذا مولى القوم سبق الى الافهام انه المالك
للتصرف في امورهم ومنها الناصر قال تعالى ذلك بان الله مولى
الذين امنوا وان الكافرين لا مولى لهم ومنها بمعنى ابن العم
قال الله تعالى واني خفت الموالي من ورائي اراد بني العم
بعدي ومنها بمعنى المعتق والمعتق ومنها بمعنى الاولى قال تعالى
ماواكم النار هي مولاكم اي اولى بكم وبعد ابكم وبعد فلو لم
يكن السابق الى الافهام من لفظة مولى السابق المالك للتصرف

لكانت منسوبة الى المعانى كلها على سواء وحملناها عليها جميعا الا
ما يتعذر فى حقه عليه السلام من المعتق والمعتق فيدخل فى
ذلك المالك للتصرف والاولى المفيد ملك التصرف على الامة و
اذا كان اولى بالمومنين من انفسهم كان اماما وتفصيل ذلك موضع
فى موضعه ومنها قوله صلى الله عليه واله وسلم من كنت وليه فهذا
وليه والولى المالك للتصرف بالسبق الى الفهم وان استعمل
فى غيره وعلى هذا قال صلى الله عليه واله وسلم السلطان
ولى من لا ولى له يريد ملك التصرف فى عقد النكاح يعنى
ان الامام له الولاية فيه حيث لا عصبة ثم لو سلمنا احتمال
الولى لغير ما ذكرناه عليه فهو كذلك يجب حمله على الجميع بناء
على ان كل لفظة احتملت معنيين بطريقة الحقيقة فانه يجب حملها
عليهما الجمع اذا لم يدل دليل على التخصيص ومنها قوله اللهم
وال من والاه وعاد من عاداه وهذا يشهد بفضل على عليه السلام
وبرائته من الكبائر حيث دعا النبى الى الله بان يوالى من والاه و
يعادى من عاداه ولو جاز ان يرتكب كبيرة لوجبت معاداته و
متى وجبت معاداته لم يكن الله ليعادى من عاداه كما لا يعادى
من عادى مرتكبى الكبائر بل هو من اوليائه فى الحقيقة فلما قضى
صلى الله عليه واله وسلم بانه يعادى من عاداه مطلقا من غير
تخصيص دل على حالة لا يقارف فيها كبيرة فبهذا يظهر ان

معاویہ قد عاداہ اللہ علی الحقیقۃ لان المعلوم بلا مریۃ بانہ کان
معادیاً لعلی علیہ السلام ومن عاداہ اللہ انزلہ اللہ دار عذابہ
وھی دار البوار جہنم یصلونہا وبئس القرار ومن کان عدو اللہ
کیف یجوز الترحم علیہ التولی لہ لوعمی الابصار وخبث الظواھر
والسرایر والانحراف عن العترۃ الاطہار وائمۃ الابرار و
لولم یرو الاحادیث العدید فی مناقب علی علیہ السلام لکفی فی
رفع درجتہ وعلو منزلتہ وقضی لہ بالفضل علی سایر الصحابۃ انتہی
کلامہ رحمہ اللہ مع اختصار منہ۔ فقیہ حمید کی یہ عبارت اس امر کو صاف
صاف ظاہر وعیاں کرتی ہے کہ حدیث غدیر سے بوجوہ عدیدہ امامت و
خلافت جناب امیر المومنین علیہ السلام کی ثابت و متحقق ہے۔ پھر جناب آیۃ
اللہ فی العالمین فرماتے ہیں کہ شاہ عبد العزیز صاحب کے بھتیجے مولوی
محمد اسماعیل صاحب نے جنکو ایک جم غفیر اور جماعت کثیر اہل ہند میں سے اپنا
پیرو مرشد اور مقتدا جانتے ہیں اور انکو تیرہوین صدی میں مجددین مانتے
ہین اپنے اوس رسالہ مین جوکہ اونہون نے حقیقت امامت کے بیان مین
تصنیف کیا ہے بخوبی اس امر کو تسلیم کرلیا ہے اور صاف لکھدیا ہے کہ حدیث
غدیر جناب امیر علیہ السلام کی امامت پر دلالت کرتی ہے جناب آیۃ اللہ
فی العالمین نے عبقات الانوار مین وہ ساری عبارت نقل فرمائی ہے اخیر
اوسکا یہ ہے وبالجملہ ثبوت ریاست یعنی چنانچہ انبیاء اللہ را بہ نسبت امت
یک نوعے از ریاست ثابت است کہ بملاحظہ ہمان ریاست ایشان را امت ایشان

رسول می گویند و این رسول را رسول این امت و در بسیارے از امور دنیویہ هم تصرف رسول در ایشان جاریست کما قال اللہ تعالی النبی اولی بالمومنین من انفسهم و در مقدمات اخرویہ هم ولایت او ثابت قال اللہ تعالی فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشهید وجئنا بک علی هولاء شهیدا همچنین امام را هم در دنیا و آخرت مثل این ریاست بہ نسبت مبعوث الیهم ثابت است قال النبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم الستم تعلمون انی اولی بالمومنین من انفسهم قالوا بلی فقال اللهم من کنت مولاہ فعلی مولاہ وقال اللہ تعالی ویوم ندعو کل اناس بامامهم وقفوهم انهم مسئولون قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم انهم مسئولون عن ولایۃ علی انتھے۔ اس عبارت کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ فرماتے ہیں و از آخر این عبارت بکمال وضوح و ظهور کالنور علی قلل الطور روشن ست کہ حدیث غدیر دلالت بر امامت جناب امیر المومنین علیہ السلام دارد زیرا کہ مولوی اسماعیل حدیث غدیر را دلیل این معنی گردانیدہ کہ چنانچہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم را بہ نسبت امت خود نوعے از ریاست ثابت ست کہ بلاحظہ همان ریاست ایشان را امت آنحضرت می گویند و آنحضرت را رسول این امت در بسیاری از امور دنیویہ هم تصرف آنحضرت جاریست و در مقدمات اخرویہ هم ولایت او ثابت همچنین امام را در دنیا و آخرت مثل این ریاست بہ نسبت مبعوث الیهم ثابت هست پس هرگاہ حدیث غدیر دلیل ثبوت ریاست مثل ریاست جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم و دلیل جریان

تصرف آنحضرت در بسیاری امور دنیویہ امت باشد این عین دلالت برامامت وخلافت است۔

مقولہ زائر

اسمین کچھ شک نہین کہ جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ نے کوئی دقیقہ ثبوت مین باقی نہین چھوڑا جو شخص انصاف کی نظر سے ان ہر سہ مجلدات حدیث غدیر کو پڑھے اور غور و تامل سے سمجھے اور باپ دادا کی تقلید کو مد نظر نہ رکھے بلکہ تحقیق حق اسکو منظور نظر ہو اور خدا و رسول کے احکام کی بجاآوری بھی بدل چاہتا ہو تو اوسپر یقیناً وحتماً حقیت مذہب امامیہ کی صاف صاف ظاہر وعیان ومنکشف ہوجائے گی بعونہ تعالیٰ شانہ۔

اس مقام پر اس حقیر سراپا تقصیر کو ایک حنفی عالم کا قول یاد آگیا حضرات ناظرین جب یہ کمترین بعہدہ مدرسی اول ہائے سکول گجرات پنجاب مین مقرر تھا ان ایام مین میری ملاقات کے لئے ایک حنفی عالم آئے جنکا نام نامی عالم شاہ تھا اون سے ہر طرح کی گفتگو ہوئی یہان تک کہ مذہبی ذکر تذکرہ بھی ہوا مین نے اونکو مجلد دوم حدیث غدیر دیکر کہا کہ آپ اس کتاب کو ملاحظہ فرماوین وہ صاحب کتاب لیکر چلے گئے آٹھہ پس دن کے بعد پھر تشریف لائے اور مجھسے کہا کہ مجھے تحقیق حق منظور نظر نہین مین شیعہ ہونا نہین چاہتا اور اس کتاب کو دیکھکر کوئی آدمی جو کہ اچھی طرح اسکو سمجھہ لے سنی نہین رہ سکتا بلا مبالغہ یہ ہے کہ جو اعتراض یا شبہہ میرے ذہن مین

آیا ہیں سے انکا جواب باصواب اسی کتاب میں پالیا آپ مجکو اس کتاب کے دیکھنے سے معاف رکھیں فی الحقیقت جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ نے کوئی شبہ اور کوئی اعتراض باقی نہین چھوڑا جسکا جواب شافی نہ دیا ہو اور ثبوت مدعا میں اسقدر کثرت سے دلائل بینہ وبراہین رصینہ بیان کئے ہین کہ مافوق انکا متصور نہین- مجلد اول مین اس حدیث شریف کا تواتر ثابت کیا ہے اور منکرین کو جواب دئے ہیں مجلد دوم وسوم مین وجوہ استدلال رقم فرمائے ہیں اور جن جن علماء ومحدثین کی روایتین یا عبارتین اپنے مدعا پر دلائل اور براہین کے لئے نقل فرماتے ہین اون علماء ومحدثین کی توثیق بخوبی ساتھ کے ساتھہ ہی کرتے جاتے ہیں غرض کوئی گرفت کی جگہہ باقی نہین رکھی اور جس امر کو ثابت کیا ہے اوسکا ثبوت کما حقہ کردیا ہے یہانتک کہ اب کسی کو مجال انکار باقی نہین رہی من شاء الاطلاع علیہ فلیرجع الیہ

اے حضرات ناظرین اسمیں ہرگز کسی طرح کا شک اور شبہہ نہیں بلکہ مثل روز روشن یہ امر ظاہر وآشکار ہے کوئی مسلمان اسکا انکار نہین کرسکتا لاریب حدیث غدیر متواتر اور صحیح اور قطعی الصدور ہے جسطرح سے قرآن شریف ہر مسلمان کے نزدیک یقیناً منزل من اللہ اور کلام الہی ہے اوسی طرح سے یہ حدیث شریف جو امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی مولائت وامارت وامامت وخلافت پر نص صریح ہے یقیناً اور قطعاً اور حتماً کلام جناب رسالت پناہی ہے جناب آیۃ اللہ فی العلمین اعلا اللہ مقامہ نے مجلد اول حدیث غدیر میں تواتر اس حدیث شریف کا ایسی طرح ثابت کیا کہ جائے دم زدن باقی نہین رہی

ملاحظہ فرمائے کہ شیخ سلیمان بن خواجہ کلان قندوزی بلخی حنفی المذہب نقشبندی
المشرب اپنی کتاب ینابیع المودۃ مطبوعہ بمبئی کے تیسوین صفحہ پر تحریر فرماتے ہیں
وفی المناقب اخرج محمد بن جریر الطبری صاحب التاریخ خبر غدیر خم من خمسۃ وسبعین
طریقاً۔ وافرد لہ کتابا سماہ کتاب الولایہ یعنی مناقب میں ہے کہ محمد بن جریر الطبری
صاحب تاریخ نے حدیث غدیر کو پچھتر طریق سے روایت کیا ہے اور اوسکے
طرق کیواسطے جداگانہ ایک کتاب لکھی ہے اور اسکا نام کتاب الولایت رکھا ہے
پھر صاحب ینابیع المودۃ لکھتے ہیں ایضاً اخرج خبر غدیر خم ابو العباس
احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ وافرد لہ کتابا وسماہ الموالاۃ و
طرقہ من مایۃ وخمس طریق۔ یعنی نیز اخراج کیا ہے ابو العباس احمد بن محمد
بن سعید بن عقدہ نے حدیث غدیر کا ایک سو پانچ طریقہ سے اور اوسکے طرق
کے بیان میں جداگانہ ایک کتاب لکھی ہے جسکا نام کتاب الموالاہ رکھا ہے اور
نیز کہتے ہیں حکی العلامہ علی بن موسیٰ وعلی بن محمد ابی المعالی الجوینی الملقب بہ
امام الحرمین اوستاد ابی حامد الغزالی رحمہما اللہ یتعجب ویقول رایت مجلدا
فی بغداد فی ید صحاف فیہ روایات خبر غدیر خم مکتوبا علیہ المجلدۃ
الثامنۃ والعشرون من طرق قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ
فعلی مولاہ ویتلوہ المجلد التاسعۃ والعشرون یعنی امام الحرمین استاد
ابو حامد غزالی رحمہما اللہ کی حکایت لکھتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں اور کہتے ہیں
کہ مین نے بغداد میں ایک مجلد کتاب ایک کتاب فروش کے ہاتھ مین دیکھی
اوسمین حدیث غدیر خم کی روایتین تھین اور اوسپر لکھا ہوا تھا کہ اٹھائیسوین[۲۸]

جلد ہے حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ
کے طرق کے بیان مین اور اس سے آگے اونتیسوین جلد اس کے ساتھ ملحق
کی جائے گی اقول اب اسپر اس حدیث شریف کے طرق کی کثرت کو اور
اسکے تواتر اور اس کی شہرت اور وثوق اور صحت کو خیال کر لیجئے۔

اب اس مضمون ہدایت مشحون کے خاتمہ مین یہ کمترین اقل الحاج والمعتمرین
ابوالقاسم مقرب علی النقوی زائر جناب سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ
الطیبین الطاہرین اپنا ایک قصیدہ غدیریہ بمدح جناب مولائے مومنین
سید الوصیین علیہ الصلوٰۃ والسلام بحذف صدر وعجز وارد کرتا ہے تاکہ مومنین
بایقین وغلامان آل طاہا ویسین کی آنکھون کو نور اور دلون کو سرور
حاصل ہو۔

مطلع ثانی

رسول پاک و علی دونون ہین خدا کے نور — کیا ہے دونون نے اک نور ایزدی سے ظہور
وہ ہیں حبیب خدا اور یہ ولی خدا — وہ ہیں رسول مسدد یہ ہیں امام غیور
وہ خاتم الرسل اور یہ وصی اوّل ہیں — وہ خیر خلق امیر عرب یہ ہیں مشہور
وہ ہیں رسول امین اور یہ ہیں امام مبین — وہ فخر لاکھ شموس اور یہ رشک لاکھ بدور
نبی ہیں منذر امت علی ہین ہادی دین — نبی شفیع علی ذو لوائے روز نشور
قسم خدا کی نبی و علی ہیں فرق نہین — حدیث لحمک لحمی مین ہے یہی مذکور

لہ قال رسول اللہ صلعم انا و علی من نور واحد فانظر فی کتب الاحادیث ۲

نبی علی کو جو دو دیکھتا ہے ہے احول
جو ان کے رتبہ سے جاہل ہے وہ بالکل کور

لکھا ہے حضرت آدم تھے آب و گل میں ابھی
تو اے نور نبی و علی تھا پس منشور

خدا نے دونوں کو اک نور سے بنایا ہے
مثال شمس ہے روشن یہ از حدیث نور

انہیں کی وجہ سے حق نے جہان کیا پیدا
طفیل انکے ہوا ہے ہر ایک شئے کا ظہور

یہ دونو بھائی ہین رب کریم کے پیارے
یہ دونو بھائی ہیں مقبول بارگاہ غفور

یہ دونو باعث ایجاد آفرینش ہیں
نہ ہوتے یہ تو نہ ہوتی کوئی بھی شئے مذکور

سوا ے حق کے نہ جبو قت تھا کوئی موجود
خدا سے پاک تھا ناظر یہ دونو تھے منظور

رسول پاک ہیں سلطان کشور ایمان
جناب حیدر کرار اون کے ہیں دستور

خدا ہے منزل قرآن رسول ہیں منزل
علی ہیں مبین احکام مصحف مذبور

خدا نے علم دیا جو نبی امی کو
سکھایا ہے وہ نبی نے علی کو علم ضرور

[1] علی کا علم ہے علم نبی نبی کا علم
وہی ہے جو کہ تھا از راہ وحی رب غفور

تو علم غیر کو مثل علی کہاں سے ہو
علی کے علم کا منبع ہے خود علیم شکور

نبی مدینہ علم اور علی ہین در اوسکا
یہ ہے حدیث نہایت صحیح اور مشہور

علی کے علم کی کچھ انتہا نہیں ہرگز
علی کا علم ہے بے انتہا و لا محصور

علی ہیں حافظ توریت و ناشر انجیل
علی مفسر قرآن علی علیم زبور

---

[1] اخرج الحموینی بسندہ عن الکلبی قال ابن عباس رضی اللہ عنہ علم النبی صلی اللہ علیہ و آلہ من علم اللہ و علم علی من علم النبی و علمی من علم علی وما علمی و علم الصحابۃ فی علم علی الا کقطرۃ فی سبعۃ ابحر ۔ ۱۲ منہ

علی ہیں عالم و علامہ و علی علّام ‏ ‏ ‏ علی ہے اقضیٰ اصحاب مصطفیٰ ہیں ضرور
علی ہیں ماہر اسرار ایزد دانا ‏ ‏ ‏ علی ہیں محرم راز رسول رب شکور
علی ہے خیر بریہ سے ہیں مراد خدا ‏ ‏ ‏ علی ہے لفظ اولی الامر سے ہو مذکور
علی ہیں دست زبردست ایزد دانا ‏ ‏ ‏ علی ہے شاہ رسل کی ہیں بیگمان دستور
علی ہیں قاسم جنت علی ہیں قاسم نار ‏ ‏ ‏ عدو علی کا ہے ناری تو ہے محب مغفور
علی ہیں ساقی کوثر علی ہیں شافع حشر ‏ ‏ ‏ علی ہیں باعث امن و امان یوم نشور
علی ہیں زینت عرش خدا و بزم رسول ‏ ‏ ‏ علی ہیں فخر دو عالم کو نابرا و رہ دستور
علی مرغّم فجار و قاصم کفار ‏ ‏ ‏ علی ہیں ناصر دین خدا علی منصور
علی کا نام لیا زاسم احمد مرسل ‏ ‏ ‏ ہے ساق عرش معظم پہ بے گمان مسطور
علی امیر عدو بند فاتح خیبر ‏ ‏ ‏ کہ جس کے دُلدُل و شمشیر دونوں ہیں مشہور
وہ رخش جس کے کہ ہے جست و خیز کی آہٹ ‏ ‏ ‏ جہان بوسعت خود تنگ تر ز دیدۂ مور
وہ تیغ جس سے ہوئے قتل مرحب و عنتر ‏ ‏ ‏ حارث ‏ ‏ ‏ وہ تیغ جس سے ہوا دین احمدی منصور
وہ تیغ جس کے کہ فقرات کا جواب نہ تھا ‏ ‏ ‏ وہ تیغ جس سے نہ بچتا تھا کافر مقہور
وہ تیغ جس سے کہ کفار کو امان نہ تھی ‏ ‏ ‏ وہ تیغ جس سے کہ دین خدا ہوا منشور
وہ ذوالفقار کہ ہے ذکر جس کے فقرہ نکا ‏ ‏ ‏ زبان خلق خدا پر زبان زد و مذکور
ہمیشہ احمد مختار کی سپر تھے علی ‏ ‏ ‏ تھے ہر لڑائی میں مولا مظفر و منصور

قطعہ

بنی امیہ و عباس کے زمانہ میں ‏ ‏ ‏ کوئی بھی کہہ نہیں سکتا تھا فضل شہ مذکور

عجب تو خوف سلاطین سے بغض سے دشمن — فضائل شہ مرداں کو کرتے تھے مستور
مگر مناقب حیدر سے اک جہان پر ہے — ہیں فضل انکے خواص و عوام میں مذکور
اگر نہیں ہے یہ اعجاز تو کہو کیا ہے — کہ اونکے فضل سے ارض و سما ہوے معمور
بغور سوچو تو حیدر سے ہیں شمع دین خدا — کوئی بجھا نہیں سکتا ہے شمع حق کا نور
مخالفوں سے بھی انکار ہو نہیں سکتا — مناقب شہ مرداں ہیں اسقدر مشہور
مخالفوں کو بھی اقرار فضل حیدر ہے — ہے اصل فضل وہی جو عدو کرے منظور
غلام حیدر صفدر اسیر دین پہ ور[له] — جو ہیں ریاست پٹیالہ کے سپہ دستور
وہ نقل کرتے ہیں اسطرح کارلائل سے — جو اوریا کا ہے اک حبر عیسوی مشہور
علی تھے صاحب اخلاق فاضلہ بیشک — علی کا قلب محبت سے حق کی تھا بھرپور
علی کی ہمت و جرات کے سامنے دائم — کسی بھی شے کو نہ ہرگز تھا کچھ قیام و دور
علی ولی خدا جانشین پیغمبر — ثنا ہے جنکی کتاب کریم میں مسطور
نبی کے بعد ہیں مثل نبی وہی مولا — یہ ہے نبی سے حدیث غدیر میں ماثور
یہ ہے حدیث نہایت صحیح و متواتر — ہوا ہے خم میں زبان نبی سے اسکا صدور
مثال شمس سمجھ یہ حدیث ہے روشن — نہ دیکھی اسکو جو ہے وہ بسان شپرہ کور
بحکم آیۂ بلغ نبی بہ خم غدیر — علی کو اپنا وصی کرنے پر ہوے مامور

له اس سے مراد جناب معلے القاب حضرت خلیفہ سید محمد حسن خاں بہادر مرحوم مغفور ہیں اُس جناب نے اپنی کتاب اعجاز التنزیل میں مضمون مذکور پادری کارلائل صاحب کی کتاب سے نقل کیا ہے ۱۲ زائر —

بنایا اونٹوں کے پالانوں کا وہاں ممبر　　اور اوسپہ بیٹھے جناب رسول ربِّ غفور
غدیر پہ تھا ہوا جمع ایک جمِ غفیر　　ہر اک طرح کے تھے مردم سفیہ و اہلِ شعور
پڑھا نبی نے وہاں خطبۂ طویل الذیل　　تھے جسمیں حمد خدا اور نصیحتیں مذکور
پھر اپنے ہاتھ میں لیکر ید ید اللہی　　کیا بلند کہا پھر یہ حاضروں کے حضور
کہ جسکا میں ہوں ولی اسکا ہی ولی حیدر　　مجھے ہے جیسے حکومت اسی ہے اوسپہ ضرور
پھر اسکے بعد دعا کی نبی نے پھر علی　　کہا یہ بارگہِ حق میں ای خدای غفور
تو دوست رکھ اسے جو شخص ہو علی کا دوست　　عدو علی کا ترے قہر سے رہے مقہور
جو اوسپہ ظلم کرے اوسپہ لعن کر یارب　　ہو خاذل اسکا ترے قہر سے ذلیل و مقہور
پھر اسکے بعد لی احمد نے بیعت حیدر　　ہر اک سے جو کہ تھے حضار مجلسِ پر نور
علی کو حضرتِ ثانی نے دی مبارکباد　　یہاں تلک ہوا حضار کو خوشی کا وفور
نبی کے پاس پھر آیا جو حارثِ نعمان　　تو بولا آکے رسول خدا سے وہ مغرور
نماز و روزہ و حج و زکوۃ و خمس و جہاد　　تمہاری کہنے سے ہم لوگوں نے کی منظور
مگر نہ صبر تمہیں آیا یا رسول اللہ　　کہ زیر حکم علی کر دیا ہمیں مجبور
کیا غضب یہ ہمارے لئے کہ اب تمنے　　علی کو کر دیا آمر ہمیں کیا مامور
کیا ہے تمنے جو حاکم علی کو اپنے بعد　　تو یہ تمہاری طرف سے ہے یا بحکم غفور
کہا رسول خدا نے یہ تب قسم کہا کر　　علی ہے میرا خلیفہ بحکم رب شکور
یہ سنکے غیض میں آکر اوٹھا عدو علی　　چلا جو جانب ناقہ تو کہتا تھا مغرور
الہی تو نے کیا ہے علی کو گر حاکم　　ترے عذاب سے وہ شخص ہو ابھی مقہور
کیا لعین نے جو حق سے سوال بہر عذاب　　تو سر پہ غیب سے پتھر پڑا ہوا وہ چور

کلام حق میں جو ہے سال سائل آیا — ہوا ہے اوس کی یہ شانِ نزول میں ماثور
ولائے شاہ ولایت سے دین ہوا کامل — ہوئے تمام وصایت سے نعمتِ موفور
خدائے پاک تب اسلام سے ہوا راضی — ہوئے بحکم خدا جب وصی نبی کے حضور

مطلع ثالث

بشر تو کیا ہیں فرشتوں کا کب ہے یہ مقدور — کہ وہ فضائل حیدر کو کر سکیں محصور
نہ ہمسے حمد خدا ہو نہ نعت احمد ہو — نہ وصفِ حیدرِ کرار ہو سکیں مسطور
علی کے وصف بیان کرتے ہیں خدا و رسول — ہو نعت و حمد زبان علی سے بس مذکور
نہ ہے زبان کو طاقت نہ ہے قلم کو مجال — علی کے وصف کوئی لکھ سکے یہ کیا مقدور
اسی[1] مہینے کی چوبیسوین کو خالق نے — علی کا نام نفس نبی کیا مذکور
علی نے دی ہے اسی[2] دن نماز میں خاتم — ولی و حاکم خلقت ہوئے بحکم غفور
کھلایا بھوکوں کو خود کرکے فاقہ پر فاقہ — نہ کیوں ہو خلق میں ایثار مرتضی مشہور
قبول بارگہہ حق ہوئے سخائے علی — کہا خدا نے انہیں کان سعیکم مشکور
اسی[3] مہینے کی پچیسوین کو احمد پر — بشان آل پیمبر ہے ہل اتیٰ کا صدور

[1] چوبیسوین تاریخ ذالحجہ الحرام ۹ھ علی صاحبہا والہ الف الف سلام وصلوٰۃ وتحیہ ۱۲ زائر۔ [2] اعنی الرابع والعشرین من شہر ذی الحجۃ الحرام سنۃ التاسع من ہجرت سید الانام علیہ وعلی آلہ الآف التحیۃ والسلام یعنی چوبیسوین ذی الحجہ ۹ھ ہجریہ ۱۲ زائر۔ [3] یعنی الخامس والعشرین من شہر ذی الحجۃ الحرام ۹ھ من الہجرت النبویہ ۱۲ زائر

قطعہ

تمام لوگ قیامت میں ہونگے گریاں پر — جو ہیں حسین کے باکی وہ ہوئینگے مسرور

وہ بیٹھے ہوئیں گے سب پر عرش رب کریم — خوشی میں حضرت سلطان کربلا کے حضور

کرینگے باتیں جو آقا سے وسیگہہ یہ غلام — تو انہماک یہ ہوگا ہمیں بوجہ حبور

خیال تک نہیں آئیگا بھول جائینگے — بہشت و کوثر و تسنیم و جملہ حور و قصور

پکاریں گی ہمیں حوریں کہ آؤ جلد ادہر — چلو بہشت میں آکر پیو شراب طہور

اشاروں سے وہ بلائیں گی ہمکو جنت میں — چھلکتے ہوئیں گے ہاتھوں پہ ساغر بلّور

نگاہ بھر کے نہ دیکھیں گے اونکی جانب ہم — مجالست میں یہ آقا کی ہمکو ہوگا سرور

صراط سے نہیں ممکن کہ کر سکے کوئی — بجز برات ولائے علی مرور و عبور

خفیف ہوئیں گے میزان پہ دشمن مولا — ذلیل ہونگے اوڑینگے جو نامی مثل طیور

ہزار شکر کہ سینہ ہمارا روشن ہے — ولائے آل محمد سے مثل شمع طور

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۷ صفحہ ۲۵

سادیٰ علی بن عیسیٰ ایضاً نقلاً من کتاب الیقین بامرۃ المومنین للسید علی بن طاؤس رضی اللہ عنہ ناقلاً من کتاب المناقب لابی المؤید موفق بن احمد الخوارزمی مرفوعاً الی علی علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لما اسری بی الی السماء ثم من سماء الی سماء الی سدرۃ المنتہی وقفت

بین یدی ربی فقال لی یا محمد قلت لبیک وسعدیک قال
قد بلوت خلقی فایّهم وجدت اطوع لک قلت رب علیاً
قال صدقت فهل اتخذت لنفسک خلیفة یؤدی عنک و
یعلم عبادی من کتابی مالا یعلمون قلت اختر لی فان
خیرتک خیر لی فقال قد اخترت لک علیاً فاتخذه
لنفسک خلیفة ووصیاً ونحلته علمی وحلمی وهو امیر المؤمنین
حقاً لم ینلها احدٌ قبله ولیست لاحد بعده یا محمد علیؑ
رایة الهدی وامام من اطاعنی ونور اولیائی وهو الکلمة
التی الزمتها المتقین من احبه فقد احبنی ومن ابغضه فقد
ابغضنی فبشره بذلک انتهیٰ۔

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱

احمد کا پورا باب مودت ہے معتبر	لکھتا ہے وہ کتاب مناقب میں یہ خبر

یہ حدیث شریف قدسی جناب شیخ حر عاملی مرحوم نے علی بن عیسے سے نقل کی اونہوں نے جناب علی بن
طاؤس رح کی کتاب الیقین باختصاص علیؑ بامرة المؤمنین میں سے لی ہے اور اوس
جناب نے اخطب خوارزم کی کتاب المناقب میں سے نقل فرمائی ہے
جو صاحب اس کی تصحیح اور تحقیق کرنا چاہیں اخطب خوارزم کی کتاب المناقب میں
ملاحظہ فرمائیں ۔ ۱۲۰ ذاکر۔

کرتا ہے نقل فاتح بدر و حنین سے
فرماتے ہیں رسول خدا جب با براق
اور سیر منتہے ہوا سدرہ تلک مرا
مجھکو پکارا حق نے تو بولا میں اے غفور
فرمایا تو نے خلق کا ہے امتحان لیا
کی عرض میں نے حق سے کہ اے عالم الخفی
تب جانب خدا سے ہوا مجھکو یہ خطاب
اب یہ بتا کہ کسکو خلیفہ کیا پسند
بند و نحو جو سکھائے کتاب خدا کا علم
کی عرض میں نے حق سے الہی تو کر پسند
فرمایا ہے پسند مجھے مرتضے علی
میں نے عطا کیا ہے علی ولی کو علم
ہرگز نہیں امیر ہے اسکے سوا کوئی
پہلے کسیکو مرتبہ ایسا ملا نہیں۔
جو مومنین میری اطاعت میں ہیں سدا
اے مصطفے نشان ہدایت ہے مرتضی
اور ہے علی وہ کلمۂ پاکیزہ اے نبی
اُسکا ولی جو ہے وہ ہے بیشک ولی مرا
لاریب ہے وہ میرا ولی اور ترا وصی

کرتے ہیں وہ بیان شہ مشرقین سے
جب سیر نہ فلک کا ہوا مجھکو اتفاق
دربار کبریا میں میں جا کر کھڑا ہوا
حاضر ہے تیرا بندۂ عاجز ترے حضور
تابع زیادہ کس کو ہے پایا مجھے بتا
بڑھکر ہے ساری خلق میں تابع مرا علی
اے مصطفے جو تو نے کہا ہے یہ ہے بجا
پہنچا ہے تیری سمت سے جو علم ارجمند
رکھتا ہو جو کہ سینہ میں راہ ہدا کا علم
تیری جو ہے پسند وہ بیشک ہے ارجمند
کرلے رسول اُس کو خلیفہ اُسی وصی
بخشا ہے میں نے حیدر صفدر کو اپنا علم
لاریب ہے امیر پئے مومنان علی
اور بعد میں کسی کا بھی یہ مرتبہ نہیں
اُنکے لئے امام ہے لاریب مرتضی
انکا ہے نور جو کہ ہمارے ہیں اولیا
ہے لزوم جسکا کیا ہے ہر متقی
دشمن ہوا جو اُس کا وہ میرا عدو ہوا
اس امر کی علی کو بشارت دے اے نبی

مقولہ عزائز

کیون بہائیو خیال کرو غور سے ذرا — دیکھو بیان کرتا ہے کیا رب دوسرا
انصاف کرکے منہ کو تعصب سے موڑکے — تحقیق آپ کیجئے تقلید چھوڑکے
الله کے کلام کو سوچو بغور تام — مانو وصی احمد مختار کو امام
سمجہو اگر خدا و نبی کا کلام تم — بعد از رسول جانو علی کو امام تم
فرماتا ہے یہ آپ خداوند عالمین — کوئی امیر مومنون کا جز علی نہیں
کوئی نہین امیر بجز مرتضے علی — کوئی نہین نبی کا علی کے سوا وصی
اورون کو جو امیر بناتے ہو بہائیو — کیا اونمین وصف ایسے ہی پاتے ہو بہائیو
غیرونکو جو وصی نبی تم بناتی ہو — حق نے نہین بنایا انہین خود بناتی ہو
حیدر کو اپنا علم خدا نے عطا کیا — اورانکو اپنا حلم خدا نے عطا کیا
الله نے نشان ہدایت کیا انہین — بخشا نہیں کسیکو جو رتبہ دیا انہیں
رتبہ علی کا بعد نبی کے بلند ہے — دیکھو خلافت اونکی خدا کو پسند ہے
کرتے ہیں جو کہ لوگ اطاعت کریم کی — دیکھو بحکم رب ہیں امام اونکے بس علی
گر تم مطیع حق ہو تو مانو امام کو — جانو امام نائب خیر الانام کو
کرتا ہے جب خلافت حیدر خدا پسند — ہے کسلیے پسند تمہاری نا پسند
ہو اولیاء حق ہین علی ان کی نورہین — نائب رسول کی ہیں ولی غفور ہیں
الله کا ولی ہے ولی جو علی کا ہے — دشمن خدا کا ہے جو عدو اس ولی کا ہے
اعلم ہیں کل جہان سے حیدر پس از نبی — واجب یہ ہے کہ بعد نبی ہوں یہی وصی

قرآن سے عیاں ہے ولایت امیر کی	توریت میں لکھی ہے امامت امیر کی
کچھ اسمیں شک نہیں ہے کہ لوگو بعد نبی	افضل تمام خلق سے ہیں مرتضیٰ علی

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۸ صفحہ ۲۵۱

وفی کتاب الطرائف فی معرفۃ مذاھب الطوائف للسید رضی الدین علی بن طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقلاً من کتاب ابی بکر احمد[1] بن مردویہ الثقۃ الحافظ عند اصحاب المذاھب الاربعۃ قال حدثنی احمد بن عبد اللہ بن الحسین حدثنا عبد العزیز بن یحیی البصری الجلودی ابو محمد حدثنا المغیرہ بن محمد المھلبی حدثنا عبد الرحمن بن صالح الازدی حدثنا جابر بن یزید الجعفی عن صالح بن میثم عن ابیہ عن ابن عباسؓ قال قلنا لہ یا ابن عباس اینفع حب علی بن ابی طالب فی الاخرۃ قال قد تنازع اصحاب رسول اللہ فی حبہ حتی سئلنا رسول اللہ فقال دعونی حتی اسئل الوحی فلما ھبط جبرئیل سئلہ فقال سائل ربی عن ھذا فرجع الی السماء ثم ھبط الی الارض فقال یا محمد ان اللہ یقرأ علیک السلام ویقول احب علیاً من احبہ احبنی ومن ابغضہ

---

[1] حافظ ابو بکر احمد بن مردویہ اہل سنت کے بڑے اعلا درجہ کے محدثین میں سے ہیں ان کی توثیق بسط او تفصیل سے جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ

فقد البغضنی یا محمد حیث تکن یکن علیؑ وحیث یکن علیؑ یکن محبوه وان اجتنا حوا وان اجتنا حوا —

ترجمہ الحدیث العشر القدسی نمبر ۱۸

بیٹا جو مردویہ کا ہے مرد نامور ــ کرتا ہے وہ ثقات سے منقول یہ خبر
عباس کے پسر سے کیا اسطرح سوال ــ حب جناب حیدر صفدر کا کیا ہے حال
محشر میں کام آئیگی کیا حب مرتضی ــ اس باب میں رسول خدا نے ہے کیا کہا
عباس کے پسر نے کہا ہاں سنو یہ بات ــ جب تھی حیات سید و سردار کائنات
اصحاب مصطفے نے تنازع کیا بہم ــ در بارۂ ولائے شہنشاہ ذی کرم
یاں تک کہ پوچھا ہم نے رسول جلیل سے ــ فرمایا ٹھیرو پوچھونگا میں جبرئیل سے

نے مجلدات عبقات الانوار میں تحریر فرمائی ہے چنانچہ حدیث تشبیہ کے صفحہ ۱۷۷ میں فرماتے ہیں کہ عظمت شان رفعت قدر وجلالت مرتبہ وتبحر وتمہر وتبالغ وتبلت ومہارت و براعت وکمال اعتماد واعتبار ونہایت فضل ونبیل وسمو وفخار ابن مردویہ عالی تبار بر مہارسین فن رجال مخفی ومحتجب نیست اما بنابر ازالۂ اوہام وتنبیہ ذاہلین عوام بندی از محامد سینہ برخے از فضائل جلیلہ او مذکور مے شود۔ اس کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ تذکرۃ الحفاظ ذہبی وزاد المعاد فی ہدی خیر العباد وتصنیف محمد بن ابی بکر المعروف بابن القیم الجوزیۃ الحنبلی طبقات الحفاظ تصنیف جلال الدین عبد الرحمن بن کمال الدین السیوطی اور شرح مواہب زرقانی وغیرہ وغیرہ علماء ومحدثین

آئے جو جبرئیل نبی نے کیا سوال — وہ بولے حق سے پوچھونگا میں اسکا حال

یہ کہکے آسمان کی جانب گئے امین — پھر آئے جلد نزد شہنشاہ مرسلین

کی عرض جبرئیل نے یا سید الانام — فرماتا ہے خدائے تعالی تمہیں سلام

بعد از سلام کرتا ہے ارشاد کبریا — کچھ شک نہیں کہ ہے مرا محبوب مرتضی

جس شخص نے ولائے علی اختیار کی — اوس نے پسند کی ہے ولا کردگار کی

اور جسنے دشمنی ہے علی ولی سے کی — بیشک عداوت اُسنے ہے ربّ قوی سے کی

ہوگا تو جس مقام پہ جنت میں اے حبیب — ہوگا وہیں علی ولی بھی ترے قریب

اور ہوگا جس مقام پہ وہ شیر کبریا — ہونگے وہیں تمام محبان مرتضی

حیدر کے دوستوں نے کیئے ہونگے گو گناہ — محشر میں انکو ہوگی علی کی مگر پناہ

مقولہ زائر

الفت علی کی حب خدائے کریم ہے — دیکھو کہ اس پہ نص غفور الرحیم ہے

شکر خدا علی ولی سے وداد ہے — اور اُنکا صدق دل سے ہمیں اعتقاد ہے

فرماتے ہیں یہ آپ شہنشاہ مرسلیں — فائز ہیں شیعیان علی اسمیں شک نہیں

کچھ شک نہیں بحکم خداوند کبریا — آزاد ہیں سقر سے غلامان مرتضی

اہل سنت وجماعت کی معتبر کتابوں سے حافظ ابن مردویہ کے بہت کچھ فضائل اور خاصہ نقل فرماتے ہیں دیکھو مجلد حدیث تشبیہ وغیرہ مجلدات عبقات الانوار فی اثبات امامۃ ائمۃ الاطہار کو ۱۲ زائر۔

کیا مرتبے علی کے محبوں نے پائے ہیں
نزد علی گھر اون کے خدا نے بنائے ہیں

اللہ سے مرتضے پہ ہے کس درجہ لطف ہے
آقا کے پاس خلد میں ہونگے غلام سب

حاصل ہے جب بشر کو ولایت حضور کی
حاصل ہوئی ہے اسکو محبت غفور کی

یہ رتبہ اور مقام مبارک ہو بھائیو
یہ الفت امام مبارک ہو بھائیو

حیدر کی دوستی سے بڑا مرتبہ ملا
دیکھو انہیں کی وجہ سے ہمکو خدا ملا

اب اس سے بڑھ کے اور بھلا آرزو ہے کیا
جب خود خدا ملا تو ہر ایک مدعا ملا

مولا کی دوستی ہے بڑی نعمت خدا
حاصل ہے جسکو اسکو نہیں خوف مطلقاً

حب علی ہے فرض عداوت حرام ہے
دال اسپہ کبریا و نبی کا کلام ہے

جنکو نہین ہے حیدر کرار سے ولا
جنکو نہین ہے عترت اطہار سے ولا

انکو رسول پاک سے الفت ذرا نہیں
انکو نصیب دوستی کبریا نہین

روز جزا میں ہوویںگے وہ لوگ سب تباہ
ہونگے ذلیل اور نہ ملیگی انہین پناہ

کیا خوش نصیب ہیں جو علی کے غلام ہیں
جنت میں انکی ارفع و اعلا مقام ہین

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۹ صفحہ ۲۵۲

ومن الکتاب المذکور نقلاً من کتاب تفسیر السدی قال نعوین

اسمٰعیل بن عبدالرحمن المعروف سدی مفسر کی توثیق

۱ سدی - یہ صاحب ایک مشہور و معروف اہل سنت وجماعت کے پرانے مفسر ہین انکا نام اسمٰعیل بن عبدالرحمان ہے اور یہ طبقہ تابعین مین داخل ہین انہون نے

قد ماء المفسرین عند هم و ثقاتهم قال لما کراهت سارة مکان هاجر اوحی الله الی ابراهیم فقال انطلق باسماعیل حتی تنزل بیتی التهامی یعنی مکه فانی ناشر ذریته وجاعلهم ثقلا علی من کفر بی وجاعل منهم نبیا عظیما ومظهره علی الادیان و جاعل من ذریته اثنی عشر عظیما وجاعل ذریته عدد النجوم

ترجمہ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۹

سدی جو ہے مفسر مشہور و معتبر
منقول اُس سے کی ہے طرائف میں یہ خبر

سارہ کو جبکہ حضرت ہاجر بری لگی
تب یوں خلیل پاک کو خالق نے وحی کی

بیٹے کو لیکے ارض تہامہ کو جائیے
مکہ میں میرے بیت کو جا کر بسائیے

اولاد اس طرح کی کرونگا اُسے عطا
گذریگی کافروں پہ گراں جو کہ برملا

منظور ہے یہ امر خدائے کریم کو
پیدا کرے یہ اون سے نبی عظیم کو

غالب ہو دین اوسکا جو ہیں دین ماسوا
ہوں اس نبی کے نسل سے بارہ بزرگوار

انس بن مالک وغیرہ صحابہ کو دیکھا ہے یہ صاحب صحیح مسلم وصحیح ترمذی اور صحیح ابو داؤد وصحیح ابن ماجہ وصحیح نسائی کی روایت بین سے ہیں اونکی توثیق جناب آیۃ اللہ فی العالمین وخاتم المتکلمین وسید المناظرین وسند المحدثین وعمدة المحققین وزبدة المدققین وحجۃ الاسلام والمسلمین الذاب عن الدین المبین اوحد العلماء الکرام مصنف استقصاء الافحام واستیفاء الانتقام فی نقض منتہی الکلام مولانا مولوی السید حامد حسین رفع اللہ مقامہ وجزل

پھیلاؤ نکا بین خلق بیں پھر اُنکی نسل کو — ذریت اُس نبی کی بعدد نجوم ہو

قول الجناب الشیخ الحر العاملی رحمۃ اللہ علیہ

اقول ھذا النص من اللہ تعالیٰ علی الائمۃ الاثنی عشر و تقریرہ کما مر انہ لا خلاف بین العلماء کافۃ ان الائمۃ اثنا عشر ادعوا الامامۃ لانفسھم وادعاھا لھم شیعتھم فی زمانھم وبعد کونھم مع ذلک عظماء عند اللہ صریح فی صحۃ دعواھم وھو المطلوب۔ انتھیٰ۔ یعنی جناب شیخ حر عاملی عاملہ اللہ بلطفہ الخفی والجلی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شریف قدسی صاف اور نص صریح ہے جناب باری تعالیٰ شانہ کی طرف سے ہمارے بارہ امام علیہم السلام کی امامت پر اور تقریر اس کی وہی ہے جو پہلے کئی دفعہ بیان ہو چکی یعنی اس میں کسیکو اختلاف نہیں بلکہ کل علماء جمیع فرق اسلامیہ کے بالاتفاق اس امر کے قائل ہیں اور سب لوگ اس بات کو مانتے ہیں کہ ہمارے بارہ امامؑ اپنے

علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب مستطاب عمدۃ الکتب والاسفار وسفر عظیم الجواب الجوال المسمیٰ بعبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار میں بکمال بسط و تفصیل تحریر فرمائی ہے اس رسالہ مختصرہ میں اُس تفصیل کی گنجایش نہیں مگر اُن مضامین میں سے چند کلمے بطریق ایجاز عرض کرتا ہوں تاکہ ناظرین کو اس سفر عظیم الشان کی توثیق میں شبہہ و شک باقی نہ ہے جو شخص تفصیل کا طالب ہو وہ مجلد حدیث سکو صفحہ ۲۱۴ سے

لئے دعوے امامت کا کرتی رہی اور نیز اُن کے تمام پیرو اور شیعہ اُن ایام موہکے
زمانہ میں اور نیز بعد اون کے ہمیشہ آجتک اُن کی امامت کا ادعا کرتے ہیں
پس باوجود اس دعوے کے جب وہ عند اللہ عظما اور بزرگ تھے تو صاف
صریحًا ثابت اور متحقق ہوگیا کہ اُنکا وہ دعوے بالکل صحیح اور درست ہے اور
وہ بیشک امام اور ہادیان خلق من جانب اللہ ہیں۔

مقولہ زاید

اے بہائیو جناب پیمبر کی نسل سے وہ کون ہیں بتاؤ تم انکو ہو جانتے	بارہ بزرگوار جو اللہ نے کئے اور اون کے قول و فعل کو کیا تم ہو مانتے

فرمائے پس واضح ہو کہ ابو عیسی ترمذی و امام احمد حنبل احد الائمۃ الاربعہ و احمد بن عبداللہ
العجلی جو کہ سمعانی و ذہبی وغیرہ علماء رجال و محدثین باکمال کے نزدیک ممدوح ہے اور
نیز عبداللہ بن محمد المعروف بابن عدی جو کہ یافعی اور سیوطی و ذہبی و مناوی وغیرہ
علماء کی تحریر کے بموجب متصف باوصاف حمیدہ و منعوت بمحامد سدیدہ ہے سدی کے
توثیق کرتے ہیں اور اسکو صدوق اور مستقیم الحدیث مانتے ہیں ابو حاتم محمد بن حبان
بستی جس کی کہ عبدالکریم سمعانی اور ابن تیمیہ اور ذہبی اور یافعی اور سبکی اور اسنوی
اور عبدالحق دہلوی اور شاہ عبدالعزیز دہلوی اور مولوی صدیق حسن خان قنوجی
ثم بھوپالی وغیرہ علماء مداح ہیں اوس نے سدی کا نام کتاب الثقات میں وارد کیا ہے
ہذا بالنعمہ اسماعیل بن عبدالرحمن بن ابی ذویب السدی الاعور مولی زینب بنت

بارہ بزرگوار یہ بارہ امام ہیں
معصوم سب یہ مثل رسول انام ہیں

گو یہ ادعاے امامت تو کرتے تھے
کچھ لوگ وہم بھی انکی محبت کا بھرتے تھے

اب بھی بہت سے انکو ائمہ ہیں جانتے
اور ہادیان خلق اونہیں کو ہیں مانتے

انکے بزرگ ہونے پہ نص صریح ہے
ثابت ہوا کہ انکا وہ دعوی صحیح ہے

ظاہر ہوا خدا کی طرف سے یہ ہیں امام
حجت خدا کی خلق پہ ان سے ہوئی تمام

مؤیدات حدیث مذکورۃ المتن نمبر ۱۹ - از مجلد حدیث منزلت

جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ مجلد حدیث منزلت کے صفحہ ۵۶ میں فرماتے ہیں۔ دلیل دوم آنکہ حضرت موسیٰ براے حضرت ہارون ع امامت و وصایت و خلافت مطلقہ دائمہ کہ اصلا وہم انقطاع و زوال را دراں دخلے نیست ثابت فرمودہ و اشتغال مہمہ راکہ موقوف بر امامت بود بآنحضرت

قیس بن مخرمہ من بنی عبد مناف بروے عن انس بن مالک و قد راے ابن عمر روی عنہ الثوری و شعبہ و زایدہ مات سنۃ سبع و عشرین و مائۃ فی امارۃ ابن ہبیرہ۔ اور مخفی نہ ہے کہ خود ابن حبان نے اپنی کتاب الثقات کی ابتدا میں اس امر کی تصریح کردی ہے کہ میں اس کتاب میں صرف اونہیں لوگوں کا ذکر کرونگا جو ثقہ اور معتمد ہیں اور نیز عبد الکریم بن محمد سمعانی نے سدی کے صراحۃ توثیق کی ہے چنانچہ وہ اپنی کتاب الانساب میں لکھتے ہیں۔ المشہور بھذہ النسبۃ اسمعیل بن عبد الرحمن بن ابی ذویب وقیل ابن ابی کریمہ السدی الاعور مولی زینب بنت قیس

مفوض ساختہ واطاعت آن حضرت بر جمیع بنی اسرائیل واجب گردانیدہ و
مخالفت آنحضرت واولاد آنحضرت رابر ہمہ شان حرام ساختہ بلکہ خون مخالفین
واولاد آنحضرت رامباح گردانیدہ۔ بعد اس کے جناب مرحوم نے کتب اہل سنت
سے مؤیدات ودلائل اس دعوے کے نقل فرماکر بوجہ عموم منازل ہارونیہ
جو امیر المومنین کے لئے ثابت ومتحقق ہیں خلافت وامامت ووصایت عامّ
دائمۂ غیر منقطعہ امیر المومنین اور اونکی اولاد طاہرین کے اسی طرح ثابت کی ہے
کہ کسیکے لئے مجال انکار باقی نہیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ نیز امامت ہارون علیہ السلام
واولاد آنحضرت از مقامات کثیرہ ثابت ولایح است اس کے بعد توریت کی
عبارتیں عبرانی وعربی جو مشتمل برامامت حضرت ہارون واولاد حضرت ہارون
ہیں ہیں نقل کی ہیں اور ان مطالب کے ثبوت کے بعد امیر المومنین اور ان
کی اولاد طاہرین علیہ وعلیہم السلام کی امامت کے ثبوت کو مدلل اور

بن مخرمة من بنی عبد مناف حجازی الاصل سکن کوفه یروی عن انس
بن مالك وعبد خیر الی صالح وقد رای ابن عمر وهو السدی الکبیر
ثقة مامون ذکره عنه الثوری والشعبی وزائدة وسماك بن حرب
اسماعیل بن ابی خالد وسلیمان التیمی ومات سنه سبع وعشرین ومائة
فی امارة ابن ابی هبیرة وکان اسماعیل بن ابی خالد یقول السدی
اعلم بالقران من الشعبی وقال ابوبکر احمد بن موسی بن مردویه الحافظ
اسماعیل بن عبد الرحمن السدی یعنی ابا محمد صاحب التفسیر انما سمی سدی

سبزہن کیا ہے اور یہہ فرماتی ہیں کہ درکتب سابقہ عبارات دیگر
ہم موید مذہب اہل حق مذکورست واکابر سلف آنرا قبول کردہ اند وساقط از
اعتبار نمودہ فلذا اماذکرنا۔ پس از جملہ عبارات کہ موید مذہب اہل حق ست
عبارت دال بر تبشیر بائمہ اثنا عشر علیہم السلام ست کہ در سفر اول از توریت
مذکورست فخر الدین در تفسیر کبیر در تعداد بشارات دالہ بر نبوت جناب رسالت
مآب صلے اللہ علیہ وآلہ کہ درکتب سابقہ یافتہ شد گفتہ۔ الخامس روی السمان
فی تفسیرہ عن السفر الاول من التوراة ان اللہ تعالی اوحی الی
ابراھیم صلوٰۃ اللہ علیہ وقال قد اجبت دعاك فی اسمٰعیل وبارکت
علیہ فکثرتہ وعظمتہ جداً جداً واجعلہ لامۃ عظیمۃ وسیلد اثنی عشر
عظیماً والاستدلال بہ انہ لم یکن فی ولد اسماعیل من الامۃ عظیمۃ
غیر نبینا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بعد یہی مضمون

لانہ نزل بالسدہ وکان ابوہ من کبار اھل اصبھان توفی سنہ سبع
وعشرین ومائۃ فی ولایۃ بنی مروان روی عن انس بن مالك و
ادرك جماعۃ من اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منھم
سعد بن ابی وقاص وابو سعید الخدری وابن عمر وابوھریرہ و
ابن عباس حدث عنہ الثوری والشعبہ وابوعوانہ والحسن بن صالح
قال ابن ابی حاتم اسماعیل بن عبد الرحمن السدی الاعور مولے
زینب بنت قیس بن مخرمہ اصلہ حجازی یعد فی الکوفیین و

شہاب الدین احمد بن ادریس مالکی قرافی کے کتاب اجوبہ فاخرہ سے اور
مولوی رحمۃ اللہ دہلوی کی کتاب اظہار الحق سے نقل کرکے فرماتے ہیں کہ
این عبارت توراۃ چنانچہ بر نبوت جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ دلالت
دارد ہمچنان بر امامت ائمہ اثنا عشر علیہم السلام باواز بلند ندا میکند کسیکہ دولے
را بچہ انصاف وتدین داشتہ باشد درین معنی شک نمیکند وہرگز عقل عاقلی
قبول نمیکند کہ دلالت این عبارت بر نبوت جناب رسالتمآب صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم مقبول باشد ودلالت آن بر امامت حضرات ائمہ اثنا عشر باوصف
تصریح تعداد اثنا عشر مسلم نباشد وللہ الحمد والمنۃ کہ نحریر نقاد وعلامہ جواد بن
ابراہیم ساباطا باوصف حنفیت وسنیت تاب کتمان حق نیافتہ اعتراف صریح و
اقرار صحیح باین معنی نمودہ کہ حق آنست کہ این کلام درشان ائمہ اثنا عشر
علیہم السلام ست کہ شیعہ اعتقاد عصمت شان دارند قال فی البراھین
الساباطیہ فیما تستقیم بہ الملۃ المحمدیۃ بعد نقل العبارۃ العبرانیۃ

وکان تشرایك یقول ماذا مت علی حال بقیۃ ان لاکون کتب کل شئ
نقطہ بہ الا السدی قال یحیی بن سعید ما سمعت احدا یذکر السدی
الا بخیر وما ترکہ احد۔ اور قطع نظر ان توثیقوں کے جب یہ امر ثابت ہے کہ سدی
صحیح مسلم کے رواۃ میں سے ہے پس اسکا ثقہ اور معتمد ہونا یقیناً ثابت اور متحقق ہوگیا
کیونکہ اہل سنت کے نزدیک یہ امر مسلم الثبوت ہے کہ صحیحین کی کل راوی ثقہ اور معتمد ہیں
پس سدی بموجب حکم شکل اول بدیہی الانتاج ثقہ اور معتمد ہوا اسکل اول بنا کر دیکھلو ۱۲

من سفر التكوين من التوراة ترجمة بالعربية واما اسماعيل فاني سمعت دعائك له وها انا ذا قد باركت فيه وجعلته شمرا وساكثره تكثيرا ويلد اثنا عشر ملكا اصيره امة عظيمة - اقول ذهب اليهود ونصارى الى ان المراد بالملوك الاثنى عشر اولاد اسماعيل الاثنا عشر و هو باطل لانهم لم يملكوا ولم يدعوا الملكية والحق انه في شان الائمة الاثنى عشر التى تعتقد الشيعة عصمتها وسياتي بيان ذلك في ذكر المهدي عجل الله بظهوره انتهى كلامه اس عبارت کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العلمین مرحوم نے توریت کی وہ عبارتیں اور مضامین جو موید مذہب امامیہ ایدہم اللہ تعالی کے ہیں مثل اثبات وجود باجود قائم آل محمد عجل اللہ بظہورہ و نوسا قلو بنا بنورہ و مسئلہ رجعت وغیرہ براہین ساباطیہ میں سے نقل فرمائی ہیں یہانتک کہ ثبوت حقیت ملۃ حقہ اثنا عشریہ کو کالشمس فی رابعۃ النہار روشن و آشکار کر دیا ہے دیکھو مجلد حدیث ثقلین کہ منجملہ مجلدات عبقات الانوار۔

منقولہ زائر

اس حقیر نے توریت اردو کلکتہ کی بائبل پریس ۱۸۴۳ء کی چھپی ہوئی کو ہائی سکول ریواڑی کی لائبریری میں سے نکلوا کر مطالعہ کیا تو اسمیں اکثر مضامین مفید و موید مذہب اہل حق کے پائے مثل حرمت خرگوش و ماہی بے فلس وغیرہ اور عبارت مذکورہ توریت مذبورہ میں اسطرح ہے کتاب پیدائش صفحہ ۲۸

آیت ۲۰- اور اسمٰعیل کے حق مین مینے تیرے سُنی دیکہ مین اوسی برکت دونگا اور اوسے برومند کرونگا اور اوسے بہت بڑہاؤنگا اوس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور مین اوس سے بڑی قوم بناؤنگا- انتہٰی-

اب اہل انصاف خود سمجہہ لین اور سوچ لیں کہ اسمٰعیل کی اولاد مین سے کون ایسے بارہ آدمی ہوئے ہیں جن کی خدا خود تعریف کرتا ہے اور انکو بلفظ سردار تعبیر کرتا ہے-

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۲ صفحہ ۲۵۲

فی الکتاب المذکور من روایات رجال المذاہب الاربعۃ کما رواہ عنہم صدر الائمۃ اخطب خوارزم موفق بن احمد المکی فی کتابہ- قال حدثنا فخر القضاۃ نجم الدین ابو منصور محمد بن الحسین بن محمد البغدادی فیما کتب الی من ہمدان قال انبانا الشریف نور الہدی ابو طالب الحسن بن محمد الزہینی قال اخبرنا امام الائمۃ محمد بن احمد بن شاذان قال حدثنا احمد بن محمد بن عبد اللہ الحافظ قال حدثنا علی بن سنان الموصلی عن احمد بن محمد بن صالح عن سلمان بن محمد عن زیاد بن مسلم عن عبد الرحمن بن زید عن جابر بن سلامۃ عن ابی سلیمان راعی رسول اللہ قال سمعت رسول اللہ

ف ۱- اس حدیث شریف قدسی کو شیخ سلیمان بن خواجہ کلان حنفی المذہب نقشبندی المشرب

يقول ليلة اسرى بي الى السماء قال لي الجليل جل جلاله - امن الرسول
بما انزل اليه من ربه فقلت والمومنون فقال صدقت يا محمد من
خلفت في امتك قلت خيرها قال هو علي بن ابي طالب قلت نعم
يا رب قال يا محمد اني اطلعت الى الارض اطلاعة فاخترتك
منها فشققت لك اسماً من اسمائي فلا اذكر في موضع الا ذكرت
معي فانا المحمود وانت محمد ثم اطلعت الثانية فاخترت علياً و
شققت له اسماً من اسمائي فانا الاعلى وهو علي يا محمد اني خلقتك
وخلقت علياً وفاطمه والحسن والحسين والائمة من ولده نوراً
من نوري وعرضت ولايتكم على اهل السموات والارض فمن
قبلها كان من المومنين ومن جحدها كان عندي من الكافرين
يا محمد لو ان عبداً من عبيدي عبدني حتى ينقطع ويصير كالشن
البالي ثم اتاني جاحداً لولايتكم ما غفرت له حتى يقر بولايتكم
يا محمد تحب ان تراهم قلت نعم يا رب قال التفت من يمين
العرش فالتفت فاذا بعلي وفاطمة والحسن والحسين وعلي بن الحسين

مصنف کتاب ینابیع المودة نے بھی اپنی کتاب مذکور میں بہ تقدم و تاخیر بعض الفاظ در بیان
اس حدیث کو وارد کیا ہے دیکھو کتاب ینابیع المودة مطبوعہ بمبئی صفحہ ۴۸۴ و ۴۸۵
اور شیخ موصوف نے اخیر میں یہ بھی لکھا ہے کہ ایضاً اخرجہ الحموینی یعنی حموینی نے بھی یہ حدیث
شریف لکھی ہے۔ اول حموینی ہی بلا شبہ اہل سنت میں سے ہیں انکی توثیق ہم پہلے لکھ چکے ہیں فانتظر ۱۲

و محمد بن علی و جعفر بن محمد و موسی بن جعفر و علی بن موسی و محمد بن علی و علی بن محمد و الحسن بن علی و المهدی فی ضحضاح من نور قیام یصلون وهو فی وسطهم یعنی المهدی کانہ کوکب دری فقال یا محمد هؤلاء الحجج وهو الثائر من عترتک بعزتی و جلالی انہ الحجۃ الواجبۃ لاولیائی و المنتقم من اعدائی۔

قال الشیخ الحر العاملی عامله اللہ بلطفه الخفی والجلی

اقول دلالۃ هذا الحدیث علی المقصود من اثبات امامۃ الائمۃ الاثنی عشر اوضح من جمیع ما سبق وهو مستغن بتصریحه عن بیان الدلالۃ۔

ترجمہ قول الشیخ المرحوم

جناب شیخ مرحوم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شریف ہمارے مقصود پر بکمال وضوح دلالت کرتی ہے یعنی اس حدیث سے اثبات امامت ائمہ اثنا عشر علیہم الصلوٰۃ والسلام اعلا درجہ کی صراحۃ سے واضح ہے یہ حدیث ہمارے بارہ امام علیہم السلام کی امامت کے ثبوت مین ایسی نص واضح اور صریح ہے کہ بیان دلالت کی حاجت نہیں۔ عیان راچہ بیان۔

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۲۰

صدر الائمہ اخطب خوارزم کا ہے بیان	کرتا ہون اپنے نظم میں اسطرح سی عیان

منقول ہے ثقات سے اسطرح یہ خبر ۔ فرماتے ہیں رسول خدا سید البشر
معراج مین ہوا جو تقرب مجھے کمال ۔ تب یون ہوا خطاب بخداوند ذوالجلال
جس امر کا خدا کی طرف سے ہوا نزول ۔ ایمان اُسپہ لایا محمد مرا رسول
مین نے کہا کہ لاے ہین ایمان مومنین ۔ فرمایا قول سچ ہے ترا اسمین شک نہین
فرمایا تو نے کس کو خلیفہ بنایا ہے ۔ کی عرض مین نے نیک جو امت مین پایا ہے
فرمایا کبریا نے وہ ہے مرتضےٰ علی ۔ کی عرض مینے ٹھیک ہے یارب وہی ولی
حق نے کہا کہ خلق پہ مینے نگاہ کی ۔ سب سے پسند تجھکو کیا پہلے اسے نبی
مشتق کیا ہے نام ترا اپنے اسم سے ۔ تا جو کہ میرا نام لے تیرا بھی نام لے
محمود مین ہون اور محمد ہے تیرا نام ۔ ہے ساتھ میرے نام کے تجکو بھی انضمام
پھر دیکھے جب دوبارہ یہ مخلوق سب کی سب ۔ کل خلق سے علی کو کیا مینے منتخب
اپنے ہی نام سے کیا مشتق علی کا نام ۔ وہ تو علی ہے اور مین اعلا ہون لاکلام
تو اور علی و فاطمہ یا سید الانام ۔ سبطین اور حسین کے اولاد سے امام
تم سب نبی ہو نور خدا کے ظہور سے ۔ پیدا کیا ہے مینے تمہین اپنے نور سے
فرمایا کبریا نے کہ خود مینے پیش کی ۔ اہل سما و ارض پہ تم سب کی دوستی
مومن ہے وہ کہ جس نے کیا ہے اسے قبول ۔ منکر جو ہے تمہارا وہ ہے کافر و جہول
یا مصطفےٰ کرے جو عبادت کوئی بشر ۔ ہوجاے مشک کہنہ کی مانند سوکھکر
منکر ہو پہ تمہارے ولایت کا وہ شقی ۔ ہرگز نہ اوسکو بخشونگا اے مصطفےٰ کبھی
تم سب کی جب بشر کو کہ حاصل ولا نہین ۔ اُسکے نصیب بخشش رب علا نہین
پھر یون ہوا خطاب خداوند ذی کرم ۔ کیا چاہتا ہے دیکھنا انکو کہا نعم

فرمایا دیکھو تمہی طرف عرش کی ہے کیا
دیکھا وہ بیٹنے نور کا مجمع کھڑا ہوا

ہیں واں علی و فاطمہ اور ہیں حسن حسین
زین العباد اور محمد بزیب و زین

صادق ہیں اور موسی کاظم ہیں رہنما
بعد انکے ہیں علی رضا دین کے مقتدا

پھر ہیں محمد ابن علی پھر نقی وہان
بعد اونکے عسکری ہیں تو پھر صاحب الزمان

عرش بریں پہ سب یہ کھڑے ہیں نماز میں
مصروف ہیں خدا سے یہ راز و نیاز میں

مہدی کا نور بیچ میں انکے ہے اسطرح
روشن ستارہ شب کو چمکتا ہے جسطرح

فرمایا اے رسول یہ عترت تمہاری ہے
ہر ایک انمیں خلق پہ حجت ہماری ہے

مہدی جو ہے انمیں حجت و حبیب شناسکا
اعدا سے انتقام وہی لیگا بالیقین

مقولہ زائر

کیوں منصفو کلام خدا پر نظر کرو
شیعہ سنو علی کے تم انصاف گر کرو

مانو کلام خالق اکبر کو بھائیو
جانو امام حیدر صفدر کو بھائیو

سچا کلام پاک خدا کا یہ جان لو
دل سے امام آل محمد کو مان لو

کل خلق میں نبی و علی انتخاب ہیں
افضل ہیں سب سے رتبہ میں اور لاجواب ہیں

دیکھو یہ قول حق کا بیان کرتے ہیں رسول
بے حب اہلبیت عبادت نہیں قبول

حب مغفرت بقول خداوند دادگر
حب نبی و آل نبی پر ہے منحصر

دن رات تم عبادت باری کرو اگر
ہو جاؤ مشک کہنہ کی مانند سوکھ کر

پھر دل میں گر ولائے نبی و علی نہ ہو
اے بھائیو نجات تمہاری کبھی نہ ہو

ناجی وہی ہے جسکو کہ الفت علی کی ہے
الفت علی کی بھائیو الفت نبی کی ہو

الفت نبی کی الفت رب قدیر ہے — اسپر گواہ قول علیم خبیر ہے
نام ائمہ صاف نبی نے بتا دیئے — جو عرش پر رسول کو حق نے دکھا دیئے
کیوں تاب قبول یہ تصریح کیا نہیں — تا ان سے صاف صاف کہو کیا کہا نہیں
دیکھو یہ قول ابن دمشقی ہے حنبلی — بارہ امام کے یہ امامت پہ ہیں دلیل
لازم ہے تم کو ان سے تمسک ضرور ہو — خوشنود تا کہ تم سے خدائے غفور ہو
آل رسول پاک کی لازم ہے پیروی — بے اونکی پیروی کے نہ ہوگی مخلصی

قال الجناب الشيخ الحر العاملي رضي الله عنه في ختام هذا الباب

اقول فهذه بعدة مما رواه العامة اصحاب المذاهب الاربعة
واثبتوه في مصنفاتهم واوردوه في كتبهم من الاحاديث
الصحيحة القدسية والنصوص الصريحة الجلية الواردة عن
الذات المقدسة الالهية ولا ريب في بلوغها حد التواتر
المعنوي وانها توجب لكل منصف العلم اليقيني فكيف اذا انضم
اليها النصوص التي رووها والاخبار التي نقلوها عن رسول الله
التي تضمنت نصه على علي وذكر فضله والنص على الائمة من
بعده فانها لا تكاد تحصر ولا تحصى ولا يمكن ان تجمع وتستقصى و
الف العلما في ذلك مؤلفات كثيرة لا تحصى ايضا فلينظر العاقل

بعين الانصاف وليتجنب من طريق الغي والاعتساف وليعدل عن تقليد الاباء والاسلاف فانه مذموم بنص القرآن مع الامر باتباع البرهان وليرجع الى الكتب المشار اليها ليتبين له الحق اليقين وتتضح له النصوص على الائمة المعصومين الثابتة بشهادة الخصم واقرار المنكر ورواية من لا يعتقد امامتهم لفضائلهم والنصوص عليهم حجة قاطعة لا يمكن ردها ولا معارضتها فان جحود وجودها محال وتاويلها نوع من الضلال لان اكثرها صريحة في المقصود وغير قابلة للتاويل وان ردوها الزمهم رد بقية رواياتهم كما لا يخفى والله ولي التوفيق

ترجمہ قول جناب شیخ مرحوم

جناب شیخ الاسلام الشیخ محمد بن الحسن بن علی بن الحسین الحر العاملی رضی اللہ عنہ وارضاہ اس باب کے خاتمہ مین فرماتے ہیں کہ یہ تھوڑی سی حدیثین ان احادیث مین سے ہیں جنکو اصحاب مذاہب اربعہ اہل سنت وجماعت نے اپنی تصنیفات مین ثابت کیا ہے اور اپنی کتابون مین ان احادیث صحیحہ قدسیہ اور نصوص صریحہ وجلیلہ کو وارد کیا ہے اور یہ احادیث شریفہ قدسیہ کلام پاک ہے جناب باری تعالی شانہ کا۔ اورکچھ شک نہین کہ یہ کلام پاک جناب خداوند متعال کا تواتر معنوی کی حد تک پہنچگیا ہے اور بیشک ان احادیث شریفہ قدسیہ سے ہر منصف کو

جناب امیر المومنین اور اونکی اولاد طاہرین علیہ وعلیہم السلام کی امامت کا علم یقینی حاصل ہوتا ہے اور کیونکر نہ ہو کہ جب ان احادیث قدسیہ کے ساتھ احادیث صحیحہ ونصوص متواترہ صریحہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ کے بھی منضم اور شامل کیجائین جوکہ اونہین صاحبون نے یعنی حضرات اہل سنت وجماعت نے بڑی کوشش اور تصحیح سے درباب امامت وفضائل جناب امیر المومنین علیہ السلام کی اپنی کتابون مین نقل کئے ہیں اور حالت یہ ہے کہ ارشادات جناب مخبر صادق خاتم النبیین وسید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ الطاہرین کے درباب فضائل ومناقب وامامت وامارت وولایت جناب امیر المومنین علیہ السلام اسقدر کثرت سے ہین کہ انکا شمار اور احصا ہو نہین سکتا علماء فریقین نے بالخصوص اس حالہ مین یعنی جناب امیر المومنین کی امامت وفضائل وولایت کی اثبات مین بہت سی کتابین تالیف کی ہیں پس ہر عقلمند کو واجب اور لازم ہے کہ بنظر انصاف ان احادیث کو ملاحظہ کرے اور گمراہی اور ضلالت کے رستہ سے پرہیز کرے اور اپنی باپ دادا کی تقلید سے باز آئے کیونکہ قرآن شریف مین اس قسم کی تقلید سے ممانعت کی گئی ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ حجت و برہان ودلیل کی پیروی کرو اور نیز ناظرین کو ضرور ہے کہ اصل کتب کو جنکے حوالے دئے گئے ہیں ملاحظہ کرین تاکہ اونپر بالجزم والیقین حق ثابت اور واضح ہوجائے اور ہمارے آئمہ معصومین صلوۃ اللہ علیہم اجمعین کی امامت پر جو نصوص بشہادۃ خصم واقرار منکرین ثابت ومتحقق ہین خود دیکھ لین کہ

ان نصوص قاطعہ وبراہین ساطعہ کو کوئی رد نہیں کرسکتا اور انہیں کسی قسم کی
تاویل نہیں ہوسکتی اور جو شخص ان احادیث کو جو اکابر اہل سنت و علمائے
مذاہب اربعہ سے منقول ہیں اور اونہوں نے اپنی کتابوں میں درج کئے
ہیں رد کرنا چاہیئے تو اوسکو یہ بھی لازم ہوگا کہ سواے ان احادیث کے
اور مضامین جو ان علما ومحدثین نے لکھی ہیں سب کو رد کرے اور اونکی
کسی قول کو قبول نہ کرے والی لہ ذلک

ایقاظ النائمین - وتنبیہ الغافلین

اللہ نے لکھے ہیں مناقب امیر کے ۱
قرآن میں بھرے ہیں مراتب امیر کے ۲

دیکھو تفسیر فواتح القرآن تصنیف جناب علامہ زمان فہامہ دوران اورع الناس
جناب مفتی سید محمد عباس رفع اللہ مقامہ واجزل علیہ اکرامہ - اور تفاسیر
اہل سنت کے دیکھنے سے بھی یہ مطلب حاصل ہے دیکھو تفسیر ثعلبی اور کشاف
جار اللہ زمخشری کی - اگر مزاج میں حق پسندی اور انصاف ہے تو کشاف
وغیرہ سے بھی ممکن ہے اس عقدہ کا انکشاف ہے - اور نیز مجلدات عبقات الانوار
فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار کو جو مشتمل بر آیات قرآنیہ ہیں ملاحظہ کرو انشاء اللہ
حق واضح ہو جائے گا - فی مسند احمد حنبل قال ابن عباس ما فی القرآن
آیۃ فیہا الذین آمنوا الا وعلی راسہا وقائدہا وشریفہا وامیرہا
ولقد عاتب اللہ اصحاب محمد فی القرآن وما ذکر علیا الا
بخیر - کما فی مناقب الفرات یعنی امام احمد حنبل کی مسند میں روایت

ہے کہ عبد اللہ بن عباس نے کہا کہ قرآن شریف میں جہاں جہاں الذین آمنو
کا لفظ ہے وہاں سب جگہہ پر اُن اہل ایمان کے سردار اور قائد اور شریف اور
امیر علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں اور یہ تحقیق خداوند تعالیٰ شانہ نے قرآن
شریف میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کو عتاب بھی
کیا ہے مگر علی بن ابی طالب علیہ السلام کا ہر جگہہ پر قرآن مجید میں نیکی ہی
سے ذکر فرمایا ہے۔ وعنہ ما نزل فی احد ما نزل فی علی۔ اور نیز عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ عنہ سے کتاب مذکور وسند مذکور میں ماثور ہے کہ جسقدر
مدح اور تعریف علی علیہ السلام کی قرآن شریف میں نازل ہوئی ہے اوسقدر
اور کسی کی تعریف نازل نہیں ہوئی۔ محمد بن یوسف کنجی شافعی اپنی کتاب
کفایۃ الطالب میں لکھتے ہیں۔ کہ اگر کوئی آدمی فضائل ومناقب جناب
امیر المومنین علیہ السلام کے آیات قرآنیہ سے لکھنا چاہئے تو اوسکو ایک
مستقل اور علیحدہ کتاب تحریر کرنی ہوگی۔ اور جناب امیر المومنین علیہ السلام
کے کل فضائل اور مناقب کا تو کوئی شخص احصا اور شمار ہی نہین کرسکتا۔
دیکھو صفحہ ۵ مجلد حدیث نور۔ واخرج ابن العساکر کما فی الصواعق المحرقہ
عن ابن عباس قال نزلت فی علی ثلاثمایۃ آیۃ کذا فی تاریخ الخلفاء
للسیوطی فی ترجمۃ علی یعنی ابن عساکر نے روایت کی ہے اور نیز صواعق محرقہ
مین مندرج ہے کہ عبد اللہ بن عباس کہتے ہیں کہ جناب علی بن ابی طالب
علیہ السلام کی مدح اور شان مین تین سو آیت قرآن میں نازل ہوئی ہے نیز
یہ روایت جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفاء مین درباب احوال علیؑ

لکھی ہے قرآن میں لکھی ہے ولایت امیر کی کہ سب پہ حق نے فرض اطاعت
امیر کی قولہ تعالیٰ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون
الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون فی سورۃ المائدہ۔

انگشتری نماز میں حیدر نے کی عطا	والی تمام خلق کا حق نے انہیں کیا

قولہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر
منکم فی سورۃ النساء۔

مثل نبی ولی کی اطاعت کا ہے وجوب	ثابت ولی امر کی عصمت ہے اس سے خوب
سوچو کہ حق نے کس کو اولی الامر ہے کیا	بعد از نبی صحابہ میں معصوم کون تھا
معصوم مثل احمد مختار ہیں علی	معصوم کی جگہ کے سزاوار ہیں علی
کل خلق پر علی کی حکومت ہے بجا	مثل نبی ولی کی اطاعت ہے بجا
قرآن میں لکھی ہے سخاوت امیر کی	قرآن میں سند ہے شجاعت امیر کی

قولہ تعالیٰ ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا سورہ
ھل اتی۔

ایثار ہل اتی سے عیاں ہے حضور کا	لطف قبول اور وہ رب شکور کا

قولہ تعالیٰ ان ھذا کان لکم جزاء وکان سعیکم مشکورا۔ سورہ ہل اتی
شیخ فریدالدین عطار نے کیا خوب کہا ہے للہ درہ وعلیہ اجرہ

از سنان نفس لافتی آمد پدید	از ستہ نانش ہل اتی آمد پدید

قولہ تعالیٰ کفی اللہ المؤمنین القتال۔ وفی قراۃ ابن مسعود کفی اللہ المؤمنین
القتال بعلی سید شہاب الدین احمد توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل

ہیں تحریر فرماتے ہیں عن سفیان الثوری عن زبید عن مرہ وکان
مرضیا قال کان ابن مسعود رضی اللہ عنہ یقرا ھذا الحرف و
کفی اللہ المومنین القتال بعلی ابن ابی طالب۔ وفی روایۃ الاعمش
عن ابی وائل قال کان ابن مسعود رضی اللہ عنہ یقرا ھذہ الآیۃ التی
فی الاحزاب وکفی اللہ المومنین القتال لعلی ابن ابی طالب وکان
اللہ قویا عزیزا۔ رواھما الصالحانی۔ دیکھو عبقات الانوار مجلد حدیث
تشبیہ صفحہ ۲۳۳ شہاب الدین احمد کی توثیق دیکھنا چاہو تو وہ بھی کتاب موصوف
میں ملاحظہ کرو سید شہاب الدین احمد پہ منحصر نہیں جن جن علماء و محدثین اہل سنت
کی روایتیں اور عبارتیں اس رسالہ میں درج کی گئی ہیں ان سب کی توثیقیں
کتاب مستطاب عبقات الانوار میں موجود ہیں جو صاحب چاہیں کتاب موصوف
میں ملاحظہ فرماکر اپنی تسلی کرلیں۔

مثل علی جہاد ہے کس شخص نے کیا	جبرئیل انکی شان میں لائے ہیں لافتی
قرآن سے عیاں ہے طہارت امیر کی	ثابت کلام حق سے ہے عصمت امیر کی

قولہ تعالی انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطہرکم
تطہیرا۔

خالق نے اپنے نور سے طاہر کیا انہیں	ہر رجس اور گناہ سے طاہر کیا انہیں
طاہر رسول پاک کی مانند آل ہی	عصمت پہ انکے آیہ تطہیر دال ہی

یہ مضمون بہت سے اخبار قدسیہ اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے ثابت ہے دیکھو اسے اربعین کی چالیسویں حدیث۔

قرآن سے عیاں ہے امارت امیر کی ۔۔۔ قرآن میں مندرج ہے امامت امیر کی

قولہ تعالیٰ۔ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ الخ سورۃ المائدہ۔

قولہ تعالیٰ۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ سورہ المائدہ۔

حیدر امام خلق کے از حکم رب ہوئے ۔۔۔ مولا غدیر خم میں امیر عرب ہوئے
انکے امام ہونے سے اکمال دین ہوا ۔۔۔ خوشنود دین حق سے جہاں آفرین ہوا
لاریب رتبۂ شہ مرداں ہے لاجواب ۔۔۔ نفس رسول انکو خدا نے دیا خطاب

قولہ تعالیٰ۔ فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم الخ سورۃ عمران۔

اللہ رے بھائیوں میں عجب اتحاد ہے ۔۔۔ نفس رسول ذات علی سے مراد ہے
سجدہ بتوں کو کرتے رہے ہوں جو سالہا ۔۔۔ عہد خدا کو پا نہیں سکتے وہ مطلقا
سجدہ نہیں صنم کو کیا ہے حضور نے ۔۔۔ امیر ۱۲ ۔۔۔ بخشا وہ انکو عہد خدا نے غفور نے

قولہ تعالیٰ انی جاعلک للناس اماما قال ومن ذریتی قال لاینال عہدی الظالمین فی سورۃ البقرہ۔

روی ابن المغازلی فی المناقب عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ انتہت الدعوۃ الیّ والی علی لم یسجد احدنا قط لصنم فاتخذنی نبیا واتخذ علیا وصیا انتہیٰ ابن المغازلی نے کتاب المناقب میں عبداللہ بن مسعودؓ

سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ابراہیمؑ کی دعا میرے اور علی کی طرف منتہی ہوئے کہ ہم دونو نے کبھی سجدہ بت کو ہرگز نہیں کیا پس جناب باری تعالیٰ شانہ نے مجکو نبی کیا اور علی کو وصی مقرر فرمایا۔

خیر البشر ہیں بعد نبی مرتضےٰ علی	خیر البریہ سے بھی ہیں مقصود حق یہی

من مناقب الحافظ ابی بکر بن احمد بن موسیٰ بن مردویہ عن حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم علی خیر البشر من ابیٰ فقد کفر۔ یعنی فرمایا جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ علی سب لوگون سے افضل اور بہتر ہے اور جو شخص علی کی افضلیت سے انکار کرے وہ کافر ہے۔ یہ روایت کتب متعددہ اہل سنت مین بطرق متعددہ منقول ہے۔

قولہ تعالیٰ ان الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات اولئک ھم خیر البریۃ سورۃ البینہ فی المناقب عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال علی خیر البریہ۔ یعنی کتاب المناقب مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہا انہون نے کہ فرمایا جناب خیر الورے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ علی خیر البریہ ہیں یعنی تمام خلقت سے افضل اور بہتر ہین۔ واخرج الحافظ جمال الدین الزرندی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان ھذہ الاٰیۃ لما نزلت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم لعلی ھو انت وشیعتک تاتی

یوم القیامۃ انت وشیعتک راضین مرضیین ویاتی عدوک غضابا مقمحین فقال من عدوی قال من تبرأ منک ولعنک حافظ جلال الدین سیوطی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب آیۃ اولئک ہم خیر البریہ نازل ہوا تو جناب خیر الوریٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے علیؑ خیر البریہ تو اور تیری شیعہ ہیں تو اور تیری شیعہ قیامت کے دن خشاش بشاش راضی و خوش و خورم آئیں گے اور تیرے دشمن غصہ اور غم میں بھرے ہوئے رنجیدہ اور غمناک شکلیں بنائی ہوئی ذلیل و خوار حالت میں آئیں گی امیر المومنین علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے دشمن کون ہیں حضرت نے فرمایا کہ جو تجھسے بیزار ہوں اور تجھے برا کہیں۔

مقولۂ زائر

اے حضرات ناظرین اس حدیث کے پڑہنے کے بعد معاویہ کا حال بہی کچھ سمجھ اور سوچ لیجئے گا کہ وہ ولی حق و وصی مطلق کو معاذ اللہ دشنام دیتا تہا کما ہو مذکور فی محلہ میں جو لوگ اسکے اس فعل شنیع پر پہلے راضی تہی یا اب راضی ہیں اور اوسکو بلفظ امیر یاد کرتے ہیں اونکا کیا حال واخرج الحاکم مصححا قال رسول اللہ ان اہل بیتی سیلقون بعدی من امتی قتلا وتشریدا وان اشد قومنا لنا بغضا بنو امیہ وبنو مغیرۃ وبنو المخزوم حاکم نے تصحیح کرکے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ میرے اہل بیت پر میرے بعد ازروے قتل وقمع وجلاوطنی کے

بڑے بڑے ظلم ہون گے اور سب سے زیادہ دشمن ہمارے بنی امیہ اور بنی مغیرہ اور بنی مخدوم ہین ـ

توریت سے عیاں ہے ریاست امیر کی — ظاہر ہے اُس سے صاف ولایت امیر کی
اللہ نے ہیں نسل سماعیل ہیں کئے — بارہ امام بعد رسول انام کے

توریت کتاب پیدایش ستر ہوان باب آیت ۲۰ اور اسماعیل کے حق میں میں نے تیرے سنی دیکھ میں اوسے برکت دونگا اور اُسے برومند کرونگا اور اُسے بہت بڑھاؤنگا اوس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور میں اُسے بڑی قوم بناؤنگا

سردار یہ جو نسل سماعیل مین ہوئے — اے منصفو بتاؤ کہ یہ کون کون تھے
جب تک نہ نام لیوینگے بارہ امام کا — ہرگز نہین لگے گا پتا اس کلام کا
معصوم مثل حضرت خیر الانام ہیں — سردار کل جہان کے بارہ امام ہین

ذکر میلاد جناب امیر المومنین علیہ السلام

۱۹ گھر مین خدا کے پاک کے پیدا ہوئے علی — جز شیر کبریا یہ فضیلت کسے ملی

۱۹ جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ مجلد حدیث نور کے صفحہ ۳۴۷ میں فرماتے ہیں وجہہ سیزدہم آنکہ محمد بن یوسف گنجی در کفایۃ الطالب گفتہ الباب السابع فی مولدہ علیہ السلام اخبرنا الشیخ المقری ابو اسحاق ابراھیم بن یوسف بن برکتہ الکتبی فی مسجدہ بمدینہ الموصل وبمولدہ فی سنہ اربع وخمسین وخمسمائہ قال اخبرنا ابو العلا الحسن بن احمد بن محمد بن اسمٰعیل الفارسی حدثنا فاروق الخطابی حدثنا الحجاج

بن المنهال عن الحسن بن مروان بن عمران الغنوی عن شاذان
بن العلاء حدثنا عبد العزیز بن عبد الصمد عن مسلم بن خالد المکی
المعروف بالزنجی عن ابی الزبیر عن جابر بن عبد الله قال سالت
رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم عن میلاد علی بن ابی طالب فقال
لقد سالتنی عن خیر مولود ولد فی شبه المسیح ان الله خلق علیاً
من نوری وخلقنی من نوره وکلانا فی نور واحد ثم ان الله
عز وجل نقلنا من صلب آدم الی اصلاب طاهرة فی ارحام زاکیة
فما نقلت من صلب الا ونقل علی معی فلم نزل کذلک حتی
استودعنی خیر رحم وهی آمنة واستودع علیاً خیر رحم وهی فاطمة
بنت اسد وکان فی زماننا رجل عابد زاهد یقال له المبرم بن دعیب
بن الشقبان قد عبد الله مائتین و سبعین سنة لم یسائل الله حاجة
فبعث الله الیه ابا طالب فلما ابصره المبرم قام الیه وقبل راسه
واجلسه بین یدیه ثم قال من انت قال رجل من تهامه فقال من
من ای تهامه فقال من بنی هاشم فوثب العابد فقبل راسه ثانیةً
ثم قال له یا هذا ان العلی الاعلی الهمنی الهاماً قال ابو طالب وما هو
قال ولد یولد من ظهرک وهو ولی الله عز وجل فلما کان اللیلة التی
ولد فیها علی اشرقت الارض فخرج وهو یقول ولد فی الکعبة ولی الله
عز وجل فلما اصبح دخل الکعبة وهو یقول یا رب هذا الغسق الدجی
والقمر المبلج المضی بین لنا امرک الخفی ماذا ترى فی اسم هذا الصبی

قال فسمع صوت هاتفا یقول ؎

یا اهل البیت النبیؑ	خصصتم بالولد الزکیؑ
ان اسمه من شامخ علیؑ	علی اشتق من علیؑ

هذا حدیث اختصرته ماکتبناه الا من هذا الوجه تفرد به مسلم بن خالد الزنجی وهو شیخ الشافعی تفرد به عن الزنجی عبدالعزیز بن عبد الصمد وهو معروف والزنجی لقب لسامہ وسمی بذلک لحسنه وحمرة وجهه وجماله۔ یعنی جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب سید المرسلین خیر الورے حبیب خدا احمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولادت کیونکر واقع ہوئی فرمایا آنحضرتؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تو نے بہترین مولود کی ولادت کے باب میں سوال کیا جوشئے بہت عجیب ہے تحقیق اللہ جل جلالہ نے پیدا کیا علی کو میرے نور سے اور مجکو اوسکے نور سے ہم دونوں ایک نور تھے پھر خالق متعال رب ذوالجلال عز وجل نے نقل کیا ہمارے نور کو آدم کی پشت سے اصلاب طاہرہ اور ارحام زکیہ میں جس پشت میں میرے نور کو منتقل کیا ساتھ سے اوسکے اوسی پشت میں علی کے نور کو منتقل کیا یہانتک میرے نور کو بہترین رحم میں ودیعت رکھا وہ رحم فاطمہ بنت اسد علیہا السلام کا ہے اور ہماری اوس زمانے میں ایک شخص عابد اور زاہد تھا اوسکو مبرم بن وعیب شقبان کہتے تھے دوسو ستر برس اوسنے اللہ جل جلالہ کی عبادت کی تھی اور جناب باری تعالٰی شانہ سے کوئی سوال

نہین کیا تہا خداوندکریم تبارک وتعالیٰ نے ابوطالب کے دل مین ڈالا کہ وہ
اُس عابد کے پاس گئے اوس عابد نے حضرت ابوطالب علیہ السلام کی تعظیم
کی اور اُنکے سر کو چوما اور اونکو اپنے سامنے بٹھلایا اور پوچھا کہ آپ کون ہین
انہوں نے کہا کہ مین ایک شخص تہامہ کا ہون اوس نے کہا کہ تہامہ کے
کس قبیلہ مین سے ہو انہون نے کہا کہ مین بنی ہاشم میں سے ہون یہ سُنکر
وہ مرد عابد پہر اوٹھ کہڑا ہوا اور دوبارہ حضرت ابوطالب علیہ السلام کے سر پر
بوسہ دیا اور کہا کہ مجکو علی اعلانے ازروے الہام خبر دی ہے۔ اونہون نے
کہا کہ کیا خبر دی ہے عابد نے کہا کہ تمہاری پشت سے ولی خداے عزوجل
پیدا ہوگا۔ پس جب رات علی بن ابی طالب علیہ السلام پیدا ہوے تمام
زمین نور مرتضوی سے روشن ہوگی اوسوقت وہ عابد اپنے عبادت خانہ
سے یہ کہتا ہوا نکلا کہ کعبہ مین ولی خدا پیدا ہوا جب صبح کو وہ کعبہ مین آیا تو اُسنے
اشعار مذکورہ پڑہے جنکا ماحصل یہ ہے کہ اے خداوند خالق اندہیرے اور
چاندنے کے اپنے امر خفی سے ہمکو آگاہ کر کہ اس مولود مسعود کا کیا نام ہے۔
اوسوقت ہاتف نے غیب سے یہ آواز دی۔ کہ اے اہل بیت مصطفےٰ تم اس
مولود مسعود پاک وطاہر سے خصوصیت دی گئی نام اوسکا بلند ہے علی۔ علی
اعلیٰ سے مشتق ہوا ہے اس حدیث کی نقل کرنے کے بعد علامہ محمد بن یوسف
گنجی شافعی۔ لکہتے ہیں کہ اس حدیث کو میں نے مختصر کر کے وارد کیا ہے اور
اسکو مسلم بن خالد نے روایت کیا ہے اور وہ شافعی کا شیخ ہے اور مسلم موثوق
سے عبدالعزیز بن عبدالصمد نے روایت کی ہے اور وہ مشہور و معروف شخص ہے

اور زنجی لقب ہے مسلم بن خالد کا اسلئے کہ وہ حسین اور جمیل اور خوبصورت تھا
اس جگہہ بمناسبت مقام چند اشعار درباب ولادت جناب حیدر کرار علیہ الآف
التحیہ والسلام من الملک الغفار اپنی دیوان ابیات الجنان فی مدح اسنا الرحمن
مین سے نقل کرتا ہون انشاء اللہ موجب تفریح قلوب مومنین ہونگے۔

وزن بہے ہندہ

آج کعبہ مین امیر المومنین پیدا ہوا — فخر عالم کا وصی اور جانشین پیدا ہوا
یہ شرف اللہ نے ہے خاص حیدر کو دیا — کعبہ مین غیر از علی کوئی نہین پیدا ہوا
حسن مطلع مطلع دیوان قدرت کا یہ ہے — بیت خالق مین جو مولی المومنین پیدا ہوا
ستزاد مقطع نظم نبوت کے لئے — بارہ رکنون مین ہی رکن اولین پیدا ہوا
شاہ ہم لوگونکا اور خلاق عالم کا ولی — احمد مرسل کا دستور یمین پیدا ہوا
قبلہ کون ومکان ورہادی خورد وکلان — کعبۂ امن وامان سردار دین پیدا ہوا
جو ومطلق نور برحق لطف ایزد شمع دین — نایب احمد امام المتقین پیدا ہوا
لطف شامل فیض کامل رحمت رب مجید — کرم — حجت حق ہادی راہ یقین پیدا ہوا
جسکے قصر منزلت کا ایک پایہ عرش ہے — آج گھر مین حق کے وہ رکن رکین پیدا ہوا
مالک ملک ولایت شہ سوار لافتے — یکہ تاز قلل کفی سلطان دین پیدا ہوا
رد ہوا مغرب سے خور جسکی نماز عصر کو — مشرق کعبہ سے وہ مہر مبین پیدا ہوا
جانب حق سے بسوے مومنان ہرجا ہے — دوستی جسکی کہ ہے حبل المتین پیدا ہوا
حق نے ہے جنکے محبت کی ہمین تاکید کی — آج دنیا مین وہ راس الصادقین پیدا ہوا
راز دار لی مع اللہ اور امین حق ہے — اوس امین کے واسطے ہے یہ امین پیدا ہوا

دوستی جس کی نجات آخرت کا سبب		آج ہے وہ عروۃ الوثقای دین پیدا ہوا	
	تشنگی روز محشر سے نہ ڈر خوف کر ساقی کوثر امیر المومنین پیدا ہوا		

ایضاً در تہنیت ولادت جناب سید الوصیین صلوٰۃ اللہ علیہ و اولادہ الطیبین

آج ہیں سرور احمد مرتضےٰ پیدا ہوا
گھر میں خالق کے وصی مصطفےٰ پیدا ہوا

محرم راز حبیب کبریا پیدا ہوا
ناصر دین نائب خیر الوریٰ پیدا ہوا

کیوں نہوں سرور احمد ہو گیا بازو قوی
غیب کے پردہ سے ید دست خدا پیدا ہوا

جس جوان کی شان میں ہے لافتیٰ اور قل کفیٰ
آج وہ اژدر در و خیبر کشا پیدا ہوا

جسکا ہے محراب ابرو قبلۂ کروبیان
کعبۂ اقدس میں ہے وہ مقتدا پیدا ہوا

کر سکیں گے اب نہ کچھ مکار روباہ بازیان
اب عرین کعبہ سے شیر خدا پیدا ہوا

قاسم بہشت خلد اور مالک ہر چار نہر
ساقی کوثر امام دوسرا پیدا ہوا

جس نے دی انگشتری راہ خدا میں اک گدا
وہ ولی حق امیر انما پیدا ہوا

یکتا از عرصۂ قرب جناب کبریا
ایک تو احمد تھے اب یہ دوسرا پیدا ہوا

آپ بھوکے رہ کر مسکین کو دیکا جو طعام
آج ہے وہ تاجدار ہل اتی پیدا ہوا

جس جوان کا مثل خالق نے نہیں پیدا کیا
آج کعبہ میں وہ شاہ لافتےٰ پیدا ہوا

جان فدا کرے نبی کے فرش پہ سو یا تھا جو
آج ہے وہ ناصر خیر الورےٰ پیدا ہوا

مشکلیں ہر طرح کی حل ہو گئیں شکر خدا — حامی ہر دو جہان مشکل کشا پیدا ہوا
اب ادب سے تم پئے تعظیم اے زائر اٹھو
ہے وصی شافع روز جزا پیدا ہوا

قصیدہ در تہنیت عید میلاد جناب امیر المومنین سید الوصیین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلی اولادہ الاطائب

ہیں وہ ہوں طوطی خوش لہجۂ گلزار جہاں — داد دیتے ہیں ہر اک بیت پہ مجکو حسان
ہیں وہ ہوں شاعر معجز رقم اعجاز بیاں — ڈالدیں وقت تکلم تن بیجان میں جان
کیوں نہ اقلیم سخن ہو میری زیر فرمان — ذوالفقار علوی ہی میرے گویا یہ زبان
عندلیب چمن آل محمد ہوں میں — نغمۂ بلبل سدرہ ہے کہ زائر کا بیان
کرتے ہیں وقت تکلم میری تائید کلیم — آل احمد کے تصدق سے یہ سحر بیان
افصح وقت ہوں ایسا کہ اب آگے میرے — امرالقیس کا کیا منہ ہو کہ کھولے وہ زبان
کرتے ہیں خضر مضامیں کی تعلیم مجھے — مجھ سے نسبت ہو بھلا اخطل و اعشی کو کہاں
ایک استاد کے شاگرد ہیں اور جبرئیل — علم کا اپنے در علم نبی سے ہے نشان
پر جبرئیل کی مانند ہے نامہ اپنا — خامہ موسیٰ کا عصا آمد ہے آب حیوان
غیب سے مجکو مضامیں ہیں القا ہوتے — ہیں وہ ہوں ماہر اسرار معانی و بیان

میری ہر بات پہ سو جاں سے تصدق ہے نبات — میری ہر بیت پہ ہو قند مکرر قربان
واہ کیا کہتے ہو بڑ لاتے ہو کا بوس میں ہو — کیسی غفلت ہے یہ زائد ہیں شیخی قائل ہیں زبان
اپنی تعریف و ثنا اپنی زبان سے ہے زبون — اپنی توصیف نہیں آپ بشر کو شایان
بس کرو چپ رہو کیا کہتے ہو توبہ توبہ — اپنی تعریف جو خود کرتے ہیں ہیں وہ نادان
لیک نعمائے الٰہی کے بیان کرنے میں — شکر کے طور[۵] پہ ہے حکم خداوند جہان

مطلع ثانی

شکر اس خالق منعم کا ہو کس طرح بیان — جسکے آلاؤ نعم کا نہیں ہرگز پایان
کون کر سکتا ہے نعمائے الٰہی کا حساب — کون گن سکتا ہے اور حصر کی ہے کسکو توان
غیر محصور ہیں نعمائے الٰہی بیشک — لیکن اک نعمت عظمیٰ کا کروں ذکر یہان
یعنی اک نعمت عظمیٰ یہ خدا نے بخشی — مدح حیدر کیلئے اوسنے ہے دی مجکو زبان
اپنے ممدوح کا مداح کیا ہے مجکو — واہ کیا خالق کونین نے دی عزت و شان
مجھسے ناچیز کو کیا رتبۂ عالی بخشا — کہ کیا حق نے مجھے مادح شاہ مردان
چونکہ مداح علی ابن ابی طالب ہوں — اسلئے اپنے فضائل یہ کئے میں نے بیان
فی الحقیقت نہیں میں مدح و ثنا کے قابل — احقر الناس ہوں ناچیز ہوں اور ہیچدان
پر ہے ممدوح میرا جو کہ عظیم الرتبہ — اوسکا مداح ہوں بیشک میں ثنا کے شایان
میرا ممدوح ہے ممدوح رسول مقبول — میرے ممدوح کے مداح ہیں اہل ایمان

۵ قولہ تعالیٰ اما بنعمۃ ربک فحدث ۱۲ منہ

میرا ممدوح ہے ممدوح ملایک یارو
میرا ممدوح ہے ممدوح جناب یزدان

میں ہون اس شاہ کا مداح کہ جسکے اوصاف
خود بیان کرتا ہے قرآن میں خداوند جہان

جسکی تعریف محمد سے شہنشاہ نے کی
مدح و اوصاف کے اللہ وہی ہے شایان

جسکی تعریف بشر سے نہیں ممکن ہرگز
جسکی توصیف میں قاصر ہے فرشتونکی زبان

جسکی تعریف سے مملو ہیں کتابیں چارون
دیکھو توریت و انجیل و زبور و قرآن

جسکے بغض اور عداوت کا نتیجہ ہے سقر
جسکی الفت کا ہے پھل حشر میں باغ رضوان

جسکی تعریف سے خوشنود ہون اللہ و رسول
حشر میں جائزہ ہر بیت کا ہو بیت جنان

ایسے ممدوح سخی سے میں صلا چاہتا ہون
ہل اتی میں ہے لکھا جسکی سخاوت کا بیان

جسکو خلقت کا ولی خالق عالم فرماے
حاکم خلق ہے بیشک وہ ولی یزدان

نص مولی سے کیا ہے اسنے خاتم نے وصی
اور ولی حق نے کیا قصہ خاتم سے عیان

ایسے موصوف پہ ماں باپ فدا ہون میرے
ایسے ممدوح پہ واللہ ہون میں قربان

ایسے ممدوح کی ہے آج ولادت کا جو دن
پس یہ لازم ہے کرون ذکر ولادت کا بیان

چونکہ اس گوہر یکتا کے تولد کا ہے دن
سر اقدس پہ کرون مدح کی موتی قربان

گھر میں اللہ کے پیدا ہوا وہ شاہ جو ہے
کعبۂ امن و امان قبلۂ دین و ایمان

عید میلاد علی ابن ابی طالب ہے
دیکھو جس سمت ہر اک خورد و کلان ہے شادان

مطلع ثالث

آج پیدا ہوا وہ نور خداوند جہان
جسکے ہونے سے ہوئی نسل پیمبر کی عیان

خویش احمد شرف دودۂ آدم حیدر
جسکے فرزند ہیں سردار جوانان جنان

جسکا اللہ کے نزدیک ہے بھائی محبوب — چشم بد دور جو ہے آپ ولیِ یزدان
جسکی شمشیر سے بہتر نہیں کوئی شمشیر — جس بہادر کے برابر نہیں دنیا میں جوان
افصح خلق وہ پیدا ہوا جسکا کہ کلام — فوق مخلوق ہے اور تحت کلام رحمان
فخر عالم کی وصایت کی لیاقت ہو جسے — جانشینیِ نبی جسکو ہے بیشک شایان
علم آدم کا ہے اور نوح کا تقویٰ جسمیں — زہد عیسیٰ کا ہے اور طاقتِ ابن عمران
علم سے اپنے کیا جسنے جہان کو روشن — پرتوافگن ہوا وہ نورِ خداوندِ جہان۔
منزلت میں ہے یہ ہارون محمد کیلئے — دوست تر نزد خدا بعد رسول ذیشان
حصۂ دوم از اول مخلوق یہ ہیں — ہیں یہ وہ نور جو ہے علتِ ایجاد جہان
رتبہ سید کونین جو ہے پیش خدا — ہے وہی پیش نبی رتبۂ شاہ مردان
عین عرفان خدا مظہر اسماے صفات — مظہر ذات احد اصل اصول ایمان
بازوے احمد مختار ہوا آج قوی — پردۂ غیب سے ظاہر ہوا دست یزدان
آج پایا ہے وصی اپنا خدا کے گھر سے — شکر باری میں ہیں مصروف شہنشاہ زمان
وہ شجاع ازلی حق کا ولی نفس رسول — باپ سبطین نبی شوہر خاتون جنان
گر نہ ہوتی وہ نہ ہوتا کوئی کفو زہرا — وہ نہ ہوتی تو نہ تھا آل محمد کا نشان
وہ نہ ہوتی تو نہ ہوتے شہ مظلوم حسین — یہ نہ ہوتی تو نہ پاتا کوئی دوزخ سے امان
وہ نہ ہوتی تو نہ ہوتا کبھی قایم اسلام — یہ نہ ہوتی تو نہ ہوتا کبھی نشر ایمان
وہ نہ ہوتی تو نہ ہوتا کوئی احمد کا ممد — یہ نہ ہوتی تو نہ بخشش کا کوئی تھا سامان
ذوالفقار علوی سے ہوا قایم اسلام — حلما سے شہ مظلوم سے اصل ایمان

قطعہ

وہ نہ ہوتی تو نہ تھی نار سقر کی حاجت   وہ نہ ہوتے تو نہ ہوتا کبھی گلزار جنان

پھر جناب علی گلشن فردوس بنا   اونکے اعدا کے لیے خلق ہوا ہے نیران

وہ نہ ہوتی تو پھر مہدی ہادی ہوتی   یہ نہ ہوتی تو نہ بھرتا کبھی نصفت سے جہان

وہ نہ ہوتی تو نہ مصحف کو سمجھتا کوئی   یہ نہ ہوتی تو نہ ملتا کہیں ایمان کا نشان

وہ نہ ہوتی تو نہ پھر علم کا چرچا ہوتا   کون کر سکتا تھا تفسیر حدیث و قرآن

درد زہ مادر عیسی کو ہوا تھا جس دم   قدس سے اونکو نکلنے کا ہوا تھا فرمان

اور یہ تھا حکم کہ نخلہ کو ہلا کر مریم   کھا چھوہرین جو گرین اسپہ ہی شاہد قرآن

آئین کعبہ کو بالہام خدا وقت مخاض   فاطمہ بنت اسد مادر شیر یزدان

باب کعبہ کی محاذی سے ہوئی شق دیوار   گھر مین خالق کے گئین واہ رے عزت و شان

واہ کیا عزت و توقیر خدا نے بخشی   گھر مین اللہ کے پیدا ہوئی شاہ مردان

حکم مریم کو تھا نخلہ کے ہلانے کا مگر   انکو رازق نے کھلائے وہیں اثمار جنان

کعبہ مولد ہوا اور مسجد کوفہ مشہد   جز علی کسکو ہے دی حق نے یہ توقیر و شان

پاک و پاکیزہ و مختون ہوے خلق علی   جیسے پیدا ہوے دنیا مین حبیب جانان

خلق ہوتی ہے کیا سجدۂ معبود ادا   جسطرح وقت شہادت تھی علی سجدہ کنان

فاطمہ بنت اسد شیر خدا کو لے کر   تین دن تک رہین اللہ کے گھر مین نہان

تین دن دیدۂ حق بین نہ علی نے کھولے   چوتھے دن آئے جو کعبہ مین رسول یزدان

گود مین اپنے کو حضرت نے بڑھا کے جب ہاتھ   کھولدین آنکھین ہوا روے مبارک خندان

مسکراتے ہوئے گود مین گئے بھائی کے   دیکھکر روے نبی ہو گئے حیدر شادان

پس اسی روز سے حضرت کا یہ معمول ہوا   حرز بازو تھے سمجھتے انہین سلطان زمان

غار ہجرا میں انہیں ساتھ ہی لیجاتے تھے ۔۔۔ نہ جدا کرتے تھے آغوش سے فخر دو جہان
کسکو حضرت شبر و شبیر ملی یہ توقیر ۔۔۔ گود میں سید عالم کے پلے پائی یہ شان
گھر سے اللہ کے پایا ہے محمد نے وزیر ۔۔۔ کسطرح قلب مبارک نہو از بس شادان
دیکھنا روئے علی چونکہ عبادت ہی ہین تھا ۔۔۔ مصحف رخ کی تلاوت تھی نبی کو ہر آن
بسکہ لیے زائر احمد یہ ادب کا ہی مقام ۔۔۔ وصف حیدر کے کہاں اور کہاں تیری زبان
جسکے مداح ہون اللہ و نبی اسے زائر ۔۔۔ اوسکے اوصاف بہلا تجھسے ہون کسطرح بیان
یا علی کون ہے جو آپکا ممنون نہین ۔۔۔ کون ہے جسپہ نہین آپکا مولا احسان
آدم و یوسف و یعقوب نے کی استمداد ۔۔۔ نام سے آپکے مشکل ہوئی سبکی آسان
ناظر نامۂ اعمال خلائق ہیں حضور ۔۔۔ آپ پہ میرے عقیدت کا ہی احوال عیان
کہولنا عقدۂ مشکل تمہین دشوار نہین ۔۔۔ آپکی ذات ہے حلال مہمات جہان
سخت تکلیف و تردد مین بسر کرتا ہون ۔۔۔ کیجئے جلد مرا عقدۂ مشکل آسان
جلد اپنا روضۂ اقدس پہ بلا لو مجکو ۔۔۔ دیر مت کیجئے سو جان سے خادم قربان
کیون نہین روضۂ انور پہ طلب کرتے ہو ۔۔۔ ہند مین زائر احمد ہے نہایت حیران

ایضاً مسدس درباب ولادت جناب مولانا و سیدنا امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام الی یوم القیام

جو ہوئی جودی کی کشتی کے تو لنگر ہیں علی ۔۔۔ علم احمد کے مدینہ کے لئے در ہیں علی
دست حق قوت بازوی پیمبر ہیں علی ۔۔۔ فاتح بدر و احد خندق و خیبر ہیں علی

قل کفی قول خدا شان مین اسکے آیا
لافتیٰ کا بھی اسے شیر نے تمغہ پایا

سید جملہ عرب شاہ نجف ہیں حیدر
فخر آدم کو ہے جنسے وہ خلف ہیں حیدر

نائب فخر رسولاں سلف ہیں حیدر
اوسکو پھر خوف ہو کیا جسکی طرف ہیں حیدر

دوست جو انکے ہیں رتبے وہ بڑے پائینگے
یہ ولی حق کے ہیں اللہ سے بخشائینگے

زینت محفل سلطان رسالت ہیں علی
حامی جن و بشر وقت مصیبت ہیں علی

مسند احمد ہے اور ہادی امت ہیں علی
مومنونکے لئے اللہ کی رحمت ہیں علی

افضل خلق پس از ختم رسل ہیں حیدر
مثل احمد کے امیر جز و کل ہیں حیدر

ہادی خلق پس از شاہ رسالت ہیں علی
قاسم نار ہیں اور قاسم جنت ہیں علی

ہان بلا فاصلہ حقدار خلافت ہیں علی
چون نبی شافع فردائے قیامت ہین علی

شک نہین اپنے غلامون کو یہ بخشائینگی
جسکو چاہیں گی بڑے رتبے یہ پہونچائینگی

مصطفیٰ کیلئے برہان نبوت ہیں علی
غور سے سوچو تو اللہ کی قدرت ہیں علی

خلق پر ایزد مختار کی آیت ہین علی
نائب احمد کے ہیں اور شاہ ولایت ہیں علی

بعد احمد کے بلا فصل وصی ہیں حیدر
شک نہین خالق عالم کے ولی ہین حیدر

سانپ کے کلہ کو بچپن میں ہی پھاڑا جسنے

مرحب و عنتر و حارث کو پچھاڑا جسنے

دین وایمان کے جھنڈیکو ہے گاڑا جسنے　　باب خیبر کو اک انگلی سے اکھاڑا جسنے

جسکو خالق نے ولی اپنا کہا وہ ہے علی
جسکو احمد نے وصی اپنا کیا وہ ہے علی

جسنے اسود کے دیا دست بریدہ کو ملا　　جسکے روضہ پہ ہوا کرتے ہیں اعجاز سدا
جسکے کوچے کی ہوا دیتی ہے مردونکو جلا　　جسکے اعجاز کا ممکن نہیں ہرگز احصا

صاحب فضل جلی غالب ہر غالب ہیں
وہ ولی حق کے علی بن ابی طالب ہیں

قدرت قادر مختار ہے حیدر کا وجود　　یا کہ اعجاز شہنشاہ مقام محمود
ایسا معبود نے پیدا کیا وہ صاحب جود　　جو کہ اک شب میں تھا چالیس جگہ پہ موجود

جسکا یہ بندہ مخلوق ہے ایسا قادر
سوچو خالق جو ہے اسکا وہ ہے کیسا قادر

وصف اوس صاحب اعجاز کے کیا ہوں بیان　　میں تو کیا بات تو فرشتوں کی بھی الکن ہے زبان
اس سے اس مظہر قدرت کی ہے کیا شان عیان　　ایک شب میں ہوئے چالیس جگہ پہ مہمان

کیا ہی قادر ہے خدا واہ رے شان خدا
جسنے قدرت سے کئے ایسے ہی بندے پیدا

شاہد عدل ہے اس بات پہ حیدر کا وجود　　کہ بڑا صانع قادر ہے خدائے معبود
جسنے اسطرح کا بندہ کیا اپنا موجود　　جو کہ اس بندہ کو ہے غیب سے لایا شہود

جس کا جو کام وہ قدرت رحمانی ہے
جسکے افعال میں انسان کو حیرانی ہے

جس مہم پر وہ گیا رب قوی کا ضیغم
سامنے آتے نہ تھے خوف سے اکثر اظلم
اوسکو لیے سر کئے ہرگز کبھی سرکے نہ قدم
ڈرتے تھے حیدر کرار سے روباہ شیم

جنگ مین یہ ستمگر بھی کبھی جاتے تھے
جو نہ پہچانتے تھے سامنے وہ آتے تھے

سامنے جب کوئی آیا نہ ملی اوسکو مفر
کرتے ہی موت کے پنجہ مین پہنسا وہ ابتر
ایک ہی وار مین دو ہو گیا جسم اکفر
ہو گیا مرتے ہی ملعون کا مستقر قعر سقر

واہ کیا ہاتھ تھا کیا تیغ تھے کیا ضرب تھی
لوگون کو زور خدا داد پہ اک حیرت تھی

رایت دین الہی کے ہین رافع حیدر
ہین صلوۃ اور سخاوت کی بھی جامع حیدر
کفر و بدعات و ضلالت کی ہین قامع حیدر
اذن واعیہ ہین اسرار کے سامع حیدر

علم جو احمد مرسل کو دیا ایزد نے
اسمین کچھ شک نہین سکھلایا انہین احمد نے

ہے یہ عبد اللہ عباس سے منقول ہوا
دسوین حصہ کو ہے مخلوق پہ تقسیم کیا
علم نو حصہ خدا نے ہے علی کو بخشا
اعلم خلق ہین اس دسوین مین بھی شیر خدا

علم حیدر کو بھلا کون سمجھ سکتا ہے
عقل حیران ہے ہر شخص کو یان سکتا ہے

ہے یقین ایسا کہ واقع ہو اگر کشف غطا
علم آدم سا ہے اوس حجت حق نے پایا
اوسپہ بھی آپ نے ماز دت یقیناً ہی کہا
قائل قول سلونی ہین شہنشاہ ہدا

شہر علم نبوی کے لئے در ہین حیدر

اور پس از خیبر و رسے خیبر لشکر ہین حیدر

اسطرح صاحب کشاف نے یان کاشف حال　　اربعین مین کیا تحریر یہ اوسنے احوال
چند شخصون نے کیا آکے علی سے یہ سوال　　علم افضل ہے دیا علم سے افضل ہے مال

اعلم الناس نے فرمایا کہ افضل ہے علم
اسمین کچھ شک نہین اموال سے اکمل ہے علم

بولے وہ لاے اس دعوی پہ کچھ آپ دلیل　　تب یہ فرمانے لگے اون سے شہنشاہ جلیل
علم میراث رسل ہے تو ہے رتبہ مین جزیل　　مال میراث ہے قارون کی اس سے ہے وہ ذلیل

دوسرے شخص نے بھی پھر یہی پوچھا بڑہکر
مال افضل ہے دیا علم ہے اوس سے بہتر

پھر کہا شاہ نے ہے علم ہے بیشک بہتر　　علم کے دوست ہین اور مال کی دشمن اکثر
تیسرے نے بھی پوچھا تو یہ بولے حیدر　　علم ہے مال سے رتبہ مین یقیناً بڑھکر

کیونکہ جب خرچ کرین مال گھٹا کرتا ہے
علم کو صرف کرین تو وہ بڑھا کرتا ہے

چوتھے نے پوچھا تو فرمائی یہ حضرت نے دلیل　　علم اسواسطے رتبہ مین ہے دولت سے جلیل
صاحب مال کو کہتا ہے ہر اک شخص بخیل　　علم والا ہے سخی کرتے ہے اوسکی تبجیل

پانچوین سے کیا زر کی تو حفاظت ضرور
علم کو اپنے ہے صاحب کی صیانت منظور

پھر چھٹے نے جو یہ پوچھا تو یہ بولے حیدر　　علم ہے دولت و اموال سے بیشک بہتر
حشر مین پرسش یہ سوال کریگا داور　　صاحب علم سے ہوگا نہ سوال اسکا مگر

ساتوین نے بھی پوچھا جو شہ صفدر سے
علم کو پھر یہ فضیلت دی علی نے زر سے

یعنی فرمایا گزر جاے جو طول مدت
اسمین کچھ شک نہیں ہو جائیگی اسمین قلت
طول اعصار سے ہو ویگی پرانی دولت
گھس کے فرسودہ ہولی گھٹیگی اسکی قیمت

علم باقی ہے زوال اُسمین نہین آئیگا
ہے وہ قسمت کا دھنی جو کہ اُسے پائیگا

آٹھوین نے جو کیا پھر یہی حضرت سے سوال
مال سے ہوتا ہے تاریک دل صاحب مال
وجہ تفضیل یہ فرمائی علی نے فی الحال
صاحب علم کا دل نور سے ہے مالامال

تب نوین شخص نے پھر شاہ امم سے یہ کہا
وجہ تفضیل بیان اور ہو یا شاہ ہدا

اوسکے پاسخ میں شہنشاہ دو عالم نے کہا
گاہ فرعون کی مانند خدا ہے بنتا
صاحب مال ہی البتہ تکبر کرتا
صاحب علم ہے جو کرتا ہے اقرار خدا

صاحب علم ہے ہر شخص سے اکمل بیشک
جو کہ عالم ہے وہ جاہل سے ہے افضل بیشک

جب خوارج وہ سوالات یہ سب پوچھ چکی
تم ہمیشہ ہی تفضیل جو پوچھو مجھ سے
اوسنے تب ہو کے مخاطب شہ والا بولے
پس بیان کرتا رہونگا مین وجوہات نئے

تو بہ تو ایسے دلائل تمھین بتلاؤنگا
سبھی اٹکون گا نہ ہرگز کبھی گھبراؤنگا

خارجی ہوگئے سُن سنکے یہ حضرت کا کلام
صدق دل سے ہوے اُسوقت مطیع اسلام

دل سے تب مان لیا شاہ ولایت کو امام　　اور کہا آپ ہیں نائب سردار انام

چھوڑ کر خرج ہوئے مومن خالص سارے
پہلے دشمن تھے علی کے ہوئے پھر وہ پیارے

تجدا حیدر کرار ہیں وہ نور خدا　　پہلے مخلوق سے خالق نے جو تھا خلق کیا
ملک و حور و جنان لوح و قلم ارض و سما　　ہوئے کل خلق اسے نور کا صدقہ پیدا

ایک ہی نور سے ہیں احمد و حیدر دونون
باعث خلق جہان ہیں یہ برادر دونون

مقتضی جبکہ ہوئی صنع خداوند علا　　کہ کرے خلق کو وہ کتم عدم سے پیدا
خلعت کون خداوند دو عالم نے عطا　　صدقے میں احمد حیدر کے دو عالم کو کیا

پھر انہیں دونون کو کونین کا سردار کیا
اپنے سرکار مین ان دونونکو مختار کیا

نور یہ چونکہ تھا محبوب خداوند ودود　　آفرینش تھی اسی نور کی حق کو مقصود
انکی خاطر سے کی اللہ نے ہر شے موجود　　یہ نہ ہوتی تو کسی شے کا بھی ہوتا نہ وجود

جو سوا اسکے ہے وہ فرع ہے بنیاد ہین یہ
علت غائی عالم پئے ایجاد ہیں یہ

مومنوں شاہ ولایت کی ولادت ہے آج　　لو عیاں قادر مختار کی قدرت ہے آج
اہل ایمان کیلئے روز مسرت ہے آج　　دل پیمبر کا پر از بہجت و فرحت ہے آج

اونکی فرحت سے ہے لازم ہمین فرحت ہوئے
عبد خوش ہو دین جو آقا کو مسرت ہوئے

مومنو تیرہویں تاریخ رجب کی ہے آج — آج پیدا ہوا وہ سارے جہاں کا سرتاج
بعد احمد کے ہے جس شاہ کا کل خلق پہ راج — دوش پاک نبوی پہ ہوا جسکو معراج

پس یہ لازم ہے بپا بزم طرب آج کریں
جشن میلاد شہنشاہ عرب آج کریں

مومنو جوش پہ ہے رحمت باری آئی — تالی احمد مختار کی باری آئی
وہ ضیا جس سے ہوا کفر سے تاری آئی — راکب دوش محمد کی سواری آئی

جسنے اصنام کو کعبہ سے اوجاڑا آیا
جسنے دروازہ کو خیبر کے اکھاڑا آیا

آج کعبہ مین ہوئی حیدر صفدر پیدا — ہوا محبوب الٰہی کا برادر پیدا
لو ہوا قوت بازوے پیمبر پیدا — بہاگی روباہ ہوا آج غضنفر پیدا

دیکھین اب کیسے ستائینگے نبی کو ناری
لاکھ کافر پہ ہے تنہا یہ بہادر بہاری

صادق آل محمد سے ہے منقول ہوا — اسکو علامہ و طوسی نے بہی ہے نقل کیا
یعنے کہتے ہیں یہ عباس پیمبر کے چچا — ایک دن سامنے کعبہ کے بڑا مجمع تہا

روبرو کعبہ کے بیٹھے تہے بہت اہل تمیز
کچھ تو تہے ہاشمی اور کچھ تہے بنی عبد عزیز

اسطرح بیٹھے تہے ہم لوگ کہ دیکھا ناگاہ — فاطمہ بنت اسد آگئیں سوے بیت اللہ
اونکے تہے بطن مبارک مین امیر فی جاہ — پورے ایام دنون مین تہی ہو چکے انکو نو ماہ

فاطمہ درد کی تکلیف کو پا کر اسدم

یوں دعا کرنے لگیں ہاتھ اٹھا کر اسدم

تجھپہ ایمان ہین لائی ہون الہی سب سے
جو کتب اور صحیفے کہ ہیں تو نے بھیجے
اور تری ساری رسولوں پہ ہی ایمان مجھے
اونکی تصدیق بدل کرتی ہون خالق میرے

جد امجد مرے تھے دوست ترے ابراہیم
اونکی تصدیق بدل کرتی ہون اے رب کریم

میرے دادا نے بڑا رتبہ ہی پایا یا رب
اور اونہون نے یہ ترا گھر ہے بنایا یا رب
تو نے اونکو ہی خلیل اپنا بنایا یا رب
درد نے مجھکو ہے اسوقت ستایا یا رب

شدت درد نے کر رکھا ہی حیران یا رب
مشکلیں ساری مری کردی اب آسان یا رب

مشکل آسان مری کر صدقہ مری دادا کا
صدقہ اس بچہ کے حرمت کا جو ہو نسل سے میرا
رحم کر مجھپہ تو اس بچہ کا طفیل اے آقا
پیٹ میں میرے جو ہے مجھسے یہ باتیں کرتا

ہے یقین مجھکو یہ فرزند ہی لاثانی ہے
تیری قدرت کی نشانی یہ مرا جانی ہے

لکھتے ہیں حضرت عباس کہ ہمنے دیکھا
شق ہوئے کعبہ کی دیوار یکایک وہ جا
جب دعا کر چکی اسطرح وہ مقبول خدا
داخل کعبہ ہوئین ام شہنشاہ ہدا

پھر اوسی طرح سے پیوستہ وہ دیوار ہوئی
اور نہاں آنکھوں سے ام شہ ابرار ہوئی

چاہا ہمنے کہ در کعبہ کو کھولیں یکبار
کھل سکا در نہ کسی طرح ہوئے سب ناچار
اور دیکھین کہ ہی کیا بھید یہ کیا ہی اسرار
سمجھے تب ہم کہ یہ ہے حکم خدائے ستار

غل یہ مکے کے ہر اک کوچہ و برزن میں ہوا
اور تعجب دل ہر مرد میں ہر زن میں ہوا

مادر شیر خدا بنت اسد کو اس جا
گھر میں خالق کے ہوئے شیر الٰہی پیدا

تین دن تک ہوئی مہمان خلد کی دعوتیں عطا
جز علی کس نے ہے اس طرح کا رتبہ پایا

مولد شاہ نجف خانۂ غفار ہوا
یہ شرف خاص پئے حیدر کرار ہوا

چپ ہو زائر کہ ثنائے شہ مرداں ہے محال
جب کہ مداح علی آپ ہے رب متعال

مدح حیدر میں فرشتوں کی زبانیں بھی ہیں لال
مدح ممدوح خدا تو کرے کیا تری مجال

کر دعا حق سے کہ عصیان ترے مغفور کرے
اور غلامان علی میں تجھے محشور کرے

ایضاً در باب مدح جناب امیر مومنان از دیوان ابیات الجنان فی مدح امنا الرحمٰن دربارۂ سوالات زائر از ارباب عقل و انصاف و تارکان طریقۂ تعصب و اعتصاف

فتح خیبر کو کیا جس نے وہ کرار ہے کون
فضل کا بیعت شجرہ[1] کے سزاوار ہے کون

[1] قولہ تعالیٰ لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما فی

کلّ ایمان کہا کس کو رسول اللہ نے — عمرو کو جس نے کیا ذبح وہ جرّار ہے کون

کس کی ضربت سے ہوا دین خدا کا قایم — کیون کہو احمد مرسل کا مددگار ہے کون

قل کفیٰ حق نے کہا شان ہین کسکی بولو — منصفو غور سے سوچو کہ وہ جرّار ہے کون

راکعا کسنے انگوٹھی ہے گدا کو بخشی — وہ شہنشاہ جہان خلق کا مختار ہے کون

[1] غزوۂ ذات سلاسل کو کیا کسنے فتح — جسکے گھوڑے کی ہوئی مدح وہ اسوار ہے کون

کس زبردست کے ہاتھ آیا یداللہ لقب — باعث تقویت ایدی مختار ہے کون

ساری امت کی عمل سے ہوئی افزون جسکی ضرب — کسنے وہ وار کیا بولو وہ جرّار ہے کون

کسکا دروازہ رہا مسجد احمد مین کھلا — اس فضیلت کا بتاؤ کہ سزاوار ہے کون

کسکو معراج ہوئی دوش رسول اللہ پر — کس نے بت توڑے ہیں کعبہ کے وہ دیندار ہے کون

خم مین مولای جہان مثل نبی کون ہوا — مسند احمد مختار کا حقدار ہے کون

قلوبهم فانزل السكينة عليهم واثابهم فتحا قريبا۔ الیٰ آخرہٖ ۔ تحقیق اللہ راضی ہوا مومنین سے جسوقت بیعت کرتے تھے وہ تجھسے ای محمد نیچے درخت کے پس جانا خدا نے اُس چیز کو جو اون کے دلون میں ہے اعتقاد خالص اور صفائی باطن کو خدا نے اس آیت مین یہ نہین فرمایا کہ خدا راضی ہوا اونسے جنہون نے درخت کے نیچے بیعت کی بلکہ یہ فرمایا کہ خدا راضی ہوا مومنین سے معلوم ہوا کہ بیعت کرنے والے سب کے سب مومنین نہ تھے بلکہ انمین بعضے منافقین اور ضعیف الایمان بھی تھے اسواسطے مومنین کو رضامندی سے خاص کیا

[1] غزوہ ذات السلاسل کا فاتح خیبر علیہ السلام کی دست مبارک سے فتح ہونا اور سورۂ والعادیات کا اس فتح کے بارہ مین نازل ہونا کتب تفاسیر و سیر میں دیکھو۔ ۱۲ منہ

عامل آیہ نجوی کوئی حیدر کے سوا
کل صحابہ مین بتا دیجیے وہ یار ہی کون

وہ جوان کون ہی جسکا کہ نہین کوئی نظیر
جسکی تلوار ہے بے مثل وہ کرار ہی کون

سر نہین جس نے جھکایا کبھی بت کی آگے
وہ صحابہ مین سے بتلاؤ کہ سردار ہی کون

جیسے موسی کے لئے بھائی تھی اونکے ہارون
ہان محمد کا کہو ویسا طرفدار ہے کون

کسکی عصمت پہ ہوئی آیہ تطہیر گواہ
ہل آتے پڑھ کے کہو صاحب ایثار ہی کون

اول نور خدا کا ہے جو نفس آخر
وہ کہو نور احمد مطلع انوار ہے کون

شہر علم نبوی کا کہو در کون ہوا
جو صحابہ مین سے افضل ہی وہ ہشیار ہی کون

حکم حق نے ہے دیا جن کی بیعت کیلئے
بعد احمد کہو وہ شاہ و سردار ہی کون

کسکے اعدا کو نہین فائدہ دیتی نیکی
جسکے احباب کو عصیان بھی نہین ضار ہی کون

آگ لکڑی کو ہے جسطرح سے کہاتے اوسطرح
کسکی حب کہاتی ہی عصیانکو وہ مختار ہی کون

منصفون کو یہ فضائل تو سنا کر ذاکر
پوچھ لے مسند احمد کا سزاوار ہی کون

اور بیعت مین شرط تھی کہ جہاد سے نہ بھاگین گے۔ اس بیعت کی بعد جو لوگ ہوازن والون اور خیبر والون سے بھاگے اونہون نے بیعت کی شرط کو پورا نہ کیا معلوم ہوا وہ مومن نہ تھے اور خدا اونسے راضی نہین ہوا اور جن لوگون سے خدا راضی ہوا اور جنپر سکینہ نازل کیا وہ وہ لوگ ہین جنکو فتح قریب اس بیعت کی عوض اور ثواب مین عنایت فرمائی اور وہ فتح خیبر کی ہی پس جو لوگ جنگ خیبر مین بھاگ گئے ہین اونسے خدا ہرگز راضی نہین ہوا اور نہ اس بیعت کی فضیلت کے وہ مستحق ہین اور نہ اونکے لئے سکینہ کا نزول ہو سکتا ہی۔ اور نہ رضامندی خدا سے اونکو حصہ مل سکتا ہی پس جنکو فتح خیبر نصیب نہین ہوئی وہ بیعت الرضوان مین ہرگز نہین داخل ہو سکتے اگر اسکی تفصیل چاہو تو کتب کلامیہ مین دیکھو ۱۲ منہ

شعر

پھرتا ہے حق بقول پیمبر اوسی طرف — پھرتے ہیں جسطرف کو جناب شہ نجف
شاہد ہمارے قول پہ ہے قول مصطفے — حق انکے ساتھ ہے یہ مع الحق ہیں دائما
اور مصطفے کے قول ہو وحی قدیر ہیں — ثابت ہوا کہ حق پہ جناب امیر ہیں

فی مناقب الخوارزمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم قال الحق مع علی یزول حیث ما زال یعنی مناقب خوارزمی میں
حضرت بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ فرمایا جناب سرور عالم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حق علی کے ساتھ ہے جس طرف کو علی پھرتا ہے اوسی طرف
کو حق بھی پھرتا ہے ومنہ عن ابی ذر عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا قالت سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول ان علیا مع الحق والحق مع
علی لن یزولا حتی یردا علی الحوض نیز جناب ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے
سنا جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ اسے ارشاد فرماتے تھے کہ تحقیق
علی ساتھ حق کے ہے اور حق علی کے ساتھ ہے ہرگز آپس میں جدا نہ ہونگے
یہانتک کہ میرے پاس حوض کوثر پر پہونچیں واخرج الحاکم عن علی قال
قال رسول اللہ صلی اللہ وسلم رحم اللہ علیا اللہم ادر الحق معہ
حیث ما دار۔ حاکم نے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب امیر المومنین علیہ السلام
نے کہ ارشاد کیا جناب سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ خداوند کریم رحمت نازل
کرے علی پر الہی پھیر دے حق کو اوسی طرف جس طرف علی پھرے۔ ومن مناقب
ابن مردویہ عن ابی موسی الاشعری قال اشہد ان الحق مع علی و

لکن مالت الدنیا باھلھا ولقد سمعت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ ویقول لہ یا علی انت علی الحق والحق بعدی معک ۔ یعنی مناقب ابن مردویہ میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حق علی کے ساتھ ہے لیکن اہل دنیا نے دنیا کی طرف رغبت کی میں نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے سنا ہے کہ علی سے فرماتے تھے کہ اے علی تو حق پر ہے اور حق میرے بعد تیرے ساتھ ہے ۔

واللہ سب سابق الایمان ہیں علی ثابت ہوا مقرب ویان ہیں علی
سابق ہوئے حق جو امیر عرب ہوا صدیق ہی علی ولی کا لقب ہوا
کی مرتضیٰ نے پہلے ہی تصدیق مصطفےٰ صدیق کا لقب ہے انہیں کے لئے بجا

قولہ تعالیٰ والسابقون السابقون اولٰئک المقربون ۔ وفی مناقب ابن المغازلی عن ابن عباس فی قولہ تعالیٰ والسابقون السابقون الخ قال سبق یوشع بن نون الی موسیٰ وسبق صاحب آل یاسین الی عیسیٰ وسبق علی بن ابی طالب الی محمد بن عبد اللہ وھو افضلھم ۔ یعنی ابن المغازلی کی کتاب المناقب میں ہے کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ آیہ والسابقون السابقون کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ یوشع بن نون نے موسیٰ کی طرف سبقت کی اور صاحب آل یاسین نے عیسیٰ کی طرف سبقت کی اور علی بن ابی طالب نے محمد بن عبد اللہ کی طرف سبقت کی یعنی اونکی تصدیق کرنے میں اور اونپر ایمان لانے میں سب سے سابق ہوئے اور وہ افضل ہیں پہلی دونو سابقین سے ۔ وفی مسند احمد بن حنبل عن محمد بن عبادہ عن عبد اللہ قال

سمعت علی بن ابی طالب یقول انا عبد اللہ واخو رسولہ وانا الصدیق الاکبر لا یقولہا بعدی الا کاذب مفتر لقد صلیت قبل الناس بسبع سنین۔ یعنی مسند احمد حنبل میں منقول ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام فرماتے تھے کہ میں خدا کا بندہ ہون اور اسکے رسول کا بھائی ہون اور میں ہون صدیق اکبر اور میرے بعد جو صدیق کہلوائے وہ جھوٹا اور مفتری ہے میں نے سب لوگون سے سات برس پہلی نماز پڑہی ہے۔ وفی المسند المذکور عن ابی لیلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الصدیقون ثلاثۃ حبیب النجار مومن آل یاسین الذی قال یا قوم اتبعوا المرسلین وخربیل من آل فرعون الذی قال اتقتلون رجلا یقول ربی اللہ وعلی بن ابی طالب وھو افضلھم۔ یعنی مسند احمد حنبل میں ابو لیلی سے منقول ہے کہا انہون نے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ صدیق تین ہیں حبیب النجار مومن آل یاسین جس نے لوگون سے کہا تہا کہ پیغمبرون کا اتباع کرو اور خربیل مومن آل فرعون جسنے کہا تہا کہ اے لوگو کیا تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ اللہ میرا رب ہے اور تیسرا صدیق علی بن ابی طالب ہے اور وہ افضل ہے اونسے۔ وفی مناقب الخوارزمی عن ابی ایوب الانصاری رض قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول لعمار بن یاسر تقتلک الفئۃ الباغیۃ وانت علی الحق والحق معک یا عمار اذا رایت علیا سلک وادیا وسلک الناس وادیا فاسلک مع علی فانہ لا یدلیک فی ردی ولن یخرجک من

اهدی یا عمار انہ من تقلد سیفا اعان بہ علیاً علی عدوہ قلدہ اللہ
یوم القیامۃ وشاحاً من در ومن قلد سیفا اعان بہ علی علی قلدہ
اللہ یوم القیامۃ وشاحاً من نار مناقب خوارزمی مین ابوایوب
انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ سنا مین نے جناب
رسالت مآبؐ سے کہ حضرت عمار یاسر رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے کہ اے
عمار تجہے گروہ باغی قتل کرے گا اور تو حق پر ہوگا اور حق تیرے ساتھ ہوگا۔
اے عمار جب تو علی کو ایک میدان کی طرف جاتا ہوا دیکھے اور لوگون کو دیکھے
کہ وہ اور جنگل کی طرف جا رہے ہیں پس تو علی کا ہی ساتھ دے اور علی ہی
کے پیچھے پیچھے چل علی تجکو ہلاکت میں نہ ڈالے گا اور راہ راست وصراط المستقیم
سے تیرا قدم باہر نکلنے نہ دیگا۔ اے عمار جو کوئی شخص باین قصد شمشیر حمائل کرے
کہ اس سے مدد کرے علی کی تو بروز امید وبیم جناب غفور الرحیم اوسکو موتیونکا
ہار پہناے گا۔ اور جو شخص اس ارادے سے تلوار باندہے کہ علی کے دشمن کی
امداد کرے جناب ایزد قہار روز محشر کو آتش دوزخ کا ہار اوسکے گلے مین ڈالیگا

مقولۂ منا ہیما

سبحان اللہ جناب مخبرصادق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا واقعی اور سچی
پیشینگوئی ارشاد فرمائی ہے اللہ اکبر اللہ اکبر قربان جائے حضرت نے کیا
کیا کچہہ فرما دیا ہے مگر لوگون کی آنکھون اور دلون پر کچہہ ایسے پردے پڑے
ہوئے ہیں کہ نہ کچہہ دیکھتے ہیں اور نہ سوچتے ہیں اور نہ سنتے ہیں نہ سمجھتے ہیں

فلیس المشتکی الا الی اللہ تبارک وتعالی وھو احکم الحاکمین و اسرع الحاسبین۔

فاروق بھی علی ہیں نہیں ہیں یہ کچھ کلام		تصدیق اسکی کرتے ہیں خود سید الانام

روی الحنو اسازمی عن ابی لیلی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم ستکون بعدی فتنۃ فاذا کان ذلک فالزموا علی بن ابی طالب فانہ الفاروق بین الحق والباطل یعنی ابو لیلی کہتے ہیں کہ فرمایا جناب خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ بعد میرے فتنہ اور فساد برپا ہوگا پس اُسوقت میں علی بن ابی طالب کا اتباع کرو اور اوس کی پیروی لازم جانو کیونکہ وہ فرق کرنے والا ہے حق اور باطل میں۔

مقولہ انتالیسواں

حضرات ناظرین جناب مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہ کے اس ارشاد ہدایت بنیاد کو بغور وتامل سوچو اور خوب سوچکر نتیجہ نکالو دیکھو یہ حدیث شریف بھی جناب رسول اللہ کا اعجاز باہر واخبار بالغیب وپیشین گوئی ظاہر ہے کما لا یخفی علی من لہ ادنی درایۃ من العقل والانصاف وھو متجنب عن طریق التعصب والاعتساف۔ وایضاً من کتاب المناقب عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من فارق علیا فقد فارقنی ومن فارقنی فقد فارق اللہ عزوجل۔ یعنے کتاب المناقب میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند

حضرت عبد اللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول اللہ نے کہ جس نے جدائی اختیار کی علی سے اوسنے جدائی اختیار کی مجھسے اور جسنے مجھسے جدائی اختیار کی اوس نے جدائی اختیار کی خداوند تعالی سے۔

قربان ہین علی کے یہ خالق[23] کی ہاتھ ہیں
قرآن انکے ساتھ[21] یہ قرآن کی ساتھ ہیں

[23] اخرج الحاکم عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یقول علی مع القرآن والقرآن مع علی لن یفترقا حتی یردا علی الحوض یعنی حاکم نے جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے وہ فرماتی ہیں کہ سنا میں نے جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ سے کہ ارشاد فرماتے تھے کہ علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ ہے کبھی آپسمین جدا ہونگے یہان تک کہ دونو میرے پاس حوض کوثر پر پہونچیں یہ روایت بھی بطرق متعدد منقول ہے دیکھو کشف الغمہ وغیرہ کتب حدیث کو

تشبیہ اپنے سر سے[24] نبی نے علی کو دی
اب آنکھ سے غور کرو رتبۂ علی

[24] ساوی الخوارزمی فی المناقب عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ علی منی مثل راسی من بدنی یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا جناب سید الوری سردار دوسرا شافع روز جزا حبیب خالق ارض وسماء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ علی مجھسے ایسا ہی جیسا کہ میرا سر ہے میرے بدن سے۔

[23] دیکھو حدیث قدسی نمبر ۵ - از باب اوّل ۱۲ از نثر

منقولہ از ایڈ

اللہ اکبر اللہ اکبر کسقدر بھائیوں میں اتحاد اور الفت اور وداد ہے

۲۵

رکھا خدا نے ہاتھ جہاں از رہِ کرم		مولا نے ہوئیں نے رکھے ہاں قدم
معراج مصطفیٰ کا ہے عرش عظیم پر		معراج انکا دوش نبی کریم پر
سبطین پاک کب دوش نبی ہوئے		اور خاص اس شرف سے شرف علی ہوئے
پایا نہیں یہ پایا کسی اور نے کبھی	غیر	افضل تمام خلق سے لاریب ہیں علی
رتبے علی کے سوچیو انصاف و غور سے		باز آؤ ظلم و حیف و تعدی و جور سے

جناب علامۂ زمان حضرت مفتی سید محمد عباس اعلی اللہ مقامہ واجزل علیہ اکرامہ اپنی کتاب مستطاب رواجح القرآن میں آیہ وقل رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا کی تفسیر میں فرماتے ہیں قال الزمخشری فی الکشاف ولما نزلت هذه الآیة یوم الفتح قال جبرئیل لرسول اللہ خذ مخصرتک ثم القها فجعل یاتی صنما صنما وهو ینکت بالمخصرة فی عینه ویقول جاء الحق وزهق الباطل فینکب الصنم لوجهه حتی القاها وبقی صنم خزاعة

المخصرة بہ تقدیم الخاء المعجمة علی الصاد المهملة ما یتوکأ علیها کالعصا ونحوه وما یاخذه الملک یشیر بہ اذا خاطب والخطیب اذا خطب قاموس میں مخصرہ کے عصا کے ہوئے

فوق الكعبة وكان من قوارير صفر فقال يا علي ارم به فحمله رسول
الله صلى الله عليه وسلم حتى صعد فرمى به فكسره فجعل اهل مكة
يتعجبون ويقولون ما رأينا رجلا اكثر من محمد انتهى۔ اس کے بعد جناب
علامہ موصوف اعلا اللہ مقامہ نے اور چند روایات موید اسے روایت کی کتب
اہل سنت سے نقل فرمائی ہیں یہانتک کہ فرماتے ہیں وفی روضة الاحباب
در بعضے کتب سیر است کہ چون چند بزرگ در موضع بلند نہادہ بودند چنانکہ دست
بآنہا نمی رسید علی مرتضے کرم اللہ وجہہ بعرض رسانید کہ یا رسول اللہ پاے
مبارک را بر کتف من نہ و این اصنام را فرود آر آن سرور فرمود یا علی ترا طاقت
نقل نبوت نیست تو پاے بر کتف من نہ و این کار کن علی امتثالا لامر پا
بر کتف رسول نہاد و آن بتان را فرود گرفت درین حالت حضرت از وے
پرسید کہ خود را چگونہ می یابی گفت یا رسول اللہ چنان می بینم کہ جمیع حجب
مکشوف شدہ و گویا سر من بساق عرش رسیدہ و بہ ہرچہ دست دراز میکنم
بدست می آید حضرت فرمود اے علی خوشا وقت تو کہ کار حق می کنی وحبذا
حال من کہ بار حق می کشم و در روایتے آنکہ فرمود یا علی رسیدی بانچہ میخواستی
علی در جواب گفت آرے بخدائیکہ ترا براستی بعث فرمود چنان می بینم خود را
کہ اگر خواہم دست بر آسمان توانم رسانید پس بتان را بر زمین انداخت و قطعہ قطعہ
ساخت و از نزدیک میزاب کعبہ خود را بینداخت از جہت ادب و شفقت بران
حضرت چون بر زمین رسید تبسمے نمود رسول خدا از وے پرسید کہ چہ چیز
ترا بخندہ آورد گفت خود را از چنین جاے بلند انداختم و ہیچ المی بمن نرسید

آن سرور فرمود اے علی چگونہ الم تو رسد و حالانکہ محمد ترا بر داشتہ بود و جبرئیل فرود آورد انتہیٰ۔ صاحب روضۃ الصفا نے بھی اسکے قریب قریب مضمون لکھا ہے۔ پھر فرماتے ہیں اقول وھذہ منزلۃ رفیعۃ ودرجۃ منیعۃ ما صعد الیھا احد وما نالھا ید۔ پھر فرماتے ہیں کہ اس قصہ کو علما و محدثین اہل سنت میں سے امام حنبل اور ابو یعلی موصلی اور خطیب اور طبرانی وغیرہ نے در باب فضائل علی بن ابی طالب وارد کیا ہے اگر اسمیں کچھہ فضیلت نہ ہوتی تو آنحضرت کے فضائل مین اسکو کیون شمار کرتے اور نیز شعراے عرب و فارس نے اس حکایت اور فضیلت کو اپنے اشعار مین بیان کیا ہے۔ دیکھو امام شافعی جو کہ اہل سنت کے چار امامون مین ہیں اُنکے ان اشعار کو شاہ عبد العزیز صاحب نے تحفہ مین نقل کیا ہے۔

قال الشافعی

یا رب بالقدم التی اوطأتھا	من قاب قوسین المحل الاعظما
وبحرمۃ القدم التی جعلت لہ	کتف الموید بالرسالۃ سلّما
ثبّت علی متن الصراط تکرّما	قدمی وکن لی محسنا ومکرّما

اس کے بعد ابن الحدید وغیرہ کے اشعار لکھے ہیں۔

وھذا المعنی لخصہ بعض الادباء فی بیتین من الشعر فقال

قد امہ صعت ظہرًا بہ سمت	لیلۃ الاسراء لنبیا واحسان

یا د اضداً قد میہ حیثما ضعت — یدا الا لہ علیہ عز من شان

وقال بعضہم شعر

محمد داس البساط نعلہ — کن لک کتف المصطفی واسہا علی

اورشعرای عجم مین سی بعض نے یون کہا ہی

اے دادہ شہان بحکم تو باج نبی — وے بعد نبی بر سر تو تاج نبی

ای تو کہ معراج تو بالاتر شد — یک قامت احمدی ز معراج نبی

اور فاضل فیضی اپنے ایک قصیدہ مین یون کہتا ہی

اما میکہ روز وفات پیمبر — خلافت گذار د بما تم نشیند

زہے نقش پائے کہ بر دوش احمد — ز مہر نبوت مقدم نشیند

وقال الاخر

علی بر دوش احمد چشم بد دور — عیان شد معنی نور علی نور

اس کے بعد اور وجوہات اس فضیلت عظمٰی و شرافت کبرٰے کی ثبوت میں بہ تفصیل تمام بیان فرماتے ہیں دیکھو تفسیر رواج القرآن

سردار کائنات حبیب جناب رب — فرماتے ہیں علی کو یہ ہیں سید العرب

اور نیز کتاب ینابیع المودۃ مطبوعہ بمبئی صفحہ ۱۱۵ پر مرقوم ہے۔

وللامام الشافعي رحمه الله انشاهذه الابيات

قيل لي قل بعلي مدحا	ذكره يخمد نارا موصده
قلت لا اقدم في مدح امرء	ضل ذوا اللب الى ان عبده
والنبي المصطفى قال لنا	ليلة المعراج لما صعده
وضع الله بظهري يده	فاحس القلب ان قد برده
وعلي واضع اقدامه	في محل وضع الله يده

روى الحافظ ابو نعيم في حلية عن الحسن بن علي عليهما السلام قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ادع لي سيد العرب يعني عليا. فقالت عايشة الست سيد العرب فقال انا سيد ولد ادم وعلي سيد العرب فلما جائه ارسل الى الانصار فاتوه فقال لهم يا معشر الانصار الا ادلكم على ما ان تمسكتم به لن تضلوا بعده ابدا قالوا بلى يا رسول الله قال هذا علي فاحبوه بحبي واكرموه بكرامتي فان جبرئيل عليه السلام امرني بالذي قلت لكم عن الله عز وجل یعنی حافظ ابو نعیم نے اپنی کتاب حلیۃ الاولیا مین جناب امام حسن علیہ السلام سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجکو جناب رسالت آب صلے اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا کہ سید العرب یعنی علی علیہ السلام کو میرے پاس بلالا اسوقت یہ ارشاد رسول رب عباد کا سنکر حضرت بیوی عائشہ رض نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ سید العرب

نہیں ہیں جناب رسول اللہ نے فرمایا کہ میں سردار ہوں اولاد آدم کا اور
علی سردار ہے عرب کا۔ جب علی آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی آدمی کو روانہ کیا کہ انصار کو حاضر کیے جب
انصار بخدمت سید ابرار حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ اے گروہ انصار میں
تمکو ایسی چیز کی طرف رہبری کروں کہ اگر تم اوس سے تمسک کرو تو کبھی اسکے
بعد گمراہ نہ ہو سب نے عرض کیا بیشک یا رسول اللہ ضرور ہمکو آپ ایسے امر
کی طرف ہدایت کریں فرمایا جناب رسول خداؐ نے کہ دیکھو یہ علی ہے اسکی
محبت اختیار کرو اس سے محبت رکھو میری محبت کے سبب اور اسکا اکرام
کرو میرے اکرام کے سبب پس جو کچھ میں کہہ رہا ہوں یہ سب کچھ بحکم الٰہی
کہہ رہا ہوں پس تحقیق جبرئیل علیہ السلام اللہ جل شانہ کی طرف سے میرے
پاس یہ حکم لائے ہیں۔ از کشف الغمہ۔

مسجد میں جنکے در تھے کئے مصطفےٰ نے بند	پایا علی نے اسمیں بھی پایہ بہت بلند
یعنی کہ شہر علم پیمبر کے باب کا	مسجد میں در بحکم الٰہی کھلا رہا

جناب علامۂ زمان اوسع الناس حضرات مفتی سید محمد عباس
اعلی اللہ مقامہ فی اعلا علیین بحرمۃ جدہ سید المرسلین وابیہ
امیر المومنین صلی اللہ علیہما وذریتہما الطیبین تفسیر روائح القرآن
کے صفحہ ۷۷ میں فرماتے ہیں۔

وثامنها انفتاح باب علی وحده الی المسجد دون سائر الاصحاب
واخراج الاصحاب والاعمام واسکان ال علی فیه امر من الله العلام

اخرج النسائی وھو احد الاصحاب الصحاح الستة فی الخصائص
بطرق عدیدة عن ابن عباس قال امر رسول اللہ بابواب المسجد
فسدت الا ابواب الا باب علی ۔ یعنی نسائی جو کہ جامعین صحاح ستہ مین
سے ہیں اپنی کتاب الخصائص مین اس حدیث کو بطرق عدیدہ نقل فرماتے
ہیں یعنی ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے حکم دیا کہ مسجد نبوی مین جسقدر لوگون کے گھرون کے دروازے
ہیں سب بند کردئے جاوین سوائے دروازۂ علی کے سب ابواب بند کردئے
گئے ۔ وعن الحرب بن مالک قال اتیت مکہ فلقیت سعد بن ابی
الوقاص فقلت ھل سمعت لعلی منقبة ۔ قال کنا مع رسول اللہ
فی المسجد فنودی فینا لیخرج من فی المسجد الا آل رسول اللہ
وال علی فخرجنا فلما اصبح اتاہ عمہ فقال یا رسول اللہ اخرجت
اصحابک واعمامک واسکنت ھذا الغلام فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم ما انا امرت باخراجکم ولا باسکان ھذا
الغلام ان اللہ ھو امرہ ۔ حرب بن مالک سے منقول ہے وہ کہتے
ہیں کہ میں مکہ میں پہونچا اور سعد بن ابی وقاص سے ملا اور اون سے پوچھا
کہ کیا تمنے کوئی تعریف علی کی سنی ہے اونھون نے کہا کہ ہم رسول خدا صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مسجد مین رہتے تھے پس ایک دن ہم لوگون میں
رسول خدا کی طرف سے یہ ندا دی گئی کہ سوائے آل رسول اللہ اور آل علی کے
اور سب لوگ مسجد مین سے نکل جائین پس ہم سب لوگ مسجد میں سے نکل گئے

جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ کے چچا عباس رسول اللہؐ کے
پاس آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ آپ نے اپنی تمام اصحاب اور چچاؤں کو
مسجد سے نکال دیا اور اس لڑکے کو مسجد میں رہنے دیا۔ فرمایا رسول اللہؐ نے
کہ میں نے تمہارے نکالنے کا اور اس لڑکے کی سکونت کا خود حکم نہیں دیا
بلکہ اللہ جل جلالہ احکم الحاکمین نے اس امر کا حکم دیا ہے۔ عن سعد
ان العباس اتی النبی فقال سددت ابوابنا الا باب علی فقال
ما انا سددتها ولکن فعل اللہ ذلک انتھی۔ سعد کہتے ہیں کہ عباس
عم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب رسول خداؐ کی خدمت میں آئے
اور عرض کیا کہ آپ نے ہمارے دروازے بند کردیے صرف ایک علی کا
دروازہ کھلا رکھا ہے۔ جناب رسول خداؐ صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ نہ میں
نے علی کا دروازہ کھلا رکھا اور نہ تمہارے دروازے بند کئے بلکہ یہ کام خداوند
تعالیٰ نے کیا ہے۔ پھر جناب مفتی صاحب اعلا اللہ مقامہ واجزل علیہ اکرامہ
فرماتے ہیں طریقۃ ملکوتیۃ وجوہرۃ یاقوتیۃ اقول ان فی ھذہ القصۃ
الحقۃ الشایعۃ فی الافواہ۔ اشارۃ قدسیۃ الی ان باب علی مفتوح
الی بیت اللہ وطریقہ منتہیۃ الی الحق جل وعلاہ فہو العری بان
یقتدی بہ دون من بابہ سد ودوہو من جوار اللہ مطرود
فطوبی للذین رجعوا بعد سید الانس والجان الی دار لہا بابان
احدہما باب یوصل الی مدینۃ العلم اعنی النبی الکریم واخرہا
باب مفتوح الی بیت اللہ العلیم وصاحبہا علی الذی

والا فی بیت اللہ وفتح بابہ فی بیت اللہ واستشہادا فی بیت اللہ و
ھو باب مدینۃ رسول اللہ۔ فالحمد للہ الوہاب علی ما فتح علینا ھذا
الباب ولقد نظمت ھذہ الدرۃ البہیۃ فی تلک القطعۃ الفارسیۃ فقلت

شد فیضیاب ہر دو جہان از در علی	بے بہرہ آنکہ گشت جدا از در علی
بکشود مصطفیٰ در حیدر بمسجدش	یعنی کہ می رسی بخدا از در علی

انتہی کلامہ رفع اللہ مقامہ ومن مناقب الفقیہ بن المغازلی قال
اخبرنا احمد بن محمد اجازۃ قال اخبرنا عمر بن شوذب قال حدثنا
احمد بن عیسی بن الھیثم قال حدثنا محمد بن عثمان بن ابی شیبہ
قال حدثنا ابراھیم بن محمد بن میمون قال حدثنا علی بن عابس
عن الحارث بن حصین عن عدی بن ثابت قال خرج رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی المسجد فقال ان اللہ عز وجل اوحی
الی نبیہ موسیٰ علیہ السلام ان ابن لی مسجداً طاھراً لا یسکن الا
موسیٰ وھارون وابنا ھارون وان اللہ عز وجل اوحی الیّ
ان ابنی مسجدا طاھراً لا یسکنہ الا انا وعلی وابنا علی یعنی فقیہ
مغازلی نے کتاب المناقب میں بسند مذکور روایت کی گئی ہے کہ کہا عدی
بن ثابت نے کہ ایک دن جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ مسجد کی
طرف تشریف لائے پس فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام کو خدائے تعالیٰ نے وحی
کی کہ میرے واسطے مسجد پاکیزہ بنا کہ جسمیں موسیٰ اور ہارون اور اولاد ہارون
کے سوا اور کوئی سکونت نہ کرے اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے مجکو یہ وحی کی ہے

کہ مسجد پاکیزہ بناؤں اور سوائے میرے اور علی اور اولاد علی کے اور کوئی اُس
میں سکونت نہ کرے۔ از کتاب العمدہ ابن لطریق رضی اللہ عنہ
اور کتاب مستطاب جواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ کے صفحہ ۱۷۳ پر حدیث
قدسی درباب سد ابواب اصحاب از مسجد جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ
الاطیاب والبقاے باب جناب ابوتراب باب مدینہ علم شافع یوم الحساب
یوں منقول ومسطور ہے عن احمد بن محمد بن عیسی عن الحسن بن محبوب
عن مالک بن عطیہ عن ابی حمزۃ الثمالی عن ابی جعفرؑ۔ ان اللہ اوحی
الی نبیہؐ ان طہر مسجدک واخرج من بالمسجد من یرقد فیہ باللیل
ومر بسد ابواب من کان لہ فی مسجدک باب الا باب علی ومسکن فاطمہ
ولا یمرن فیہ جنبؐ ولا یرقد فیہ غریبا فامر رسول اللہ بسد ابوابہم
الا باب علی واقر مسکن فاطمہ علیہما السلام علی حالہ یعنی جناب امام محمد
باقر علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ نے اپنے نبی کو وحی کی کہ
اپنے مسجد کو پاک کر اور نکالدے اونکو جو مسجد میں سو یا کرتے ہیں اور جن لوگوں
نے مسجد میں دروازے کہول رکہے ہیں اونکے دروازے بند کرنے کے لئے حکم
دے صرف دروازہ علی اور فاطمہ کے گہر کا مسجد میں کہلا رہے اور سب دروازے
بند کئے جائیں اور کوئی شخص حالت جنب میں مسجد میں سے نہ گزرے اور نہ
کوئی مسافر مسجد میں سونے پائے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے سب
دروازوں کے بند کرنے کا حکم دیا صرف دروازہ علی اور فاطمہ کے گہر کا
بدستور سابق قایم اور بحال رکہا۔ از جواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ

جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ نے مجلد حدیث منزلت
میں جو مضمون ہدایت مشحون ماتحت دلیل پنجم تحریر فرمایا ہے اسکا خلاصہ اس
مقام مین ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ پس واضح ہو کہ علامہ نحریر فقیہ ابو الحسن
علی بن محمد المغازلی نے جو کہ علما و محدثین اہل سنت میں سے بہت بڑے عظیم الشان
عالم اور اعلا درجہ کے مشہور و معروف و مقبول و معتمد و ثقہ محدث ہیں۔ اپنی
کتاب المناقب میں سد ابواب اصحاب کے باب مین حدیث وارد کی ہے۔ عن
حذیفہ بن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ قال لما قدم اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ لم یکن لھم بیوت یبیتون فیہا
فی المسجد فقال لھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تبیتوا فی المسجد
فتحتلموا ثم ان القوم بنوا بیوتا حول المسجد وجعلوا ابوابہا الی
المسجد وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث الیہم معاذ بن جبل
فنادی ابابکر فقال ان رسول اللہ یامرک ان تخرج من المسجد
فقال سمعاً وطاعۃ فسد بابہ وخرج من المسجد ثم ارسل الی عمر
فقال ان رسول اللہ یامرک ان تسد بابک الذی فی المسجد
وتخرج منہ فقال سمعاً وطاعۃً فسد بابہ وخرج من مسجد اللہ
ورسولہ غیر ان رغب الی اللہ فی خوخۃ فی المسجد فابلغہ
معاذ ما قال عمر ثم ارسل الی عثمان وعندہ رقیہ فقال سمعاً و
طاعۃً فسد بابہ وخرج من المسجد وقال رسول اللہ لعلی اسکن
انت طاہراً ومطہراً ونفس ذلک رجال علی علی فوجدوا فی

انفسهم وتبين فضله عليهم وعلى غيرهم من اصحاب النبي صلى الله
عليه وسلم فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقام خطيبًا فقال
ان رجالًا يجدون فی انفسهم فی انی اسکنت علیًا فی المسجد
والله ما اخرجتهم وما اسكنته ان الله عز وجل اوحى الى موسى
واخيه ان تبوأ لقومكما بمصر بيوتًا واجعلوا بيوتكم قبلة واقيموا الصلوٰة
وامر موسىٰ ان لا يسكن مسجده ولا ينكح فيه ولا يدخله الا
هارون وذريته وان عليًا منى بمنزلة هارون من موسى وهو
اخى دون اهلى ولا يحل مسجدى لاحد ينكح فيه النساء الا علي
وذريته فمن شاء فهنا واومى بيده الى الشام انتهٰى - یعنی حدیفہ بن
اسید غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
کے اصحاب مدینہ میں آئے تو اُنکے رہنے کیواسطے گھر نہ تھے مسجد نبوی مین
راتکو سویا کرتے تھے ایکدن جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ نے صحابہ سے
فرمایا کہ تم مسجد میں مت سویا کرو کیونکہ تمہین آخر احتلام بھی ہوجاتا ہے اس
حکم کو سنکر صحابہ نے گرداگرد مسجد کے گھر بنالئے اور اُن گھرون کے دروازے
مسجد نبوی میں رکھے کچھہ عرصہ کے بعد جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے
معاذ بن جبل کو حکم دیا کہ لوگون کو یہ حکم سنا دو کہ اپنے دروازے جو مسجد مین
کھول رکھے ہیں بند کر دین معاذ بن جبل نے یہ حکم حضرت ابو بکر خلیفہ
اول کو سنایا اور کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے تمہین فرمایا ہے
کہ مسجد سے نکل جاؤ اونہون نے کہا کہ بہت اچھا پس اُنکا دروازہ جو مسجد

میں تنہا بند کر دیا گیا اور وہ مسجد سے نکل گئے پھر حضرت عمر خلیفہ ثانی کو یہ حکم بھیجا کہ رسول خدا تمکو فرماتے ہیں کہ تم اپنے اوس دروازے کو جو مسجد مین ہے بند کرو اونہون نے قبول کیا پس دروازہ اونکا بند کیا گیا۔ اور وہ مسجد خدا اور رسول سے نکل گئے لیکن اونہون نے یہ درخواست کی کہ ایک روشندان یا طاقچہ انکا مسجد مین رکھا جاے معاذ بن جبل نے اون کی درخواست کی اطلاع جناب رسول خدا کو پہونچا دے۔ پھر حضرت عثمان خلیفہ ثالث کو یہ حکم نبوی سنایا گیا اوس زمانہ مین رقیہ انکی زوجہ تھی حضرت عثمان نے حکم نبوی کو قبول کیا اور دروازہ بند کر دیا گیا اور وہ مسجد سے نکل گئے اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے علی علیہ السلام کو ارشاد فرمایا کہ تو مسجد مین سکونت رکھ دران حالیکہ تو طاہر اور مطہر ہے۔ جب لوگون نے امیر المومنین علیہ السلام کا یہ فضل اور شرف دیکھا تو حسد کرنے لگے اور اپنے دلون مین سخت ناراض ہوئے اور فضیلت اور بزرگی امیر المومنین علی علیہ السلام کی اون لوگون پر جو مسجد سے نکالے گئے تھے اور نیز دیگر جملہ اصحاب رسول پر ظاہر و آشکار ہو گئے۔ جب امیر المومنین علیہ السلام کی فضیلت کو دیکھکر صحابہ کے ناخوش اور ناراض ہونے کی خبر جناب سرورکائنات صلے اللہ علیہ وآلہ کو پہونچی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور خطبہ مین ارشاد فرمایا کہ تحقیق لوگ اس امر پر ناراض ہوئے ہیں کہ مینے علی کو مسجد مین ساکن رکھا اور اُن لوگون کو مسجد سے نکالدیا قسم خدا کی مینے اوسکو مسجد مین ساکن نہین کہا اور نہ مین نے اون لوگون کو نکالا اللہ

عز وجل نے موسے اور اونکے بھائی ہارون کو وحی کی تھی کہ تم اپنی قوم کے لئے مصر مین گھر بناؤ اور اپنے گھرون کو قبلہ بنا لو اور نماز پڑھو اور موسے کو یہ حکم دیا تھا کہ اوسکے مسجد مین سواے ہارون اور اونکے ذریت کے اور کوئی سکونت اختیار نہ کرے اور نہ مسجد میں کوئی عورت سے مباشرت کرے سواے ہارون اور ذریت ہارون کے اور تحقیق علی مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے اور وہ میرا بھائی ہے اور میری مسجد میں رہنا سہنا اور اوس میں مباشرت بنسا ہونا سواے علی اور اولاد علی کے اور کسی کے واسطے حلال اور جائز نہیں تم مین سے جس شخص کو یہ فضیلت علی کی ناگوار معلوم ہوتی ہے وہ یہان سے چلا جاوے اور اشارہ شام کیطرف کیا۔ انتہیٰ۔

حضرات ناظرین دیکھو اس حدیث سے ظاہر و آشکار ہو گیا۔ کہ جناب احمد مختار حبیب پروردگار صلے اللہ علیہ وآلہ الاطہار نے حدیث منزلت کے ساتھہ استحقاق جمیع صحابہ پر تقدم اور ترجیح دینے کا امیر المومنین علیہ السلام کے لئے ثابت فرمایا ہے اور اصحاب پر امیر المومنین علیہ السلام کی افضلیت کے واسطے احتجاج اور استدلال کیا ہے یعنی آنحضرت نے اس حدیث سے یہ امر ثابت فرمایا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام تمام صحابہ سے مقدم اور افضل ہین جسطرح ہارون موسیٰ کے تمام اصحاب پر مقدم اور سب سے افضل تھے اسی واسطے حضرت نے فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ شانہ نے موسیٰ کو ارشاد کیا تھا کہ تمہاری مسجد مین سواے ہارون اور ذریت ہارون کے اور کوئی رہنے نہ پائے اور نہ اوسمین کوئی نکاح کرے چونکہ علی پیغمبر خدا کے لئے مثل ہارون

کے ہیں سوہی سے اس لئے خاص علی اور ذریت علی کے لئے مسجد نبوی میں
رہنا سہنا حلال اور جائز ہوا۔ پس یہ دلیل ظاہر و برہان باہر اس امر کے لئے
ہے کہ جمیع فضائل اور مکارم اور معالی اور محاسن اور محامد جو ہارون اور
انکی ذریت کے لئے ثابت تھے وہ سب فضائل اور فواضل اور محامد اور
محاسن علی اور اولاد علی کے لئے ثابت و متحقق ہیں اور دیکھو اسی مشابہت
کی وجہ سے جناب امیر المومنین علیہ السلام کو مسجد نبوی میں رہنے سہنے کے
لئے دیگر صحابہ پر ترجیح اور تقدیم دی گئی پس اب ظاہر ہو گیا کہ حدیث منزلت
کو جو لوگ خلافت جزیہ منقطعہ ناقصہ پر حمل کرتے ہیں اور عموم منازل و
مراتب ہارونیہ جناب سید الوصیین کے لئے ثابت نہیں کرتے وہ لوگ بہت
بڑی غلطی پر ہیں کیونکہ معاذ اللہ وہ لوگ تو جناب سید المرسلین حبیب رب العلمین
مخبر صادق و امین صلے اللہ علیہ وآلہ الطاہرین کی تکذیب کرتے ہیں دیکھو
جناب اشرف الانبیاء جنکے شان میں خالق ارض و سما اپنے کلام پاک میں
فرماتا ہے ما ینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحی یوحی وہ حضرت تو حدیث
منزلت سے عموم منازل و مراتب و فضائل ہارونیہ علی علیہ السلام کے لئے
ثابت فرماتے ہیں کیونکہ اگر حدیث منزلت سے صرف منزلت خاصہ اور خلافت
جزیہ منقطعہ مراد ہوتی تو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم امیر المومنین ع
کو مسجد میں رکھنے اور دیگر صحابہ کو نکال دینے پر اس حدیث سے استدلال
اور احتجاج نہ فرماتے اور یہ حدیث باعث تخصیص اسکان علی و اخراج دیگر
صحابہ نہ ہو سکتی۔ اگرچہ اس حدیث شریف سے جمیع مراتب اور تمام منازل

وفضائل ہارون علیہ السلام کے امیرالمومنین علیہ السلام کیواسطے ثابت اور متحقق ہوگئے لیکن یہ حدیث جناب امیرالمومنین علیہ السلام کی عصمت اور طہارت پربھی بابلغ وجوہ دال ہے کیونکہ جناب سرورکائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیرالمومنین علیہ السلام سے فرمایا کہ اسکن انت طاھرا وسطھرا یعنی تو مسجد مین سکونت رکھ دران حالیکہ تو طاہر اور مطہر ہے اس فقرہ سے بکمال وضوح ظاہر واشکار ہوگیا کہ مسجد نبوی مین امیرالمومنین اور اونکی اولاد طاہرین کی سکونت کا سبب اونکی طہارت او رمطہریت تھے جوجہت اغیار مین بالکلیہ مفقود تھی اور وہی انکے نکالے جانیکا باعث تھا نیز واضح ہوکہ ہارون علیہ السلام کے لئے عصمت قطعی اور حتمی طورپر ثابت ہے اور انکے عصمت کو سب لوگ تسلیم کرتے ہین جناب رسول خدا نے علی اور اولاد علی کو مثل ہارون و اولاد ہارون کی مسجد مین رہنے کے بارہ مین جو تخصیص دی تو ظاہر ہے کہ تمام مناقب اور مراتب ہارون کے علی کیواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے ثابت فرمائے اور ہارون کے مراتب مین سے ایک عصمت بھی ہے پس عصمت علی کے لئے ثابت ہوئی اور جب علی علیہ السلام کیلئے عصمت ثابت ہوئی تو علی علیہ السلام کے لئے خلافت بلافصل کے ثبوت مین کوئی عقلمند شک اور شبہہ نہین کرسکتا کیونکہ معصوم کی نیابت اور خلافت معصوم ہی کے واسطے سزاوار ہے نہ اغیار کے لئے۔ اور نیز اس حدیث شریف سے ظاہر ہوا کہ جن صحابہ کے ابواب مسجد نبوی صلعم مین سے بند کردی گئی تھے وہ لوگ سخت ناخوش اور ناراض ہوئے جب اونکے ناخوش ہونے کی خبر جناب سرورعالم صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم کو پہونچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باہتمام تمام انکی تردید اور ابطال اوہام انام کے لئے خطبہ پڑھا اور اسمین صاف صاف حضرت صلعم نے فرمایا کہ علی کو مسجد مین رہنے دیا اور دیگر صحابہ کو نکالدیا بحکم خداوند تعالی ہے اگرچہ ظاہر ہے کہ جمیع افعال حبیب رب متعال کے بوحی خداوند ذوالجلال ہیں لیکن بمزید تاکید لوگون کے اوہام ووساوس کو دفع کرنے اور اپنے سپائی اور وصی برحق کی فضل اور بندگی کو ظاہر کرنے کی غرض سے آنحضرت نے خود اس امر کی تصریح بھی کردی کہ یہ دونون امر بوحی الہی ہین۔ اور نیز فقرہ ممن شاء فہنا وادمی بیدہ الی الشام سے ظاہر ہوا کہ جو لوگ اپنے دروازون کے بند اور مسدود ہونے کی وجہہ سے ناخوش ہوئے تھے اونپر جناب رسول کریم جنکی شان مین انک لعلی خلق عظیم ہے ایسے غضبناک ہوئے کہ اونکو شام کی طرف چلے جانے کے لئے اشارہ فرمایا۔
غرض آنحضرت صلعم کی اس سے یہ تھی کہ اگر تم لوگ علی بن ابی طالب کی تفضیل اور ترجیح سے ناخوش ہوتے ہو اور علی کے فضائل اور مناقب اور مدارج کو حسد اور عداوت کی وجہ سے دیکھ نہین سکتے ہو تو مدینہ منورہ سے شام کی طرف جو مسکن کفار و لئام کا ہے چلے جاو۔

مقولہ زائر

باب مدینۃ العلم کے باب کا مسجد نبوی مین مفتوح اور کھلا رہنا بیشک اوس جناب کی فضیلت کو ایسی طرح ثابت کرتا ہے کہ منکرین کو ہرگز مجال انکار

باقی نہین آمنا وصدقنا لاریب جناب امیرالمومنین وسیدالوصیین علیہ السلام کے واسطے یہ ایک ایسی فضیلت خصوصیت کے ساتھ ہے کہ اور کسی کے لیئے صحابہ مین یہ فضیلت اور یہ خصوصیت تو درکنار اسکا عشر عشیر بلکہ ہزار دان حصہ بھی نصیب نہین ہوا کچھہ شک نہین کہ یہ فضیلت بہت اعلا درجے کے فضائل مین سے ہے اِس فضیلت عظیمہ سے خدا و رسول نے امیرالمومنین علی بن ابی طالب اور اُنکی ذریت طاہرہ کو ہے خصوصیت دی ہے جس شخص کے مزاج مین کچھہ انصاف ہو اور دل اُسکا گمراہی وضلالت واعتساف کی کدورتون سے پاک اور صاف ہو اور آنکھون پر تعصب اور ہٹ دھرمی کا پردہ نہو محض اپنی بے عقلی یا خوش اعتقادی سے اپنے باپ دادا کی تقلید محض کا خوگر وہ نہ ہو طلب حق پر آمادہ ہو طبیعت مین تحقیق اور تدقیق کا مادہ ہو سوچنے کی عادت اور لیاقت اور بات کے سمجھنے کا ارادہ ہو تو اُس آدمی کے لیئے صرف ایک یہی فضیلت جناب امیرالمومنین و سیدالوصیین باب مدینۂ علم مصطفیٰ مصداق انت منی بمنزلہ ھارون من موسیٰ کی خلافت بلافصل کے ثبوت کے واسطے کافی اور وافی ہوگی انشاء اللہ القوی الکریم۔ وھو الہادی الی الصراط المستقیم۔

نظم

جو فضل مرتضےٰ کو خدا نے عطا کیئے | اپنے کسی کو بعد پیمبر نہین ملے
پہلے تو اپنے گھر مین ہی پیدا کیا انہین | پھر اپنی ذات پاک کا شیدا کیا انہین
جو مسجد نبی مین صحابہ کے باب تھے | حکم جناب حق سے وہ مسدود سب

یہ فضل بھی ہے خاص نبی کے وزیر کا
مسجد مین در کھلا تھا جناب امیر کا

اور جب دیا علی کو شہادت کا مرتبہ
وہ بھی خدا نے اپنے ہی گھر مین عطا کیا

کیون منصفو یہ فضل بھلا کسنے پائی ہین
یہ خاص شیر حق کے ہی حصہ مین آگئی ہین

اللہ اور رسول کو پیارے ہین مرتضی
شکر خدا امام ہمارے ہین مرتضی

امید مغفرت ہے ولاے حضور سے
لیوینگے ہم بہشت خداے غفور سے

بیشک نجات انکے ولا پر ہے منحصر
ناجی محب ہے انکا عدو داخل سقر

انکے محب ہے حوض پہ سیراب ہونگے
دشمن جو ہین وہ اپنی حالت پہ روینگے

پیاسے رہینگے حوض سے پانی نہ پائینگے
درکات اسفل جہنم مین جائینگے

انکے عدو کی جا کوئی غیراز سقر نہین
حاصل کبھی بھی اوسکو وہان سے مفر نہین

حزب خداے پاک ہین شیعہ علی کے ہین
شیطان کا گروہ عدو دشمن علی کے ہین

حزب خدا ہین زیبا وہ جنت النعیم
شیطان کا گروہ ہے سب اہل جحیم

نظم زائر بطرز دیگر بمدح مولاے مومنین و امام المتقین علیہ السلام

گھر مین خدا کی ولادت ہے۔ خانۂ حق مین سکونت ہے۔ بیت خدا مین شہادت ہے۔ حیدر کرار کے یہ رتبے
ایزد حق کی عنایت ہے۔ ایزد حق کی رحمت ہے خاص یہ انکی فضیلت ہے۔ حیدر کے ہین یہ رتبے
انکو نبی کی محبت ہے۔ انکو نبی سے قرابت ہے۔ انکو نبی سے اخوت ہے۔ حیدر کے ہین یہ رتبے
انکے نبی کو الفت ہے انکو نبی سے محبت ہے۔ حاصل انکو سیادت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے
حق کو انسے محبت ہے۔ انکو حق سے مودت ہے۔ ایزد حق کی عنایت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے

انکو نبی کی وصایت ہے حاصل انکو نیابت ہے زیبا انکو خلافت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے
حاصل انکو شرافت ہے واصل انکو سعادت ہے کاانکی کرامت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے
لازم انکی ولایت ہے واجب انکی مودت ہے انکو ملک کی امارت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے
ہمکو انسے محبت ہے انکو ہمسے الفت ہے آپنے ہمکو ہدایت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے
ہمکو انسے مودت ہے انکی ہمکو حمایت ہے ان سے ملے شفاعت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے
رتبے مین اعلیٰ ہین حیدر۔ علم مین یکتا ہین حیدر سب سے اولیٰ ہین حیدر سب کے مولیٰ ہین حیدر
صاحب فتوے ہین حیدر سب سے اقضا ہین حیدر انکے لئے یہ فضیلت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے
مومن انکے موافق ہین مبغض انکے منافق ہین خالق کے یہ عاشق ہین طاہر ہین وصادق ہین
دنیا کے یہ طالق ہین زہد مین سب پر فایق ہین۔ نان جوین پہ قناعت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے
ماہ علی اور مہر پیمبر سند راحمد ہادی حیدر قاتل عنتر فاتح خیبر شیر خدا منصور و مظفر
نوح کی کشتی کے لنگر علم مین سب سے ہین بہتر۔ انکو سب پہ امارت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے
حق کے ولی اور عابد ہین۔ راکع ہین اور ساجد ہین شاکر ہین اور حامد ہین آتش کفر کے خامد ہین
احمد کے یہ شاہد ہین دنیا سے یہ زاہد ہین لذت سے خود نفرت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے
دلدل انکا گھوڑا ہے لاسیف سے انکا جوڑا ہے۔ کفر کے دل کو موڑا ہے۔ خیبر کا در توڑا ہے
عمرو کے سر کو پھوڑا ہے جو وصف کرین سو تھوڑا ہے۔ حیدر کی یہ شجاعت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے
افضل و اعلیٰ ہین حیدر۔ رتبہ مین بالا ہین حیدر سب کے شیدا ہین حیدر شافع فردا ہین حیدر
سب سے انقا ہین صاحب نجوی ہین حیدر انکے لئے یہ آیت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے
وصف علی گو ظاہر ہے پر حد بیان سے باہر ہے عاجز بندہ ذاکر ہے ذاکر کیا جو ماہر ہے
غائب ہے یا حاضر ہے مدح علی مین قاصر ہے سب کی زبان مین لکنت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے

دیکھو شہ دابع القرآن صفحہ ۵۹۱ -

اذا بلغت الی هذا المقام عند تالیف الاربعین نبعث هذه القصیدۃ فی مدح مولانا امیرالمومنین صلوٰۃ اللہ علیہ واولادہ الطیبین تقبلہا اللہ باحسن القبول واجذل بہا قلب سیدنا الرسول ثم بہا افئدۃ ساداتنا علی والحسن والحسین وستنا البتول صلی اللہ علیہ وعلیہم ما هبت الاذیب والشمال والدبور القبول علی عندہ علم الکتاب کہ طوبیٰ لہ حسن المآب۔ قولہ تعالیٰ من عندہ علم الکتاب فی اٰخر سورۃ الرعد۔ صدرہا قل کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم روی العلامہ رضوان اللہ علیہ عن الجمہور انہ علیؑ وقد شہد اللہ بان علیاً ہو الشہید فی قولہ الماضی ویتلوہ شاہدٌ فانہ انشاهد علیٰ ذلک وکفی باللہ شہیدا۔ ومن کان کافیاً فی الشہادۃ علی الرسالہ فہو معصوم ومن کان قرینًا باللہ فہو ذو فضل عظیم۔

قال المیبذی فی الفواتح۔ ثعلبی از عبداللہ بن عطار روایت کند کہ عبداللہ بن سلام می گفت کہ مراد از من عندہ علم الکتاب علی است۔ وآن حضرت بسیار فرمودی سلونی قبل ان تفقدونی انتہی نقلنا الحاجہ از روایح القرآن

مقولۂ نزائیہ

قول سلونی قبل ان تفقدونی سوائے جناب امیرالمومنین علیہ السلام کے صحابہ میں کسی نے کبھی نہیں کہا۔

علی علمه علم الرسول	له المفتوح منه الف باب
له علم لدنی من الله	هو الاقضی له فصل الخطاب
له علم لما ازداد جزماً	ولو لم یبق شیئ من حجاب
وان المصطفی للعلم مصر	امیر المومنین لها کباب
له فضل له جاه عظیم	لدی المولی الملیک المستجاب

اخرج ابن المغازلی بسنده عن ابی الصباح عن ابن عباس رضی الله عنهما قال قال رسول صلی الله علیه وآله وسلم لما صرت بین یدی ربی کلمنی وناجانی فما علمت شیئاً الا علمته علیا فهو باب علمی ازینابیع المودة

یعنی ابن المغازلی نے اپنی سند سے بواسطہ ابی الصباح عبد الله بن عباس سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے الله علیہ وآلہ نے کہ جب مین خداوند تعالی کے سامنے حاضر ہوا ہون اور جب مین نے جناب الہی سے باتین کی ہیں تو جو کچھ مین نے جناب باریتعالی سے علم حاصل کیا اور جو کچھ سیکھا وہ سب کچھ مین نے علی کو تعلیم کیا اور سکھلایا ہے۔ پس علی میرے علم کا دروازہ ہے۔ واخرج الحموینی بسندہ عن الکلبی قال ابن عباس علم النبی صلی الله علیه وسلم من علم الله وعلم علی من علم النبی وعلمی من علم علی وما علمی وعلم الصحابة فی علم علی الا کقطرة فی سبعة ابحر

یعنی حموینی بسند خود روایت کرتے ہیں کہ فرمایا عبد اللہ بن عباس نے کہ علم جناب رسول اللہ کا علم الہی سے تھا اور علم علی کا رسول اللہ کے علم سے ہے اور علم میرا علی کے علم سے ہے اور نہیں ہے میرا علم اور تمام صحابہ کا علم علی کے علم کے مقابل مین مگر ایک قطرہ سات دریاؤں مین جیسے۔

رفیع شانه الله اکبر … منیع فضله فوق الحساب
هو المختار فی المحراب لیلاً … هو القتال فی یوم الحراب
فتی ماله فی الخلق ندٌّ … و صار مع محمد یوم الجواب
شجاعٌ باسلٌ بطل کمیّ … وکم له وحیدة الضراب
رحیم بین قوم مومنین … لکفار اشد من العقاب
و طاعته فاوجبها القدیر … علی المخلوق طرًّا فی الکتاب
علی المخلوق بعد المصطفی … له فضلٌ بدون الارتیاب
هو المعصوم بعد المصطفی … هو الهادی الی درب الصواب
بنفس محمد خیر الانام … فکرّمه الکریم بالخطاب
و بیت الله مولده الکریم … فخصّصه الرحیم بانتخاب
و بیت الله مسکنه دواماً … لاظهارٍ بتفضیل الجناب
و حبل الله مشهده بعینه … لیجزل اجره عند الحساب
علی حبه فلک النجاة … عداوته فطوفان العذاب
علیٌّ بغضه ذنب عظیم … علی حبه راس الثواب
علی بغضه حوب کبیر … علی وده حسن المآب
علیٌّ حبه جنات عدن … عداوته فعقبات العقاب
امیر المومنین فداه نفسی … شفیع الناس فی یوم الحساب
کریم ماله فی الخلق مثلٌ … واسخی الناس مخضر الجناب
امیر ما له حاشا نظیرا … و زوج المصطفی ملک الرقاب

وصنو المصطفی من غیر شک	ولی اللہ بدون الارتیاب
ھو المولی لمن مولاہ طاھا	واولی بعدہ بالانتخاب
امام الناس بعد المصطفیٰ	بنص من رسول والکتاب
الا یا سیدی کھفی رجائی	فکن لی شافعاً یوم الحساب
وفرج کربتی واکشف ھمومی	وادرک نازلاً اذا الاضطراب

اشجار مختلف سے ہے خلقت نبی ہوئی ۲۸ پر ایک ہی درخت سے ہیں احمد و علی

روی الخوارزمی فی المناقب عن جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا وعلی من شجرۃ واحدۃ والناس من اشجار شتی۔ از کشف الغمہ یعنی خوارزمی نے کتاب المناقب میں جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا اونھوں نے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں اور علی ایک درخت سے ہیں اور اور لوگ مختلف درختوں سے ہیں۔ جناب آیۃ اللہ فی العالمین نے اس حدیث کو مجلد حدیث نور میں حدیث نور کی تائید کے واسطے بیس نفر علما و محدثین اہل سنت کی کتابوں سے نقل فرمایا ہے دیکھو مجلد حدیث نور صفحہ ۲۴۳ سے صفحہ ۲۴۹ تک پھر جناب مرحوم فرماتے ہیں وازانجملہ ہست حدیث شجرہ باسلوب دیگر کہ حاصلش اینست کہ خلق کردہ شد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از شجرہ کہ آنحضرت اصل اَنست وجناب امیر المومنین فرع ان وحسنین علیہما السلام اغصان آن اور اس حدیث شریف کو عبد اللہ بن احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی

اور سلیمان بن احمد الطبرانی اور ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصفہانی اور ابوالحسن علی بن محمد بن الطیب الجلابی المعروف بابن المغازلی و علی بن الحسن المعروف بابن العساکر و محمد بن یوسف الکنجی الشافعی اور ملک العلما شہاب الدین بن شمس الدین دولتابادی اور سید شہاب الدین احمد صاحب توضیح الدلائل نے روایت کیا ہے اور جناب مرحوم نے ان کل روایات کو نقل فرمایا ہے منجملہ انکے یہ ہے کہ محمد بن یوسف کنجی شافعی کفایت الطالبین کہتے ہیں۔

الباب السابع والثمانون

اخبرنا الحافظ یوسف بن خلیل بن عبداللہ الدمشقی بحلب اخبرنا محمد بن اسمعیل بن محمد الطرسوسی اخبرنا محمد اسمعیل الصیرفی اخبرنا ابوالحسین بن فاذشاہ اخبرنا الحافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی اخبرنی الحسن بن ادریس التستری حدثنا ابوعثمان طالوت بن عباد الصیرفی البصری حدثنا فضال بن جبیر حدثنا ابوامامہ الباہلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق الانبیاء من اشجار شتی وخلقنی وعلیا من شجرۃ واحدۃ فانا اصلہا وعلی فرعہا وفاطمۃ لقاحہا والحسن والحسین ثمرہا فمن تعلق بغصن من اغصانہا نجی ومن زاغ عنہا ہوی ولو ان عبدا عبد اللہ بین الصفا والمروۃ الف عام ثم الف عام ثم الف عام لم یدرک محبتنا اکبہ اللہ علی منخریہ فی النار ثم

تلا قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودة فی القربی قلت هذا الحدیث عال رواه الطبرانی فی معجمہ کما اخرجناه سواء ورواه محدث الشام فی کتابہ بطرق شتی۔ فمن ذلک ما اخبرنا الشیخان محمد بن سعید بن الموفق الخازن النیسابوری ببغداد وابراهیم بن عثمان الکاشغری بنہر معلی قال اخبرنا الحافظ ابو القاسم علی بن الحسن الشافعی اخبرنا ابو یعلی حمزہ بن احمد بن عبد اللہ بن علی المقری اخبرنا ابو طالب عمر بن ابراهیم بن سعید الزاهدی الفقیہ اخبرنا ابو بکر محمد بن غریب البزار نا حدثنا ابو العباس احمد بن موسی بن زنجویہ القطان حدثنا عثمان بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان حدثنا عبد اللہ بن لهیعہ عن ابی الزبیر قال سمعت جابر بن عبد اللہ یقول کان رسول اللہ صلعم بعرفات وتجاهه علی فاومی الی علی فاتینا النبی وهو یقول ادن منی یا علی فدنا منہ علی فقال ضع خمسک فی خمسی یعنی کفک فی کفی یا علی خلقت انا وانت من شجرة انا اصلها وانت فرعها والحسن والحسین اغصانها فمن تعلق بغصن منها دخل الجنة یا علی لو ان امتی صاموا حتی یکونوا کالحنایا وصلوا حتی یکونوا کالاوتا ثم ابغضوک لاکبهم اللہ فی النار قلت هکذا رواه فی ترجمة علی من کتابہ یعنی ابوامامہ باہلی روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جناب حبیب خدا اشرف الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ خالق متعال جل جلالہ نے انبیا کو مختلف درختوں سے پیدا کیا ہے اور مجکو اور علی کو ایک درخت ہی

پیدا کیا ہے مین اُس درخت کی جڑ ہون اور علی اوسکے پیڑی ہے اور فاطمہ
لقاح ہے اور حسن اور حسین اوس درخت کے پھل ہین جو شخص کسی شاخ
کی ساتھہ اس درخت کی شاخون مین سے متمسک و متعلق ہوا اوس نے نجات
پائی اور جس نے ان شاخون مین کسی شاخ کے ساتھہ تعلق نہ پیدا کیا وہ ہلاک
اور برباد ہوا اور اگر کوئی شخص مابین الصفا والمروہ خداوند معبود حقیقی کی
عبادت کرے ہزار سال پھر ہزار سال پھر ہزار سال گر ہماری محبت سے بے بہرہ ہو تو البتہ
اوسکو خداوند قہار اوندھا کر کے داخل نار کرے گا - یہہ ارشاد فرما کر آنحضرت صلعم
نے آیہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ کی تلاوت
فرمائی - محمد بن یوسف گنجی شافعی اس کے بعد لکھتے ہین کہ یہ حدیث عالی الرتبہ
ہے اسکو طبرانی نے معجم مین روایت کیا ہے بعینہ اسی طرح سے جسطرح ہمنے روایت
کیا ہے اور نیز محدث شام نے بطرق شتی اس حدیث کو اپنی کتاب مین وارد
کیا ہے - دوسری حدیث جو علامہ محمد بن یوسف موصوف نے اسی مقام پر
وارد کی اسکا ماحصل یہ ہے کہ جابر بن عبد اللہ انصاری کہتے ہین کہ جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ عرفات مین تشریف فرما تھے اور علی آنحضرت کے
سامنے کھڑے ہوئے تھے آنحضرت نے اشارے سے علی کو طلب فرمایا علی
قریب پہونچے تو فرمایا رسول خدا نے اے علی اور قریب آؤ پس علی قریب تر ہوئے
تو آنحضرت نے فرمایا کہ اے علی اپنا ہاتھہ میرے ہاتھہ مین دو اے علی مین
اور تو ایک درخت سے پیدا ہوئے ہین مین اس درخت کی جڑ ہون اور تو
فرع اور حسن اور حسین اوس کی کونپلین ہین جو کوئی ان شاخون مین کسی

شاخ کے ساتھ متعلق ہوا وہ جنت میں داخل ہوا۔ اے علی اگر میری امت روزے رکھے یہانتک کہ بالکل کبڑی ہوجائیں۔ اور نمازیں پڑھتے پڑھتے سوکھکر مثل اوتار یعنی مانند چلہ ہاے کمان کے پتلے دُبلی ہوجائیں لیکن پہر تجھسے بغض رکھتے ہوں تو خداوند انکو اوندہا کرکے آتش دوزخ میں ڈالیگا۔ نیز کفایۃ الطالب میں لکھتے ہیں اخبرنا المفتی ابو نصر ھبۃ اللہ الشیرازی اخبرنا الحافظ علی بن عساکر اخبرنا ابو القسم السمرقندی اخبرنا اسماعیل بن مسعدہ اخبرنا حمزہ بن یوسف اخبرنا ابو احمد بن عدی حدثنا احمد بن سنان حدثنا الحسن بن علی ابو عبد الغنی الازدی حدثنا عبد الرزاق عن ابیہ عن میناء بن ابی میناء مولی عبد الرحمن بن عوف انہ قال الا تسألونی قبل ان تشوب الاحادیث الاباطیل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا الشجرۃ وفاطمہ فرعہا و علی لقاحہا والحسن والحسین ثمرہا وشیعتنا ورقہا فالشجرۃ اصلہا فی جنۃ عدن والاصل والفرع واللقاح والثمر والورق فی الجنۃ۔ قلت اخرجہ محدث دمشق فی مناقبہ بطرق شتی وانشد الشیخ ابو بکر بن فضل اللہ الحلبی الواعظ فی المعنی لبعضہم شعرا

یا حبذا دوحۃ فی الخلد نابتۃ	ما فی الجنان لہا شبہ من الشجر
المصطفی اصلہا والفرع فاطمۃ	ثم اللقاح علی سید البشر
والہاشمیان سبطاہ لہا ثمر	والشیعۃ الورق الملتف بالثمر
ھذا حدیث رسول اللہ جاء بہ	اھل الروایۃ فی العالی من الخبر

الی محبہم ارجوا النجاۃ غداً	والفوز فی زمرۃ من احسن النام

حاصل اس حدیث شریف کا یہ ہے کہ فرمایا جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ الطاہرات نے کہ مین درخت ہون فاطمہ اسکی فرع ہے اور علی اوسکا نقاح اور حسن اور حسین اوسکے پھل اور شیعہ ہمارے اوسکے پتے ہیں پس اس درخت کی جڑ جنت عدن مین ہے اصل اور فرع اور نقاح اور ثمر اور ورق یعنی پتے سب جنت مین ہون گے۔ علامہ محمد بن یوسف کہتے ہیں کہ روایت کیا ہے اس حدیث شریف کو محدث دمشق نے بطرق متعددہ اور شیخ ابو بکر بن فضل اللہ حلبی واعظ نے اس حدیث کے معنون مین ہماری سامنے یہ اشعار پڑھے جو متن مین مذکور ہیں حاصل انکا اردو مین یہ ہے۔ واہ واہ وہ پودا کہ جس کی جڑ خلد برین مین ثابت یعنی گڑی ہوئی ہے مصطفے اوسکی جڑ ہیں اور فاطمہ فرع اور علی سید البشر نقاح اور دو نو سبطین رسول الثقلین ہاشمین اوسکے پھل ہیں اور شیعہ اُس درخت کے پتے ہیں جو پہلوں سے لپٹے ہوئے ہیں یہ حدیث شریف ارشاد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے جو اہل روایت نے بہت اعلا درجہ کے اخبار و احادیث میں سے روایات کی ہے۔ مین انکے محبون مین سے ہون اور روز قیامت کو انکے زمرہ مین ہو کر جو کہ احسن الزمر (اعلا درجہ کا گروہ) ہے امید نجات کی رکھتا ہون۔

مقولہ ستائیسوا

امنا وصدقنا بیشک نجات یوم العرصات اسی گروہ مین محشور ہونے پر منحصر

ہے ورنہ ہرگز ہرگز ممکن نہیں۔

نبیوں سے جیسے عہد ولایت لیا گیا		اصحاب سے بھی عہد وصایت لیا گیا

جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ نے مجلد حدیث نور کے صفحہ ۲۷۵ کے حاشیہ پر جو کچھ تحریر فرمایا ہے اوسکا خلاصہ یہہ ہے کہ جسطرح انبیا علیہم السلام کی بعثت ولایت امیرالمومنین علیہ السلام پر واقع ہوئی ہے اور جسطرح سے امیرالمومنین علیہ السلام کی امارت کا میثاق اور عہد ملائکہ سے لیا گیا تہا اوسی طرح سے جناب رسول خدا نے صحابہ سے امیرالمومنین علیہ السلام کی وصایت کا عہد و پیمان لیا ہے چنانچہ علی ہمدانی اپنی کتاب مودۃ القربیٰ میں لکہتے ہیں۔

عن عتبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ قال بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ان اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمداً نبیہ وعلیا وصیہ فان ترکنا الثلاثۃ کفرنا وقال لنا احبوا ہذا فان اللہ یحبہ واستحیوا منہ فان اللہ یستحیی منہ۔ یعنی عتبہ بن عامر الجہنی رض روایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس امر پر کہ اللہ جل جلالہ وحدہ لاشریک ہے اور محمد اوسکا نبی ہے اور علی محمد کا وصی ہے پس اگر ہم ان تینوں امروں کو چھوڑ دیں تو کافر ہو جائیں۔

اور فرمایا ہمکو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ دوست رکہو اوسکو یعنی علی کو پس خدا اوسکو دوست رکہتا ہے اور شرم کرو اوس سے کیونکہ خدا اوس سے شرم کرتا ہے۔ اے حضرات ناظرین

اس حدیث شریف کو بڑے غور وتامل سے ملاحظہ فرمائیے کہ اس حدیث سے صاف صاف ظاہر و آشکار ہے کہ حیدر کرار کی وصایت کے اقرار کا بھی مثل اقرار توحید پروردگار اور مثل اقرار نبوت احمد مختار مفہوم ایمان و اسلام میں شمار ہے اگر ان تینوں امروں کا یا ایک کا ان میں سے کسی کو انکار ہے تو وہ بدنصیب اسلام و ایمان سے علیحدہ و درکنار ہے۔ بیشک ایک کا بھی ان امور میں سے انکار کرنا یقیناً و حتماً و جزماً موجب کفر و دخول نار اور سبب خسران و عذاب دار البوار ہے۔

ہیں شہر علم احمد مرسل کا در علیؑ		کوئی نہیں نبی کا خلیفہ مگر علیؑ

روی الترمذی فی صحیحہ فی صفۃ امیر المومنین بالا نزع البطین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال انا مدینۃ العلم وعلی بابھا۔ ترمذی نے اپنی صحیح میں درباب صفت امیر المومنین بالانزع البطین روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں شہر علم کا ہوں اور علی اوس شہر کا دروازہ ہے۔

ومنہ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا مدینۃ العلم وعلی بابھا فمن اراد العلم فلیات الباب۔ نیز صحیح ترمذی میں عبد اللہ بن عباس سے منقول ہے کہا اونھوں نے کہ فرمایا جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ میں شہر علم کا ہوں اور علی اوسکا دروازہ ہے جو شخص علم سیکھنا چاہے پس چاہیے کہ باب علم سے آئے یعنی علی کا اتباع کرے۔

مقولۂ زائر

الخلافة النبوية منحصرة فی العلم۔ والعلم منحصر فی ذات علی فالخلافة النبوية منحصرة فی ذات علی۔ اور نیز ظاہر اور ثابت ہے کہ جناب سید المرسلین وخاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ الطیبین نے امیر المومنین مولائے متقین علی بن ابی طالب علیہ السلام ہی کو بمقام غدیر خم اپنے بعد اپنا جانشین اور خلیفہ مقرر فرمایا ہے کما ھو ثابت ومتحقق بالدلائل الکثیرة والبراھین الوافیرة فی محله ومقامه فانظر ثمه۔ جن حضرات کو ان دلائل وبراہین کے دیکھنے کا شوق ہو تو وہ عبقات الانوار فی اثبات امامة الائمة الاطہار میں سے حدیث غدیر کی ہر سہ مجلدات کو ملاحظہ کریں اور دیکھو آدم علیہ السلام کو خلافت الٰہی علم ہی کے سبب سے ملی پس لازم اور ضرور ہے کہ خلیفہ اپنے زمانے میں اعلم الناس ہو سنت الٰہی اسی پر جاری ہے۔ ولن تجد لسنة الله تبديلا۔ اور اعلم الناس صحابہ میں سوائے امیر المومنین کے کوئی نہیں۔ دیکھو فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر کبیر میں حسان بن ثابت رض کے یہہ اشعار نقل کیے ہیں۔

ماکنت احسب ان الامر منصرف	عن هاشم ثم منها عن ابی حسن
الیس اول من صلی لقبلتکم	واعرف الناس بالایات والسنن

وقال النبي فی حق حسان لا تزال مویدا بروح القدس ما نصرتنا بلسانك كما فی المشكوة وفی الصواعق لم یکن احد من الصحابة یقول

سلونی الا علیؑ -

فرمائے کبریائے مناقب امیر کے	بتلائے مصطفےٰ نے مراتب امیر کے
اسپر بھی بعض لوگ جو کرتے نہیں قبول	ناخوش ہیں اوس سے ایزد قہار اور رسول
اوسکے نصیب روضۂ رضوان کبھی نہیں	اندھے ہیں وہ سقر کے لیے لوگ بالیقیں

روی الخوارزمی فی کتاب المناقب عن علی عن النبی قال یا علی لو ان عبداً عبد الله عز وجل مثل ما قام نوح فی قومه وکان له مثل احد ذهباً فانفقه فی سبیل الله ومد فی عمره حتی حج الف عام علی قدمیه ثم قتل ما بین الصفا والمروة مظلوماً ثم لم یوالک یا علی لم یشم رائحة الجنة ولم یدخلها۔ کتاب المناقب خوارزمی میں امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ فرمایا مجھسے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ یا علی اگر کوئی بندہ خدای تعالےٰ کی عبادت اتنی مدت تک کرے جتنی مدت نوح اپنی قوم میں رہے اور کوہ احد کی برابر سونا راہ خدا میں خرچ کرے اور ہزار حج اوسنے پیادہ پا کیے ہوں بعد اوسکے وہ بحالت مظلومی بے گناہ ما بین الصفا والمروہ قتل کیا جائے مگر تجھسے محبت نہ رکھتا ہو تو وہ ہرگز خوشبوی بہشت کو نہ سونگھیگا اور ہرگز جنت میں داخل نہ ہوگا۔ حضرات ناظرین غور کرو کہ ولای امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کسقدر عظیم الشان اور مفید اور ضروری شے ہے بے اسکے کسیکا کسی طرح سے چھٹکارہ اور نجات ممکن نہیں۔

وارث نبی کے بعد بلافصل ہیں علی	قرآن اور حدیث سے یہ امر ہے جلی

قرآن سے اگر اس امر کا ثبوت چاہتے ہو تو دیکھو آیۂ - یَا أَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ الخ اور آیۂ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ وغیرہ آیاتِ محکمات کو اور اونکی تفاسیر کو - اور احادیث و اخبار بھی بے شمار اس دعوے کے ثبوت کے لیے موجود ہیں دیکھو کتب کلامیہ کو -

ومنها روی الخوارزمي في المناقب عن ابي بريدة قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم لکل نبي وصي ووارث وان علیا وصيي ووارثي - یعنی فرمایا جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہر نبی کا وصی اور وارث ہوتا ہے میرا وصی اور وارث علی بن ابی طالب ہے - ومن مناقب الحافظ ابي بکر احمد بن موسی بن مردویه - سئل حذیفه عن علي فقال خیر هذه الامة لا یشك فیه الا منافق - یعنی حافظ بن مردویہ کی کتاب المناقب میں روایت ہے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے درباب علی علیہ السلام سوال کیا اونھوں نے کہا کہ وہ بہتر اور افضل ہیں اس امت میں اونکی افضلیت میں وہی شخص شک کریگا جو منافق ہوگا - ومنه عن سلمان الفارسي رضي الله عنه قال قال رسول الله علي بن ابي طالب خیر من اخلف بعدي - یعنی اوسی کتاب میں جناب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ علی بن ابی طالب بہتر اور افضل ہے اون سب میں جنکو میں اپنے پیچھے چھوڑتا ہوں - ومنه عن ابي سعید الخدري رضي الله عنه عن سلمان رضي الله عنه قال قلت یا رسول الله لکل نبي وصي فمن وصیك فسکت عني فلما

كان بعدي نبي فقال يا سلمان فاسرعت اليه وقلت لبيك قال تعلم من وصي موسى قلت نعم يوشع بن نون قال لم قلت لانه كان اعلمهم يومئذ قال فان وصيي وموضع سري وخير من اخلف بعدي ينجز عداتي ويقضي ديني علي بن طالب یعنی کتاب المناقب ابن مردویہ میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت مبارک میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہر نبی کے لیے وصی ہوتا ہے آپکا وصی کون ہے حضرت اوسوقت تو خاموش ہو رہے پھر مجھے دیکھا تو آنحضرت نے مجکو پکارا میں دوڑکر خدمت مبارک میں پہونچا اور عرض کی کہ حاضر ہوں حضرت نے فرمایا کہ آیا تو جانتا ہے کہ وصی موسیٰ کا کون تھا میں نے عرض کی کہ ہاں یوشع بن نون موسےٰ کے وصی تھے فرمایا کس وجہ سے۔
میں نے عرض کیا کہ اس سبب سے وہ موسے کے وصی ہوئے کہ اوس زمانے میں وہ سب سے زیادہ عالم تھے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق وصی میرا اور میرا رازدار اور بہتر اور افضل اون سب میں سے جنکو میں اپنے بعد چھوڑوں جو میرے وعدوں کو پورا کریگا اور میرے قرض کو ادا کرے گا علی بن ابی طالب ہے۔

مقولہ نمبر ۱۴

حضرات ناظرین اب اس سے زیادہ تصریح جناب امیرالمومنین علیہ السلام

کی امامت اور وصایت اور خلافت کے ثبوت کے لیے اور کیا ہو سکتی ہے۔ ان نصوص جلیہ ظاہرہ و تصریحات سنیہ باہرہ کو نہ ماننا جناب رسول خدا کے حکم کو رد کرنا ہے اور آنحضرت کی اطاعت و اتباع سے برگشتہ ہونا ہے بلکہ اوس جناب کے دین سے خارج ہو جاتا ہے۔

جس شخص کو ولاے علی ولی نہیں — اوس شخص کو ولاے خدا و نبی نہیں
خیر البشر کے بعد یہ خیر البشر ہوئے — انکے عدو جو ہیں وہ شقی اور اشر ہوئے
خیر البشر سے جنکے کہ لوگو سے شر کیا — اوسکو ابو الشرور جو کہیے تو ہے بجا

کما هو ظاهر من الاحادیث القدسیة والاخبار النبویة فانظر ثمہ وتأمل فیها۔

صوم و صلوٰۃ ان کی ولا کے سوا کبھی — ہوتے نہیں قبول بس کار ایزدی

کما هو واضح من الاخبار الشریفة القدسیة والاثار المنیعة المصطفویة فانظر فیها بعین التأمل والانصاف۔

بنا و ولاے آل محمد حصول ہے — اللہ کو اونھیں کی عبادت قبول ہے

کما ورد فی عدة اخبار قدسیة واثار مصطفویة منها ما فی المناقب الخوارزمی عن ابن عمر قال قال رسول الله من احب علیا قبل الله صلوته وصیامه وقیامه واستجاب دعاءه الا ومن احب علیا اعطاه الله بکل عرق فی بدنه مدینة فی الجنة الا ومن احب ال محمد امن یوم الحساب والمیزان والصراط الا ومن مات علی حب ال محمد فانا کفیله بالجنة مع الانبیاء الا ومن ابغض ال محمد جاء یوم القیامة مکتوب بین عینیه ایس من رحمة الله۔ یعنی مناقب خوارزمی میں حضرت

عمر بن الخطاب کے فرزند ارجمند حضرت عبد اللہ سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول اللہ نے کہ جو شخص دوست رکھیگا علی کو اوسکی نماز اور اوسکا روزہ اور اوسکی عبادت خدای تعالے قبول فرمائے گا اور اوسکی دعا کو قبول کریگا خبردار ہوای لوگو جو دوست رکھے گا علی کو جناب حق سبحانہ تعالے اوسکو بعدد اوسکی رگوں کے جو اوسکے بدن میں ہیں شہر بہشت میں عنایت فرمائے گا خبردار ہوائے لوگو جو شخص آل محمد سے محبت رکھے گا وہ شخص روز حساب کو حساب و صراط و میزان کے اہوال اور خوف سے بے خوف اور مطمئن ہوگا۔ خبردار ہوائے لوگو جو شخص آل محمد کی محبت پر دار دنیا سے انتقال کریگا میں مع انبیا و مرسلین کے اوسکا جنت میں کفیل ہوں گا اور جو شخص آل محمد سے بغض اور عداوت رکھے گا وہ قیامت کے دن ایسی صورت سے آئیگا کہ اوسکے ماتھے پر لکھا ہوا ہوگا کہ یہ شخص جناب غفور رحیم کی رحمت سے مایوس ہے۔ قریب قریب اس حدیث کے بلکہ اس سے کچھ مفصل تر تفسیر کشاف میں منقول ہے ملاحظہ فرمائیے۔

جو اولیا علی کے ہیں حق کو پسند ہیں		رتبے جناں میں اونکے نہایت بلند ہیں

وفی المناقب عن انس بن مالک قال قال لی رسول اللہ وقد رایتہ فی النوم یا انس ما حملک علی ان لا تؤدی ما سمعت منی فی علی بن ابی طالب حتی ادرکتک العقوبۃ لولا استغفار علی بن طالب لک ماشممت رائحۃ الجنۃ ابدا ولکن ابشر فی بقیۃ عمرک ان اولیاء علی وذریتہ ومحبیھم السابقون الاولون الی الجنۃ وھم جیران

الله واولیاء الله حمزه وجعفر والحسن والحسین واما علی فهو الصدیق
الاکبر لا یخشی یوم القیامة من احبه نیز کتاب المناقب مین انس
بن مالک سے منقول ہے وہ کہتے ہین کہ مین نے خواب مین جناب رسالت
مآب صلے اللہ علیہ وآلہ کی زیارت کی حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ اے انس کس
چیز نے تجھے اس امر پر برانگیختہ اور آمادہ کیا کہ تو نے فضائل علی کے بیان کرنے
مین قصور کیا اور نہ پہونچائین لوگون کو وہ حدیثین جو مجھ سے علی کی شان اور
مدح مین تو نے سنین تھین یہانتک کہ تو اس وجہ سے من جانب اللہ سزا دیا
گیا اے انس اگر علی ابن ابی طالب تیرے لئے طلب مغفرت خدا سے نہ کرتا
تو تو خوشبو جنت کی ہرگز نہ سونگھ سکتا لیکن اب تجھے بقیہ عمر مین بشارت ہو جیو
کہ علی کے محب اور اولاد علی کے دوست جنت کی طرف سب سے پہلے جانے والے
ہین اور وہ ہمسایہ خدا کے ہین اور دوست اللہ کے ہین حمزہ اور حسن اور حسین
لیکن علی پس وہ صدیق اکبر ہے جو اوسکو دوست رکھے گا بروز قیامت اوسکو
کچھ خوف نہین ہوگا۔ وقد روی الخوارزمی فی المناقب عن ابی علقمہ
مولی بنی هاشم قال صلی   النبی صلے اللہ علیہ وآلہ الصبح
ثم التفت الینا فقال معاشر اصحابی رایت البارحة عمی حمزة ابن
عبد المطلب واخی جعفر بن ابی طالب وبین ایدیهما طبق من نبق
فاکلا ساعة ثم تحول النبق عنبا فاکلا ساعة ثم تحول لهما العنب رطبا
فاکلا ساعة قد نوت منهما فقلت بابی وامی انتما ای الاعمال وجدتما
افضل قالا فدیناک بالاباء والامهات وجدنا افضل الاعمال

الصلوٰۃ علیک وسقی الماء وحب علی بن ابی طالب ۔ کتاب المناقب
مین ابو علقمہ سے منقول ہے کہا اونہون نے کہ ایک دن بعد نماز صبح کے جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ ہم لوگون کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ
اے میرے صحابہ مین نے رات کو خواب مین اپنے چچا حمزہ بن عبد المطلب اور
اپنے بھائی جعفر بن ابی طالب کو دیکھا کہ اُنکے سامنے ایک طشت بیرون کا رکھا
ہے اور وہ بیر کہا رہے ہیں تہوڑی دیر کے بعد پہر وہ بیر انگورون کی صورت
مین تبدیل ہوگئی پہر اونہون نے انگور کہائے پہر انگور کہجورین ہوگئین پہر
اونہون نے کہجورین کہائین اس عرصہ مین مین اُنکے قریب پہونچا اور کہا کہ تم
دونو پر میرے مان باپ قربان ہون کس عمل کو تم نے تمام اعمال مین سے
افضل پایا اونہون نے مجہسے کہا کہ ہماری مان اور باپ آپ پر فدا اور قربان ہون
یارسول اللہ ہمنے کل اعمال مین سے تین عمل افضل پائے ہیں ۔ آپؐ پر صلوٰۃ
بہیجنا کسی کو پانی پلانا ۔ علیؑ بن ابی طالب کو دوست رکہنا ۔

موذی ہیں جو کہ لوگ جناب امیر کے
موذی بشیر کے ہیں تو موذی قدیر کے
موذی ہوا ہے جو کہ جناب امیر کا
جو دشمن علی ہین عدو مصطفےٰ کے ہیں
جو دشمن خدا ہیں وہ ناری ہیں بالیقین
جو ہین محب علی کے محب مصطفےٰ کے ہیں
جو ہیں محب خدا کے وہ ناجی ہین بالیقین

موذی ہیں وہ ضرور بشیر و نذیر کے
موذی قدیر کے ہیں تو لائق سعیر کے
لاریب وہ وقود ہے نار سعیر کا
دشمن نبی کے جو ہین عدو کبریا کے ہین
اسکا موحدین مین منکر کوئی نہین
جو ہیں محب نبی کے محب کبریا کے ہین
اسکا بھی مسلمین مین منکر کوئی نہین

قولہ تعالیٰ ان الذین یؤذون اللہ و رسولہ الی اخر الآیۃ واخرج ابو یعلی والبزاز عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من اذی علیاً فقد اذانی یعنی ابو یعلی اور بزار نی سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے کہا اونہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ جس نے ایذا دی علی کو اوسنے ایذا دی مجکو و اخرج الطبرانی عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا عن رسول اللہ صلعم من احب علیاً فقد احبنی ومن احبنی فقد احب اللہ ومن ابغض علیاً فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغض اللہ یعنی طبرانی نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جسنے دوست رکھا علی کو اوسنے دوست رکھا مجکو اور جسنے دوست رکھا مجکو اوسنے دوست رکھا اللہ کو۔ اور جس نے دشمن رکھا علی کو اوسنے دشمن رکھا مجکو اور جس نے دشمن رکھا مجکو اوسنے دشمن رکھا خدا کو۔ و اخرج احمد والحاکم وصححہ عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ یقول من سب علیاً فقد سبنی یعنی احمد اور حاکم نے بطریق صحیح حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے وہ فرماتی ہین کہ سنا تی کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جسنے دشنام دیا علی کو اوسنے دشنام دیا مجکو۔ وفی الصواعق عن النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم الا من اذی قرابتی فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ تعالیٰ وفی اخر والذی نفسی بیدہ لا یؤمن عبد بی حتی یحبنی لا یحبنی حتی یحب ذوی۔ او

اور صواعق مین ہے کہ فرمایا جناب سرورعالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کہ خبردار ہوا ے لوگو جس نے ایذا دی میرے قربی یعنی اہل بیت کو اس نے
ایذا دی مجکو اورجس نے ایذا دی مجکو اوس نے ایذا دی اللہ عزوجل کو۔ اور
دوسری روایت مین ہے کہ قسم ہے مجکو اوس کی جس کے قبضۂ قدرت مین میری جان
ہے نہین ایمان لاسکتا مجھپر کوئی شخص جبتک کہ مجھسے محبت نہ رکھے اور مجھسے محبت
نہین رکھ سکتا کوئی شخص جب تک میرے اہل بیت سے محبت نہ رکھے۔

قول جناب مفتی صاحب اعلی اللہ مقامہ

پس اس فقرہ سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلعم نے اپنے اہل بیت طاہرین کو
اپنے نفس مبارک کے قایم مقام اس مقام مین ثابت کیا ہے واخرج
الترمذی عن انس ان النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال احب
اهل بيتي الحسن والحسين ۔ ترمذی نے انس سے روایت کی ہے کہ
فرمایا جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ مجکو زیادہ ترمحبوب میرے
اہل بیت مین سے حسن اورحسین ہین ۔ واخرج البغوی فی معجمہ من حدیث
انس ان النبی قال استاذن ملک القطر ربہ ان یزور النبی فاذن
لہ وکان فی یوم ام سلمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یا ام سلمۃ احفظی علینا الباب لا یدخل احد فبینا ھی علی الباب اذ
دخل الحسین فاقتحم فوثب علی رسول اللہ فجعل رسول اللہ یلثمہ
ویقبلہ فقال لہ الملک اتحبہ قال نعم قال امتک ستقتلہ وان

شئت اریک المکان الذی یقتل بہ فاراہ فجا بسہلۃ او تراب احمر فاخذتہ
ام سلمہ فجعلتہ فی ثوبہا۔ قال ثابت کنا نقول انہا کربلا۔ یعنی بغوی نے
معجم میں انس سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے ذکر فرشتہ قطر سے یعنی
ایک کتاب میں ملک القطر ہے یعنی مینہ کے فرشتے نے جناب غفور الرحیم سے
رسول کریم کی زیارت کرنے کی اجازت طلب کی خدا نے تعالیٰ نے اوس کو
اذن دیا وہ فرشتہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ کی خدمت مبارک مین
حاضر ہوا آنحضرت اسدن جناب اُم سلمہؓ کے گھر مین تشریف فرما تھے جناب
رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضے اللہ عنہا کو حکم دیا
کہ تم دروازہ پر بیٹھو کسی کو گھر میں داخل نہ ہونے دینا اس عرصہ مین جناب سیدنا
ومولیٰ الکونین سبط رسول الثقلین ابی عبد اللہ الحسین صلواۃ اللہ
وسلامہ علیہ مادام الثناتین دروازے مین سے داخل ہوئی اور کود کر اپنے
جد امجد صلے اللہ علیہ وآلہ کی گود مین جا بیٹھے جناب رسول خدا اپنے نواسہ
کو پیار کرنے لگے اور اونکے بوسے لینے لگے اوس فرشتہ نے عرض کیا کہ
یا رسول اللہ آپ انکو دوست رکھتے ہین فرمایا ہان دوست رکھتا ہون اوسنے
عرض کیا کہ آپکی امت آپکی اس پیارے نواسہ کو قتل کریگی اگر آپ چاہیں
تو مین آپکو انکا مقتل دکھلاؤن پس اس فرشتہ نے حضرت کو مقتل جناب
امام حسین علیہ السلام کا دکھلایا اور وہان سے کچھ کیچڑ یا مٹی سرخ اوٹھا کر دی وہ
مٹی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے کپڑے رکھ لی ثابت نے کہا ہے
کہ ہم اوس مقام کو کربلا کہا کرتے تھے۔ وذکرہ النسائی فی الخصائص عن النبہان

بن بشیر قال استاذن ابوبکر علی النبی فسمع صوت عائشة عالیاً وھی
تقول واللہ قد علمت ان علیاً احب الیک من ابی فاھوی الیھا
ابوبکر لیلطمھا وقال بنت فلانة ترفعین صوتک علی رسول اللہ اخرجہ
نسائی نے خصائص میں نعمان بن بشیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو بکر
رضی اللہ عنہ جناب رسول خدا کے دروازہ پر آکر کھڑے ہوئے اور گھر میں داخل
ہونے کی اجازت چاہی اس اثنا میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت
بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا کی آواز سنی کہ وہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
سے کہتے ہیں کہ قسم خدا کی مجکو بعلم یقینی معلوم ہوگیا ہے کہ آپ علی کو زیادہ تر دوست
رکھتے ہیں میرے باپ سے پس یہ سنکر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو غصہ آیا اور
اونھوں نے چاہا کہ بیٹی کو طمانچہ ماریں تو اونھوں نے فرمایا کہ اے بیٹی فلانہ کی
تو اپنی آواز کو رسول اللہ کی آواز پر بلند کرتی ہے۔ اخرج الترمذی والحاکم
وصححہ عن بریدة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان
اللہ امرنی بحب اربعة واخبرنی انہ یحبھم قیل یا رسول اللہ سمھم
لنا قال علی منھم یقول ذلک ثلاثاً وابوذر والمقداد وسلمان۔
ترمذی اور حاکم نے بطریق صحیح بریدہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول
کریم صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ تحقیق اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں چار
آدمیوں کو دوست رکھوں اور یہ بھی خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ خود انکو دوست
رکھتا ہے لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ اونکے نام ارشاد فرمائیے
آنحضرت نے تین بار علی علیہ السلام کا نام لیا پھر ابوذر اور مقداد اور سلمان کے

نام تبلاسے وفی المواهب وقالت عایشة کانت فاطمة احب النساء الی رسول الله وزوجها علی احب الرجال الیه۔ اور مواہب میں حضرت بیوی عایشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ نسوان میں سے فاطمہ زہرا رسول خدا کو سب سے زیادہ پیارے اور محبوب تھیں اور مردون میں سب سے زیادہ اون کے شوہر علے رسول اللہ کو پیارے تھے۔ اور حدیث رایت یعنی لاعطین الرایة غداً رجلاً یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله سے ظاہر ہے کہ جناب رسول خدا اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ علی دوست رکھتے ہیں اللہ اور رسول کو اور اللہ اور رسول علی کو دوست رکھتے ہیں وفی الصواعق اخرج ابو الخیر الحاکمی وصاحب کنوز المطالب فی بنی ابی طالب ان علیاً دخل علی النبی وعنده العباس فسلم فرد علیه وقام فعانقه وقبل ما بین عینیه واجلسه عن یمینه فقال له العباس اتحبه فقال والله الله اشد حبا له۔ یعنی صواعق میں ابو الخیر حاکمی سے منقول ہے اور نیز صاحب کنوز المطالب فی بنی ابی طالب نے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت باسعادت میں حاضر ہوئے اوسوقت حضرت عباس رضی اللہ عنہ آنحضرت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جناب امیر نے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ کو سلام کیا آنحضرت نے جواب سلام کا دیا اور اٹھکر کھڑے ہوگئے اور علی علیہ السلام سے معانقہ کیا اور اونکے ماتھے کو چوم لیا اور اپنی داہنی جانب اونکو بٹھلایا۔ عباس رضی اللہ عنہ نے اوسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے پوچھا کہ آپ علی کو دوست رکھتے ہیں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے چچا قسم خدا کی اللہ عزوجل علی کو مجھسے بہی زیادہ تر دوست رکھتا ہے جناب مفتی صاحب رضوان اللہ علیہ کی تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ مقصود اور مضمون بہت سے اخبار و احادیث سے ثابت و تحقق ہے اور بیشک رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کو جو محبت اور مودت اپنی اہل بیت طاہرین سے ہے وہ من جملہ ضروریات اسلام کے ہے محبت پیغمبر خدا کی اس طرح پر نہیں ہو سکتے جس طرح سے اور لوگوں کو اپنی اولاد و احفاد و اقربا سے الفت ہوا کرتی ہے بلکہ آنحضرت کو محبت اپنی اہلبیت اطہار سے بوجہہ محبت پروردگار ہے یعنی اون میں سے جسکو خدا زیادہ تر دوست رکھتا ہے اوسکو رسول بہی زیادہ تر دوست رکھتے ہین پس ظاہر ہوا کہ جسکو خدا و رسول زیادہ تر دوست رکھتے ہیں وہ تمام خلقت سے افضل ہے اور جو افضل ہے وہی امام ہو سکتا ہے۔

مقولہ زائر

خدا و رسول کے نزدیک سب سے محبوب تر بنصوص قرآن و احادیث حبیب رحمان امیر مومنان علی بن ابی طالب ہی ہین پس بعد سرور انس و جان سب سے افضل اور اعلا ہونا اونکا کتاب و سنت سے ثابت ہوا تو بلا شبہ یہ امر مدلل اور مبرہن اور ثابت او متیقن ہو گیا کہ بعد جناب خاتم النبیین و سید المرسلین ص علی امامت و نیابت و خلافت نبویہ خاص امیر المومنین افضل الناس بعد خیر المرسلین و سید الوصیین علی بن ابی طالب علیہ السلام کیواسطے ہے نہ اغیار

سکے رہے سے ۵

گو سخت تر ہیں قابض ارواح انس و جان	پر دوستان شاہ پہ وہ بھی ہیں مہربان

روی الخوارزمی فی المناقب عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اول من اتخذ علی بن ابی طالب اخا من اهل السماء اسرافیل ثم میکائیل ثم جبرئیل واول من احبه من اهل السماء حملة العرش ثم رضوان خازن الجنان ثم ملك الموت وان ملك الموت یترحم علی محبی علی بن ابی طالب کما یترحم علی الانبیاء علیهم السلام۔ کتاب المناقب میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہا انہوں نے کہ فرمایا جناب سید ابرار احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ الاطہار نے کہ اہل آسمان میں سے پہلے اسرافیل اور میکائیل نے پھر جبرئیل نے اخوت علی بن ابی طالب کی اختیار کی اور اہل آسمان میں سے پہلے حاملان عرش نے محبت اور ولایت علی کی اختیار کی پھر رضوان خازن جنت نے پھر ملک الموت نے اور ملک الموت دوستان علی پر ایسا ہی مہربان ہے جیسا کہ انبیاء علیہم السلام پہ مہربان ہے۔

مقولہ ناشر

حضرات ناظرین ان فضائل و مناقب کو (جو حیدر کرار و اہل بیت اطہار کے فضائل میں سے اندکے از بسیار و قطرہ از بحار و دانہ از انبار ہیں) از راہ انصاف و تامل ملاحظہ کرو اور سوچو تو اسنے ہی ظاہر اور ثابت ہو جائے گا کہ

امت نبوی میں سب سے افضل علی بن ابی طالب ہی ہیں اور جب وہ سب سے افضل ہیں تو لازم اور واجب ہے کہ وہی خلیفہ اول . . . . اور وصی پیغمبر بلا فصل ہون کیونکہ تفضیل مفضول با وجود افضل ازروے عقل ونقل قبیح اور ناجائز و ناروا ہے اور بلاشک ہر منصف اور متامل کے نزدیک یہ مقصود یعنی امامت وخلافت بلا فصل امیرالمومنین علیہ السلام کی بدلائل قاطعہ وبراہین ساطعہ ثابت ومتحقق ہے تحقیق کر لیجیے۔ اور یہی اعتقاد آخرت مین نجات کا باعث ہوگا ورنہ کوئی عمل کام نہ آئیگا کما ہو مذکور فیما مضی پس اے بھائیو بعد جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کے آئمہ اثنا عشر علیہم السلام کو امام جانو اور علی بن ابی طالب علیہ السلام کو بعد جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلا فاصلہ آنحضرت کا جانشین اور وصی اور خلیفہ مانو ورنہ نجات ہرگز ہرگز ممکن نہین ہمنے جو کچھ کہا اور لکھا دلسوزی اور نصیحت کے طور پر نیک نیتی سے کہا اور لکھا اور امر بالمعروف کردیا ہے اب ماننے نہ ماننے کا آپ کو اختیار ہے ۔

جو فضل مصطفے وعلی کو عطا ہوے	اپنے خدا نے اور کسی کو نہین دے
دونو کا مثل تیسرا پیدا کیا نہین	رتبہ کسی کو خلق مین ایسا دیا نہین
دونو نکا مثل کوئی نہین ہو جہان مین	اوصاف ان کے آ نہین سکتے بیان مین
مداح انکا خود ہی خدا وند دوسرا	پھر انکی کیا کرے گا ثنا کوئی دوسرا
امت مین کوئی مثل علی کا ہوا نہین	بے فاصلہ وصی کوئی انکے سوا نہین
گر انکا مثل ہے کوئی ہمکو بتاؤ تم	اوسکے یہی فضل ایسے ہی لوگو دکھاؤ تم

بولو ہے کون مثل جناب امیر کا
بازو نبی کا ہاتھ خدا سے قدیر کا

بھائی رسول پاک کا جز مرتضیٰ ہے کون
شیر خدا بتاؤ کہ انکے سوا ہے کون

انگشتری نماز مین بولو ہے کسنے دی
اللہ نے بتاؤ کہا ہے کسے ولی

مولیٰ تمام خلق کا بعد از نبی ہے کون
حکم خدا سے بولو تمہارا ولی ہے کون

کسکو نبی نے خم مین خلیفہ بنایا ہے
عصمت پہ کس کی آیۂ تطہیر آیا ہے

جسکا نظیر کوئی نہین وہ جوان ہے کون
جس سے قیام دین ہوا وہ پہلوان ہے کون

سچ سچ کہو کہ قاتل کفار کون ہے
قرار کون کون ہین کرار کون ہے

ہارون ہیر احمد مختار کون ہے
بعد از رسول بولو کہ حقدار کون ہے

دوش رسول پاک کا اسوار کون ہے
پھر مسند نبی کا سزاوار کون ہے

سبطین مصطفیٰ کا کہو باپ کون ہے
علم نبی کے شہر کا کیون باب کون ہے

سب سے زیادہ دین کا مددگار کون ہے
بولو رسول پاک کا غمخوار کون ہے

کسکی نماز عصر کو مغرب سے آفتاب
لوٹ آیا ہے بیان کرو غیر از ابو تراب

جو علم و مجد و زہد و شجاعت میں ہین
جو جو کہ فضل حضرت مشکلکشا مین ہین

ہرگز کسی بشر مین نہین مصطفیٰ کے بعد
اولاد مرتضیٰ ہی میں ہیں مرتضیٰ کے بعد

ایمان کسی بھی بندہ کا حق کو نہین قبول
جب تک نہ ہو ولایت حیدر کسے حصول

خاتمۃ الاربعین فی فضائل مولانا امیرالمومنین ع
الحق یعلو ولا یعلیٰ

حضرات ناظرین مقام غور و تامل ہے کہ جناب امیرالمومنین و یعسوب الدین وقاتل المشرکین سید المجاهدین السابقین افضل الزاهدین ف

اعبد العابدین الذاب عن دین رب العلمین افضل الخاشعین و
اعلم الناس اجمعین قائد الغر المحجلین امام المتقین مولانا و
سیدنا علی بن ابی طالب صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلی اولادہ الاطایب
کے فضائل ظاہرہ و فواضل باہرہ۔ و مناقب متکاثرہ و محامد متوافرہ و معالی
زاہرہ و مدایح وافرہ کے نور مبین کو بجھانے اور مٹانے مین باوجود اسکے کہ سالہا
سال سلاطین و شیاطین وارجاس بنی امیہ و بنی عباس۔ اور اونکے خوشامدی
اعوان و انصار جو اضل من الابلیس الخناس تھے۔ ساعی اور سرگرم
رہے اور اس جناب کی اولاد امجاد کا قتل و قمع اسقدر کیا کہ اوسکا کچھ حساب
نہین ہمیشہ اس کوشش مین رہے کہ انکو بالکلیہ نیست و نابود کردین چنانچہ
تواریخ و سیر وغیرہ کتب کے دیکھنے سے ظاہر و عیان ہوتا ہے کہ دشمنان دین
نے خاندان نبوت و دودمان رسالت کے تباہ کرنے اور اونکے فضائل بلکہ
انکے نام صفحۂ ہستی سے مٹا دینے مین اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت
نہین کیا۔ مگر چونکہ بموجب آیہ وافیہ ہدایہ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون
جناب حافظ حقیقی جل جلالہ نے اس نور کی صیانت اور حفاظت اور اتمام کا
کام اپنے ذمہ لیا ہوا تھا پھر وہ نور لوگون کے بجھانے سے کب بجھ سکتا تھا مٹانے
سے کب مٹ سکتا تھا قادر مطلق جل جلالہ وعم نوالہ نے اپنی قدرت کاملہ و حجت
بالغہ و مشیت قاہرہ سے دشمنان دین کی زبان پر فضائل و مناقب جناب
امیر المومنین اور انکے اولاد طاہرین کی جاری کرادی بہت سے متعصبین نواصب
کے ہاتھ سے اوس مالک الملک لاشریک لہ نے فضائل اہل بیت رسول مختار

صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم ما اختلف اللیل والنہار۔ اونکی کتابون
مین لکھوادی۔ منجملہ اونکے ابو عثمان عمرو بن بحر الجاحظ المروانی ہے جسکی ناصبیت
جناب آیۃ اللہ فی العالمین طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ نے مجلد اول
حدیث غدیر مین بڑی تفصیل اور بسط سے بدلائل قاطعہ ثابت کی ہے اور
مجلد حدیث منزلت مین بہی اوسکی ناصبیت کا ذکر فرمایا ہے بلکہ ابن حجر عسقلانی
کی تحریر سے اوسکا ملحد اور زندیق ہونا ثابت کیا ہے۔ دیکھو عبقات الانوار فی
اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار۔

پس سے حضرات ناظرین ایسے ناصبی شدید العداوۃ نے دو رسالہ فضائل اہلبیت
علیہم السلام مین تصنیف کئے ہیں۔ مصرع: عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔ اس
اربعین کے خاتمہ مین ایک رسالہ جاحظ ناصبی کا مع ترجمہ اردو وارد کرتا ہون
تاکہ عام ناظرین اس سے فائدہ پائین اور حظ وافر اوٹھائین اور قدرت قادر
متعال عزوجل کو ملاحظہ کرین کہ دشمن کی زبان پر کیا کچھ جاری کیا ہے اور وہ
دشمن علی فضائل علی مین کیا کچھ کہہ رہا ہے اور کس کس طرح سے امامت
اور خلافت اور وصایت جناب سید الوصیین امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی ثابت کرتا ہے۔ پس واضح ہو کہ جناب حجۃ الاسلام والمسلمین سید المتکلمین
وسند المحدثین۔ وعمدۃ المحققین وزبدۃ المدققین وآیۃ اللہ فی العالمین
قبلہ وکعبہ مولوی السید حامد حسین رضی اللہ عنہ وارضاہ مجلد اول حدیث غدیر
کے صفحہ ۱۰۱۱ مین فرماتے ہین کہ جناب عالم نحریر وزیر کبیر علی بن عیسی الاربلی
طاب ثراہ جنکی تعریف محمد بن شاکر بن احمد الخازن نے فوات الوفیات مین

لکھی ہے کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ میں بعد نقل رسالہ سابقہ کے فرماتے ہیں
ووقع الیّ رسالۃ اخری من کلامہ ایضاً فی التفضیل اثبتّھا ایضاً مختصراً
وترجمھا رسالۃ ابی عثمان عمرو بن بحر الجاحظ فی الترجیح والتفضیل
نسخۃ من مجموع الامیر ابی محمد الحسن بن عیسی بن مقتدر باللہ
العباسی ھذا ما نصہ - قال ھذا کتاب من اعتزل الشک والظن
والدعوی والاھواء واخذ بالیقین والثقۃ من طاعۃ اللہ وطاعۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وباجماع الامۃ بعد نبیہا علیہ السلام
مما تضمنہ الکتاب والسنۃ وترک القول بالاراء فانھا تخطی وتصیب
لان الامۃ اجتمعت ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ شاور اصحابہ
فی الاسری ببدر واتفق رایھم علی قبول الفداء منھم فانزل
اللہ تعالی ما کان لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض
الآیہ فقد بان لک ان الرای یخطی ویصیب ولا یعطی الیقین
وانما الحجۃ الطاعۃ للہ ولرسولہ وما اجمعت علیہ الامۃ من کتاب اللہ
وسنۃ نبیھا ونحن لم ندرک النبی ولا احداً من اصحابہ الذین
اختلفت الامۃ فی احقھم فنعلم ایھم اولی فنکون معھم کما قال
اللہ تعالی کونوا مع الصادقین ونعلم ایھم علی الباطل فنجتنبھم
کما قال تعالی واللہ اخرجکم من بطون امھاتکم لا تعلمون شیئاً
حتی ادرکنا العلم فطلبنا معرفۃ الدین واھلہ واھل الصدق فوجدنا
الناس مختلفین یبرأ بعضھم من بعض ویجمعھم فی حال اختلافھم

فريقان احدهما قالوا ان النبي عليه السلام مات ولم يستخلف
احداً وجعل ذلك الى المسلمين يختارونه فاختاروا ابا بكر
والآخرون قالوا ان النبي صلى الله عليه وآله استخلف علياً فجعله
للمسلمين بعده وادعى كل فريق منهم الحق فلما رأينا ذلك وقفنا
الفريقين نبحث ونعلم المحق من المبطل فسألناهم جميعاً هل للناس
بد من وال يقيم اعيادهم ويجبي زكوتهم ويفرقها على مستحقيها
ويقضي بينهم ويأخذ لضعيفهم من قويهم ويقيم حدودهم
فقالوا لابد من ذلك فقلنا هل لاحد ان يختار احداً فيوليه
بغير نظر في كتاب الله وسنة نبيه فقالوا لا يجوز ذلك الا
بالنظر فسألناهم جميعاً عن الاسلام الذي امر الله به فقالوا
انه شهادتان والاقرار بما جاء به من عند الله والصلوة والصوم
والحج بشرط الاستطاعة والعمل بالقرآن يحل حلاله ويحرم حرامه
فقبلنا ذلك منهم ثم سألناهم هل لله خيرة من خلقه
اصطفاهم واختارهم فقالوا نعم فقلنا ما برهانكم فقالوا قوله
تعالى وربك يخلق ما يشاء ويختار فسألناهم من الخيرة فقالوا
هم المتقون فقلنا ما برهانكم فقالوا قوله تعالى ان اكرمكم عند الله
اتقاكم فقلنا هل لله خيرة من المتقين فقالوا نعم المجاهدون بدليل
قوله تعالى فضل الله المجاهدين باموالهم وانفسهم على القاعدين

درجة فقلنا هل لله خيرة من المجاهدين قالوا جميعًا نعم السابقون من المهاجرين الى الجهاد بدليل قوله تعالى لا يستوي منكم من انفق من قبل الفتح وقاتل الآية فقبلنا ذلك منهم لاجماعهم عليه وعلمنا ان خيرة الله من خلقه المجاهدين السابقون الى الجهاد ثم قلنا هل لله خيرة منهم قالوا نعم قلنا من هم قالوا اكثرهم عناءً في الجهاد وطعنًا في الضراب وقتلاً في سبيل الله بدليل قوله تعالى من يعمل مثقال ذرة خيراً يره - وما تقدموا لانفسكم من خير تجدوه عند الله فقبلنا ذلك وعلمناه وعرفنا ان خيرة الخيرة اكثرهم في الجهاد عناءً وابذلهم لنفسه في طاعة الله واقتلهم لعدوه فسالناهم عن هذين الرجلين علي بن ابي طالب وابي بكر ايهما اكثر عناءً في الحرب واحسن بلاءً في سبيل الله فاجمع الفريقان على امير المؤمنين علي بن ابي طالب عليه السلام انه كان اكثر طعنًا وضربًا واشد قتالاً واذب عن دين الله ورسوله صلى الله عليه واله فثبت بما ذكرناه من اجماع الفريقين ودلالة الكتاب والسنة ان عليًا عليه السلام افضل وسالناهم ثانيًا عن خيرة من المتقين فقالوا هم الخاشعون بدليل قوله تعالى وازلفت الجنة للمتقين غير بعيد الى قوله تعالى من خشي الرحمن بالغيب وقال تعالى واعدت للمتقين الذين يخشون ربهم ثم سالناهم جميعًا من اعلم الناس قالوا اعلمهم

بالعدل واهداهم الی الحق واحقهم ان یکون متبوعاً ولا یکون تابعاً بدلیل قوله تعالیٰ یحکم به ذوا عدل منکم فجعل الحکومة الی اهل العدل فقبلنا ذلک منهم ثم سألناهم من اعلم الناس بالعدل من هو قالوا اد لهم علیه قلنا من اول الناس علیه قالوا اهداهم الی الحق واحقهم ان یکون متبوعاً ولا یکون تابعاً بدلیل قوله تعالیٰ افمن یهدی الی الحق الآیه۔ فدل کتاب الله وسنة نبیه علیه السلام والاجماع ان افضل الامة بعد نبیها امیر المومنین علی بن ابی طالب علیه السلام لانه کان اکثرهم جهاداً واذا کان اکثرهم جهاداً کان اتقاهم واذا کان اتقاهم کان اخشاهم واذا کان اخشاهم کان اعلمهم فاذا کان ادل علی العدل واذا کان ادل علی العدل کان اهدی الامة الی الحق واذا کان اهدی کان اولیٰ ان یکون متبوعاً وان یکون حاکماً لا تابعاً ومحکوماً علیه۔

واجتمعت الامة بعد نبیها انه خلف کتاب الله تعالیٰ ذکره وامرهم بالرجوع الیه اذا نابهم امر والی سنة نبیه صلی الله علیه واله وسلم فیتدبرونها ویستنبطون منهما ما یزول به الاشتباه واذا قراء قاری وربک یخلق ما یشاء ویختار فیقال له اثبتها ثم یقراء ان اکرمکم عند الله اتقاکم وفی قراءة ابن مسعود خیرکم عند الله اتقاکم ثم یقراء وازلفت الجنة للمتقین غیر بعید هذا ما توعدون لکل اواب حفیظ من خشی الرحمن بالغیب فدلت الآیة علی ان المتقین هم الخاشعون ثم یقراء حتی اذا بلغ الی قوله تعالیٰ انما یخشی الله من

عبادة العلماء فیقال اقرأ حتی ینظر هل العلماء افضل من غیرهم
ام لا حتی اذا بلغ الی قوله تعالی قل هل یستوی الذین یعلمون
والذین لا یعلمون علم ان العلماء افضل من غیرهم ثم یقال
اقرأ فاذا بلغ الی قوله تعالی یرفع الله الذین امنوا منکم والذین
اوتوا العلم درجات قیل قد دلت هذه الآیة علی ان الله قد
اختار العلماء وفضلهم ورفعهم درجات ۔ وقد اجتمعت الامة
علی ان العلماء من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم الذین یؤخذ
منهم العلم کانوا اربعة علی بن ابی طالب علیه السلام وعبد الله
بن عباس وعبد الله بن مسعود وزید بن ثابت رحمهم الله و
قالت طائفة عمر بن الخطاب فسألنا الامة من اولی بالتقدم اذا
حضرت الصلوة فقالوا ان النبی صلی الله علیه وآله قال یؤم بالقوم
اقرأهم ثم اجمعوا علی ان الاربعة کانوا اقرأ لکتاب الله تعالی
من عمر فسقط ثم سألنا الامة ای هولاء الاربعة اقرأ لکتاب
الله وافقههم لدینه فاختلفوا فوقفناهم حتی نعلم ایهم اولی
بالامامة فاجمعوا علی ان النبی صلی الله علیه وآله قال الائمة من
قریش فسقط ابن مسعود وزید بن ثابت وبقی علی بن ابی طالب و
ابن عباس فسألنا ایهما اولی بالامامة فقالوا ان النبی صلی الله
علیه وآله قال اذا کان عالمین فقیهین قرشیین فاکبرهما سنا و
اقدمهما هجرة فسقط عبد الله بن عباس رضی الله عنه وبقی امیر المؤمنین

علی بن ابی طالب صلوات اللہ علیہ احق بالامامة لما اجتمعت علیہ الائمة ولدلالة الکتاب والسنة عنہ انتہی رسالة ابی عثمان عمر بن بحر الجاحظ

ترجمہ

ابو عثمان عمرو بن بحر الجاحظ کہتا ہے کہ یہ کتاب اوس شخص کے لیئے ہی جو کنا
کشی کرنا چاہئے شک اور گمان اور خواہشہائے نفسانی سے اور یقین اور
وثوق سے طاعت خدا و رسول کرے۔ اور یقین کرے بعد پیغمبر خدا کے
ان امور میں جو کتاب خدا اور سنت رسول سے ثابت ہیں اور بیہودہ داستان
اور قیل وقال کو ترک کرے کیونکہ رائے اور گمان اور قیاس غیر معصوم
کا کبھی ٹھیک ہوتا ہے اور کبھی غلطی اور خطا پر ہوتا ہے ہمیشہ ٹھیک اور درست
نہیں ہو سکتا دیکھو یہ امر باجماع امت ثابت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ نے اسیران بدر کے معاملہ میں صحابہ سے مشورہ کیا صحابہ کی رائے
متفق الکلمہ ایسی قرار پائی کہ اسیروں سے فدیہ لیکر اونکو رہا کیا جائے پس
خطاب پر عتاب قرآن شریف میں نازل ہوا یعنی ما کان لنبی ان یکون لہ
اسریٰ الی اخر الآیہ پس یہاں سے ثابت ہوا کہ یہ کچھ فرض اور ضرور
نہیں کہ رائے اور قیاس ہمیشہ ٹھیک اور درست ہے ہوا کرے کبھی رائے
میں خطا اور غلطی بھی واقع ہوتی ہے باوجود اسکے کہ جناب سید المرسلین معصوم
تھی لیکن چونکہ صحابہ کی رائے سے شریک تھے اسلیے اس رائے میں خطا واقع
ہوئی پس ظاہر و آشکارا ہوگیا کہ رائے اور قیاس سے علم یقینی حاصل نہیں

ہوسکتا اور وا اس کے نہین کہ محبت طاعت خدا و طاعت رسول ہی جسپر
امت نے از روے کتاب اللہ و سنت رسول اللہ اجماع کیا ہو اور ہمارا
یہ حال ہی کہ ہمنے نہ تو نبی صلے اللہ علیہ و آلہ کو دیکھا اور نہ کسی کو صحابہ مین سے
ہمنے پایا تاکہ ہم اختلاف کرنے والون کا حال اونسے دریافت کرتے اور پوچھتے
کہ کون اون مین سے حق اور راستی پر ہے تاکہ ہم بحکم آیہ وافیہ ہدایہ کونوا مع
الصادقین سچون کا ساتھ اختیار کرلیتی اور پوچھتی کہ کون کون اختلاف
کرنیوالون مین سے باطل پر ہے تاکہ ہم اون کاذبون اور جھوٹون سے اجتناب
کرتے جیساکہ قرآن شریف مین خداے تعالی نے فرمایا کہ اللہ تمکو تمہاری ماؤن
کے شکمون سے باہر لایا کہ تم کچھ نہین جانتے تاکہ ہم اس مسئلہ مختلفہ مین
معرفت دین اور اہل صدق و یقین کی حاصل کرکے عذاب دایم سے محفوظ
رہتی پس ہمنے امت محمدی کو مختلف پایا کہ ایک دوسرے سے بیزار ہین اور
اور وہ سب لوگ دو فرقون مین منقسم ہین بعض کہتے ہین کہ رسول اللہ نے
کسی کو خلیفہ مقرر نہین کیا بلکہ یہ امر آنحضرت صلعم نے امت پر
چھوڑ دیا پس امت نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنالیا دوسرا فریق
کہتا ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ الاطیاب نے علی کو اپنے
بعد اپنا خلیفہ اور جانشین مقرر فرمایا ہے ۔ اور ہر ایک فریق ان دونون
فرقون مین سے اپنے اپنے مذہب کو حق جانتا ہے ۔ پس جب ہمنے یہ حال
دیکھا اور جانبین کے دعوون کو سنا تو ہمنے جان لیا کہ یہ امر غیر ممکن ہے کہ ہر دو
فریق حق پر ہون کیونکہ اجتماع ضدین محال ہے لامحالہ ایک فریق حق پر

ہوگا اور دوسرا باطل پر لہذا ہمنے چاہا کہ حق کو باطل سے جدا کردین اور عذاب بدی
سے بچین پس ہمنے دونو فریق سے سوال کیا کہ آیا خلقت کے لئے ایک حاکم
اور والی کا ہونا) جو کہ احیاد کو قایم رکھے اور زکوۃ لو جمع کرکے مستحقین پر تقسیم کرے
اور مدعی و مدعا علیہ کا فیصلہ بحق کرے اور مظلوم کا ظالم سے حق لے حدود و
تعزیرات الہی کو جاری کرے) لازم و ضروری ہے یا نہین سب نے کہا
کہ بیشک ایسے حاکم اور والی کا ہونا ضروری اور لازم ہے پس ہمنے کہا کہ آیا
جائز ہے کہ قرآن شریف اور سنت رسول پر نظر ڈلنے کے سوا کسی کو حاکم اور
والی بنا دیا جائے۔ سب نے کہا کہ کتاب اللہ و سنت رسول پر نظر ڈالنے
کے سوا کسی کو حاکم اور والی مقرر کرنا ہرگز جائز اور روا نہین ہوسکتا۔ ہمنے سوال
کیا کہ اسلام جسکا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے وہ کیا چیز ہے پس سب نے
کہا کہ اسلام شہادتین اور اقرار اون امور کا ہے جو کہ جناب پیغمبر خدا لائے ہین
نماز روزہ اور حج بشرط استطاعت اور عمل قرآن شریف پر باین جہت کہ جو قرآن
شریف مین حلال ہے وہ دائما حلال ہے اور جو بموجب قرآن شریف کے حرام
ہے ہمیشہ حرام ہے ہم نے اونکے اس قول کو تسلیم کیا پھر ہمنے اون سب سے
سوال کیا کہ آیا کچھ لوگ خدا کے برگزیدہ ہین جنکو خدا نے پسند اور برگزیدہ
کیا ہے سب نے کہا کہ ہان ہین ہمنے کہا کہ کیا دلیل ہے اونہون نے کہا کہ قول
خدا تعالیٰ کا وربک یخلق ما یشاء و یختار یعنی رب تیرا اے
محمد جسکو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے پسندیدہ اور برگزیدہ
کرتا ہے پھر ہمنے پوچھا کہ برگزیدہ خدا کے کون ہین سب نے کہا کہ متقین

ہمنے کہا کہ کیا دلیل ہے اونہون نے کہا کہ قول خدا ے تعالی کا اکرمکم عنداللہ
اتقاکم یعنی بزرگتر خدا کے نزدیک تم مین سے وہ ہے جو زیادہ متقی ہے پہر ہمنے
پوچہا کہ متقین مین سے زیادہ کون برگزیدہ خدا ے تعالی کا ہے اونہون نے
کہا کہ مجاہدین ہین اس دلیل سے کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے فضل اللہ المجاہدین
باموالہم وانفسہم علی القاعدین درجۃ یعنی فرمایا جناب
باری عزاسمہ نے کہ اللہ نے تفضیل دی اونکو جو راہ خدا مین اپنے مالون
اور جانون کے ساتھ جہاد کرتے ہین اون لوگون پر جو بیٹھے رہتے ہین پہر
ہمنے پوچہا کہ آیا مجاہدین سے بہی کوئی زیادہ برگزیدہ خدا کا ہے اونہون
نے کہا کہ ہان جو مہاجرین مین سے سابقین الی الجہاد تہی وہ مجاہدین مین
سے افضل اور برگزیدہ خدا کے ہین اس دلیل سے کہ جناب حق سبحانہ وتعالی
شانہ فرماتا ہے لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل
الآیہ یعنی جو لوگ قبل از فتح مکہ راہ خدا مین جان ومال سے مجاہدین رہے
ہین اونکے برابر بعد والے نہین ہوسکتے پس اب ہمنے جان لیا کہ برگزیدگان
خداوند تبارک وتعالی تمام خلقت مین سے وہ لوگ ہین جو مہاجرین سابقین
الی الجہاد تہی۔ پہر ہمنے پوچہا کہ انمین سے بہی کوئی زیادہ برگزیدہ خدا کا ہے
سب نے کہا کہ ہان جن لوگون نے جہادون مین زیادہ تر تکلیفین اور سخت
سخت اذیتین اور محنتین اوٹہائی ہین۔ اور جنہون نے زیادہ تر کفار اور مشرکین
کو قتل کیا ہے وہ اونمین سے زیادہ تر برگزیدہ اور مقبول خدا کے ہین اس
دلیل سے کہ جناب ایزد وہاب قاضی یوم الحساب جل جلالہ فرماتا ہے

یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہ۔ وما تقدموا لانفسکم من خیر تجدوہ عند اللہ یعنی جس نے ایک ذرہ کے برابر بھی عمل خیر کیا ہوگا وہ اوس کی جزا پائے گا۔ اور نیز خداوند کریم فرماتا ہے کہ جو کچھ خیرات وسبرات مین سے تم بجالاؤ گے اوس کی جزا اور اوسکا بدلا خدا کے پاس پاؤگے پس ہمنے اس امر کو قبول کیا اور جان لیا کہ خداوند تعالی شانہ کے نزدیک وہ شخص سب سے زیادہ برگزیدہ ہے جس نے جہادون مین بہت سی تکلیفین اور مشقتین اوٹھائی ہون اور سخت اذیتین پائی ہون بڑی بڑی مصیبتون کو جھیلا ہو اور اپنی جان کو راہ خدا مین دریغ نہ کیا ہو اور خدا کے دشمنون کو زیادہ تر قتل کیا ہو۔ پھر ہمنے اوسوقت دونو فریق سے پوچھا کہ ان دونون آدمیون کا کیا حال ہے یعنی علی بن ابی طالب اور ابوبکر آیا ان دونو مین سے کون زیادہ تر جہادون مین مصروف رہا کس نے زیادہ تر غزوات مین تکلیفون اور اذیتون کو برداشت کیا۔ کس نے زیادہ تر خدا کے دشمنون کو تہ تیغ بیدریغ کیا کس نے زیادہ کفار کو واصل نار کیا۔ پس دونون فریق نے متفق اللفظ ومتحد الکلمہ ہو کر امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام پر اجماع کیا اور کہا کہ بیشک علی علیہ السلام نے تمام جہادون اور لڑائیون مین سخت اذیتون اور تکلیفون کو اوٹھایا ہے اور بڑے بڑے معرکے مارے ہین سب سے زیادہ کفار ومشرکین کے قتل کرنے والے اور دین جناب رب العالمین کی حفاظت کرنیوالے اور دین کے دشمنون کو دفع کرنیوالے وہی ہین بسبب اجماع فریقین اور دلالت کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ

آلہ وسلم سے ثابت وظاہر ہوگیا کہ علی علیہ السلام افضل ہیں ۔مترجم رسالہ ہذا یعنی
حقیر سراپا تقصیر زائر جناب بشیر و نذیر حضرات ناظرین کی خدمت میں عرض کرتا ہے
کہ حضرات جو کوئی شخص ذرا بھی شعور رکھتا ہے وہ اوس امر سے انکار نہیں
کرسکتا کیونکہ عقلاً ونقلاً یہ امر ثابت و متحقق ہے کہ بعد پیغمبر کے وہی شخص نائب
اور خلیفہ پیغمبر کا اور امام خلقت کا ہوسکتا ہے جو امت میں سب سے افضل ہو
اور باوجود افضل کے مفضول کی امامت نامعقول و غیر

. . . .

مقبول ہے ہمیشہ سنت الٰہیہ و طریقہ ربانیہ اسی پر قائم رہا ہے اور تمام
انبیاء سلف کے زمانوں میں یہی طریقہ جاری رہا ہے کہ ہر نبی و مرسل کے بعد
جو افضل امت ہوا ہے وہی نائب اور خلیفہ اور وصی اوس نبی کا مقرر ہوا
ہے دیکھو کتب فریقین کہ یہ امر ویسے ثابت و متحقق ہے بلکہ کتب یہود و نصاریٰ
سے بھی یہ دعوے ثابت و مبرہن ہے پھر ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ کے بعد
اس سنت الٰہی کو کیوں متغیر اور متبدل کردیا گیا۔ حالانکہ تغیر و تبدل سنت الٰہی
میں ہو نہیں سکتا چنانچہ خود احکم الحاکمین جل جلالہ قرآن کریم میں فرماتا ہے
ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا ولن تجد لسنۃ اللہ تحویلا پس سقیفۂ
بنی ساعدہ میں جو کارروائی کیگئی وہ سنت الٰہی کے بالکل برخلاف تھے جو
کچھ کیا گیا وہ ہرگز ہرگز جائز اور روا نہ تہا کما ھو مدلل بالادلۃ الکثیرۃ
القاطعۃ ومبرھن بالبراھین الوفیرۃ الساطعۃ فمن شاء الاطلاع
علی تفصیل ھذا المقام فلیرجع الی الکتب الکلامیۃ الامامیۃ

الله المنعام پھر جاحظ کہتا ہے کہ ہمنے دوبارہ ہر دو فریق سے سوال کیا کہ فرقین
میں سے کون زیادہ برگزیدہ ہیں اُن سب نے کہا کہ خاشون یعنی خدا سے
ڈرنے والے اس دلیل سے کہ خدا ے تعالی فرماتا ہے کہ نزدیک اور
آمادہ ہے بہشت متقین کے لئے تا قول خدا ے تعالی جو ڈرے خدا سے
مہربان سے بالغیب اور نیز فرمایا ہے جناب حق سبحانہ وتعالی شانہ نے اُو
علدت للمتقین الذین یخشون ربھم یعنی جنت آمادہ ہے متقین کے
لئے جو خدا سے ڈرتے ہیں پھر ہمنے اون سے پوچھا کہ سب لوگون میں سے
عالم زیادہ کون ہے سب نے کہا کہ جو عالم بعدل ہو اور حق کیطرف زیادہ
ہدایت کرنے والا ہو وہ زیادہ مستحق ہے کہ متبوع اور والی وحاکم ہو نہ محکوم
اور تابع اس دلیل سے کہ جناب احکم الحاکمین جل جلالہ نے فرمایا ہے کہ
حکم کرین تم مین سے صاحبان عدل پس ولایت اور حکومت صاحبان عدل میں
منحصر ہوئے ہم اونکے اس قول کو قبول کیا پھر اوسنے پوچھا کہ اعلم الناس بالعدل
کون ہے اونہون نے کہا کہ جو عدل کی طرف زیادہ تر دلالت کرنے والا
ہو ہمنے کہا وہ کون ہے اونہون نے کہا کہ جو زیادہ تر ہدایت کرنے والا ہو
طرف حق کے وہ سب سے زیادہ مستحق ہے کہ حاکم اور متبوع ہو نہ تابع
اور محکوم دوسرون کا اس دلیل سے کہ جناب رب العلمین احکم الحاکمین
جل شانہ وعظم برہانہ فرماتا ہے افمن یھدی الی الحق الآیہ یعنی جو
شخص خلقت کو حق کیطرف ہدایت کرے وہ زیادہ تر مستحق اس امر کا ہوگا
کہ حاکم اور متبوع ہو اور خلقت اوسکی تابع اور محکوم ہو پس کتاب غفور الرحیم

اور سنت نبی کریم اور اجماع جمیع امت نے اس امر پہ دلالت کی ہے کہ بعد جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ الہداۃ کے تمام امت میں سب سے افضل امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں کیونکہ سب سے زیادہ اور اعلا درجے کے مجاہد راہ خدا میں وہی تھے اور جب سب سے زیادہ بڑھکر مجاہد راہ خدا میں علی ہی تھے تو سب سے زیادہ اتقی اور پرہیزگار بھی علی ہی تھے اور جب سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار علی ہی تھے تو سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والے علی ہی ہوئے اور جب سب سے زیادہ اور سب سے اعلا درجے کے عالم علی ہی ہوئے تو سب سے زیادہ عدل کی جانب دلالت کرنے والے بھی علی ہی ہوئے اور جب عدل کیطرف سب سے زیادہ دلالت کرنیوالے علی ہی ہوئے تو سب سے زیادہ ہدایت کرنے والے امت کو حق کی طرف علی ہی ہوئے اور جب زیادہ ہدایت کرنے والے حق کی طرف علی ہی ہوئے تو وہی اولی اور مستحق اس امر کے ہوئے کہ متبوع اور حاکم ہوں نہ یہ کہ دوسروں کے تابع اور محکوم ہوں۔

پھر جاحظ کہتا ہے کہ امت محمدی کا اس امر پہ اجماع ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ نے اپنے بعد کتاب خدا امت میں چھوڑی ہے اور امت کو مامور فرمایا ہے کہ قرآن شریف اور سنت نبوی کی طرف رجوع کریں اور اوامر و نواہی کا اون سے استنباط کریں تاکہ اشتباہ زائل ہوں جب قاری قرآن نے (یہ وربك يخلق ما يشاء ويختار) کی تلاوت کی تو اوس سے کہا گیا کہ اس آیت کا مدلول کون ہے ثابت کرو تو قاری

قرآن نے پڑھا۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم یعنی بزرگتر تم مین سے نزدیک
خدا ے تعالی کے وہ ہے جو تم سب مین سے اتقا ہو۔ قراۃ ابن مسعود مین ہے
ان خیرکم عند اللہ اتقاکم اور نیز پڑھا قاری قرآن نے وازلفت
الجنۃ للمتقین غیر بعید ھذا ما توعدون لکل اواب حفیظ من
خشی الرحمن بالغیب۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ مختار اور پسندیدہ و
منتخب وبرگزیدہ پروردگار کا وہی ہے جو خدا سے زیادہ ڈرنے والا ہو
پھر قاری قرآن نے پڑھا۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء یعنی سوا
اسکے نہین کہ ڈرتے ہین خدا سے اوسکے بندون مین سے علماء۔ پس قاری
کو کہا گیا کہ آگے پڑھو یہانتک کہ ہم دیکھین کہ علماء سب سے افضل ہین
یا نہین یہانتک کہ قاری قرآن نے پڑھا یہ قول خداے تعالی کا ھل یستوی
الذین یعلمون والذین لا یعلمون یعنی آیا مساوی ہیں وہ لوگ جو
علم رکھتے ہیں اور جو علم نہین رکھتے۔ پس اس سے ظاہر ہوگیا کہ عالم افضل
ہے غیر عالم سے پھر قاری سے کہا گیا کہ آگے پڑھو پس اوس نے جب یہ قول
خدا ے تعالی کا پڑھا۔ یرفع اللہ الذین اٰمنوا منکم والذین اتوا العلم
درجات یعنی جناب حق سبحانہ تعالی شانہ نے بلند رتبہ دیا ہے اُنکو
جو ایمان لائے تم مین سے جنکو علم دیا گیا ہے۔ پس کہا گیا کہ یہ آیت دلیل
اس امر پہ ہے کہ علماء کو خداے تعالی نے برگزیدہ کیا ہے۔ اور اون کو
تفضیل دی ہے اور اونکے درجات بلند کئے ہین اور کل امت محمدی
کا اس پر اجماع ہے کہ اصحاب پیغمبر مین چار آدمی سب سے زیادہ تر

عالم تھے جن سے علم لیا جاتا ہے اور لیا گیا ہے۔
علی بن ابی طالب۔ عبداللہ بن عباس۔ عبداللہ بن مسعود زید بن ثابت
اور ایک گروہ نے عمر بن الخطاب کو بھی شمار کیا ہے پس اس بنا پر ہمنے امت
سے سوال کیا کہ جب نماز کا وقت آئے اور یہ پانچوں صاحب ایک وقت میں
ایک جگہہ پر موجود ہوں تو ان میں سے کون زیادہ تر امام جماعت ہونے
کے لئے استحقاق اور لیاقت رکھتا ہے پس سب امت نے متفق اللفظ ہوکر
کہا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہے کہ جب کبھی ایسا اتفاق
ہو تو جو شخص سب میں سے اعلیٰ درجہ کا حافظ و قاری قرآن ہو اوسکو مقدم
اور پیش نماز بنانا چاہی پس اس قید سے حضرت عمر بن الخطاب ساقط
ہوگئے پھر ہمنے امت سے سوال کیا کہ یہ باقی چاروں صحابی تو اقراء الکتاب
اللہ ہیں انمیں سے کون اولی بالامامۃ ہے پس امت نے بالاجماع کہا کہ
کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہے کہ الائمۃ من قریش امام
میں سے ہونا چاہئیے اس قید سے ابن مسعود اور زید بن ثابت گر گئے۔
باقی رہی علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن عباس پھر ہمنے پوچھا کہ ان
دونوں میں سے کون اولی بالامامۃ ہے سب نے بالاتفاق بیان کیا
کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ الاطیاب نے فرمایا ہے کہ جب
دو عالم فقیہ قریشی موجود ہوں تو انمیں سے جو سن میں بڑا ہو اور ہجرت
کرنے میں مقدم ہو امامت کے لئے اقدم و اولیٰ ہے پس اس حدیث
سے عبداللہ بن عباس ساقط ہوگئے اور صرف امیر المومنین علی بن ابی طالب

علیہ السلام باقی رہی پس بموجب کتاب خدا و سنت سید الانبیاء و اجماع
کل امت جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب صلواۃ اللہ وسلامہ علیہ
سب سے زیادہ تر لایق اور مستحق امامت کے لئے ثابت ہوئی۔ تمام ہوا
رسالہ عمر بن بحر الجاحظ کا۔ مترجم رسالہ ہذا یعنی بندہ کمترین زائر سید المرسلین صلعم
کہتا ہے کہ امت محمدی میں جناب امیر المومنین سید الوصیین علی بن ابی طالب
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کسی شخص کو بھی کسی فضیلت میں نسبت نہیں
دیسکتے اگر کوئی شخص اوس جناب کے ساتھ کسی فضیلت میں کچھ نسبت
دے تو اوسکا نسبت دینا تعصب یا جہالت پر مبنی ہوگا۔ کیونکہ صحابہ میں
کسی صاحب کے لئے اسقدر فضائل ہرگز نہیں ہیں جسقدر فضائل ذات
بابرکات جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے لئے ثابت
و تحقق ہیں۔ اسلام کے مختلف فرقوں کی کتابوں سے یہ امر ظاہر و آشکار
ہے کوئی شخص اسکا انکار نہیں کرسکتا چنانچہ مسند احمد حنبل میں عبداللہ بن
عباسؓ سے منقول ہے کہ جسقدر مدح اور تعریفیں نازل نہیں ہوئی۔ اور
جناب آیۃ اللہ فی العالمینؒ نے مجلد حدیث لوز کے صفحہ ۵۰ پر محمد بن یوسف
گنجی شافعی صاحب کفایۃ الطالب کی عبارت یوں نقل فرمائی ہے ۔
قلت ذکر فضائل امیر المؤمنین علی بن ابی طالب من آیات القرآن
لا یمکن جعله الا فی کتاب واحد و ذکر جمیعها یقصر عنه باع
الاحصاء و بذلك علی تصدیق ما ذهب الیه مولف الکتاب
محمد بن یوسف بن محمد الکنجی الشافعی عفا الله عنه ما اخبره

الشیخ المقری ابواسحاق ابراهیم بن برکته الکتبی بالموصل عن الامام الحافظ صدر الحفاظ ابی العلا الحسن بن احمد بن الحسن العطار عن الشریف الاجل نور الهدی ابی طالب الحسین بن محمد بن علی الزینبی عن محمد بن احمد بن علی بن الحسین بن شاذان حدثنا المعافی بن زکریا عن محمد بن احمد ابی الثلج عن الحسن بن محمد بهرام عن یوسف بن موسی القطان عن جریر عن اللیث عن مجاهد عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لوان الغیاض اقلام والبحر مداد والجن حساب والانس کتاب ما احصوا فضائل علی بن ابی طالب انتهی بقدر الحاجة ماحصل اسکا یہ ہے کہ اگر کوئی شخص آیات قرآنیہ سے فضائل جناب امیرالمومنین علیہ السلام کے حیز تحریر مین لانا چاہیے تو اوسکو ایک کتاب مستقل طور پر جداگانہ لکھنے پڑیگی اور جناب امیرالمومنین علیہ السلام کے کل فضایل کا احصار تو دشوار ہے کوئی نہین کرسکتا اور اس امر کی تصدیق اوس حدیث شریف سے ہوتی ہے جو ابن عباس روایت کرتے ہین کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ اگر نیستان قلمین ہون اور دریا سیاہی اور جن محاسب ہون اور انسان کاتب ہون تب بہی علی بن ابی طالب علیہ السلام کے فضائل کا احصا اور شمار نہین کرسکتے نیز محمد بن یوسف گنجی شافعی اسی مقام مین آگے چلکر روایت کرتے ہین کہ کسی شخص نے عبداللہ بن عباس سے کہا کہ سبحان اللہ کسقدر کثرت سے ہین

مناقب اور فضائل جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام کے ہین گمان کرتا ہون کہ تین ہزار فضیلت اوس جناب کے لئے ثابت ہے عبد اللہ بن عباس نے کہا کہ تیس ہزار کے قریب کیون نہین کہتا پہر محمد بن یوسف موصوف لکھتے ہین کہ اس روایت کو عبد اللہ بن عباس سے ائمہ حدیث نے اپنی اپنی کتابون مین نقل کیا ہے اور مین کہتا ہون کہ اسکے تصدیق اوس سے ہوتی ہے جو ہمنے روایتین کین ہین امام احمد حنبل سے جو اہل حدیث کے امام ہین اور اصحاب حدیث مین سب سے اعلا درجہ کے جاننے والے ہین اور اپنے زمانہ کے امام اور مقتدی اس فن مین ہین انتہی کلامہ) اب انصاف سے سوچو اور غور کرو کہ کیونکر اور کسطرح اور کسیوجہ سے امت محمدی مین کسی شخص کو امیر المومنین برادر سید المرسلین صلے اللہ علیہما و اولادہما الطیبین کے ساتھہ فضائل اور مناقب مین نسبت دیسکتے ہین ۔ غالبًا جو شخص جناب امیر المومنین و سید الوصیین علیہ السلام کے ساتھہ کسی اور صاحب کو کسی فضیلت مین نسبت دیگا وہ فضائل و فواضل و مناقب و مدائح و خصائل و حالات و شمائل جناب اسد اللہ الغالب علیہ السلام سے ناواقف اور جاہل اور نابلد و ذاہل و ناوان و غافل ہوگا جیسا کہ مولوی جلال الدین رومی اپنی مثنوی مین کہتے ہین ؎

تو تار یکی علی را دیدۂ	زان سبب غیرے براو بگزیدۂ

اور ابو المجد مجد الدین آدم المعروف بحکیم سنائے اپنے ایک قصیدہ مین فرماتے ہین ۔ شعر

مرمرا باور نمی آید ز ردی اعتقاد	حق زہرا خوردن و دین پیمبر را شکستن
اینکہ اورا بر علی مرتضے دانی امیر	یا اللہ ار گرمی تو اند کشف قنبر را شکستن

چونکہ اس رسالہ کے خاتمہ مین جاحظ نے چار صاحبون کو فضیلت علم مین جناب امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھہ ذکر کیا ہے اور اس فضیلت مین اونکو وارث مرتبہ ہارونی و قائل کلمہ سلونی کے ساتھہ نسبت دی ہے لہذا درباب علم باب مدینۃ العلم بکمال اختصار چند جملات و فقرات عرض کرتا ہون متوجہ ہوکر بگوش دل سنیئے اور سوچئے۔

پس واضح ہو کہ علماء اہل سنت بھی اس امر کو تسلیم کرتے ہین اور مانتے ہین کہ باب مدینہ علم لدنی و وارث منزلت ہارونی۔ قائل قول لو کسرت لی الوسادۃ الخ و متکلم بکلمہ سلونی کے برابر کوئی شخص علم مین ہو نہین سکتا۔ دیکھو شیخ عبد الحق صاحب دہلوی رجال المشکوۃ مین تحریر فرماتے ہین اور جناب علامۂ زمان حضرت مفتی سید محمد قلی خان رفع اللہ درجاتہ فی فرادیس الجنان اون سے کتاب مستطاب تشیید المطاعن مجلد اول مین نقل فرماتے ہین۔ قال ابن عباس اعطی علی تسعۃ اعشار العلم واللہ لقد شارکہم فی العشر الباقی۔ و فی الاربعین لتاج الاسلام و علی اعلم بذلک الجنا واذا ثبت لنا شیٔ عن علی لم نعدل الی غیرہ کذا فی فصل الخطاب یعنی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ علم کے دس حصہ ہین اونمین سے نو حصہ جناب باری تعالی شانہ نے علی کو عنایت فرمائے ہین اور قسم خدا کی علی باقی کے دسوین حصہ مین بھی

سب لوگون کے شریک ہین اور تاج الاسلام کی اربعین مین ہے کہ علی اوس دسوین حصہ مین بہی سب سے زیادہ عالم ہین اور جب ہمکو کوئی امر علی علیہ السلام سے ثابت ہو جاتا ہے توہم اور کسی کی طرف رجوع نہین کرتے اور یہی مضمون فصل الخطاب مین بہی ہے۔

اور دیکھو حضرات اہل سنت کی متعدد کتابون سے ثابت ہے کہ خود جناب امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ الاطیاب نے مجہپر ہزار دروازے علم کے کہولے کہ ہر دروازہ سے ہزار ہزار دروازہ علم کا مجہپر کہل گیا۔ اور حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ارشادات مین سے یہ دونون جملے یعنی لولا علی لہلك عمر۔ ولا ابا حسن لہا۔ ایسے مشہور اور السنہ خواص وعوام پر زبان زد ومذکور ہین کہ نحو کی چہوٹی چہوٹی کتابون مین بچے پڑہتے ہین ان دونون جملون کو سوچلو کہ اِسنے کیا نتیجہ نکلتا ہے۔

اور اے صاحبو دیکھو۔ اخرج الحموینی بسندہ عن الکلبی قال ابن عباس علم النبی صلعم من علم اللہ وعلم علی من علم النبی صلعم وعلی من علم علی وما علمی وعلم الصحابۃ فی علم علی الا کقطرۃ فی سبعۃ ابحر۔ یعنی حموینی جو کہ حضرات اہل سنت کے محدثین کاملین مین ہین بسند خود بواسطۂ کلبی روایت کرتے ہین کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے جو کہ امام المفسرین اور بوجہ وفور علم وغزارت تبحر بلقب بحر ہین کہا ہے کہ علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خدا کے علم سے ہے اور علم علی کا جناب

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم سے ہے اور میرا علم علی کے علم سے ہی
اور میرا علم اور تمام صحابہ کا علم علی بن ابی طالب کے علم کے مقابلہ مین ایسا
ہے جیسا کہ ایک قطرہ ہو ساتون دریاؤن کے مقابل مین۔ ابن شیرویہ دیلمی
نے اپنی کتاب فردوس الاخبار مین حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ میرے بعد میری تمام امت مین سب سے بڑھکر اور سب سے اعلا درجہ کا عالم
علی بن ابی طالب ہے بس جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اپنی تمام امت پر علی علیہ السلام کو علم مین ترجیح دی ہے تو کیونکر اور کسطرح
اور کس وجہ سے اور کس واسطے کوئی شخص امت محمدیؐ مین سے علم مین علی علیہ السلام
کی برابر سمجھا جاسکتا ہے اور کیونکر کوئی علی کے مقابل مین ہوسکتا ہے لا واللہ ہرگز
نہین ہرگز نہین محمد محبوب عالم بن جعفر بدر عالم اپنی تفسیر مشہور بہ تفسیر شاہی
مین آیۃ واعلموا انما اموالکم واولادکم فتنۃ کی تفسیر مین لکھتے
ہین فی الفصول المہمہ ان رجلاً اتی بہ الی عمر بن الخطاب
رضی اللہ تعالی عنہ وکان صدر منہ انہ کان بجماعۃ من
الناس وقد سالوہ کیف اصبحت قال اصبحت احب الفتنۃ
واکرہ الحق واصدق الیہود والنصاری واومن بما لم ارہ
واقر بما لم یخلق فرفع الی عمر رضی اللہ تعالی عنہ فارسل
عمر الی علی کرم اللہ وجہہ فلما جاءہ اخبرہ بمقالۃ الرجل
فقال صدق الرجل یحب الفتنۃ قال اللہ تعالی انما اموالکم

واولادکم فتنة ویکرہ الحق یعنی الموت قال اللہ تعالےٰ وجاءت
سکرۃ الموت بالحق ویصدق الیہود والنصاریٰ قال
اللہ تعالیٰ قالت الیہود لیست النصاریٰ علیٰ شئ وقالت
النصاریٰ لیست الیہود علیٰ شئ - ویومن بما لم یرہ یعنی یومن
باللہ عزوجل ویقر بما لم یخلق یعنی الساعة مقالہٗ ؏ حاصل اسکا یہ ہے کہ ایک شخص
کو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے حضور مین اس جرم پر پکڑ لائے - کہ
اوس سے لوگون نے جو پوچھا کہ تو نے کیونکر صبح کی تو اوس نے کہا کہ مین
نے صبح کی اس حال مین کہ فتنہ کو دوست رکھتا ہون اور حق کو مکروہ جانتا ہون
اور یہود و نصاریٰ کی تصدیق کرتا ہون - اور جسکو نہین دیکھا اوسپر ایمان
لایا ہون - اور جو کہ ابہی تک پیدا نہین ہوا اوسکا اقرار کرتا ہون - جب حضرت
عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ تقریر اوس شخص سے سنئے تو جناب
امیر المومنین علیہ السلام کو بلوایا اور اونکو یہ قول اوس شخص کا سنایا
جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا کہ اس شخص
کا قول ٹہیک اور درست ہے یہ دوست رکہتا ہے فتنہ کو یعنی اموال و
اولاد کو دیکہو خداوند تعالیٰ فرماتا ہے انما اموالکم واولادکم فتنة
اور مکروہ جانتا ہے حق کو یعنی موت کو حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ فرماتا ہے و
جاءت سکرۃ الموت بالحق اور تصدیق کرتا ہے یہود و نصاریٰ کی
خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کہا یہود نے کہ نصاریٰ کچھ نہین ہین اور کہا
نصاریٰ نے کہ یہود کچھ نہین ہین اس امر مین وہ دونون سچے ہین

اعوذ باللہ من معضلة لا علی لها -

یہ شخص دونو گروہ کے اس امر مین تصدیق کرتا ہے اور ایمان لایا ہے اوسپر جو نہین دیکھا جاسکتا یعنی جناب باری تعالی شانہ جو لطیف وخبیر ہے نظر نہین آسکتا اوسپر ایمان لائے ہوئے ہے۔ اور اقرار کرتا ہے اوس کا جو ابھی پیدا نہین ہوا یعنی روز قیامت کا اقرار کرتا ہے پس یہ ارشاد ہدایت بنیاد جناب حلال مشکلات سے سنکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مین پناہ مانگتا ہون اوس مشکل معاملہ سے جسکے حل کرنے کے لئے علی مرتضے مشکل کشا نہون۔ حضرات ناظرین اعلا درجہ کی فضیلت وہ ہوتی ہے کہ جسکا دشمن بھی انکار نہ کرسکے بلکہ اقرار کرے اور گواہی دے۔ وارث منزلت ہارونی وقائل کلمہ سلونی کے وفور علم کو یہان سے خیال کرو کہ معاویہ بن ابی سفیان جیسا سخت دشمن جانے بھی اوس جناب کی اس فضیلت کا مقر اور معترف ہے۔ شعر

واللہ قد شہد العدو بفضلہ	والفضل ما شہدت بہ الاعداء

دیکھو مجلد حدیث منزلت مین جناب آیۃ اللہ فی العالمین وسید المتکلمین رضہ سترھوین دلیل مین ارشاد فرماتے ہین کہ معاویہ باوجود عداوت شدیدہ کے جناب امیر المومنین علیہ السلام کی اعلمیت پر حدیث منزلت سے استدلال کرتا تھا چنانچہ اس روایت کو احمد[۱] بن محمد بن حنبل الشیبانی۔ اور ابو الحسن[۲] علی بن عمر بن محمد بن الحسن بن شاذان۔ اور علی[۳] بن محمد الجلابی المعروف بابن المغازلی اور فقیہ ابو اللیث[۴] نصر بن محمد سمرقندی اور محب[۵] الدین احمد بن عبد اللہ الطبری اور ابراہیم[۶] بن محمد حموینی اور محمد[۷] بن یوسف زرندی

اور نورالدین علی بن عبداللہ السمہودی اور ابراہیم بن عبداللہ الیمنی الوصابی اور احمد بن محمد المعروف بابن حجر المکی اور احمد بن فضل بن محمد باکثیر المکی اور احمد بن عبدالقادر العجیلی اور مولوی مبین لکھنوی نے اپنی اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔ اس فہرست کے بعد جناب ممدوح مرحوم نے کل ان علماء کی روایات کو وارد کیا ہے یہ احقر الانام اس مقام پر ان میں سے دو روایتیں نقل کرتا ہے ابن المغازلی کتاب المناقب میں لکھتے ہیں

اخبرنا ابوالقاسم عبدالواحد بن علی بن العباس البزاز رفعه الی اسماعیل بن ابی خالد عن قیس قال سال رجل معاویة عن مسالة فقال سل عنها علی بن ابی طالب فانه اعلم قال یا امیرالمومنین قولك فیها احب الی من قول علی فقال بئس ما قلت ولوم ما جئت به لقد کرهت رجلاً کان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یغره العلم غرًا ولقد قال له رسول الله انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی ولقد کان عمر بن الخطاب یساله فیاخذ عنه ولقد شهدت عمر اذا اشکل علیه شیٔ قال ههنا علی ثم قام الله رجلیك ومحا اسمه من الدیوان یعنی ایک شخص نے معاویہ سے مسئلہ پوچھا معاویہ نے کہا کہ علی بن ابی طالب سے مسئلہ کو دریافت کر کیونکہ وہ زیادہ جاننے والے ہیں اوسنے کہا کہ اے امیرالمومنین میرے نزدیک تمہارا قول بہتر ہے علی کے قول سے معاویہ

یہ نے کہا کہ تو نے بہت برا لفظ کہا اور کراہت کی تو نے اوس شخص سے کہ جسکو
رسول خدا ہمیشہ علم سکہاتے تہے اور اوسکے علم کو ہمیشہ بڑہاتے جاتے تہے اور
تحقیق رسول خدا نے فرمایا ہے اوسکی شان مین کہ تو مجہسے بمنزلہ ہارون کے
ہے موسی سے مگر میرے بعد کوئی نبی نہوگا اور تحقیق حضرت عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ اون سے مسئلہ پوچہا کرتے تہے اور ہمیشہ اون سے علم اخذ
کیا کرتے تہے۔ اور تحقیق مین نے دیکہا ہے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
کو کہ جب کوئی مسئلہ اونکو مشکل پیش آتا تہا تو وہ کہا کرتے تہے کہ یہان
علی ہے پہر معاویہ نے اوس شخص کو جس نے مسئلہ پوچہا تہا کہا کہ اوٹہ کہڑا
ہو یہان سے خدا تجہے ثابت قدم نہ رکہے۔ پہر اوسکا نام اپنے ملازمین
کی فہرست مین سے کاٹ دیا نیز جناب ممدوح مرحوم فرماتے ہین کہ
فقیہہ ابو اللیث نصر ابن محمد حنفی کہ فضائل و مفاخر و مناقب و
ماثر او بر ناظر جواہر مضیہ عبد القادر و کتاب اعلام الاخیار کفوی و اثمار جنیہ
علی قاری وغیران ظاہر و باہرست در کتاب المجالس کہ نسخہ آن در سفر عراق
بنظر عبد مشتاق رسیدہ می فرماید عن قیس بن ابی حازم رضی اللہ
عنہ قال جاء رجل الی معاویۃ رضی اللہ عنہ فسالہ عن مسئلہ
فقال سل عنہا علی بن ابی طالب فہو اعلم بہا فقال الرجل
قولک احب الی من قول علی فقال معاویہ بئس ما قلت و
لؤم ما جئت لقد کرہت رجلا کان رسول اللہ یغرہ
بالعلم غرا۔ وقد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا علی

انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی ولقد کان عمر بن الخطاب رضی الله عنه یسأله ویاخذ عنه ولقد شهدت عمر بن الخطاب اذا اشکل علیه شیٔ فقال ههنا ههنا علی بن ابی طالب ثم قال للرجل معاویة رضی الله عنه قم لا اقام الله رجلیک ومحا اسمه من الدیوان ویروی ان سائلا سال عائشة رضی الله عنها عن المسح علی الخفین فقالت سلوا عنها علی بن ابی طالب فانه اعلم بالسنة انتهی

یعنی قیس بن حازم رضی الله عنه سے منقول ہے کہ ایک شخص معاویہ کے پاس آیا اور اوس نے ایک مسئلہ پوچھا معاویہ نے کہا کہ علی بن ابی طالب سے پوچھ کہ وہ مسائل کو زیادہ جاننے والے ہین اوس شخص نے کہا کہ میرے نزدیک تمہارا قول علی کے قول سے دوست تر ہے معاویہ نے کہا کہ تو نے یہ بات بہت بری کہی اور تو اس کہنے سے گنہگار ہوا تو نے مکروہ جانا اوس شخص کو جسکا علم رسول خدا ہمیشہ بڑھاتے رہتے تھے اور تحقیق فرمایا ہے رسول خدا نے اونکو کہ یا علی تو میرے لئے ایسا ہے کہ جیسے ہارون تھے موسیٰ کے لئے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور تحقیق حضرت عمر بن الخطاب رضی الله عنه علی سے مسائل دریافت کیا کرتے تھے اور اون سے ہمیشہ علم حاصل کیا کرتے تھے اور مین نے دیکھا ہے حضرت عمر بن الخطاب رضی الله عنه کو کہ جب اونکو کوئی بات مشکل پیش آتی تھی تو کہا کرتے تھے کہ یہان علی بن ابی طالب ہین یا نہین تو یہان سے

اوٹھ کھڑا ہوا۔ اقام اللہ ساعیلیک پھر اوس شخص کا نام اپنے ملازمین
کی فہرست سے خارج کر دیا۔ اور نیز روایت کی گئی ہے کہ حضرت بیوی
عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے مسح علی الخفین کا مسئلہ پوچھا تو انہوں
نے فرمایا کہ علی بن ابی طالب سے سوال کرو کہ زیادہ جاننے والے
سنت رسول کے وہی ہیں۔ ان تمام روایات کو نقل کرنے کے بعد جناب
آیۃ اللہ فی العالمین طاب ثراہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی بے سمجھ یہ توہم
کرے کہ معاویہ کی غرض اثبات اعلمیت جناب امیر المومنین علیہ السلام
کی اپنے آپ سے تھی نہ کل صحابہ سے تو یہ وہم سراسر غلط اور بالکل باطل
ہے کیونکہ حدیث منزلت سے امیر المومنین علیہ السلام کی اعلمیت پر
اوسکا استدلال کرنا اسی امر پر منحصر ہے کہ جسطرح ہارون علیہ السلام امت
موسیٰ علیہ السلام میں سب سے زیادہ عالم اور سب سے افضل تھے اوسی
طرح علی بن ابی طالبؑ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
کل امت میں سب سے افضل اور سب سے زیادہ علم والے تھے۔ نہ فقط
معاویہ سے۔ علاوہ اسکے یہ ہے کہ خود معاویہ نے اعلمیت امیر المومنین
علیہ السلام کی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے تو صراحۃ بیان
بھی کر دی ہے کہ جب اونکو کوئی مشکل پیش آتی تھی تو کشاف معضلات
وفتاح مبہمات وحلال مشکلات کی طرف رجوع کیا کرتے تھے شمس الدین
محمد بن اشرف سمرقندی اپنی کتاب سے صحائف میں (جوکہ اہل سنت
کے عقائد کے باب میں بڑی مشہور ومعروف کتاب ہے اور اوس کی

اور اوس کے مصنف کی توثیق حدیث تشبہ صفحہ ۱۸ میں جناب آیۃ اللہ فی العالمین طاب ثراہ نے معہ عبارت مذکورۃ الذیل نقل فرمائی ہے، تحریر کرتے ہیں۔

واحتجت الشیعۃ بان الفضیلۃ اما عقلیۃ او نقلیۃ ثم العقلیۃ اما بالنسب او بالحسب وکان علی اکمل الصحابۃ فی جمیع ذلک فھو افضل۔ اما النسب فلانہ اقرب الی رسول اللہ والعباس وان کان عم رسول اللہ لکنہ کان اخا عبد اللہ من الاب و کان ابو طالب اخا منھا وکان علی ھاشمی من الاب والام لانہ علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ھاشم وعلی بن فاطمہ بنت اسد بن ھاشم والھاشمی افضل لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم اصطفی من ولد اسماعیل قریشًا واصطفی من قریش ھاشمًا واما الحسب فلان اشرف الصفات الحمیدۃ الزھد والعلم والشجاعۃ وھو فیہ اتم واکمل من الصحابۃ اما العلم فلانہ ذکر فی خطبہ من اسرار التوحید والعدل والنبوۃ والقضاء والقدر واحوال المعاد مالم یوجد فی الکلام لاحد من الصحابۃ وجمیع الفرق تنتھی نسبتھم فی علم الاصول الیہ فان المعتزلۃ ینسبون انفسھم الیہ والاشعری ایضاً منتسب الیہ لانہ کان تلمیذ الجبائی المنتسب الی علی وانتساب الشیعۃ بین والخوارج مع کونھم ابعد الناس عنہ اکابرھم تلامذتہ وابن عباس رئیس المفسرین کان تلمیذاً لہ

وعلم منه تفسير كثير من المواضع التي تتعلق بعلوم دقيقة
مثل الحكمة والحساب والشعر والنجوم والرمل واسرار الغيب
وكان في علم الفقه والفصاحة في الدرجة العليا وعلم
النحو منه وارشد ابا الاسود الدئلي اليه وكان عالما بعلم
السلوك وتصفية الباطن الذي لا يعرفه الا الانبياء و
الاولياء حتى اخذه جميع المشايخ منه او من اولاده او من
تلامذتهم وروي انه قال لو كسرت لي الوسادة ثم جلست عليها
لقضيت بين اهل التوراة بتوراتهم وبين اهل الانجيل
بانجيلهم وبين اهل الزبور بزبورهم وبين اهل الفرقان
بفرقانهم والله ما من اية انزلت في برا وبحرا وسهل او
جبل او سماء او ارض او ليل او نهار الا وانا اعلم في من
نزلت او في اي شي انزلت وروي انه قال لو كشف الغطاء
ما ازددت يقينا وقال صلى الله عليه وسلم اقضاكم علي
والقضاء يحتاج الى جميع العلوم واما الزهد فلما علم منه بالتواتر
من ترك اللذات الدنياوية والاحتراز عن المخلوقات
من اول العمر الى اخره مع القدرة وكان زهاد الصحابة
كابي ذر وسلمان الفارسي وابي الدرداء تلامذته
واما الشجاعة فغنية عن الشرح حتى قال النبي صلى الله
عليه واله وسلم لا فتى الا علي ولا سيف الا ذو الفقار

وقال صلى الله عليه وسلم يوم الاحزاب لضربة علي
خير من عبادة الثقلين وكذا السخاوة فانه بلغ فيها الدرجة
القصوى حتى اعطى ثلاثة اقراص ماكان له ولاولاده غيرها
عند الافطار فانزل الله تعالى ويطعمون الطعام على
حبه مسكينا ويتيما واسيرا وكان اولاده افضل الاولاد سيدا
شباب اهل الجنة ثم اولاد الحسن مثل الحسن المثنى والحسن
المثلث وعبد الله بن المثنى والنفس الزكية واولاد الحسين
مثل الايمة المشهورة وهم اثنا عشر وكان ابو حنيفة و
مالك رحمهما الله اخذ الفقه من جعفر الصادق والباقر
منهما وكان ابو يزيد البسطامي من مشايخ الاسلام سقاء
في دار جعفر الصادق والمعروف الكرخي اسلم على يد علي
الرضا وكان بواب داره وايضا اجتماع الاكابر من الامة
وعلمائها على شيعة وال علي انه افضل ولا عبرة بقول
العوام واما الفضائل النقلية فما روى عن النبي صلى الله
عليه وسلم الاولى خبر الطير وهو قوله صلى الله عليه وسلم
اللهم ايتني باحب خلقك اليك ياكل معي هذا الطير فجاء
علي واكل معه الثانية خبر المنزلة وهو قوله صلى الله عليه
وسلم انت مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي
بعدي وهذا اقوى من قوله في حق ابي بكر والله ما طلعت

شمس ولا غربت بعدی وهذا اقوی من قوله فی حق ابی بکر
لانه انما یدل علی ان غیره لیس افضل منه لا علی انه افضل
من غیره وایضا یدل علی ان الغیر ما کان افضل منه لا علی
انه ما یکون فجاز ان یکون عنده مساو وهذا الخبر ویکون
بعده وایضا خبر المنزلة یدل علی ان له مرتبة الانبیاء
لقوله صلی الله علیه وسلم الا انه لا نبی بعدی و
خبر ابی بکر انما یدل علی ان غیره ممن هو ادنی من
مراتب الانبیاء لیس افضل منه لقوله صلی الله علیه وسلم
بعد النبیین والمرسلین فجاز ان یکون علی افضل منه ـ الثالثة
خبر الرایة روی انه صلی الله علیه وسلم بعث ابا بکر
الی خیبر فرجع منهزما ثم بعث عمر فرجع منهزما فبات
رسول الله صلی الله علیه واله وسلم مغتما فلما اصبح
خرج الی الناس ومعه الرایة وقال لاعطین الرایة
رجلا یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله کرارا غیر
فرار فتعرض له المهاجرون والانصار فقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم این علی فقیل انه ارمد العین فتفل
فی عینیه ثم دفع الیه الرایة الرابعة خبر السیادة قالت
عائشة کنت جالسة عند النبی اذ اقبل علی فقال هذا سید العرب
فقلت بابی انت وامی الست سید العرب فقال انا

سید العالمین وھو سید العرب الخامسۃ خیرا لمولی قال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ
وروی احمد البیھقی فی فضل الصحابۃ انہ قال صلی اللہ
علیہ وسلم من اراد ان ینظر الی ادم فی علمہ والی نوح
فی تقواہ والی ابراھیم فی حلمہ والی موسی فی ھیبتہ والی
عیسی فی عبادتہ فلینظر الی وجہہ علی۔ السادسۃ روی
عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال صلی اللہ علیہ
وسلم ان اخی ووزیری وخیر من اترکہ بعدی یقضی دینی
وینجز وعدی علی بن ابی طالب۔ السابعۃ روی عن ابن
مسعود انہ قال صلی اللہ علیہ وسلم علی خیر البشر من ابی فقد
کفر الثامنۃ روی انہ قال صلی اللہ علیہ وسلم فی ذی
الثدیہ وکان رجلا منافقا یقتلہ خیر الخلق وفی روایۃ
خیر ھذہ الامۃ وکان قاتلہ علی بن ابی طالب وقال صلی
اللہ علیہ وسلم لفاطمۃ ان اللہ تعالی اطلع علی اھل الدنیا
واختار منھم اباک واتخذہ نبیا ثم اطلع ثانیا فاختار منھم
بعلک ھذا ما قالوا۔ انتھی بقدر الحاجۃ۔

وصائف کی عبارت کا ماحصل یہ ہے کہ شیعہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب
علیہ السلام کی افضلیت کو یوں دلائل ثابت کرتے ہیں کہ فضیلت یا
تو عقلی ہوتی ہے یا نقلی عقلی فضائل دو قسم پر منقسم ہیں ایک از روے

نسب دوسرے از روے حسب علی علیہ السلام ہر طرح کے ان فضائل مین تمام صحابہ سے اکمل اور افضل ہین از روے نسب اسطرح سے کہ وہ حضرت سب سے زیادہ از روے نسب کے قریب ہین جناب سید عالم و فخر بنی آدم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسلئے کہ عباس اگرچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا تھے لیکن وہ جناب سرور کائنات صلعم کے والد ماجد عبد اللہ کی طرف سے حقیقی بہائی نہ تھے بلکہ صرف باپ کی طرف سے بہائی تہے اور جناب ابوطالب رضے اللہ عنہ والد ماجد جناب امیر المومنین علیہ السلام کے ما اور باپ دونو کی جانب سے حضرت عبد اللہ رضے اللہ عنہ کے بہائی تہے اور علی ما اور باپ دونو کی طرف سے ہاشمی تہی کیونکہ ابو طالب بیٹے عبد المطلب کے اور عبد المطلب بیٹے ہاشم کے اور فاطمہ بنت اسد رضے اللہ عنہا مادر امیر المومنین بیٹی کی اسد بیٹے ہاشم کے اور بقول جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاشمی افضل ہے اسواسطے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اولاد اسماعیل مین سے خدا نے قریش کو برگزیدہ کیا اور پہر قریش مین سے بنی ہاشم کو برگزیدہ کیا۔

۱۴۳ھ

اے حضرات ناظرین جامع معقول و منقول علامہ سید محمد بن رسول برزنجی رحمۃ اللہ علیہ جوکہ علماء اہل سنت مین بڑی زبردست فاضل ہین اونہون نے ایک کتاب درباب اثبات ایمان آبا، واجداد وامہات جناب سرور کائنات

علیہ وآلہ الآف التحیہ والتسلیمات تصنیف کی ہے اوس کتاب مین سے اخذ کرکے مفتی احمد بن زینی دحلان مفتی الشوافع متولی مسجد الحرام مفتی مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً نے ایک رسالہ مسمیٰ باسنی المطالب فی اسلام ابی طالب حال مین تصنیف کیا ہے اور اوس رسالہ سراپا صدق وصواب مین اسلام حضرت ابو طالب علیہ السلام کا بدلائل کافیہ و براہین شافیہ ثابت اور مبرہن کردیا ہے یہانتک کہ اب منکرین کو جائے انکار و فرار باقی نہین رہی اور مولوی ماسٹر سید مقبول احمد دہلوی شکر اللہ سعیہ نے اوس رسالہ کا اُردو زبان مین ترجمہ کیا ہے اور وہ ترجمہ مطبع یوسفی واقع دہلی مین طبع ہوکر شایع ہوچکا ہے اور نیز جناب علامہ زمان وفہامہ دوران اورع الناس حضرت مفتی سید محمد عباس اعلا اللہ مقامہ نے روایح القرآن مین بہ تفصیل تمام اس مقصود ومرام کو ثابت و مبرہن کیا ہے جس کسی کو حضرت ابو طالب علیہ السلام کے اسلام مین شک ہو وہ رسالہ موصوفہ یا روایح القرآن کو مطالعہ کرے لبوئے حق ہدایت پائیگا انشاء اللہ تعالیٰ ہم کو اس بارہ مین بحث اور تفصیل کی حاجت نہین ہم صرف ایک حدیث جواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ مین سے مع ترجمہ اردو کرتی ہین فیہ کفایۃ انشاء اللہ المستعان وعلیہ التکلان —

اور حسب کی حیثیت سے یہ ہے کہ کل صفات حمیدہ وخصائل سدیدہ مین سے اعلا درجہ کی صفتین - زہد - اور علم - اور شجاعت اور سخاوت ہین پس یہ صفات جمیلہ علی بن علی دجہہ الکمال ایسی طرح پائی گئی ہین کہ اور کسی شخص کے لئے

صحابہ مین سے نہین ہین اول علم کو دیکھو تو جو کچھ علی بن ابی طالبؑ نے اپنے خطبون مین اسرار توحید و عدل و نبوت و قضا و قدر کے اور احوال قیامت کا بیان فرمایا ہے اور صحابہ مین سے کسی صاحب کے کلام مین وہ مضامین عالیہ ہرگز نہین پائی جاتی اور کل اہل اسلام کے فرقے علم اصول مین علی ہی کی طرف منتہی ہوتی ہین دیکھو معتزلہ اپنے آپکو علی ہی کی طرف منسوب کرتے ہین اور ابوالحسن اشعری بھی علی ہی کیطرف منتسب ہے کیونکہ وہ جبائی کا شاگرد ہے اور جبائی علی کی طرف منتسب ہے۔ اور فرقۂ شیعہ کا علی کی طرف منسوب ہونا تو ظاہر اور بیّن ہے عیان راچہ بیان۔

الحدیث الشریف القدسی

روی الشیخ ابوجعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ فی کتاب المجالس قال حدثنا محمد بن الحسن بن احمد بن الولید قال حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن علی بن حسان الواسطی عن عبد الرحمٰن بن کثیر الہاشمی قال سمعت اباعبد اللہؑ یقول نزل جبرئیل علی رسول اللہؐ فقال یا محمد ان اللہ یقرئک السلام و یقول انی حرمت النار علی صلب انزلک و بطن حملک و حجر کفلک فقال یا جبرئیل بیّن لی قال اما الصلب الذی انزلک فعبد اللہ بن عبد المطلب واما البطن الذی حملک فامنہ بنت وھب و اما الحجر الذی کفلک

فابوطالب بن عبد المطلب وفاطمہ بنت اسد ـ

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی

یون ابن بابویہ نے تحریر ہے کیا ارشاد ہے یہ صادق آل رسول کا
آئے رسول پاک کی خدمت مین جبرئیل اور عرض کی نبی سے کہ اے سید جلیل
فرماتا ہے خدائے دو عالم تمہین سلام بعد از سلام کرتا ہے ارشاد یہ کلام
اک پشت ایک بطن اور اک گود اے نبیؐ وہ ہین کہ جن پہ آتش دوزخ حرام کی
ہے پشت وہ کہ جس مین اتارا تمہارا نور اور وہ شکم کہ جس سے کیا آپنے ظہور
اور گود وہ کہ جسنے کفالت تمہاری کی بنت اسد ہین اور وہ ہین والد علی

۱۴ ـ احقر الانام زائر

اور دیکھو خوارج کو باوجود اس کے کہ وہ علی سے نہایت ہی دوری اور بعد رکھتے ہین لیکن اون کے بڑے سب علی ہی کے شاگرد تھے اور ابن عباس رئیس المفسرین علی ہی کے شاگرد تھے اور علی ہی سے معلوم ہوئے تفسیر اون علوم کی جو سخت مشکل اور دقیق ہین مثل علوم حکمت وحساب وشعر ورمل ونجوم واسرار غیب کے اور علی فقیہہ اور علم فصاحت مین بڑا بلند درجہ رکھتے تھے اور علم نحو اونہین سے ہے کیونکہ اون کے ارشاد اور اصلاح سے ابو اسود دیلی نے علم نحو مین کتاب تصنیف کی اور علی عالم تھے علم سلوک اور تصفیہ باطن کے اور علم سلوک وتصفیہ باطن کو سوائے انبیاء اور اولیاء کے اور کوئی نہین جان سکتا یہانتک

کہ کل مشائخ نے علم سلوک اور تصفیہ باطن علی سے سیکھا ہے یا علی کی اولاد امجاد سے اخذ کیا ہے یا اون کے شاگردون سے لیا ہے اور منقول ہے کہ علی خود فرماتے تھے کہ اگر میرے لئے مسند بچھائی جائے یعنی مجھے تمکن حاصل ہو اور مجھسے لوگ دریافت کرین اور میری طرف رجوع کرین تو مین البتہ فیصلہ کر سکتا ہون اہل توریت مین توریت کے موافق اور اہل انجیل مین انجیل کے مطابق اور اہل زبور مین زبور کے دستور پر اہل فرقان مین فرقان کے موافق قسم خدا کی جو آیت نازل ہوئی ہے جنگل مین یا دریا مین یا صاف وہموار زمین مین یا پہاڑ پر یا پہاڑی زمین مین یا آسمان مین یا زمین مین رات کو یا دن کو مین سب کو جانتا ہون اور یہ جانتا ہون کہ کس شخص کے بارہ مین نازل ہوئی اور کس بات کے لئے نازل ہوئی ہے نیز منقول ہے کہ خود جناب امیر المومنین علیہ السلام فرماتے تھے کہ اگر پردہ اوٹھ جائے یعنی مین عیاناً اللہ جل جلالہ کو دیکھ لون تو بھی میرے یقین مین اس سے کچھ زیادتی نہ ہو یعنی جسقدر اب مجکو اوس وحدہ لاشریک لہ کے وجود اور اوس کی یگانگت اور وحدانیت و نیز وپاکی و بزرگی کا یقین کامل حاصل ہے کشف غطا یعنی پردہ اوٹھ جانے کے بعد بھی اتنا ہی رہی۔ اوسمین کچھ اضافہ اور زیادتی پردہ کے اوٹھ جانے کے سبب سے نہ ہوسکے اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہی اقضاکم علیؑ یعنی تم سب مین اعلا درجہ کا قاضی اور فصل خصومات کرنیوالا علی ہی ہے اور اعلا درجہ کا قاضی اور فصل خصومات کرنیوالا وہی شخص

ہو سکتا ہے جو تمام علوم پر حاوی ہو کیونکہ قضا کے لئے تمام علوم کا جاننا ضروری ہے اور اُس جناب کے زہد کی بابت یہ ہے کہ اونہوں نے ابتدا عمر سے آخر عمر تک لذاتِ دنیاویہ کو بالکلیہ ترک کیا اور جمیع محظورات و مکروہات سے باوجود قدرت وتمکن پرہیز کی اور صحابہ مین سے جو لوگ اعلا درجے کے زاہد تھے مثل جناب ابوذر غفاری وحضرت سلمان فارسی وحضرت ابو درداء رضے اللہ عنہم وہ سب علی علیہ السلام کی ہی شاگرد تھے۔ اور شجاعت اسد اللہ الغالب کی بیان اور تشریح سے مستغنی ہے یہانتک کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کی شان مین فرمایا لا فتی الا علیؑ ولا سیف الا ذو الفقار اور نیز جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روز احزاب یعنی خندق کی لڑائی کے دن ارشاد فرمایا کہ ایک ضرب علی کی افضل ہے عبادۃ ثقلین سے۔ اور اسی طرح سخاوت جناب امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اعلا درجہ کو پہونچی ہوئی ہے یہانتک کہ راہ خدا مین مسکین ویتیم واسیر کو تین دن روٹیان ایسی حالت مین عطا فرمائین کہ اونکے اور اوس جناب کے اہل وعیال کے کہانے کے لئے کچھہ باقی موجود نہ تھا کہ روزہ افطار کر کے تناول فرمائین جناب حق سبحانہ تعالیٰ شانہ نے اونکی سعی کو مشکور کیا اور اونکی شان مین آیہ ویطعمون الطعام علی حبہ مسکیناً ویتیماً واسیراً نازل فرمائی اور اونکی اولاد دیگر صحابہ کی اولاد سے افضل ہے مثل حسن اور حسین علیہما السلام کے جن کے بارہ مین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

حسن اور حسین سردار ہین جوانان جنت کے پہر اولاد حسن علیہ السلام کی مثل حسن مثنی اور حسن مثلث وعبداللہ بن المثنی اور نفس زکیہ اور اولاد حسین علیہ السلام ہین تو بارہ اماموں ہین سے مشہور و معروف امام ہین اور ابو حنیفہ و مالک رحمۃ اللہ علیہما نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے فقہہ حاصل کی اور باقی اور لوگون نے پہر ان دونون یعنی ابو حنیفہ و امام مالک سے فقہہ حاصل کی ہے اور ابو یزید بسطامی جو کہ مشائخ اسلام مین سے مشہور ہے وہ امام جعفر صادق ؑ کے گہر کا سقا تہا اور معروف کرخی جناب امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام کے ہاتہہ پر اسلام لایا اور وہ اوس جناب کے گہر کا دربان تہا اور نیز امت محمدی مین بڑے بڑے لوگون کا اجتماع اونکے شیعون پر دال ہے اس امر پر کہ علی کل امت محمدی مین سب سے افضل اور بہتر ہین اور عوام کے قول کا کچہہ اعتبار نہین ہے۔

اور فضائل نقلیہ مین جملہ اونکے پہلے خبر طیر ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ الٰہی بہیج میرے پاس اوس شخص کو جو تیرے نزدیک کل خلقت مین سے دوست تر ہو تاکہ کہائے وہ میرے ساتہہ گوشت اس پرند کا پس امیر المومنین علی علیہ السلام حاضر ہوے اور جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ اوس طائر کا گوشت تناول فرمایا۔ دوسری خبر منزلت ہے اور وہ یہ ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے کہ تو میرے لئے ایسا ہے کہ جیسے ہارون تہے موسیٰ کے لئے لیکن میرے بعد کوئی نبی نہوگا

اور یہ ارشاد جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کا علی علیہ السلام کے حق
مین اقوی ہے اوس قول سے جو بزعم حضرات اہل سنت جناب رسول خدا
نے حضرت ابو بکر رضے اللہ عنہ کے حق مین فرمایا ہے۔ واللہ ما طلعت
شمس ولا غربت بعد النبیین والمرسلین علی افضل من ابی بکر اسلیے
کہ یہ قول دلالت کرتا ہے اسپر کہ غیر اونکا اون سے افضل نہین نہ اس
امر پر کہ وہ ہر ایک غیر اپنے سے افضل ہین اور نیز اسپر دلالت کرتا ہے کہ
غیر ابو بکر ابو بکر سے زمانۂ ماضی مین افضل نہ تہا نہ یہہ کہ زمانہ آیندہ مین
بہی کوئی اون سے افضل نہ ہوگا پس جائز ہے کہ اس حدیث کے وارد
ہونے کے وقت کوئی اون سے افضل نہ تہا اور بعد اوسوقت کے پہر
اور لوگ اون سے افضل ہوگئے ہون۔ اور حدیث منزلت اس امر پر دلالت
کرتی ہے کہ علی کے لئے مرتبہ انبیاء کا حاصل ہے کیونکہ جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور حدیث
حضرت ابو بکر والی اسپر دلالت کرتی ہے کہ غیر ابو بکر جو لوگ انبیاء سے
کم مرتبہ پر ہین وہ لوگ حضرت ابو بکر سے افضل نہین ہین دیکھو قول حضرت
رسول خدا ؐ کا بعد النبیین والمرسلین بس اس بناء پر جائز ہوا کہ علی حضرت
ابو بکر سے افضل ہون اقول ہم کہتے ہین کہ عبارت ما طلعت شمس ولا
غربت بعد النبیین والمرسلین علے افضل من ابی بکر کی تاویلین
کرنے کی اور جواب دینے کی شیعون کو ہرگز کچہہ ضرورت نہین کیونکہ یہ مضمون
صرف حضرات اہل سنت کی کتابون مین مذکور ہے فرقۂ شیعہ پر کسیطرح سے

صحت نہین ہوسکتا برخلاف حدیث منزلت کے کہ وہ کتب فریقین مین مسطور وماثور اور بکمال صحت وتواتر مشہور و مذکور ہے یہانتک کہ کوئی فرقہ اہل اسلام مین سے اوسکا انکار نہین کرسکتا۔

تیسری حدیث حدیث رایت ہے اور وہ اسطرح پہ ہے کہ جناب رسول اللہ ؐ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جنگ خیبر کے لئے روانہ کیا حضرت ابو بکر جنگ خیبر سے بھاگ کر واپس آئے پھر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ کو لڑائی کے لئے ارسال فرمایا وہ بھی بھاگ گئے اور واپس تشریف لائے پس جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ رات نہایت اندوہ اور غم مین بسر کی جب صبح ہوئی تو حضرت خیمہ سے باہر تشریف لائے اور علم سعادت شیم حضرت کے ہمراہ تھا پس فرمایا جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ یہ علم دونگا اوس شخص کو جو دوست رکھتا ہے اللہ اور رسول کو اور اللہ اور رسول اوس کو دوست رکھتے ہین بار بار حملہ کرنے والا ہے اور بھاگنے والا نہین ہے پس مہاجرین وانصار سب کے سب اوس علم سعادت شیم کے امیدوار ہوئے یعنی ہر شخص چاہتا تھا کہ مجھے ہی علم ملجائے جناب سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کہان ہے علی بن ابی طالب لوگون نے عرض کیا کہ اونکی آنکھین دکھتی ہین پس حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے علی علیہ السلام کو سامنے اپنے طالب فرماکر اون کی آنکھون پر لعاب دہن مبارک لگا دیا کہ آنکھین روشن ہوگئین پس آنحضرت نے اپنا علم اوس جناب

کو عنایت فرمایا۔

چوتھی خبر حدیث سیادت ہے بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت باسعادت مین حاضر تھی کہ اس عرصہ مین علی سامنے سے آئے پس جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہے سردار عرب کا مین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے مان باپ فدا ہون آپ پر کیا آپ سردار عرب کے نہین ہین فرمایا حضرت نے کہ مین سردار ہون اولاد آدم کا اور یہ سردار ہے عرب کا۔

پانچوین حدیث حدیث مولے ہے یعنی فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ مین جسکا مولیٰ ہون پس علے ہے مولیٰ اوسکا۔

اور نیز روایت کی ہے احمد اور بیہقی نے فضائل الصحابہ مین کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو چاہیئے کہ دیکھے آدم کو علم مین اور یوشع کو تقوے مین اور ابراہیم کو حلم مین اور موسیٰ کو ہیبت مین اور عیسیٰ کو عبادت مین پس چاہیئے کہ وہ دیکھے روے مبارک علی بن ابی طالب کا۔

چھٹی حدیث یہ ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا جناب سید المرسلین وخاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ الطیبین نے کہ میرا بھائی اور میرا وزیر اور بہتر اور افضل اون سب مین سے جنکو مین بعد مین اپنے چھوڑتا ہون اور جو میرے قرض کو ادا کرے گا میرے وعدون کو پورا کرے گا علی بن ابی طالب ہے۔

ساتوین حدیث وہ ہے کہ روایت کیا ہے اوسکو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہین کہ فرمایا جناب رسالت آب صلے اللہ علیہ وآلہ الاطیاب نے کہ علی افضل بشر ہے یعنی کل خلقت سے افضل اور بہتر ہے جو اس امر کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

آٹھوین حدیث ذو الثدیہ منافق کے قتل کرنے کے بارہ مین ہے یعنی اخبار بالغیب اور پیشین گوئی جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسباب مین کہ ذو الثدیہ منافق کو وہ شخص قتل کرے گا جو تمام امت مین سب سے افضل اور بہتر ہوگا اور ذو الثدیہ منافق کو جنگ نہروان مین جناب اسد اللہ الغالب حضرت علی بن طالب صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ نے قتل کیا ہے۔

اور نوین حدیث یہ ہے کہ جناب سرور کائنات باعث ایجاد موجودات صلے اللہ علیہ وآلہ الہداۃ نے جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا صلواۃ اللہ وسلامہ علیہا وعلی بعلہا وابیہا وامہا واخیہا وذریتہا وبنیہا وشیعتہا و موالیہا سے ارشاد فرمایا کہ اے فاطمہ خداوند تبارک وتعالیٰ نے اہل دنیا کو ملاحظہ فرمایا تو سب مین سے تیرے باپ کو پسند اور منتخب کیا اور مجھے اپنا رسول اور نبی مقرر فرمایا۔ پھر جب دوبارہ تمام دنیا واہل دنیا کو جناب ایزد متعال وقادر لایزال نے ملاحظہ فرمایا تو تیرے شوہر علی کو سب مین سے منتخب اور پسند کیا۔ ہذا ما قالوا۔ انتہی بقدر الحاجۃ۔

حضرات ناظرین پر واضح ہو کہ صاحب وصایف علامہ شمس الدین محمد بن اشرف سمرقندی جو اہل سنت کے علما متقدین مین سے ہین اونہون نے

شیعون کی طرف سے اس تمام استدلال کو نقل کرکے اور ان تمام فضائل کو لکھکر کسی فضیلت کا انھین سے انکار نہین کیا بلکہ جناب امیر المومنین سید الوصیین علیہ السلام کی ان سب فضیلتوں کو تسلیم کیا ہے اور توثیق اور تعریف علامہ شمس الدین محمد بن اشرف سمرقندی کی اور اونکی کتاب وصائف کی مدح اور تعریف عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار کی مجلد حدیث تشبیہ مین مذکور ہے وہان ملاحظہ فرمائیے۔

اب غور اور تامل کرنا چاہیے کہ جس صورت مین عبد اللہ بن عباس امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے ہی شاگرد تھے اور اونھین جناب کے فیض سے وہ مستفیض ہوئے اور یہہ مرتبہ اونھون نے پایا کہ اونکو رئیس المفسرین کہا جاتا ہے اور وہ خود جناب امیر المومنین علیہ السلام کی افضلیت و اعلمیت کو بڑے زور شور سے تسلیم کرتے ہین تو اور کسی شخص کو جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھہ علم مین کیونکر اور کسطرح نسبت دے سکتے ہیں حاشا ثم حاشا کلا ثم کلا کسی شخص کو بعد جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ الاطیاب کے جناب امیر المومنین و سید الوصیین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھہ کسی فضیلت میں بھی نسبت نہین ہوسکتی بے شک و بے شبہہ جناب امیر المومنین علیہ السلام بعد جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ الطیبین کے تمام امت مین سب سے اعلم اور کل خلق سے افضل ہیں آخر مین یہہ بندہ ناچیز اضعف عباد اللہ القوی ابو القاسم مقرب علی النقوی البکھری

المتخلص بہ سنائی حضرات ناظرین صداقت آئین ومنصفین حق گزین وطالبان راہ راست ویقین کی خدمت والا درجت میں عرض رسا ہے کہ اسے حضرات اول تو یہہ امر ثابت ومحقق ہے کہ رسالۂ مذکورہ وکراسہ مسطورہ ابو عثمان عمر بن بحر الجاحظ مروانی کی تصنیفات میں سے ہے اگر کسی صاحب کو اس میں شک ہو تو مجلد اول حدیث غدیر کو ملاحظہ کریں۔ بر فرض محال اگر ہم اس امر کو تسلیم بھی کریں کہ رسالۂ مذکورہ جاحظ کا نہیں ہے تو بھی ناظرین با انصاف کو لازم اور واجب ہے کہ لَا تَنْظُرْ اِلٰی مَنْ قَالَ وَانْظُرْ اِلٰی مَا قَالَ پر عمل اور بنا کرکے یہہ خیال ہی نہ فرماوین کہ یہہ رسالہ کسکی تصنیف ہے۔

بلکہ اس کلام متین کی متانت اور ان دلائل وبراہین کے استحکامات ورصانت کو بہ نظر انصاف ملاحظہ کرین کہ کس کس طرح کتاب اللہ وسنت رسول اللہ واجماع امت سے صاحب رسالہ نے امیر المومنین سید الوصیین صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلی اولادہ الطیبین کی امامت اور افضلیت کو ثابت بلکہ واضح اور آشکار وروشن کالشمس فی رابعۃ النہار کرکے دکھلایا ہے۔

تامل اور غور سے پڑھو اور انصاف سے سوچو اور سمجھو۔ امر حق ظاہر ومنکشف ہو جائیگا۔ ان شاء اللہ الہادی المستعان وعلیہ التکلان فی کل حین وآن۔ والحمد للہ العزیز الکریم العادل الذی اظہر الحق وابطل الباطل والصلوۃ علی سیدنا محمد خیر الاواخر والاوائل المنعوت باکرم الشمائل واشرف الخصائل۔ والہ الذین اذہب اللہ عنہم

الرجس وطهرهم تطهيراً فهم اصحاب افاضل الفضائل واماثل الفواضل صلوٰة دائمة لا انقطاع لها ابد الابدين ودهر الداهرين من يومنا هذا الی يوم الدين - والحمد لله رب العلمين ماشاء الله لاحول ولا قوة الا بالله العلی العظيم - وصلی الله علی سيدنا محمد واله الطيبين الطاهرين المعصومين الغر الميامين ؀

خاتمہ

منظومہ درباب مناجات وعرض حاجات بجناب

مجيب الدعوات واہب العطيات رافع الدرجات دافع البليات ماحی السيات غافر الخطيات جلت الائہ وعظمت نعمائہ

ای غافر الذنوب شہنشاہ بے ہمال
ای ساتر عيوب خداوند ذوالجلال
لایزال

ای واحد و يگانہ و ای رب دوسرا
ای وہ کہ مثل تيرے نہين کوئی دوسرا

تو عالم الغيوب ہے ای رب پاک ذات
تو غافر الذنوب ہے ہم ہين تری عصات

جز تيری ذات پاک کسی کو بقا نہين
محتاج تيرے سب ہين کسی کو غنا نہين

مين کيا ہون اور گناہ مری کيا ہين ای رحيم
بخشش تری عميم ہے رحمت تری عظيم

مجکو گمان نيک جو ہی تجہہ ای کريم
پورا تو اوسکو کيجيو ہون گرچہ مين اثيم

تيرا يہہ قول پاک ہے ای رب داد گر
ہر شخص کام کرتا ہے اپنے خصال پر

خصلت پہ اپنی ہین نہ تو یارب برائی کی
پر تیری نیکیون سے رجا ہی بھلائی کی

ہرگز نہ کیجیو جسکا مین لائق ہون ای قدیر
مجھہ سے وہ کیجیو کام کہ جسکا ہی تو جدیر

مین لائق عذاب ہون پر تو غفور ہے
لابد ہے تجکو عفو تو بخشش ضرور ہے

صدقہ نبی کا بخشدی عصیان مری تمام
لکھدی سوالیان علیؑ مین تو میرا نام

یارب ہو حشر میرا علیؑ ولی کے ساتھہ
دامن ہو مرتضیٰ کا تو شاہ ائمہ کا ہو مری ہاتھ

تیرا ہزار شکر ہے ای خالق قوی
توفیق تو نے مجکو ہے مدح علی کی دی

شکر خدا ہوئی یہہ صراط سوی تمام
تیری کرم سے ہوگئی یہہ مثنوی تمام

باغ نبی کی مدح کا یارب ثمر ملے
ہر بیت کی عوض مجھے جنت مین گھر ملے

تیری کلام پاک کا ہی ترجمہ کیا
طالب ہون ای کریم مین تجہسے ثواب کا

تیری ولی کے فضل لکھی ہین کتاب مین
بھاری کتاب ہو مری روز حساب مین

یارب تو اس کتاب کو محبوب کیجیو
اور اہل فضل مین اسی مرغوب کیجیو

دل خاص مومنون کے تو ہون اس سے شادکام
اور عام اسکو پڑھکے بنین عارف امام

لوگون کو جلد اس سے ہدایت نصیب ہو
تیرے ولی کی اس سے ولایت نصیب ہو

اس مثنوی سے فیض ہو سب خاص و عام کو
یارب ہدایت اس سے ہو اکثر انام کو

شیعونکے اعتقاد تو اس سے متین ہون
اور منکرین پڑھکے اسے مومنین ہون

مین نے کیا کلام الٰہی کو عام فہم
اب جو کہ دیکھی اور وہ ہوئے کلام فہم

اوسکو طریق ایزد برحق دکھایا ہے
ایمان کا پتا اوسے پورا بتایا ہے

ایصال پر جناب الٰہی کا کام ہے
توفیق ہے رفیق تو حاصل مرام ہے

الحدیث الشریف النبوی صلعم

روی الخوارزمی فی کتاب المناقب باسناده عن علی علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ان الله جعل لاخی علی بن ابی طالب فضائل لا تحصی کثرة فمن ذکر فضیلة من فضائله مقرا بها غفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تاخر ومن کتب فضیلة من فضائله لم تزل الملائکة تستغفر له ما بقی لتلک الکتابة رسم ومن استمع فضیلة من فضائله غفر الله له الذنوب التی اکتسبها بالاستماع ومن نظر الی کتاب من فضائله غفر الله له الذنوب التی اکتسبها بالنظر ثم قال النظر الی وجه امیر المومنین علی ابن ابی طالب عبادة وذکره عبادة ولا یقبل الله ایمان عبد الا بولایته والبراة من اعدائه

نیز محمد بن یوسف گنجی شافعی نے اس حدیث شریف کو کفایۃ الطالب مین نقل کیا ہے دیکھو صفحہ ۱۵۱ - از مجلد حدیث نور من مجلدات عبقات الانوار

ترجمہ حدیث شریف

فرماتے ہین نبی مرے بھائی کیواسطے — اللہ نے بہت سے فضائل عطا کیے
احصا بھی اونکا ہو نہین سکتا ہے زینہار — یان تک فضائلِ شہ مردان ہین بیشمار

جو ایک بھی فضیلت حیدر بیان کری — اور اعتراف اوسکا بہ قلب و لسان کری
اوسکی جزا مین عفو کریگا غفور تب — آیندہ و گذشتہ گنہ اوسکے سب کے سب
منجملۂ فضائل حیدر رشک امم — انسان کرے جو ایک فضیلت کوئی رقم
تحریر اوس کتاب کی باقی ہی جب تلک — بخشش کی اوسکے حق مین دعا کرتے ہین ملک
اور جو سنے گا ایک فضیلت ز فضل شاہ — اوسکی عوض مین عفو ہون کانونکے سب گناہ
لکھا ہوا جو فضل علی کا کوئی پڑھے — عصیان معاف ہونگے جو آنکھونسی ہون کیے
پھر اسطرح سے کہنے لگے شاہ دوجہان — منہ دیکھنا علی کا عبادت ہی بے گمان
ارشاد پھر یہہ کرنے لگے شاہ مرسلین — ذکر علی عبادت باری ہی شک نہین
ایمان کسی بھی بندے کا حق کو نہین قبول — جب تک نہو ولایت حیدر اوسے حصول
اور نیز دشمنون سے جو اوسکے خفا نہین — ایمان قبول اوسکا خدا کو ذرا نہین
پس حکم مصطفے سے یہہ لکھی ہین وصف شاہ — اللہ تا کہ عفو کری میرے سب گناہ
قربان نام شیر خدا پر ہی جان مری — مدح علی مین چلتی ہی اکثر زبان مری
نام اوس ولی حق کا بہت ہمکو پیارا ہے — نام علی ہمیشہ وظیفہ ہمارا ہے

خطاب بجناب امیر المومنین سید الوصیین صلواۃ اللہ علیہ وعلی اولادہ الطیبین

مرتضی علی ولی کبریا کے نور — اللہ سے ہماری سفارش کرو ضرور
تا بخشدے خدا ہمیں صدقے سے آپکے — خوشنود ہو کے ہمکو سقر سے نجات دے

دارین مین ہر ایک الم سے نجات ہو — دونون جہان مین آل محمدؐ کا ساتھ ہو
اور جلد مجکو روضۂ انور دکھائیے — اس زائر نبی کو نجف مین بُلائیے
نادم ہون اور مقر ہون کہ ہونگین گناہ گار — زائر کا پر حضور کے شیعہ نہین ہو شمار
صدقے سے آپکے ہون دعائین مری قبول — دونون جہان مین ہیے مطالب ہون کل حصول

قطعہ

حامدؔ حسین[1] سید اہل کلام تھے — مقبول کبریا و نبیؐ و امام تھے
اسفار لاجواب لکھے اوس جناب نے[2] — تسخیر خلق کو کیا ہر اک کتاب نے
مالک وہ خرمنوں کے ہین اور خوشہ چین ہم — وہ عرش علم و فضل ہین اور ہین زمین ہم
اللہ اونکا خلد مین رتبہ کرے زیاد — اور اونکے جانشین کو رکھے مدام شاد
ناصر حسین[3] اونکے ہین فرزند ارجمند — پایہ اونھون نے علم مین پایا ہی بس بلند
ناصر حسین کی کرے نصرت نصیر اب — اونکا بھی مثل اب کے نہین ہی نظیر اب
اوستاد میرے تھے جو ارسطوی[4] روزگار — اونپر خدای پاک کی رحمت ہو بیشمار
بھائی جو میرے فخر[5] شیرین کلام تھے — مداح اہل بیت رسول انام تھے

[1] آیۃ اللہ فی العلمین و حجۃ الاسلام و المسلمین مولانا مولوی السید حامد حسین
اعلی اللہ مقامہ مصنف استقصاء الافحام و عبقات الانوار وغیرہ کتب و اسفار ۱۲

[3] نجم الملۃ و الدین مولانا مولوی السید ناصر حسین مد ظلہ العالی ۱۲

[4] جناب قبلہ و کعبہ مولانا مولوی سید رجب علی خان بہادر ارسطو جاہ مرحوم ۱۲

[5] جناب قبلہ و کعبہ اخی المعظم و صنوی المکرم مولوی سید فرزند علی خان صاحب فخر مرحوم مصنف ریاض الجنان و اشراقات عرشیہ وغیرہ ۱۲

خلد بریں میں اون کے مراتب بلند ہوں | اولاد اونکی جو ہیں وہ سب ارجمند ہوں
لاتا ہوں میں شفیع حسن اور حسین کو | بخشے خدای پاک مرے والدین کو
راہ علی پہ شیعوں کا دائم سلوک ہو | آپس میں اتفاق ہو سب کا سلوک ہو
توفیق اونکو یہ ہو کہ وہ نیچری نہوں | ہوں کذب و شک سے پاک پے حق سہی رہیں
یارب بحق حیدر صفدر امام دین | اچھی طرح ہو خلق میں اب انتظام دین
غم دور اور حصول مسرت قریب ہو | مہدی دین کی ہمکو زیارت نصیب ہو

زائر دعائیں سب ہی مقبول ہو گئیں
اللہ کی عنایتیں مبذول ہو گئیں

الحمد لله رب العالمين قد استتب وتم المجلد الثاني من الكتاب المستطاب الاربعين في فضائل مولانا امير المومنين نهار الخامس من ذي قعدة الحرام سنة ١٣٢٢ الهجرية المقدسة على صاحبها وآله الاف التحية والسلام۔

تمت

(کتبہ احقر البرایا محمد یحییٰ کولوی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ضمیمہ کتاب اربعین فی فضائل مولانا امیر المومنین

کیفیتِ بیعت کردن جناب امیر المومنین و سید الوصیین علی بن ابی طالب علیہ السلام با حضرات خلفای ثلاثہ رضی اللہ عنہم

حضرات خلفای ثلاثہ رضی اللہ عنہم سے جناب امیر المومنین و امام المتقین و قائد الغر المحجلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی اولادہ الطیبین کے بیعت کرنے کی کیفیت اور حالات اور اوسکے وجوہات و اسباب اگرچہ کتب کلامیہ میں مفصل مذکور و مسطور ہیں لیکن چونکہ باب دوم میں ماتحت حدیث قدسی نمبر ۲ اس مسئلہ کا ذکر آگیا ہے لہذا ایہہ احقر الانام اس معاملے کے متعلق چند روایات کتب معتبرہ حضرات اہل سنت میں سے بمناسبت مقام توضیح مرام کے لیے یہاں وارد کرتا ہے تاکہ ناظرین پر یہ مسئلہ منکشف ہو جائے اور جناب امیر المومنین علیہ السلام کے بیعت کرنے کی وجہہ بخوبی سمجھ میں آجائے۔

دیکھو ای حضرات ناظرین کتاب تشئید المطاعن میں جناب علامہ زماں حضرت مفتی سید محمد قلی خاں رافع اللہ مقامہ فی فرادیس الجنان نے جامع الاصول کی کتاب الامارہ من حرف الھمزہ سے نقل فرمایا ہے

وکان لعلي وجهة حيوة فاطمة فلما توفيت انصرفت وجوه الناس عن علي و مكثت فاطمة بعد رسول الله ستة اشهر ثم توفيت فاطمة فقال لزهري فلم

يبايعه علي فقال لا والله احد من بني هاشم حتى بايعه علي فلما رأى انصراف وجوه الناس عنه ضرع الى مصالحة ابي بكر الخ۔ یعنی فاطمہ زہرا کی زندگی میں علی کے واسطے عزت اور آبرو تھی جب فاطمہ زہرا نے دار دنیا سے بجانب روضۂ رضوان انتقال فرمایا تو لوگوں کے منہ علی سے پھر گئے اور فاطمہ زہرا بعد وفات جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ الصلوات کے چھ مہینے تک زندہ رہیں اس چھ مہینے تک علی علیہ السلام نے بلکہ تمام بنی ہاشم میں سے کسی نے حضرت خلیفہ اول صاحب کی بیعت نہیں کی جب جناب فاطمہ زہرا نے انتقال فرمایا اور علی علیہ السلام نے دیکھا کہ لوگوں کے منہ اونکی طرف سے پھر گئے ہیں تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے صلح کرنے پر مجبور ہوئے۔

اور قرطبی نے مفہم شرح صحیح مسلم میں كان لعلي وجهة حيوة فاطمة کی شرح میں کہا ہے كان الناس يحترمون عليا في حيوتها كرامة لها لانها بضعة رسول الله وهو مباشر لها فلما ماتت وهو لم يبايع ابا بكر انصرف الناس عن ذلك الاحترام ليدخل فيما دخل الناس ولا يفرق جماعتهم۔ یعنی فاطمہ زہرا کی زندگی میں فاطمہ زہرا کے سبب سے لوگ علیؑ کا احترام کرتے تھے اسواسطے کہ وہ بضعۃ الرسول یعنی جناب پیغمبر خدا کے جگر کا ٹکڑا تھیں پس چھ ماہ کے عرصے تک علی علیہ السلام نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت نہیں کی تھی۔ فاطمہ زہرا کے انتقال کے بعد لوگوں نے وہ احترام علیؑ کا ترک کر دیا جو پہلے کرتے تھے تا کہ وہ بھی بیعت کریں اور اون کی جماعت میں داخل ہوں۔

ای حضرات ناظرین جناب امیر المومنین علیہ السلام کا اس چھ ماہ
کے بعد حضرت ابوبکر کی بیعت کر لینا اونکی خلافت کی حقیت اور جانبین کی
صلح اور رضامندی پر ہرگز دلالت نہیں کرتا اور اس امر سے یہہ نہیں ثابت
ہوتا کہ امیر المومنین اونکی خلافت سے رضامند ہوگئے تھے کیونکہ اگر یہہ
بیعت رضامندی اور رغبت سے واقع ہوتی تو اوسکے بعد پھر کبھی اپنا
استحقاق خلافت اور حضرات شیخین کا خلافت کو بظلم و غصب حاصل کرنا
بیان نہ فرماتے۔ حالانکہ جناب امیر المومنین علیہ السلام ہمیشہ خلافت بلافصل
کے لیے اپنا استحقاق ظاہر کرتے رہے اور حضرات شیخین کا وانما ظلم و
جور بیان فرماتے رہے اور ساری عمر یہی ارشاد کرتے رہے کہ خلافت میرا
حق تھا شیخین نے ازروی ظلم و غصب کے خلافت کو لیا تھا۔

دیکھو استیعاب کو جو اہلِ سنت کی اعلی درجے کی معتبر اور بڑے مرتبے
کی مستند کتاب ہے اوسمیں عبد البر صاحب استیعاب رفاعہ بن رافع
کے حال میں لکھتے ہیں۔ ذکر عمر بن شبیہ عن المدائنی عن ابی مخنف عن
جابر عن الشعبی قال لما خرج طلحۃ والزبیر کتبت ام الفضل بنت الحرث الی
علی بخروجهم فقال علی عجبا لطلحۃ والزبیر ان اللہ عزوجل لما قبض رسوله
قلنا نحن اهله و اولیاه فلا ننازع عنا سلطانه احد فابی علینا قومنا
فولوا غیرنا و ایم اللہ لولا مخافۃ الفرقۃ و ان یعود الکفر و یبوء الدین
لغیرنا فصبرنا علی بعض الالم ثم لم نر الا خیرا۔ یعنی جب طلحہ اور زبیر نے
خروج کیا تو ام الفضل دختر حرث نے جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام

کو اونکے خروج کرنے کی اطلاع خط میں تحریر کی اوسکے جواب میں جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ طلحہ اور زبیر پر کمال تعجب ہے کہ جب خداوند تعالیٰ شانہ نے اپنے رسول کو وفات دی تو ہم نے کہا کہ ہم اونکے اہل اور اولیا اور وارث ہیں ہمارے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کی بادشاہت میں کوئی نزاع اور جھگڑا نہ کریگا پس ہماری قوم نے ہمیں یعنی ہمارے لیے انکار کیا اور غیروں کو حاکم بنا دیا پس قسم خدا کی اگر مجکو اسلام کے متفرق ہوجانے کا خوف نہ ہوتا او اسی امر کا ڈر نہوتا کہ کفر پھیر عود کریگا اور دین محمدی برباد ہوجائیگا تو البتہ میں اونکی خلافت کو متغیر اور زائل کر دیتا لیکن میں نے صبر کیا بعض دکھوں اور صدموں پر الحمد للہ کہ اس صبر کو میں نے بہتر پایا۔

پس ای حضرات ناظرین و ای صاحبان عقل و دین اب غور و تامل سے سوچ لو۔ کہ حضرات شیخین بلکہ اصحاب ثلاثہ سے امیر المومنین علیہ السلام کے نہ لڑنے کی وجہہ موجہہ خود امیر المومنین علیہ السلام کے ارشاد ہدایت بنیاد مذکورۂ بالا سے بخوبی ظاہر و آشکارا ہو گی اور اسمیں ہرگز کوئی شک و شبہہ باقی نہ رہا کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کو اسلام کے متفرق ہوجانے اور کفر کے عود کرنے اور دین کے برباد ہونے کا خوف تھا اس لیے اوس جناب نے خود سخت مصائب و احزان و نوائب و اشجان کو برداشت کیا لیکن دین اسلام کو بچا لیا اور برباد نہ ہونے دیا اسلام کے بچانے کے لیے حضرات خلفای ثلاثہ کی بیعت کر لی اور بظاہر اونکی اطاعت کرتے رہے۔ اسطرحپر جناب امیر المومنین علیہ السلام کے بیعت کر لینے سے حضرات خلفای ثلاثہ کی خلافت

حق نہیں ہو سکتی اور نہ اونکا خلفای راشدین وائمہ صالحین ہونا لازم آسکتا ہے
دیکھو جناب امیر المومنین سید الوصیین علیہ السلام نے تو جناب رسول
خدا سید الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام وارشادات کے مطابق
عمل درآمد کیا ہے سوچو اور خیال کرو کہ صحیح مسلم کی کتاب الامارہ میں مسطور و
ماثور ہے عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خیار ائمتکم الذین
تحبونہم ویحبونکم ویصلون علیکم وتصلون علیہم۔ وشرار ائمتکم الذین
تبغضونہم ویبغضونکم وتلعنونہم ویلعنونکم قیل یا رسول اللہ افلا ننابذہم
بالسیف فقال لا ما اقاموا فیکم الصلوۃ واذا رأیتم من ولاتکم شیئا تکرہونہ
فاکرھوا عملہ ولا تنزعوا یدا من طاعۃ = یعنی فرمایا جناب سید المرسلین صلی
اللہ علیہ وآلہ الطیبین نے کہ بہتر اور نیک تمہارے اماموں میں سے وہ ہیں کہ
جنکو تم دوست رکھو اور وہ تمکو دوست رکھیں اور تم اونپر صلوۃ بھیجو وہ تمپر صلوۃ
بھیجیں۔ اور بد اور شریر تمہاری اماموں میں سے وہ امام ہیں جنکو تم اپنا دشمن
جانو وہ تمکو اپنا دشمن سمجھیں تم اونپر لعنت کرو وہ تمپر لعنت کریں یہہ سنکر صحابہؓ
نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جب امام ایسے بد اور شریر ہوں تو ہم اون سے
مقابلہ بہ سیف وسنان کرکے اونکو ہلاک کیوں نہ کر ڈالیں آنحضرت نے
فرمایا کہ نہیں ایسا مت کرو جبتک وہ نماز کو قائم کرتے ہوں۔ یعنی ظاہر
شریعت پر عمل کرتے ہوں تبتک اون سے جنگ نہ کرو۔ اور جب دیکھو
تم اپنے حکام کی طرف سے کوئی بری بات تو اوس بُرے امر کو دل میں
برا سمجھو لیکن اونکی اطاعت سے ہاتھ نہ اوٹھاؤ۔ یعنی اطاعت اون کی

کرتے رہو۔ ایسی مقام پر صحیح مسلم کی دوسری حدیث کے آخر کا فقرہ یہہ ہے
الا من ولی علیه وال فراٰه یاتی شیئاً من معصیة الله فلیکره ما یاتی من معصیة
الله ولا ینزعن یداً من طاعة۔ یعنی خبردار ہو جاؤ ای لوگو کہ جب تم پر کوئی حاکم ایسا
والی اور مسلط ہو کہ وہ نافرمانی خدا کی کرتا ہو اور تم اوسکے گناہ و عصیان کو دیکھو
پس ضرور ہے کہ جو وہ گناہ اور معصیت الٰہی کرتا ہے اوسکو تم اپنے دل میں برا
جانو لیکن اوسکی اطاعت سے دست بردار نہو بلکہ اطاعت اوسکی کرتے
رہو۔ پس اے حضرات ناظرین ایسے حکم محکم کے موافق اور مطابق جناب
امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیه السلام نے خلفای ثلاثہ کی بیعت
کر لی اور بظاہر اونکی اطاعت کرتے رہے اور دل میں اونکے افعال
ناشایستہ و اعمال قبیحہ کو برا جانتے رہے پس انصاف سے غور کرو اور
سوچو کہ امیر المومنین علیه السلام نے اپنے حق پر غیروں کو متصرف دیکھا
اور انواع انواع کے پیچ اوٹھائے اور ہزاروں مصیبتیں جھیلیں سخت سخت
تکلیفیں برداشت کیں لیکن دین اسلام کو برباد نہ ہونے دیا۔ سخت مظلومیت
اور مقہوریت کی حالت کو اپنے لیے گوارا کیا مگر جناب رسول خدا صلی الله
علیه و آله وسلم کے حکم کو بجا لائے اور مطابق اور موافق ارشاد رسول کے عمل کیا
نیز صحیح مسلم کے اسی باب میں مرقوم ہے۔ قال حذیفة بن یمان
قلت یا رسول الله انا کنا بشر فجاء الله بهذا الخیر فنحن فیه فهل من وراء
ذلک الخیر شر قال نعم قلت هل من وراء ذلک الشر خیر قال نعم قلت
هل من وراء ذلک الخیر شر قال نعم قلت کیف قال تکون بعدی ائمة

لا یہتدون بہدیی ولا یستنون بسنتی وسیقوم فیہم رجال قلوبہم قلوب الشیاطین فی جثمان انس قال قلت کیف اصنع یا رسول اللہ ان ادرکت ذلک قال تسمع وتطیع وان ضرب ظہرک واخذ مالک۔

یعنی حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت با سعادت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ بدزمانے میں تھے یعنی کفر کی حالت میں تھے خداوند کریم یہہ زمانہ نیک ہمارے لیے لایا یعنی اسلام سے مشرف ہونے کا زمانہ خدا ہمارے واسطے لایا کہ جس زمانے میں اب ہم ہیں۔ کیا اس نیک زمانے کے بعد پھر برا زمانہ بھی آئیگا۔ فرمایا آنحضرت نے کہ ہان آئیگا۔ میں نے عرض کیا کہ کیا اوس بدزمانے کے بعد پھر نیک زمانہ بھی آئیگا فرمایا کہ ہاں آئیگا میں نے عرض کیا کہ اوس نیک زمانیکے بعد پھر بدزمانہ آئیگا فرمایا کہ ہاں آئیگا میں نے عرض کیا کہ کیونکر فرمایا جناب رسول خدا نے کہ میرے بعد ایسے امام ہونگے جو کہ میرے طریقے پر نہ چلیں گے اور میری سنت پر عمل نہ کریں گے اور قائم ہوجاویں گے اون میں کچھہ لوگ کہ جسم اون کے انسانوں کے ہوں گے اور دل اون کے قلوب شیاطین کی مانند ہوں گے۔ حذیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسولؐ میں اگر اوس زمانہ کو پاؤں تو کیا کروں فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اطاعت کرنا اگرچہ تیری پشت پر زدو کوب کیجاوے اور تیرا مال چھینا جاوے۔

حضرات ناظرین وای اصحاب دانش وانصاف ودین اس حدیث کو بغور وتامل سوچو کہ جناب سید الاولین والآخرین افضل انبیا والمرسلین

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ الطیبین نے کیا پیشین گوئی کی ہے اور یہہ کیا معجزہ باہرہ اُس جناب کا ہے۔ حضرات ان زمانوں کو ذرا تقسیم کرکے دیکھ لو کہ کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ پہلا زمانۂ نیک جسمیں کہ حذیفہ بن یمان جناب رسولِ خدا سے سوال کر رہی تھی۔ یعنی عہد کرامت مہد جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔ دوسرا زمانہ بعد وفات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے بموجب اس حدیث کے بُرا زمانہ تھا۔ اب ہم کچھ نہیں کہتے آپ سوچ لیجئے۔ تیسرا زمانہ پھر زمانۂ نیک آیا۔ ظاہر او یقینی امر یہہ ہے کہ وہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خلافت کا زمانہ ہے کیونکہ جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خلافت کا زمانہ حضرات خلفای ثلاثہ کی خلافت کے زمانے سے بالکل مخالف اور متغایر اور علیحدہ تھا اسواسطے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے سیرتِ شیخین پر عمل درامد کرنے سے مطلقًا انکار کر دیا تھا۔ چنانچہ جملۂ الی علی ان یقلدھما و فقرۂ لا علی سیرۃ الشیخین اوس جناب کے اقوال میں سے معروف و مشہور و کتب معتمدۂ اہل سنت میں مذکور و مسطور ہیں۔ اور خلیفۂ ثالث نے سیرتِ شیخین کو قبول کر لیا تہا۔ اگرچہ اونھوں نے اسپر بھی عمل نہ کیا۔ مثلاً مروان و حکم کے بلا لینے وغیرہ وغیرہ امور میں ان سے بھی زیادہ بدعات کے پھیلانے میں تجاوز عن الحد کر گئے لیکن تاہم خلافت خلفای ثلاثہ کی طابق النعل بالنعل ایک ہی طریقے اور ایک ہی منوال پر ہے۔ اور تینوں زمانوں کا ایک ہی سا حال ہے۔ برخلاف زمانۂ خلافت علی علیہ السلام کے کہ وہ ان سے بالکل علیحدہ بلکہ بالعکس ہے

یعنی پورا پورا مطابق اور موافق زمانہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے
ہے جیسا کہ کتب فریقین کے ملاحظے سے ظاہر ہوتا ہے چوتھا زمانہ بعد زمانہ خلافت
جناب علی بن ابی طالب کے پھر زمانہ بُرا آیا وہ زمانہ بنی امیہ و بنی العباس
کے تسلط کا ہے کما ھو ظاھر - فی الحقیقت سبحان اللہ کیا پیشین گوئی آنحضرت
نے فرمائی ہے - اللھم صل علی محمد و آل محمد - اور اس ارشاد ہدایت بنیاد
یعنی تکون بعدی ائمۃ لا یھتدون بھدای ولا یستنون بسنتی الخ نے
تو کچھ باقی ہی نہیں چھوڑا - اللہ اکبر اللہ اکبر بہت بڑا معجزہ ہے - اگر انسان کچھ عقل
اور انصاف اور سمجھ سے بہرہ ور ہو اور اس حدیث شریف کو سمجھے اور سوچے
تو اس کلام معجز نظام سے ہی اوسپر مقصود اصلی کا انکشاف تام ہو سکتا ہے
اگر جناب باری تعالیٰ شانہٗ و عظم برہانہٗ آدمی کو توفیق عنایت فرمائے تو یہ کلام
جناب مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ الکرام کا ہدایت پانے کے لیے کافی اور وافی
ہے امر حق کے ظاہر ہونے میں اسکے بعد کوئی شک اور شبہ باقی نہیں رہ
سکتا - اراۃ الطریق تو اس سے بخوبی ہو گیا لیکن ایصال الی المطلوب مالک الملک
خدای برحق و ہادی مطلق کے اختیار میں ہے جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ
عنہ مجلد حدیث منزلت کے صفحہ ۱۶ میں فرماتے ہیں - کہ در کتاب روض المناظر فی
علم الاوائل والاواخر کہ بعنایت بعض اکابر نسخہ عتیقہ آں درزمان غابر بدست این
قاصر عاثر آمدہ - اس عبارت کے بعد جناب مرحوم نے روض المناظر کی ابتدا
اور سبب تصنیف کی عبارت نقل فرمائی ہے اوسکے بعد فرماتے ہیں کہ مصطفیٰ
بن عبداللہ القسطنطینی در کشف الظنون ذکر آں بایں نہج نمودہ - روض المناظر

في علم الاوائل والاواخر وهو تاريخ مشهور لابي الوليد قاضي القضاة زين الدين
محمد بن محمد الشهير بابن الشحنة الحلبي الحنفي المتوفى سنة خمس عشر و
ثمان مائة وقال قد التمس مني عماد الدين محمد بن موسى النائب بمدينة
حلب ان اجمع له كتابا في التاريخ وجيز الالفاظ فاجبته وجعلت له مقدمة
ومصراعين وخاتمة انتهى ملخصا - وفي سنة ستين مات معاوية وكان
عمره خمسا وسبعين سنة وكان يغلب حلمه على ظلمه وكان ذا هيبة يحسن سياسة
الملك - دخلت عليه اروى بنت الحارث بن عبد المطلب فقال لها مرحبا
بك يا خالة كيف حالك فقالت بخير يا ابن اختي لقد كفرت النعمة واسأت
لابن عمك الصحبة وتسميت بغير اسمك واخذت غير حقك وكنا اهل بيت
اعظم الناس في هذا الدين بلاء حتى قبض الله نبيه مشكورا سعيه مرفوعة
منزلته فوثبت علينا بعده بنو تيم وعدي وامية فابتزونا حقنا ووليتم
علينا فكنا فيكم بمنزلة بني اسرائيل في آل فرعون وكان علي بن ابي طالب بعد
نبينا صلى الله عليه وسلم بمنزلة هارون من موسى فقال لها عمرو بن العاص
كفي ايتها العجوز الضالة واقصري عن قولك مع ذهاب عقلك فقالت
وانت يا ابن الباغية تتكلم وكانت امك اشهر بغي بمكة وارخصهن اجرة
وادعاك خمسة من قريش كل يقول هو ابني فسئلت امك عن ذلك
فقالت كلهم اتوني فانظروا اليهم اشبههم به وكان اقرب شبها بك العاص بن
وائل فالحقوك به فقال لها معاوية عفا الله عما سلف هاتي حاجتك فقالت
اريد الفي دينار اشتري بها عينا فوارة في ارض خوارة تكون لفقرا

بني عبد المطلب والفي دينار اخرى ان زوجها فقراء بني الحارث والفي دينار اخرى استعين بها على شدة الزمان فاعطاها ستة الاف دينار وانصرفت۔ انتهى ما في روضة المناظر اور یہی مضمون تاریخ ابو الفدا کے ترجمے میں کریم الدین پانی پتی نے صفحہ ۵۷۴ پر یوں لکھا ہے ایک حکایت اوس کے علم کی تاریخ قاضی جمال الدین بن واصل سے منقول ہے وہ یہہ ہے کہ اروی بنت حارث بن عبد المطلب بن ہاشم ایک روز معاویہ کے پاس تشریف لائیں اور یہہ بڑھیا کبیر السن تھیں ان کو دیکھکر معاویہ نے کہا کہ مرحبا ای خالہ آپ کسطرح ہیں اوسنے کہا کہ ای بھانجی اچھی ہوں پھر اوس بوی نے یہہ کہا معاویہ تو نے کفران نعمت کی اور اپنے چچا کی بیٹی کے ساتھ تو نے بہت برائی کی۔ اور اوسکی صحبت کو فراموش کیا۔ اور اپنا نام تو نے وہ رکھا کہ تجکو زیبا نہ تھا۔ اور غاصب حق غیر ہوگیا۔ اور ہم لوگ اہل بیت کے سب آدمیوں سے بہت رنج اور مشقت اوٹھا چکے ہیں یہان تک کہ انتقال فرمایا نبی نے اوسکی سعی کے ہم شکر گزار ہیں۔ اور رتبہ اوسکا بلند ہوا۔ پھر ہم پر بعد انتقال آنحضرت کے تیم اور عدی اور امیہ اکو دسے ہم نے اپنا حق چھوڑ دیا اور تم والی ہوگئے ہم پر اور حالانکہ ہم تم میں بمنزلہ بنی اسرائیل کے ہیں آل فرعون میں۔ اور علی ابن ابیطالب بعد ہمارے نبی کے بمنزلہ ہارون کے تھا موسیٰ سے۔ عمرو بن العاص بولا کہ چپ رہ ای بڑھیا گمراہ تیری عقل جاتی رہی۔ ہم سے نہ بول اوس نیک بخت بوی نے فرمایا کہ ای باغیہ کے بچے تو بھی کلام کرتا ہے تیری ماں مکے میں بغاوت اور شقاوت کتنی کچھہ کر چکی ہے جس نے چاہا اوس سے بغل گرم کی۔ چنانچہ تیرے نسب کا دعویٰ پانچ

شخصوں نے قریش میں سے کیا تھا اور اس امر کا سوال تیری ماں سے کیا گیا۔
اوسنے کہا کہ پانچوں نے مجھ سے صحبت کی ہے۔ پھر تیری صورت دیکھی گئی کہ
کس کے مشابہ ہے جسمیں بہت ملتی ہوا وسکے نسب سے اوسکو قرار دو۔ پس
غالب ہوئی تجھپر مشابہت عاص ابن وائل کی اسکے نسب میں تجکو ملایا۔ معاویہ
بولا خیر جانے دو جو ہوا سو ہوا گذشتہ را صلوٰۃ۔ آپ اپنی حاجت فرمایئے۔
اوس بڑھیا نے کہا دو ہزار دینار چاہتی ہوں میں اپنی کھجوروں کیواسطے پانی
خریدونگی جو فقرا الحارث بن عبد المطلب کی زمین میں ہیں۔ اور دو ہزار دینار
اور تاکہ فقرا بنی الحارث کا نکاح کردوں۔ اور دو ہزار واسطے مددگاری شدت
او تکلیف زمانے کے۔ معاویہ نے چھ ہزار دینار دلوا دیے۔ اس نے لیلیے
اور چلی گئی۔ انتہی۔ اور جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ نے روض المناظر
کی عبارت نقل فرماکر یوں ارشاد فرمایا ہے۔ ازیں حکایت سراسر نکایت و
شکایت سراپا ہدایت کہ جگر حضرات اہل سنت کماینبغی ہیجرا شدہ و نمک شور
برجراحت شان می پاشد واضح است کہ اروی بنت الحارث بہ مخاطبہ معاویہ ظلم
وجور و اعتساف شیوخ ثلثہ و اتباع شان در اخذ خلافت و امارت از اہلبیت علیہم
السلام توضیح تمام و تبیین مالا کلام بیان فرمودہ و ایشان را امثال اتباع فرعون
الد الخصام و مشابہ بعابدین عجل و گوسالہ پرستان لیام ساختہ تشبیہ حضرت امیر
المومنین علیہ السلام بحضرت ہارون بر استحقاق آنجناب و تعیین آں عالی
جناب برای خلافت و امارت حمل کردہ و مظلومیت و مقہوریت آنحضرت بہ مقہوریت
حضرت ہارون تشبیہ دادہ کہ تصریح کردہ کہ بعد جناب رسالت مآب

صلی الله علیه و آله و سلم بنو تیم و بنی عدی و بنی امیه بر ما جستند و ابتزاز حق ما کردند
و گردیدیم ما بمنزله بنی اسرائیل در آل فرعون و بود علی بن ابی طالب
بعد نبی ما صلی الله علیه و آله وسلم بمنزله هارون از موسی و این نهایت صریح
است در آنکه چنانچه بر حضرت هارون علیه السلام اتباع فرعون و عابدین عجل
غالب آمدند و اطاعت امر آنحضرت نکردند. همچنین شیوخ ثلاثه و اتباع شان بر جناب
امیر المومنین علیه السلام غالب آمدند. و آنحضرت و اهلبیت آنحضرت را مقهور
و مغلوب ساختند. و غصب حقوق شان نمودند. پس ثابت شد که
تشبیه جناب امیر المومنین علیه السلام دلالت واضحه بر وقوع جور و ظلم و حیف
بر آنحضرت از دست اتباع سامری و عجل این امت دارد و این تشبیه مثبت
تعیین خلافت برای حضرت امیر المومنین علیه السلام و بطلان تصدر
و تقدم اغیار بر آن حضرت است و مصداق بیان منیع البنیان حضرت اری
احادیث عدیده سرور انس و جان صلی الله علیه و آله وسلم ما کر الجدیدان
است چنانچه ان شاء الله در ما بعد نبذی از آن مذکور خواهد شد. درین مقام
اکتفا بر یک روایت میرود. پس باید دانست که در مسند احمد بن حنبل که فضائل
و مناقب و محامد آن و نهایت اعتماد و اعتبار احادیث آن در ما بعد
حسب افادات ائمه سنیه ان شاء الله تعالی باثبات میرسانم مذکورست
عن ام الفضل وهی ام ولد العباس اخت میمونة قالت اتیت النبی
علیه السلام فی مرضه فجعلت ابکی فرفع راسه فقال ما یبکیک قالت
خفنا علیک و لا ندری ما نلقی من الناس بعدک یا رسول الله قال

۲ انتم المستضعفون بعدی از یں حدیث واضح است که ام الفضل بنت الحارث
بخدمت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر شدہ گریہ
آغاز نہاد پس آنحضرت سر اقدس خود بر داشت واز سبب گریۂ او
استفسار ساخت ام الفضل عرض کرد که نمی دانیم چه چیز را ملاقات کنیم
از مردم بعد تو ای رسول اللہ آنحضرتؐ ارشاد فرمودند که شما هستید
مستضعفین بعد من یعنی مردم شمارا ضعیف خواهند ساخت واعلام
جور وعدوان بر شما خواهند افراخت که نور اسلام وایمان وسداد
بظلمت داد و بیداد بر اہل بیت امجاد خواهند کاست چه ظاهرست
که استضعاف ام الفضل وامثال او متحقق نشود مگر بتقدیر جور خلفا
در غصب والا اگر خلفا بعد آنحضرت بر حق بودند وقوع استضعاف ام الفضل
ودیگر اقارب آنحضرت بعد آنحضرت معنائے ندارد۔ واز طرائف امور
وبدائع دہور آنست که بعض حضرات اہل سنت بمزید ادراک وشعور بحض
استدلال بر سلب خلافت حضرت امیر المومنین علیہ السلام اعراض
واغماض آغاز نہادہ چناں ظاہر کردہ اند که تشبیہ جناب امیر المومنین
علیہ السلام بحضرت ہارون علیہ السلام دلالت دارد بر آنکه است جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر خطا بود یعنی اصحاب در اخذ خلافت
محق بودند۔ فخر رازی در تفسیر مفاتیح الغیب در تفسیر قولہ تعالی۔ وَلَقَدْ قَالَ
لَهُمْ هَارُونُ مِنْ قَبْلُ يَا قَوْمِ إِنَّمَا فُتِنْتُمْ الآیه۔ مذکورست۔ وههنا
دقیقة وهي ان الرافضة تمسكوا بقوله صلی الله علیه وسلم انت مني

بمنزلة هارون من موسیٰ ثم ان هارون ما منعه التقية في مثل
هذا الجمع العظيم بل صعد المنبر وصرح بالحق ودعا الناس الى متابعة
نفسه ومنع من متابعة غيره فلو كان امة محمد صلى الله عليه وسلم
على الخطاء لكان يجب ان يفعل على مثل ما فعل هارون وان يصعد
المنبر من غير تقية وخوف وان يقول فاتبعوني واطيعوني ولما لم
يفعل علمنا ان الامة كانوا على الصواب۔ وہرچند بطلان ورکاکت این تقریر
وفساد این تزویر بر ناقد بصیر ومتامل خبیر روشن وستیر ہست لیکن از
غرائب تاثیرات علو حق ومزید شمول الطاف الٰہی بحال اہل ایمان آن ست
کہ علامہ نظام الدین نیشاپوری کہ از اعاظم مفسرین واجلہ متبحرین اہل سنت
سنیہ است این تمسک واہی واحتجاج باطل را رد کردہ وتائید اہل حق
صراحۃً وجہارًا نمودہ چنانچہ در غرائب القرآن ورغائب الفرقان در تفسیر آیہ کریمہ
مذکورہ گفتہ۔ قال اهل السنة هٰهنا ان الشيعة تمسكوا بقوله صلى الله عليه
وسلم انت مني بمنزلة هارون من موسى ثم ان هارون ما منعه التقية
في مثل ذلك الجمع بل صعد المنبر وصرح بالحق ودعا الناس الى متابعته
فلو كانت امة محمد صلى الله عليه وسلم على الخطاء لكان يجب على علي كرم
الله وجهه ان يفعل ما فعل هارون من غير تقية وخوف ۔ وللشيعة ان
يقولوا ان هارون صرح بالحق وخاف فسكت ولهذا عاتبه موسى
بما عاتب فاعتذر بان القوم استضعفوني وكادوا يقتلونني وهكذا
على استمر اولاً من البيعة فلما آل الامر الى ما آل اعطاهم ما سألوا

و انما قلت هذا علی سبیل البحث لا لاجل التعصب - ازین عبارت ظاهرست که علامه نیشاپوری تمسک اہل سنت را بحدیث منزلت بر نفی خطا از اصحاب و صیانت ایشان از ظلم و جور بر اہل بیت اطیاب و مخالفت امر جناب رسالت مآب صلی الله علیه و آله و سلم باطل دانسته و بر وان پرداخته و افاده کرده آنچه حاصلش آنست که برای شیعه است که بگویند که حضرت ہارون علیه السلام تصریح بحق نموده و خوف کرد پس سکوت ورزید و ہمین سبب عتاب کرد ہارون را موسی علیهما السلام بانچه عتاب کرد پس اعتذار کرد ہارون علیه السلام بانکه قوم استضعاف من کردند و قریب بود که بکشند مرا ہمچنین علی علیه السلام امتناع کرد اولاً از بیعت پس ہرگاه آیل شد امر بسوی آنچه آیل شد یعنی نوبت بجبر و قهر و تهدید و تخویف و مطالبه و تشدید رسید اعطا کرد جناب امیر المومنین علیه السلام طالبین بیعت را آنچه سوال کردند انتهی محصله - و بیچاره نظام نیشاپوری بعد ایراد این تقریر متین و جواب رزین بخوف لوم لائمین و تعنت عاذلین و عناد متعصبین اعوجاج جاحدین عذری ہم برای خود آغاز نهاده که از انجم بغایت متانت این تقریر واضح است یعنی ارشاد کرده که گفتم این را اگر بر سبیل بحث نه بسبب تعصب - انتهی - و ازین اعتراف صاف واضح شد که این تقریر عین احقاق حق و انصاف و مبرّا از شوائب تعصب و اعتساف ست فلله الحمد و المنة که بطلان مزعوم واہی حضرات اہل سنت بکمال ظهور و وضوح نمایان گردید که مخافت استدلال شان بشانه رسید که خود علامه نیشاپوری ردّ آن نموده و در ردّ آن خود را از تعصب بری ساخته و ازین کلام نیشاپوری

ظاہرست کہ امتناع جناب امیر المومنین علیہ السلام از بیعت ابی بکر و
وقوع آں بخوف و اضطرار امرے ست ثابت و متحقق انکار آں نتواں
کرد چہ اگر ایں معنی وجہے مے داشت و بدرجہ ثبوت و تحقق نمے رسید
چگونہ تشبث اہل حق باں جائز مے شد حالانکہ جواز تمسک باں از تصریح
نیشاپوری ثابت ست و واضح کہ در احتجاج باں تعصب را دخلے نیست
و روایات ائمہ سنیہ مثبت ایں معنی انشاء اللہ تعالیٰ در مابعد
مذکور خواہد شد لیکن دریں جا بر یک روایت کہ ازاں حصول استضعاف
جناب امیر المومنین علیہ السلام مثل استضعاف حضرت ہارون
ثابت گردد و گفتن جناب امیر المومنین علیہ السلام مثل حضرت ہارون
یَا ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَکَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ واضح شود ذکر می نمایم
پس مخفی نماند کہ عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ الدینوری کہ بعد ملاحظہ تاریخ
بغداد احمد بن علی الخطیب البغدادی و مختصر تاریخ بغداد از ابو علی یحییٰ بن عیسیٰ
بن جزلہ و انساب ابو سعد عبد الکریم بن محمد السمعانی و جامع الاصول و نہایۃ
اللغۃ ابی السعادات مبارک بن محمد المعروف بابن الاثیر الجزری - و تہذیب الاسماء
یحییٰ بن شرف بن مری النووی و وفیات الاعیان احمد بن محمد المعروف
بابن خلکان - و سیر النبلاء محمد بن احمد ذہبی و مرآۃ الجنان عبد اللہ بن اسعد الیافعی
و حسن المحاضرہ - و بغیۃ الوعاۃ و مزہر جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی
و تطہیر اللسان احمد بن محمد المعروف بابن الحجر المکی و اتحاف النبلا صدیق حسن
خاں معاصر نہایت فضل و جلالت و براعت و نبالت و ثقت و عدالت و علو

مرتبت و سمو منزلت و نہایت عظمت و بلندی و شرف و ارجمندی و
اعتماد و اعتبار و اشتہار او و مدح و ستایش مصنفات او واضح و لائح
می شود در کتاب الامامۃ والسیاسۃ گفتہ۔ کیف کانت بیعۃ علی بن ابی طالب
وان ابا بکر اخبر بقوم تخلفوا عن بیعتہ عند علی فبعث الیہم عمر بن الخطاب
فجاء فناداہم فی دار علی فابوا ان یخرجوا فدعا عمر بالحطب وقال والذی
نفس عمر بیدہ لتخرجن او لاحرقنہا علیکم علی ما فیہا فقیل لہ یا ابا حفص ان
فیہا فاطمۃ فقال وان فخرجوا فبایعوا الا علیا فانہ زعم انہ قال حلفت ان لا
اخرج ولا اضع ثوبی علی عاتقی حتی اجمع القرآن فوقفت فاطمۃ علی بابہا
فقالت لا عہد لی بقوم حضروا اسوء محضر منکم ترکتم جنازۃ رسول اللہ
بین ایدینا وقطعتم امرکم بینکم لم تستامرونا ولم تردوا لنا حقا فاتی عمر ابابکر
فقال لہ الا تاخذ ہذا المتخلف عنک بالبیعۃ فقال ابو بکر یا قنفذ وہو
مولی لہ اذہب فادع علیا فذہب الی علی فقال ما حاجتک قال یدعوک
خلیفۃ رسول اللہ قال علی لسریع ما کذبتم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرجع قنفذ فابلغ الرسالۃ قال فبکی ابو بکر طویلا ثم قام عمر فمشی معہ جماعۃ
حتی اتوا باب فاطمۃ فدقوا الباب فلما سمعت اصواتہم نادت باعلی صوتہا
باکیۃ یا رسول اللہ ماذا لقینا بعدک من ابن الخطاب وابن ابی قحافۃ فلما
سمع القوم صوتہا وبکاءہا انصرفوا باکین وکادت قلوبہم تتصدع واکبادہم
تنفطر وبقی عمر معہ قوم فاخرجوا علیا ومضوا بہ الی ابی بکر فقالوا لہ بایع
فقال ان انا لم افعل فمہ قالوا اذا واللہ الذی لا الہ الا ہو نضرب عنقک

قال اذا تقتلون عبد الله واخا رسول الله قال عمر اما عبد الله فنعم واما اخو
رسوله فلا وابو بکر ساکت لا یتکلم فقال له عمر الا تامر فیه بامرك فقال لا اکرهه
علی شیء ما کانت فاطمة الی جنبه فلحق علی بقبر رسول الله یصیح ویبکی وینادی
یا ابن ام ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی = ماحصل اس روایت کا
اردو میں یوں ہے۔ کہ علی بن ابی طالب کی بیعت کرنے کی کیفیت یہہ ہے کہ
ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی گئی کہ اون کی بیعت کرنے سے ایک قوم نے
تخلف کیا اور وہ سب لوگ جو ابو بکر کی بیعت سے منکر اور متخلف ہیں علی کی خدمت
میں حاضر ہیں پس ابو بکر نے عمر بن الخطاب کو اونکے گرفتار کرنے کے لیے
روانہ کیا پس عمر خطاب آیا اور علی کے گھر پر آکر اونکو آواز دی اون لوگوں نے
باہر نکلنے سے انکار کیا پس عمر خطاب نے لکڑیاں منگوائیں اور کہا کہ قسم ہے مجھکو
اوسکی جسکے قبضۂ قدرت میں عمر کی جان ہے تم لوگ یہاں سے نکلو ورنہ میں گھر کو
آگ لگا دونگا اور اس گھر کو مع اون سب آدمیوں کے جو اسمیں ہیں جلا دونگا
بعض ہمراہیوں نے کہا کہ ای عمر اس گھر میں تو فاطمہ بضعۃ الرسول ہے عمر نے کہا
کہ اگرچہ فاطمہ ہو کچھ مضائقہ نہیں تب بھی جلا دونگا۔ جب اون لوگوں نے
حضرت عمر کے تہور اور جسارت کو اس درجے پر پایا سب ڈر گئے اور ڈر
کر باہر نکل آئے سوای علی کے سب نے بیعت کر لی اور علی باہر نہ نکلے اور کہا کہ میں
نے قسم کھائی ہے کہ میں باہر نہ نکلوں اور چادر نہ اوڑھوں جب تک کہ قرآن کو
جمع نہ کر لوں اوسوقت فاطمہ زہرا اپنے دروازے پر آکر کھڑی ہوئیں اور کہا
کہ ہمارے حق کی حفاظت اور رعایت تم لوگوں نے بالکل چھوڑ دی اور ہماری سہو

سے ہاتھہ اوٹھایا۔
کسطرح سختی اور بیرحمی کرتے ہو ہم کو ستانے کے لیے یہاں آئے ہو۔ رسول اللہ کا جنازہ بھی چھوڑکر تم چلے گئے اوس جناب کا جنازہ ہمارے ہاتھوں میں چھوڑا اور خلیفہ بن بیٹھے اور ہم سے اس معاملے میں مشورہ تک نہ کیا اور ہمارا حق کچھہ نہ سمجھا۔

یہہ سنکر عمرؓ ابو بکر کے پاس گیا اور کہا کہ کیا سبب ہے کہ تو علیؑ سے بیعت نہیں لیتا وہ تیری بیعت سے منحرف ہے ابو بکر نے اپنے غلام قنفذ سے کہا کہ جا علی کو بلا لا وہ علیؑ کے پاس آیا علیؑ نے پوچھا کہ کیوں آیا ہے کیا کام ہے اوسنے کہا کہ تم کو خلیفہ رسول اللہ کا بلاتا ہے علیؑ نے فرمایا کہ کسقدر جلد جھوٹ اور بہتان باندھا تم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پس قنفذ یہہ سنکر واپس گیا اور علی علیہ السلام نے جو ارشاد فرمایا تھا وہ جملہ ابو بکر کو سنایا۔ راوی کہتا ہے کہ ابو بکر اس مضمون واقعی کو سنکر دیر تک رویا کیے پھر حضرت عمر خطاب اوٹھے اونکے ایک گروہ لوگوں کا اونکے ہمراہ ہوا یہاں تک کہ فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ کے دروازے پر آئے اور دروازہ کھڑکایا جسوقت فاطمہ زہرا بنت سید الانبیاء نے اونکی آوازیں سنیں رورو کر باآواز بلند کہا کہ یا رسول اللہ کیا مصیبت اور سختی ہمپر پہونچی بعد آپ کے عمر بن الخطاب اور ابو بکر بن ابی القحافہ کی طرف سے جب لوگوں نے فاطمہ زہرا دختر حبیب خدا کے رونے کی اسطرح آواز سنی بہت سے لوگ نالاں وگریاں واپس گئے اور حالت اون لوگوں کی یہہ تھی کہ دل

اون کے چاک چاک اور پارہ پارہ ہوتے تھے اور جگر اون کے ٹکڑے ٹکڑے ہورہے تھے لیکن عمر خطاب نہ ہٹا اور باز نہ آیا چند اور لوگوں نے بھی اوسکا ساتھہ دیا اور اوسکی ہمراہ فاطمہ اور علی پر سختی کرنے کے لیے مستعد کھڑے رہے یہاں تک کہ علی کو زبردستی گھر سے نکالا اور ابو بکرؓ کے پاس لے گئے اور علی سے کہا کہ تم بھی بیعت کرو علی علیہ السلام نے کہا کہ اگر میں بیعت نہ کروں تو پھر کیا کروگے اونھوں نے کہا کہ اگر تم بیعت نہ کروگے تو قسم ہے اوس خدا کی جو وحدہٗ لاشریک ہے ہم تم کو قتل کرڈالیں گے تب امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تم مجکو قتل کروگے تو ایک بندۂ خدا اور اپنے رسول کے بھائی کو قتل کروگے عمر خطاب نے کہا کہ عبد اللہ یعنی بندۂ خدا تو تم ہو مگر بھائی رسول اللہ کا ہم تمکو نہیں مانتے۔ اور ابو بکر چپ بیٹھے تھے کچھہ نہ بولتے تھے عمر خطاب نے اون سے کہا کہ تم اسکے بارہ میں کیوں نہیں حکم کرتے ابو بکر نے کہا کہ میں ان پر جبر نہیں کرتا جب تک فاطمہ زندہ ہے پس امیر المومنین علی علیہ السلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی قبر سے لپٹ گئے اور اوسوقت چیخیں مارتے تھے اور روتے تھے اور بآواز بلند فرماتے تھے یابن ام ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی یعنی ماں کے بیٹے تحقیق اس قوم نے مجکو ضعیف کردیا اور قریب اسکے ہوئے کہ مجھے قتل کردیں جیسا کہ ہارون علیہ السلام نے کہا تھا عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری کی عبارت نقل کرنے کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں -

فللہ الحمد والمنۃ کہ این روایت برائے کشف تلبیسات قوم وہتک استار و

ابدای اعوارا اسلاف کبار شان کافی ووافی ست کہ بوجوہ عدیدہ بر ظلم و حیف وجور وعدوان وستمشان متغلبین وبطلان خلافت شان وتعیین خلافت برای جناب امیرالمومنین علیہ السلام دلالت صریحہ دارد وندا کردن جناب امیرالمومنین علیہ السلام یابن ام ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی دلالت صریحہ دارد برآنکہ حال آنحضرت بعد وفات جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درمظلومیت ومقہوریت مثل حال حضرت ہارون بعد رفتن حضرت موسے علیہما السلام بطور بود وپس فساد اختلال مزعوم رازی بکمال درجہ وضوح وظہور رسید۔ وصحت نسبت کتاب الامامۃ والسیاسۃ بہ عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ این خاکسار بے مقدار وخاکپای علمای اخیار بعنایت جلیلہ پروردگار وبدوسہ ورمختار وتائید ارواح قادسہ اہل بیت اطہار علیہ وعلیہم صلوٰۃ اللہ وسلامہ مدی الاعصار بمثابہ ثابت می نمایم کہ مہر سکوت وصموت برلب متعصبین زند وامر حق را کالشمس فی النہار رابعۃ روشن کند۔ انتہی بقدر الحاجۃ۔ اسکے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ وارضاہ نے کتب معتبرہ اہل سنت سے یہ امر ثابت کیا ہے کہ کتاب الامامۃ والسیاسۃ یقیناً وحتماً وجزماً تصنیف عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ کی ہے اور نہایت معتمد اور معتبر کتاب ہے دیکھو مجلد حدیث منزلت صفحہ ۲۵ سے ۳۰ تک = مقولہ ۲ ز ائز۔ ای روز قیامت پر یقین لانے والو - ای قاضی یوم الحساب سے ڈرنے والو ای عقبات جہنم سے نجات چاہنے والو - ای آیۂ کریمہ فی بیوت اذن اللہ الخ کے معنی

سمجھکر اوسکی تلاوت کرنے والو- ای- قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى کا خیال رکھنے والو- ای محبوبِ کبریا محمد مصطفیٰ کی محبت کا دم مارنے والو ای خدا کو ایک جاننے والو اور اوس وحدہٗ لاشریک کو عادل ماننے والو ای محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھنے والو للہ وللرسول اس روایت کو غور و تامل سے پڑھو اور سوچو اور دیکھو کہ اس سے کیا کیا نتائج پیدا ہوتے ہیں اسمیں کچھ شک نہیں کہ جس شخص کو کچھ خوفِ خدا ہے اور محبت رسول خدا شافع روزِ جزا سے کچھ حصہ ملا ہے اوسکا دل اس روایت کو پڑھکر پاش پاش ہو جائیگا جگر ٹکڑے ٹکڑے ہوگا بدن کانپ جائیگا کلیجہ منہ کو آئیگا اور امیر المومنین سید الوصیین اور سیدۂ نساء عالمین بضعۃ رسول رب العالمین کی مظلومیت اور مقہوریت پر یقین کامل حاصل ہو کر سخت صدمہ اور اندوہ ہوگا اور جناب حیدر کرار کے لیے مثل حضرت ہارون علیہ السلام کے مجبوری اور اضطرار کا واقع ہوتا اوسکے ذہن نشین ہو جائیگا-

دیکھو سید علی ہمدانی جو کہ بہت بڑے اعلیٰ درجے کے عارف ربانی اور محدث اور عالم لاثانی حضرات اہل سنت و جماعت کی جماعت میں ہیں اپنی کتاب مودۃ القربےٰ میں فرماتے ہیں- المودۃ السادسۃ فی ان علیا علیہ السلام اخو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و وزیرہ وان طاعتہ طاعۃ اللہ تعالیٰ- جابرؓ رضی اللہ عنہ رفعہ رایت علی باب الجنۃ مکتوباً لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ اخو رسول اللہ- یعنی چھٹی مودت اس امر کے بیان میں ہے کہ امیر المومنین علی علیہ السلام جناب سید المرسلین

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بھائی ہیں اور اونکی فرمانبرداری اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری ہے۔

جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ الاطیاب نے کہ میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علي ولي اللہ اخو رسول اللہ۔ یعنی خدا ایک ہے محمدؐ اوسکا رسول ہے اور علی اللہ کا ولی یعنی دوست ہے اور رسول اللہ کا بھائی ہے۔

دیکھو صاحبو اللہ تعالیٰ نے تو علیؑ کو بھائی رسول اللہ کا جنت کے دروازے پر لکھدیا اور خود رسول اللہ نے یہہ مضمون بیان فرمایا مگر حضرت عمر خطاب نے کس زور شور سے انکار کیا ہے اور علی کو رسول اللہ کا بھائی نہیں مانا بہادری اسی کا نام ہے۔ طرہ اسپر یہہ ہے کہ مواخات کی روایت خود حضرت عمر خطاب کرتے ہیں اسی مودت کی چوتھی حدیث یہہ ہے۔ عمر بن الخطاب رضي اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ لما عقد المواخات بين اصحابہ قال هذا علي اخي في الدنيا والاخرة وخليفتي في اهلي ووصيي في امتي ووارث علمي وقاضي ديني ماله مني ومالي منه نفعه نفعي وضره ضري من احبه فقد احبني ومن ابغضه فقد ابغضني۔ خود حضرت عمر ابن الخطاب فرماتے ہیں کہ جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ الاطیاب نے مابین الاصحاب عقد مواخات باندھا تو فرمایا کہ یہہ علی میرا بھائی ہے دنیا اور آخرت میں اور یہہ خلیفہ ہے میری اہل میں اور میرا وصی ہے میری امت میں اور میرے علم کا وارث ہے اور میرے قرض کا ادا کرنیوالا ہے مال اوسکا

میرا مال ہے اور میرا مال اوسکا مال ہے اوسکا نفع میرا نفع ہے اور میرا نفع اوسکا نفع ہے اوسکا نقصان اور ضرر میرا نقصان اور ضرر ہے اور میرا ضرر و نقصان اوسکا ضرر و نقصان ہے جسنے اوسکو دوست رکھا اوسنے مجکو دوست رکھا اور جسنے اوس سے دشمنی کی اوسنے مجھ سے دشمنی کی۔

ای ناظرین دیکھو اس حدیث کو حضرت عمر خطاب خود روایت کرکے علی علیہ السلام سے بیعت طلب کرنے کے وقت بالکل بھول گئے تھے واہ کیا اسلام ہے کیا دین کیا بجا آوری احکام خدا اور رسول کی کرتے تھے نیز اسی سودہ کی تیسری حدیث اسطرح پر ہے ابی موسی الحمیدی قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و ابو بکر و عثمان و علی فالتفت الی ابی بکر فقال یا ابا بکر هذا الذی تراہ وزیری فی السماء و وزیری فی الارض فان احببت ان تلقی اللہ وھو عنک راض فارض علیا فان رضاءہ رضاء اللہ و غضبہ غضب اللہ

یعنی ابو موسی احمیدی کہتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا اور اوسوقت ابو بکرؓ و عثمان و علی بھی موجود تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ نے ابو بکرؓ کی طرف خطاب کرکے فرمایا ای ابو بکر یہ جسکو تو دیکھ رہا ہے میرا وزیر ہے آسمان اور زمین میں پس ای ابو بکر اگر تو اسبات کو چاہتا ہے کہ تو خداوند تعالی سے ایسی حالت میں ملاقات کرے کہ خدای تعالے تجھ سے رضامند ہو پس تجکو لازم ہے کہ رضامند کر علی کو کیونکہ رضامندی اور

خوشنود ہونا علی کا رضامند اور خوشنود ہونا خدا سے تعالے کا ہے
اور غضبناک ہونا علی کا غضبناک ہونا خداوند قہار کا ہے۔

کیوں منصفو دیکھتے ہو اور سنتے ہو اور سمجھتے ہو کہ جناب رسول خدا نے حضرت ابوبکرؓ کو کیا نصیحت فرمائی ہے لو اب تم اپنے ایمان سے کہو کہ حضرت ابوبکرؓ نے بعد وفات جناب سرور کائنات اس نصیحت پر کیا کچھ اور کسطرح اور کس قدر اور کہاں تک اور کس طور پر اور کس طریقے سے عمل کیا۔ ہے ہے افسوس حیف صد حیف جو عمل کیا وہ دل خراش اور جانکاہ مصیبت افزا امر ہے خود ہی سوچ لو سب کچھ طشت از بام ہے کوئی بات پوشیدہ نہیں عیاں را چہ بیاں لیجے اور سنئے عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا ابابکر کفی وکف علی فی العدل سواء۔ رواہ صاحب الفردوس

اس حدیث کو محب الدین طبری صاحب ریاض النضرۃ نے اپنی کتاب سبعین فضائل امیر المومنین میں شیرویہ دیلمی کی کتاب فردوس الاخبار سے جسکی توثیق ہم لکھ چکے وارد کیا ہے اور نیز سید علی ہمدانی نے مودۃ القربیٰ میں یہہ حدیث وارد کی ہے۔ یعنی حضرت ابوبکر بن ابی قحافہ کہتے ہیں کہ مجھ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای ابوبکر میرا اور علی کا ہاتھ عدل اور انصاف میں برابر ہے۔

کیوں صاحبو غور سے سوچو کہ جب بارشاد جناب رسول اللہ جناب ید اللہ مشکل کشا قوت بازوی مصطفےٰ کا دست بدست عدل و داد و

انصاف میں برابر اور مساوی دست حق پرست جناب نبی الثقلین و سلطان سریر قاب قوسین صلی اللہ علیہ و آلہ المصطفین کے تھا تو اوس بادل اور منصف کے دست نصفت سرشت کو دست حکومت کی طلب میں آڑ کیوں بنا زیردست بنایا کیوں باب مدینۂ علم رسول سے منہ موڑا کیوں دست دست خدا و بازوی حبیب کبریا کا دامن دولت ہاتھ سے چھوڑا جو عہد جناب رسول اللہ نے خم غدیر میں باندھا تھا وہ کیوں توڑا۔

آج کل کے نئی روشنی والے لوگوں کو اس امر پر بڑا فخر اور ناز ہے کہ سلطنت عثمانیہ کے سلاطین اور دیگر جملہ حضرات اہل سنت عہد کے بڑے پکے ہیں کبھی عہد شکنی نہیں کرتے اس بارے میں آجکل بہت سے دلائل پیش کیے جاتے ہیں لیکن افسوس صد افسوس ان صاحبوں کو جو عہود و مواثیق کی پابندیوں کے بڑے دعوی دار ہیں اپنے اسلاف کی عہد شکنیوں کا کچھ خیال نہیں آتا اور یہ نہیں سوچتے کہ حضرات اہل سنت کے مذہب کی بناء اصل میں عہد شکنی پر واقع ہوئی ہے اگر وہ عہد شکنی نہ کی جاتی تو اس مذہب کا دنیا میں وجود ہی نہ ہوتا پس جن پر عام حضرات اہل سنت کو بہت بڑا فخر ہے اونھیں کے اعمال و افعال کو بنظر تعمق و غور ملاحظہ کریں اور دم بخود ہو رہیں۔ اور ان دعووں سے دست بردار ہوں اور خوب جان لیں کہ ہم اس قابل نہیں ہیں کہ غیر قوموں کو عہد شکنی کا عیب لگائیں۔

اٹھارویں ذوالحجہ الحرام سنہ ۱۰ ہجریہ کو جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ

وسلم نے بحکم محکم یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ الخ ایک لاکھ بیس ہزار آدمی کے سامنے بمقام خم غدیر عہد باندھا اور بالخصوص حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ کو اوس عہد کے توڑنے سے جبرئیل امین نے منع بھی کیا تھا لیکن پورے دو مہینے بارہ روز کے بعد اوس عہد الٰہی و میثاق رسالت پناہی کو اون صاحبوں نے جو حضرات اہلسنت و جماعت کی جماعت کے نزدیک خلفای راشدین و ائمہ صالحین کہلاتے اور سمجھے جاتے ہیں بالکل توڑ دیا۔

اس عہد کے باندھے جانے میں اگر شک ہو تو عبقات الانوار کی ہرسہ مجلدات حدیث غدیر کو دیکھو۔ وہ میسّر نہ ہوں تو ہماری اسی اربعین میں حدیث غدیر کو ملاحظہ فرماؤ انشاء اللہ تعالے حق واضح ہو جائیگا۔

نیز دیکھو سورۃ القمر کے سورہ رابعہ میں عتبہ بن عامر الجہنی والی حدیث کو جو ہم اسی اربعین کے صفحہ ۹۱۳ پر لکھ چکے ہیں۔

تقریظ قریض و تقریض و سیض
بکتاب اربعین فی فضائل مولانا امیر المومنین ؑ

بحیثہ

خامۂ نگارین و اسیر آگین جناب الفاضل الاجل
و العالم الاکمل سید الواعظین و سند الکاملین
اخطب الخطبا شریف العلما حاج الحرمین
الشریفین و زائر ائمۂ کونین مولوی سید
شریف حسین خان صاحب دام ظلہ العالی
بدوام الایام و اللیالی

هذا ما نصہ

بعونہ تعالی و باسمہ سبحانہ

حامدًا و مصلیًا و مسلمًا

ذرۂ بے مقدار اقل الطلبہ بندہ شریف حسین نے یہہ رسالہ دیکھا اور اخ و فی جناب حاج مولوی ابو القاسم سید مقرب علی دامت افادا تہم و لا زالت فیوضا تہم نے مجہہ سے فرمایش کی کہ کچہہ اسپر لکھون اگرچہ چہ من و چہ مہر من مگر چونکہ میں اور وہ ابتداے زمانہ طالب علمی سے ساتھہ رہے اور اکثر ایک ہی اوستاد سے پڑھے

رہے بنا بران زمانہ تحصیل سے اون کی محنت اور شفقت اور جانکاہی سے آگاہ
ہون لہذا مجھے حق ہی ہے اسلئے یہ چند کلمہ خدمت مومنین مین عرض کرتا ہون
کہ ابتدا ہی سے مولوی صاحب باوصف موانع ہمیشہ ترویج دین مبین مین
مصروف رہے بہت سے رسائل فضائل اہل بیت علیہم السلام مین جمع کئے
اور جہان رہے اس فکر سے غافل نہین رہے غرض امر بالمعروف اور نہی
عن المنکر انکا شیوہ ہے اور باہمت ایسے ہین کہ صرف مراجعت کتاب سے فن
ادب کو کمال کو پہونچایا اور اساتذہ سے مورد تحسین ہوئے ابتدا مین اوسکی
مشق اسلئے کی کہ مدائح اہل بیت علیہم السلام مین اپنی ساری اوقات بسر
کرین جسمین خداوند عالم نے برکت اور تائید ارواح قدسیہ اہل بیت کرام سے
شہرت وکمال عطا فرمایا اور مصداق من کان یرید حرث الاخرہ
ہوئے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اپنی زندگی کا ایک دن بھی مولوی صاحب پر ایسا
نہین گذرا کہ جس مین اوقات کو ضائع کیا ہو اور ترویج دین مبین کا اسدن
حصہ نہ لیا ہو۔ اندنون یہ رسالہ جمع کیا اصل صلا اسکا تو بروز حشر حضرت صدیقہ
طاہرہ سلام اللہ علی ابیہا وعلیہا وبعلہا وبنیہا سے انشاء اللہ تعالی عطا ہونیوالا
ہے حق تعالی قبول فرمائے۔ مین اس رسالہ کی کیا تعریف کرسکتا ہون جب
مین فضائل جناب امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام کے درج ہون صاحب
فہم خود پہچانتے ہین۔ مگر خود ادراک خود بغیر اتنا عرض کئے نہین رہ سکتا
کہ جہانتک سمجھا اس رسالہ کے ملاحظہ سے معلوم ہوا وہ یہ ہے۔ کہ مولوی
صاحب ممدوح نے بدقت نظر کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات

امامۃ الائمۃ الاطہار کی مجلدات مشتہرہ کو دیکھا ہے اور مضامین اوس کے بجودت محفوظ کئے ہین اور اشعار اس کے آیہ وافی ہدایہ قولا لہ قولاً لیناً کے پورے مصداق ہین اس نرمی سے نظم کیا ہے کہ کین احتمال ظاہری نارضامندی حضرات اہل سنت کا نہین خیال کیا جا سکتا ہان اگر کوئی جناب امیر المومنین علیہ السلام کا نام نہ سننا چاہے یا اوس جناب کو نیکی سے یاد نہ کر سکے اوسکا تو کچھ علاج ہی نہین۔ رہی نظم اس رسالہ اگرچہ مجھے نظم سے بسبب اپنی نادانی کے کچھ تعلق نہین لیکن اتنا کہے بغیر نہین رہ سکتا کہ مطالب علمیہ کا نظم کرنا اردو مین از بس دشوار ہے اور بڑے بڑے شاعر بھی جب تک مبالغہ شعریہ وبعبارت آخری تجاوز عن الحد نہین کرتے عمدہ شاعری سے بر نہین آتے تاہم جسقدر تصانیف آج تک نظم اردو مطالب دینیہ و مضامین واقعیہ مین ہوئے ہین اون سے کسی طرح یہ نظم کم نہین ہے۔ وعلی السلام ختم الکلام۔

عبد اقل شریف حسین غدیر ۱۳۱۱ھ

تقریظ رقم زدہ کلک جواہر سلک

جناب تقدس مآب فضیلت انتساب بدر برج علم وکمال ومہر سپہر فضل وافضال المسیر

من کل شین و المحلی بحلی زین المتمسک بالثقلین الجناب
المولوی السید آفتاب حسین مدرس اول انگلو عربی سکول
دہلی و امام جمعہ و جماعت بلدۂ مذکورہ دامت افاداتہ و برکاتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی والصلوۃ علی رسولہ المصطفی و آلہ المجتبی ۔

اما بعد

اس ذرۂ بے مقدار اذل الکونین سید آفتاب حسین نے اس کتاب لاجواب فضائل امیر المومنین سید الوصیین یعنی اربعین کو ایک ایسے اسلوب عجیب اور طرز غریب پر پایا کہ جس سے فضائل کا رنگ دوبالا ہوگیا مصنف کے حسن اخلاص و حسن عقیدت کو یہہ سادگی بیان جو کہ بلا تکلف و بلا تصنع ہے عمدہ طور پر ظاہر کرتی ہے یہان تک کہ پڑھنے والی مین ایک جوش محبت و ولولہ الفت پیدا ہو جاتا ہے اور بیساختہ صدای جزاہ اللہ خیر الجزاء زبان بے اختیاری سے بلند ہوتی ہے ۔

واقعی جناب مصنف علام نے اس تصنیف بدیع مین یہی مد نظر رکھا ہی کہ سوای دو جہان کے واقعی فضائل ہر مخالف اور موالف پر اپنا واقعی اثر پیدا کرین اور کسی حیلہ جو کو طرز بیان قبول مناقب سے مانع نہو اور لطف یہہ ہی کہ اس مجموعۂ نادرہ سے ہر شخص چہ عالم و چہ غیر عالم برابر فائدہ اوٹھا سکتے ہین اور ہر ایک شخص طبیعت کے موافق اس ایک گلبن سدا بہار سے ہر پھول کا

رنگ و بو حاصل کر سکتا ہے گلبن کیا اگر اسکو شجرۂ طوبےٰ لکھیں تو بجا ہے
جسکی ہر شاخ نیا رنگ نیا گل نیا ثمر رکھتی ہے فیہا ما تشتہیہ الانفس و
تلذ الاعین کا پورا مصداق ہی مصنف باکمال نے شعراے سابق وحال کو یہہ بھی
دکھایا ہی کہ خیالی مضامین شاعرانہ کو جنکا اثر مثل حباب بے ثبات ہے اگر اسطرح
مضامین صادقہ سے بدل دیئے جائیں تو غرض نظم کی تاثیر سامع پر بوجہ احسن حاصل
ہو سکتی ہی اور وہ بیہودہ نظمیں جو نہایت جانکنی سے سراسر دروغ بیفروغ سے بھری
جاتی ہیں اور محض لاطائل ہوتی ہیں اگر ایسے سچے مضامین سے آراستہ
کی جائیں تو ہدایت عالم و ثواب دائم کا پورا وسیلہ ہوجائیں اور نیز یہہ کہ فن
حدیث میں اوسکے دخل معتد بہ کا پورا سبب ہوجائی۔

مجکو یقین ہے کہ یہہ تصنیف مستغنی عن التعریف مقبول عام ہوکر اپنا پورا
اثر اہل انصاف پر ڈالیگی اور مداحان اہل بیت کرام کے لیے ایک اوستاد
مسلم الاصلاح ہوجائیگی۔ جناب رب الارباب اسکے مصنف قدوۂ ارباب
یقین و ولا و زبدۂ اصحاب ایمان و اتقا نادرۂ زمان و اعجوبۂ دوران جلیل المناقب
جناب مولانا مولوی سید مقرب علی خان صاحب کو جزای وافی اور اجر
کافی عطا فرمائے اور شیعیان حیدر کرار و محبان صاحب ذو الفقار میں
محسوب کرے بحق سیدنا محمد و آلہ الامجاد۔

کتبہ سید آفتاب حسین ۲۵ ذو الحجۃ الحرام ۱۳۱۳ ہجریہ۔

تقریظ رنگینہ قلم حقائق رقم صاحب طبع وقاد و ذہن نقاد

کریم الاخلاق عمیم الاشفاق العالم العامل و الحبر الکامل

الہمام السعید الاعز الامجد جناب السید ابو محمد المولوی

الفاضل حیاہ اللہ وبیاہ وسلمہ وابقاہ والی مدارج الکمال رقاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العلی الکبیر والصلوٰۃ علی رسولہ البشیر النذیر وعلی آلہ الذین نزلت فی شانہم آیۃ التطہیر۔

ہمکو جو کچھ اپنے سرمایہ تہذیب اخلاق علم اور آداب پر فخروناز ہے سب اپنے آیمہ دین اور بزرگان سلف رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نیک تعلیم اور حسن تربیت کا طفیل اور صدقہ ہے ہماری کیا طاقت جو ہم ان کی نعمتوں اور احسانوں کا شکریہ زبان سے ادا کر سکین لیکن تاہم ہمارے پاس کوئی ذریعہ یا وسیلہ ان سے کسیقدر سبکدوش ہونیکا ہے تو وہ یہی ہے کہ ہم اونکو ذکر جمیل سے یاد کرین اور اونکے محامد حمیدہ اور محاسن جلیلہ کو خلایق مین منتشر کرین اور جہانتک ہوسکے تحریر سے۔ تقریر سے۔ تصنیف سے تالیف سے۔ اون کی خوبیون کی اشاعت کرین اور انکو پھیلا دین۔

پس اب ہمین غور اور تامل سے دیکھنا چاہیئے کہ انکے مناقب رفیعہ (سنیہ) زرتیہ اور فضائل عالیہ کے لکھنے کا کیا ڈھنگ۔ طرز۔ اور انداز اختیار کیا جائے تاکہ مقبول نظر خلائق اور مرغوب طبایع ہر خاص وعام ہو۔ ظاہرا وہ یہ ہے کہ سب

باتین ٹھیک ٹھیک اور صحیح صحیح ہون گویا کہ اصلی واقعہ کی تصویر کھینچی گئی ہے
فی الحقیقت مضمون جس غرض کیواسطے لکھا گیا ہو نہ ایسا ہونا چاہئے کہ
فرط مبالغہ اور جوش محبت سے حد سے بڑھا کر اسکو ہوّا بنا دیا ہو اور نہ ایسا کہ
اصلی حالت سے گھٹا کر اسکو بدنما اور بھدّا کر دیا ہو۔ جیسا کہ بعض مصنفین کی
عادت ہے۔ بلکہ اعتدال اور خیر الامور اوسطہا کی باگ ہر حالمین قایم رہے اور اسکو
ہاتھہ سے نہ چھوڑا جائے۔ اسکے بعد اگر عبارت کی درستی اور تزئین کلام کا لحاظ رکھا گیا
ہو تو وہ نہایت ممدوح اور مستحسن خیال کیا جاتا ہے۔

میری رائے مین یہ بھی درست نہین کہ خواہ نخواہ کسی فرقہ یا پیشوا کی نسبت صراحۃً یا کنایۃً
طعن اور طنز کی گئی ہو۔ اور اسکو برا بھلا کہا گیا ہو مین سچ کہتا ہون یہ ایک ایسا امر ہے
جو کتاب اور اسکی عزت اور وقعت کو نظر دلسے پینداز کر دیتا ہے اور وہ کتاب جسمین ایسا
کیا گیا ہو بجاے مفید ہونیکے مضر پڑتی ہے میری نظر سے اتبک جو اردو کی کتابین جناب امیرؑ کے حالات
مین گذرین مینے انکو نقائص مذکورۂ بالا سے خالی نہ پایا اور یہی وجہ ہے کہ وہ کتابین ایک خاص حد تک
محدود رہین اور انکو اچھی طرح اشاعت اور شہرت نہونے پائی جسکی وجہ سے مدعا اور مقصود قطعاً حاصل نہوا۔
ہان بلا شبہہ کتاب اربعین جو اس مطلب کیواسطے لکھی گئی ہے بے مثل اور بے نظیر ہے اسکا طرز بیان ایسا نفیس
خوش اسلوب اور دلچسپ واقع ہوا ہے کہ علانیہ داد سخن دے رہا ہے سچے سچے واقعات عمدہ عمدہ مضامین
خوشنما الفاظ مین ادا کئے گئے ہین جو دلپر عجیب اثر پیدا کرتے ہین دلکش نظم جو جابجا مناسب مقامات تشحیذاً
للاذہان وتنشیطاً للخواطر والآذان درج کیگئی ہے کچھہ اور ہی سمان دکھا رہی ہے
جسکو پڑھکر بیساختہ منہ سے واہ واہ اور صداے آفرین اور تحسین کے بلند نعرے نکلجاتے ہین۔

اس بے نظیر کتاب سے نہ صرف حضرات اہل الفرض (الامامیہ شیعہ) ہی بہرہ کافی اوٹھا سکتے ہین بلکہ

حضرات اہل السنۃ والجماعۃ (سُنّی) بھی فائدہ تامہ حاصل کرسکتے ہیں۔ کیونکہ علاوہ اسکے کہ جناب علی المرتضیٰ
صلوات اللہ علیہم کی بہت سے فضائل و کمالات پر یہہ کتاب مشتمل ہے۔ دونوں فریق کا پیشوای دین اور خلیفہ برحق
ہونیپر اعتقاد اور ایمان ہے۔ اسمیں چالیس احادیث قدسیہ ربانیہ درج کیگئی ہیں۔ جو بیشتر بطریق مذہب امامیہ اور بیشتر بطریق
حضرات سنیہ نقل کیگئی ہیں۔ اور بہت سی احادیث نبویہ مسلمہ فریقین سے انکی تائید اور توثیق کیگئی ہے بحث اور مناظرہ کی باتوں
کی جو طبیعتوں کو متنفر کرنیوالی ہوتی ہیں اسمیں تو نام نہیں۔ اور ہر فرقے کے بزرگان دین کو کمال ادب و روداری سے یاد کیا گیا ہے
جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمدردی اسمیں کوٹ کوٹ کر بھری گئی ہے۔ اور صفائی بیان کا اسمیں خاتمہ کیا گیا ہے۔

یہہ کتاب موصوف بہہ صفت کیون نہو۔ اسلئے کہ اسکے مصنف کریم الاخلاق عمیم الاشفاق نیک طینت
پاک سیرت۔ حق شناس دیندار مقبول عالم ہر دلعزیز جناب مولوی سید مقرب علی صاحب سلمہ اللہ و ابقاہ ہیں جنکا وجود ذیجود
فی زماننا علماء اسلام میں مغتنمات سے گنا جاتا ہے۔ فارسی کا تو ذکر کیا۔ آپ عربی کا اسقدر فاضل جلیل القدر ہیں کہ علاوہ
بہت سی کتابونکے مصنف ہونیکے آپکو ہندوستانیون والاول عربی زبانکا اخبار نکالنیکا فخر حاصل ہے۔ جو کئی سال
تک نہایت ترقی اور بڑی کامیابی کیساتھ ہندوستان کے سوا دیگر ممالک میں جاری رہا۔ اور آخر کار زمانکی ناسازگاری اور
قدردانونکی قلت اور عدم وجود نے اوسکو ہماری نظرونسے غائب کیا۔ آپکی ہی وہ ذات والا صفات ہے جنہوں نے بذریعہ اخبار اردو
مفیدہ کی اشاعت کی سنت جاری کرکرا نے ہندوستانی بھائیونکو مالامال کیا۔ گویا آپ ہی اس امر کے موجد ہیں

برادران اسلامیہ سے عموماً۔ اور حضرات شیعہ سے خصوصاً امید قوی ہے۔ کہ کتاب اربعین فی فضائل مولانا
امیر المومنین مصنفہ جناب مولانا ممدوح کو نہایت عزت اور وقعت کی نگاہ سے دیکھینگے۔ اور بہت جلد طبع
ہوتے ہی ہاتھون ہاتھ خرید فرماینگے۔ کہ بہت جلد اسکے مکرر چھپنے کی نوبت آوے۔ واللہ الموفق والمعین ونحن
نتوکل علیہ وبہ نستعین۔ ہذا ما کتبہ المفتقر الی اللہ الصمد السید ابو محمد النقوی السلطانپوری
محرماً و نزیل عمی ما عشر یوم الاحد والسابع عشر من شہر رمضان المبارک سنہ اربعۃ
عشر وثلثمائۃ بعد الالف من الہجرۃ النبویۃ علیہ وعلی آلہ الف الف الثناء والتحیۃ۔ کاتبہ محمد یحیی

کتاب اربعین پر ریویو قلمزدہ جناب فضیلت مآب ماسٹر سید ولایت حسین صاحب بی اے سکنڈ ماسٹر و ہیڈ ماسٹر مدرسۃ العلوم علی گڈھ دام افضالہٗ

ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احادیث کے حفظ کرنے
اور لوگوں کو احادیث سنانے کے بہت سے فضائل بیان کیے ہیں چنانچہ
آنحضرت فرماتے ہیں۔ من حفظ علی امتی اربعین حدیثاً من امر دینہا بعثہ
اللہ تعالیٰ فقیہاً عالماً اور دوسری روایت میں ہے بعثہ اللہ فی زمرۃ
الفقہاء والعلماء وحشر فی زمرۃ الشہداء اور تیسری روایت میں ہے کنت
لہ فی یوم القیمۃ شافعاً وشہیداً اور چوتھی روایت میں وارد ہے قیل لہ
ادخل من ای ابواب الجنۃ شئت۔ اسی قسم کے اور بہت سے فضائل احادیث
کے یاد کرنے اور جمع کرنے اور لوگوں میں بیان کرنے کے مختلف روایتوں میں
وارد ہیں اور عقلاً بھی آنحضرت جیسے ہادی کے اقوال اور احکام کا امت میں
محفوظ رہنا مسلمانوں کے واسطے خصوصاً اور جمیع خلائق کے لئے عموماً
فائدے سے خالی نہیں یہی سبب ہے کہ احادیث کے جمع کرنے اور انکی
تنقید میں جسقدر کہ مسلمانوں نے کوشش کی ہے بہت کم کسی دوسری قوم

سے ظہور میں آئی ہے اور کوئی قوم مسلمانوں سے بڑھکر اس امر کا فخر نہیں کر سکتی کہ اونکے پاس اونکے ہادی کے اقوال و احکام کا اسقدر مجموعہ محفوظ ہو جسقدر کہ مسلمانوں کے پاس ہے۔ قرونِ سابق کے بزرگوں کی مساعی جمیلہ سے قطع نظر کرکے پچھلے زمانے میں بھی اکثر علما نے اربعین یعنی چہل حدیث لکھی ہیں اور ثواب آخرت اور ابناے زمانہ کے شکریے کے مستحق ہوئے ہیں۔ اور اب ہمارے مخدوم و مکرم جناب مولانا مولوی سید مقرب علی صاحب نے اون بزرگوں کی تقلید کرکے چالیس حدیثیں نہایت معتبر کتابوں سے جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے فضائل میں جمع کرکے عام مسلمانوں کے فائدے کی غرض سے اردو زبان میں لکھی ہیں اور ثواب آخرت کے مستحق ہوئے ہیں امید ہے کہ عموماً مسلمان اور بالخصوص شیعہ اس کتاب کو نہایت شوق سے پڑھیں گے۔ اور مستفیض ہوں گے۔

میں نے اس کتاب کو جستہ جستہ دیکھا ہے اس کتاب کا موضوع فضائل امیر المومنین اور اونکی افضلیت و اولویت کے ذریعہ سے اونکی امامت کا ثابت کرنا ہے۔ اگر نظر انصاف سے دیکھا جاے تو کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا کہ آنحضرت کی زندگی کے زمانہ میں جسقدر خدمات اسلام کی جناب امیر علیہ السلام نے کیں کسی دوسرے صحابی سے عمل میں نہیں آئیں اور خلفا کے زمانے میں بھی اسلام میں تفرقہ پڑنے اور اوسکے مٹ جانے کے اندیشے سے جو اونھوں نے اپنے حق سے دست کشی کی اور خلفا کی اپنے مشورے سے ہر کام میں مدد کرتے رہے ایسے کارنامے ہیں جو ہر فرد بشر کی قدرت سے باہر ہیں

سے ایسے محسن اسلام کے احسانات اور فضائل کا جسقدر ذکر کیا جاوے تھوڑا ہے۔
ایسی بے داغ زندگی جیسی کہ جناب امیر کی ہے۔ دنیا میں شاید کسیکی ہو۔
ایسے شخص کی زندگی ہر مسلمان کے لیے عمدہ نمونہ ہے اور اوسکے حالات کا
پڑھنا اور سننا فائدے سے خالی نہیں۔ اسیواسطے آنحضرت نے فرمایا
ہے کہ علی کا ذکر عبادت ہے جناب امیر اپنی شجاعت۔ علم۔ پرہیزگاری۔
فقہ دانی۔ آنحضرت کے ساتھ قربت۔ اپنی خدمات اسلام۔ ہر لحاظ سے
اسکے مستحق تھے۔ کہ آنحضرت کے جانشین ہوتے۔ رہا یہہ امر کہ جو کچھہ شدنی
تھا ہوا اب اس بحث خلافت کو زندہ رکھنے سے بجز باہمی دشمنی بڑھنے
کے اور کیا فائدہ ہے ہمارے مولوی صاحب اس بات کو نہیں مانتے۔
اونکے نزدیک امر حق کو برابر ظاہر کرنا چاہیے۔ ممکن ہے کہ انصاف پسند
طبیعتیں کبھی رو براہ ہوں۔ بحث خلافت میں اور بہت سی کتابیں پیشتر لکھی جا
چکیں ہیں۔ مگر مولوی صاحب کی کتاب میں یہہ بڑی خوبی ہے کہ اونھوں نے
جو کچھہ لکھا ہے ملائم الفاظ میں لکھا ہے جسکی وجہہ سے شیعہ سُنّی دونوں
اس کتاب کو پڑھ سکتے ہیں۔ اور فائدہ اوٹھا سکتے ہیں۔ جو حدیث لکھی ہے وہ
بہت معتبر کتابوں سے لیگئی ہے۔ اور جو فائدہ کہ عبقات الانوار وغیرہ بڑی کتابوں
سے حاصل ہو سکتا تھا مگر اونکی طوالت اور اردو زبان میں نہونے کی
وجہہ سے لوگ اس سے محروم تھے اب ہمارے مولوی صاحب کی کتاب
سے بہت کچھہ حاصل کر سکتے ہیں

نقل مطابق اصل سند عطیۂ جناب غفران مآب

ارسطو جاہ مولوی سید رجب علیخان بہادر مرحوم

رفع اللہ مقامہ و اجزل علیہ اکرامہ

ہو الغنی

این سندیست درباره گوهر خوش جوهر بحر قابلیت ولیاقت سعید ازلی سید مقرب علی نقوی که از عمر چار سالگی در کنار تربیت من پرورش یافته صرف و نحو و معانی و بیان و فن ادب و فقه و معقول و منقول تا قاضی مبارک و حمدالله وغیره شروح سلم تحصیل کرده غایت سعی در تحریر مراسلات عربی به عمل آورده در اکثر اسفار همراه من صرف اوقات نموده با علام علمای عرب در سفر عربستان کتابت ها کرده مخاطبین را عهد مصنفین مقامات حریری و تاریخ یمینی یاد داده درین صغر سن که هنوز به عمر بست و پنج (۲۵) سال ست جامع اکثر علوم ست و کمالاتش بعد از مشاهده زاید از ان ست که نوشته ام و این سند بدستش سپرده ام

فقط المرقوم پانزدهم شهر رجب سنه ۱۲۸۴ هجریه —

نشان مهر

سید رجب علیخان بهادر

ارسطو جاه

نقل مطابق اصل سند عطیہ جناب حجۃ الاسلام والمسلمین آیۃ اللہ فی العالمین مولانا مولوی السید حامد حسین اعلی اللہ درجاتہ فی اعلی علیین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ وبعد فان الفاضل الادیب والعالم الاریب والکاتب الفصیح صاحب البیان الملیح المولوی السید مقرب علی قد تسنم من فن الانشاء علی سنامها وحاز من العلوم الادبیۃ سامی مقامها فهو فخر هذا العصر وشرف ادباء المصر قد احکم مبانی الفضل وشیدها واحصر النبل فقیدها فی الجد لا یخاف انفصامها وتوا علی فی الکرم لا یختشی انثلامها قد اسهر اللیالی واظمأ الهواجر فی احراز المعالی وحیازۃ المآثر فطوبی لمن رکن الی جنابه وعکف علی بابه واقتبس جمیل آدابه واستضاء بشوارق انواره

کتبه حامد حسین کان اللہ له وحقق آماله

حامد حسین ۱۲۹۰

نقل مطابق اصل سند عطیہ جناب معلی القاب وزیر الدولہ مدبر الملک خلیفہ سید محمد حسن خان بہادر وزیر اعظم ریاست پٹیالہ طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ

میں تصدیق کرتا ہوں کہ مولوی سید مقرب علی صاحب ایک عالی خاندان اور بہت لائق شخص ہیں انکی انشاء عربی کی تعریف صاحب اخبار الجوائب اور الرائد نے کی جو قسطنطنیہ اور تونس کے عربی زبان کے نہایت عمدہ اخبار ہیں مسٹر اڈورڈ ہنری پالمر صاحب پروفیسر عربی کیمبرج کالج نے جو عربی فارسی اردو زبان کے خوب ماہر ہیں انکی تحریر کو علماء مصر وشام پر ترجیح دی ہے پانچ سال تک عربی اخبار لاہور موسوم بہ نفع العظیم لاهل هذا الاقلیم کے اڈیٹر رہے ہیں المرقوم ششم اکتوبر ۱۸۸۰ء۔ از پٹیالہ دستخط

سید محمد حسن وزیر ریاست پٹیالہ

اغلاط اربعین کی تصحیح

نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۳	۱۶	لمن	إلّالمن
۲	〃	۱۹	ارودت	اردتُ
۳	۴	۲	دیہ	قوایم
۴	〃	۹	جعلبت	جعلتُ
۵	۶	۱۷	فی	سے
۶	۹	۱۰	فصر	قصر
۷	۱۲	۱۴	وجعلتِ	وجعلتُ
۸	۱۵	۱۸	خان	خازن
۹	۱۹	۱۰	ابی الحسن	الی الحسن
۱۰	۲۶	۵	بھیؔ	ھی
۱۱	۲۷	۷	بھسم	جہنم
۱۲	۳۶	۱۲	اعانت	اعیانت
۱۳	۴۲	۱۸	ائمہ	الائمہ
۱۴	۷۵۰	۱۳	الاسلا	الاسلام
۱۵	۱۸	۲	۴۰۵	۵۰۴

نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶	۸۱	۱۵	قسط	قِسط
۱۷	۸۲	۵	وحیث لم نزلت	وحیث نزلت لم تتخذوا
۱۸	۸۳	۱۰	المأرون	المامورون
۱۹	//	۱۸	فی الذین من الذین	فی الذین
۲۰	۸۸	۱۵	ومہاجرین کے	ومہاجرین نے
۲۱	۹۰	۱۱	ولا	وُلِدَ
۲۲	۹۱	۴	فرادہ	فرسودہ
۲۳	۹۲	۳	مسافر	یسافر
۲۴	//	۷	واحد	واخذ
۲۵	۹۳	۱۱	وذمن	وَدُفِنَ
۲۶	۹۴	۹	نمبر	نمبر ۳
۲۷	۹۶	۱۲	الخیرنی	اخبرنی
۲۸	//	۱۴	الحانی	الصالحانی
۲۹	۹۷	۸	ابو مخیف	ابو مخنف
۳۰	۱۱۰	۱	اخبرفی	اخبرنی
۳۱	۱۱۱	۱	ھدثنا	حدثنا
۳۲	۱۱۷	۹	امیہ ظاھرین	امیہ طاہرین
۳۳	۱۳۲	//	ال	+

نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۴	۱۲۸	۴	باب	ابواب
۳۵	۱۳۵	۶	حریص	حرص
۳۶	۱۴۵	۱	جنے اوس سے دشمنی کی	جنے اوس سے دشمنی کی اوسنے مجھہ سے دشمنی کی
۳۷	۱۴۶	۳	تو نے	تو
۳۸	۱۴۹	″	دی	دی مجکو
۳۹	″	۵	کرے	کرے گا
۴۰	″	۱۷	علیہ علیہم	علیہ وعلیہم
۴۱	۱۵۱	۴	ہازون	ہارون
۴۲	۱۵۲	۸	والاخرین	+
۴۳	۱۵۸	″	ولکن الناس	ولکن اکثر الناس
۴۴	۱۵۹	۷	ولای	ولائی
۴۵	″	۱۱	دنیادی	وینادی
۴۶	۱۶۰	۱۵	حضرات	حضرت
۴۷	۱۶۲	۱۶	سیمبر	پیمبر
۴۸	۱۹۳	۱۰	کہا	کیا
۴۹	۱۹۸	۱۱	الیمن	الیمین
۵۰	″	۱۳	الخلیف	الحلیف

نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۱	۲۰۱	۱۴	سہمی	سہم
۵۲	۲۰۲	۲	کہا	کما
۵۳	۲۰۴	"	قرض	فرض
۵۴	۲۱۲	۱۸	ابہی	الٰہی
۵۵	۲۱۴	"	کرتے ہیں	کرسکتے
۵۶	۲۱۸	۹	ابن وحیہ	ابن وحیہ
۵۷	۲۲۶	۱۲	سمت	جمعت
۵۸	۲۳۹	۱۰	ناویہ	تادیہ
۵۹	۲۴۱	"	دوست	درست
۶۰	۲۵۹	۱۴	النا	الناصر
۶۱	۲۸۰	"	روایت	رُوات
۶۲	۲۸۱	۱۹	حتر	طیر
۶۳	۲۸۴	۸	کثیرہ	کثرہ توریت
۶۴	۲۹۶	۶	والی لہ ذلك	وانی لہ ذلك
۶۵	"	۱۳	ممکن ہے	ممکن
۶۶	۳۰۸	۱۹	نام	ناصر
۶۷	۳۱۰	۱۸	چوکہ	چونکہ
۶۸	۳۱۳	۷	کہجورین	کھجورین

نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۹	۳۱۳	۱۵	زمان	مہمان
۷۰	۳۱۴	۱۸	جوسوی	جودی
۷۱	۳۱۵	۱۱	شا	شام
۷۲	۳۱۶	″	ریا	دیا
۷۳	۳۲۳	″	ادیوان	ازدیوان
۷۴	۳۲۶	۹	ام سلم	ام سلمہ
۷۵	۳۳۱	۵	ام سلم	ام سلمہ
۷۶	۳۳۲	۹	وقل رب سعلے	وقل رب ادخلني
۷۷	″	۱۴	بوجہستی	بوجہہ حتی
۷۸	۳۳۳	۱۳	بالرحالہ	بالرسالۃ
۷۹	۳۳۶	۵	پہ ہ	پلیاہ
۸۰	۳۴۰	۶	المغانلی	المغازلی
۸۱	۳۴۳	۳	تحریر	تحریر
۸۲	۳۴۵	۶	مباشرت	مباشر
۸۳	۳۴۶	۱۲	ک	پاک
۸۴	″	۱۸	عس	باعث
۸۵	۳۵۲	۳	فتاح	وفتاح
۸۶	″	۵	کہ	لہ

نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۷	۳۵۲	۶	رو	رَوی
۸۸	〃	۱۱	دوفضل	ذوفضل
۸۹	۳۵۴	۱۰	الرجایم	الرحیم
۹۰	〃	۱۹	تطہیر	نظیر
۹۱	۳۶۶	〃	بحسبہ	عینیہ
۹۲	۳۶۹	۱۵	اسما	البنیا
۹۳	۳۷۱	۶	ام سلیم	ام سلمہ
۹۴	〃	۱۳	ام سلیم	ام سلمہ
۹۵	〃	۱۵	سنانی	سنامین سے
۹۶	۳۷۲	〃	ام سلیم	ام سلمہ
۹۷	〃	۱۷	〃	〃
۹۸	۳۷۵	۱۰	العباس بہمہ	العباس فتسلم
۹۹	〃	۱۱	نامین	نامین
۱۰۰	۳۷۷	۱۰	الطلبین کہ امامت	امامت
۱۰۱	۳۷۸	۸	سعی	نضی
۱۰۲	۳۸۱	۲	وین	بین
۱۰۳	〃	۱۸	تحریر	تحریہ
۱۰۴	۳۸۲	۵	الناسی	العباسی

نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۵	۳۸۵	۳	لحکومتہ	الحکومۃ
۱۰۶	//	۹	واذا کان اول علی العدل	واذا کان اعلمهم کان اولهم علی العدل
۱۰۷	۳۸۶	۱۲	س	اس
۱۰۸	۳۸۸	۱	اوراس	اورسوااس
۱۰۹	۳۸۹	۲	سال	سوال
۱۱۰	//	۳	زکوۃ لو	زکوۃ کو
۱۱۱	۳۹۲	۱۳	امام مین	امام قریشیین
۱۱۲	۴۰۰	۱	نمی زردی	نمی آید زردی
۱۱۳	۴۰۲	۴	حضرت سلیمان	حضرت سلمان
۱۱۴	۴۰۳	۵	مقال عمرؓ	فقال عمرؓ
۱۱۵	۴۰۵	۱۳	اسا	انت
۱۱۶	۴۱۰	۱۴	بالتواتر	بالتواتر
۱۱۷	۴۱۲	۱۳	خرج خرج	خرج
۱۱۸	۴۱۵	۱۶	اس سطر کے بعد عبارت حاشیہ کو علاحدہ کرنے کے لیے ایک خط ہونا چاہیے۔	
۱۱۹	۴۱۹	۶	الوذروا	ابوذروا
۱۲۰	۴۳۰	۱۲	مرتضی	یا مرتضی